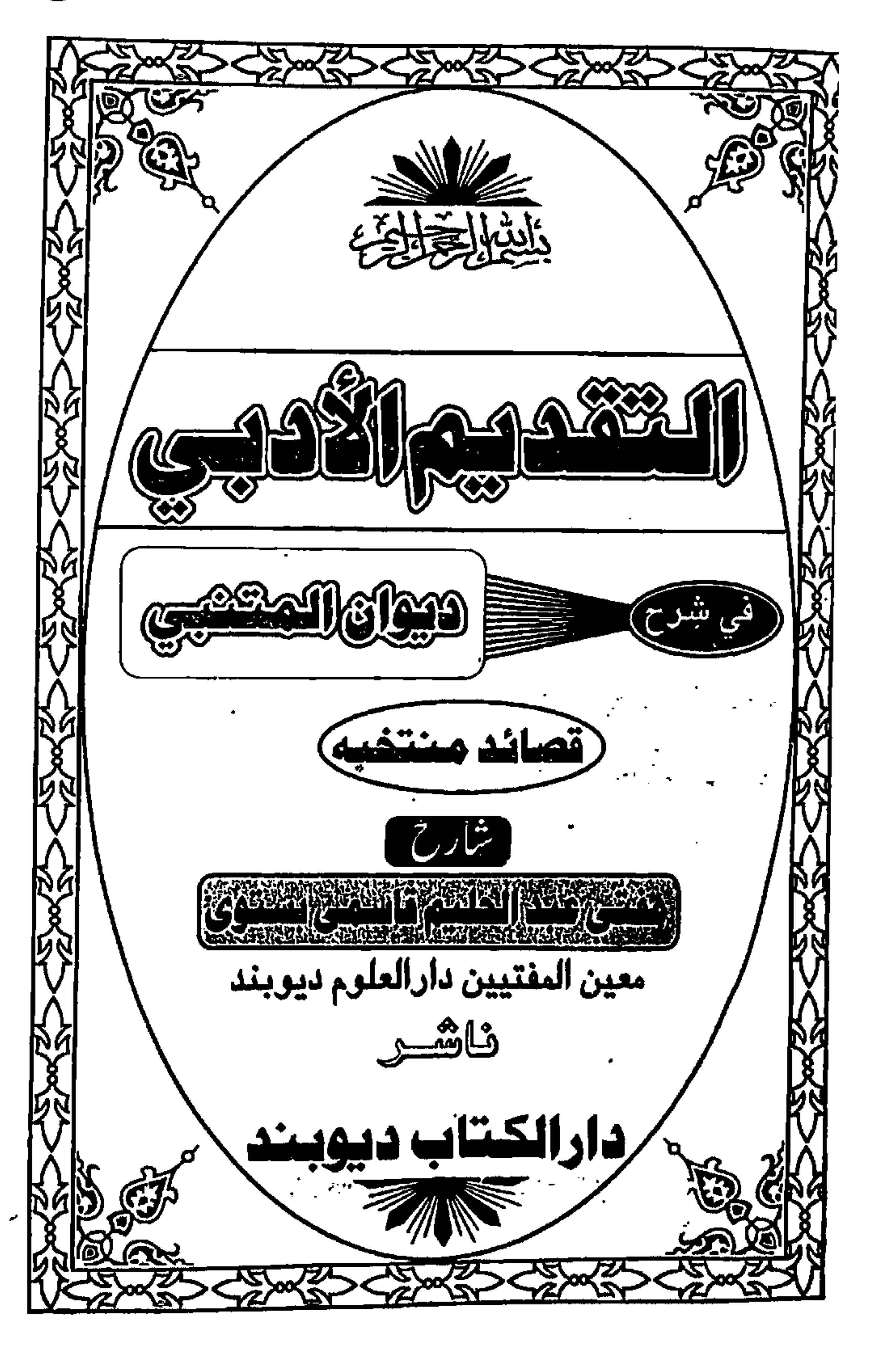



شارح

مفتی عبد الحلیم قاسمی بستوی

دارُ الکتاب دِیوبند



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# التقديم الأدبي

في شرح **ديوان المتنبي**

قصائد منتخبه

شارح

مفتی عبد الحلیم قاسمی بستوی

معين المفتيين دارالعلوم ديوبند

ناشر

دارالكتاب ديوبند

# تفصیلات



نام کتاب: ............................... التقديم الأدبي

نام شارح: ............................... مفتی عبدالحلیم قاسمی بستوی

تعداد صفحات: ............................... ۳۵۲

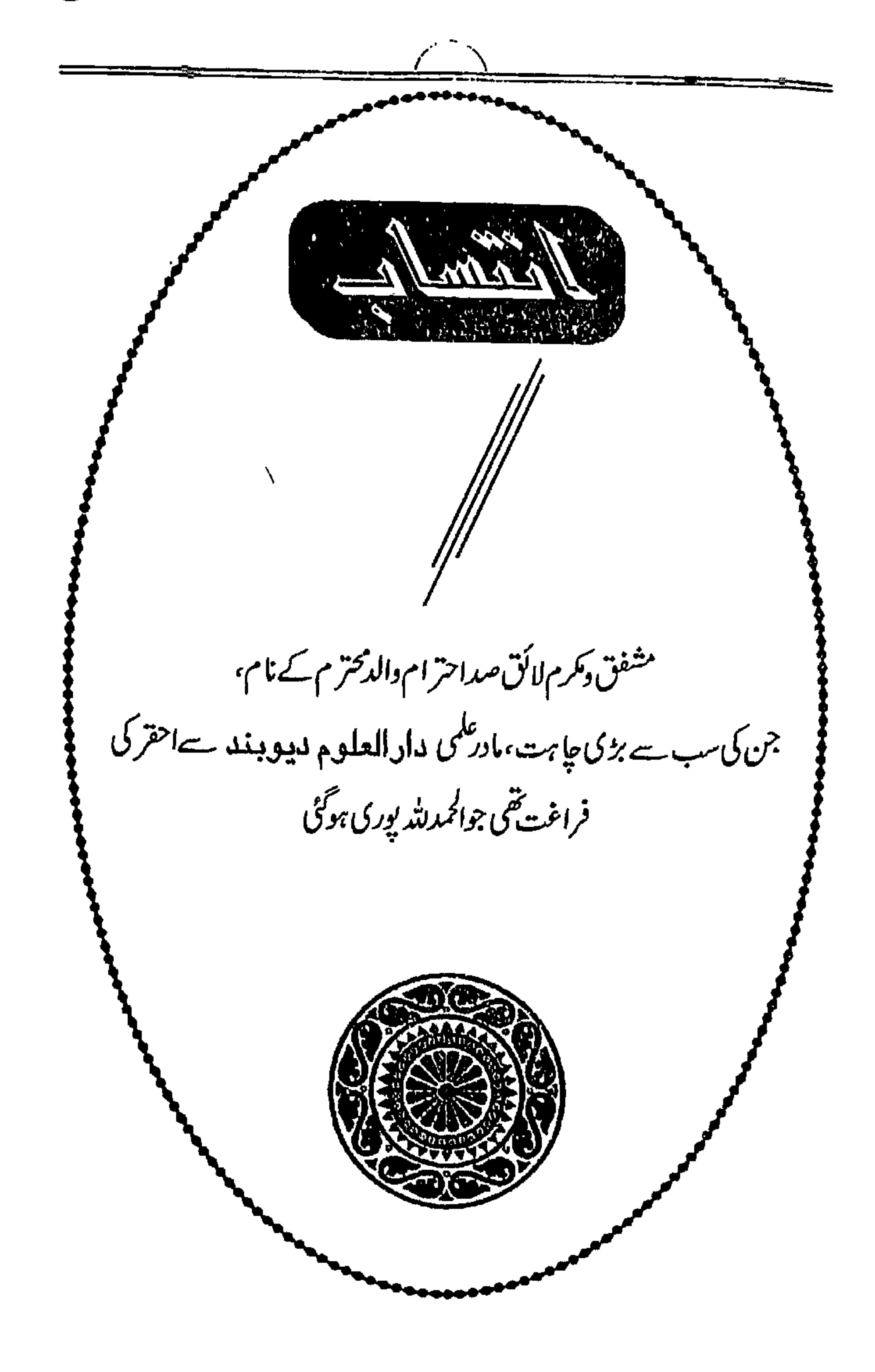
کمپیوٹر کتابت: ............................... یاسر ندیم کمپیوٹرس دیوبند

طباعت: ............................... یاسر ندیم آفسیٹ پرنٹنگ پریس دیوبند

باہتمام: ............................... واصف حسین مالک دارالکتاب دیوبند

ناشر

دارالکتاب دیوبند

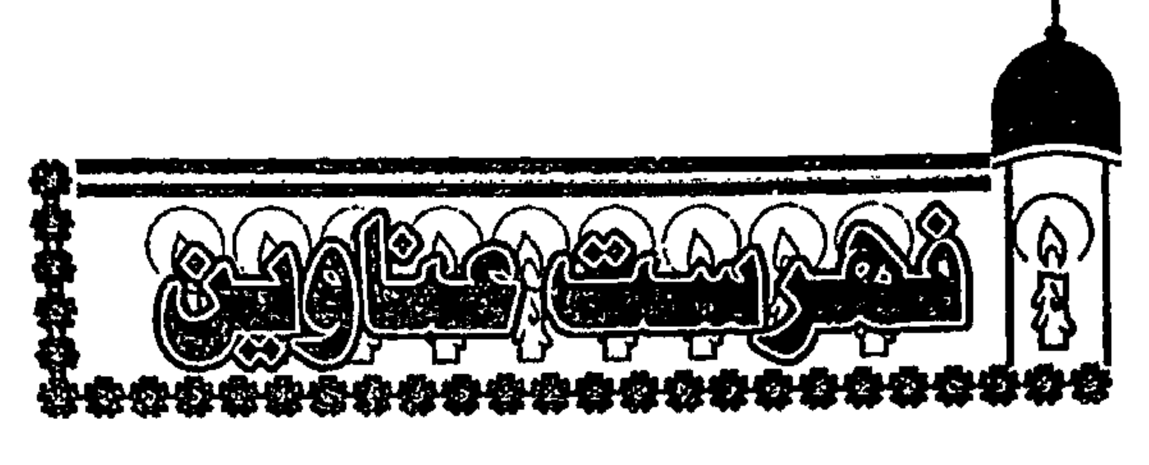


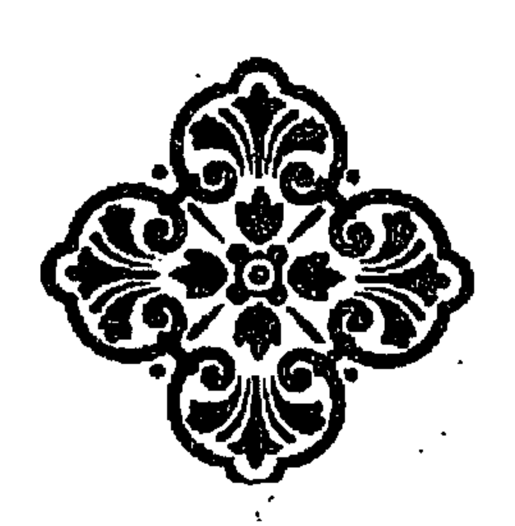
# انتساب

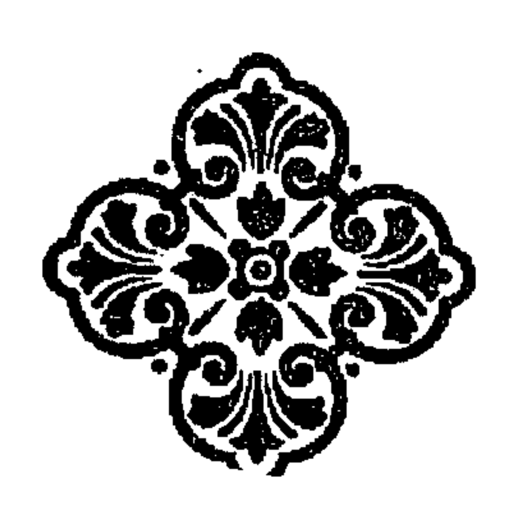
مشفق ومکرم لائق صد احترام والد محترم کے نام،

جن کی سب سے بڑی چاہت، مادر علمی دار العلوم دیوبند سے احقر کی

فراغت تھی جو الحمد للہ پوری ہوگئی


فہرست عناوین







# رائے گرامی

## حضرت مولانا عبدالخالق صاحب مدراسی، استاذ حدیث ونائب مہتمم دارالعلوم دیو بند

حامداومصلیاامابعد! یوں تو عرب کی پوری تاریخ شعراء کے حسن آفریں کلام اوران کے اثر انگیز منظوم دواوین سے بھری پڑی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ زمانے کے مختلف ادوار میں شعرائے عرب نے زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی شاعری اور منظوم خیالی کا لوہا منوایا ہے۔ سامعین نے بھی اشعار اور منظوم کلام کو نہایت قدر کی نگاہوں سے دیکھا اور کچھ اس طرح کی دادودہش سے نوازا جس سے اگر ایک طرف شعراء کے عزم وحوصلے کو تقویت ملی، تو دوسری طرف اشعار کی بدولت جنگوں اور خوں ریز معرکوں کو تاریخ کے دامن میں محفوظ جگہ حاصل ہوئی، عشق ومحبت اور الفت وقرابت کو توسیع وترقی دینے اور ان راہوں کو استحکام بخشنے میں شعراء اور ان کے کلام کا نمایاں کردار رہا ہے۔

اسی طرح کے شاعرانہ تخیلات اور انقلاب آفریں شعری پیغامات کے حامل شعراء میں ایک نہایت بلند اور معتبر نام **ابو الطیب احمدبن حسین متنبی** کا بھی ہے، جو اپنے ادبی افکار وخیالات اور معنی خیز اثرات واحساسات کی بدولت، اپنے زمانے کے امراء وسلاطین کا مطلوب ومقصود اور شعروادب کے قدرداں افراد کا منظور نظر تھا۔ متنبی اپنی بے ساختگی اور برجستہ گوئی کے لحاظ سے دیگر ہم عصر شعراء پر فائق ہی نہیں؛ بلکہ شعری میدان میں ان سے بہت آگے نہایت اونچے مقام پر فائز ہے۔ اس کی طلاقت لسانی اور حالات کی خوب صورت ترجمانی نے، اس کے دیوان کو شعروادب میں ایک منفرد اور نمایاں مقام عطا کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر زمانے میں اہل ذوق حضرات نے کھلے دل سے دیوان متنبی کی پذیرائی کی، اور ارباب مدارس نے اس دیوان کو اپنے نصاب ہائے تعلیم کا بنیادی جز قرار دیکر اس کی قدر ومنزلت میں چار چاند لگادیے۔ چوں کہ متنبی نے اپنے اشعار میں استعارات وکنایات کا زیادہ سہارا لیا ہے، اس لیے اس کے کلام کے مفہوم ومعنی کی صحیح حقیقت کو سمجھنے کے لیے، شارحین نے ہر دور میں دیوان متنبی کی تشریح وتوضیح کو اپنی نگارشات وتحریرات کا خاص موضوع بنایا ہے، اور بہت سے لوگوں نے اپنی بساطِ علمی اور ذوقِ ادبی کے مطابق اس کتاب کی تشریح وتوضیح کی ہے۔

سردست التقديم الأدبي کے نام سے متنبی کی ایک تازہ تشریح بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جسے عزیزم مفتی عبد الحلیم بستوی، معین المفتیین دارالعلوم دیوبند نے، نہایت خوب صورتی اور بیدار مغزی کے ساتھ قلم بند کیا ہے۔ اور دیگر شارحین متنبی کے انداز تالیف سے جداگانہ طرز تشریح اپناتے ہوئے انھوں نے اس کتاب میں حل لغات اور ترجمۂ وتشریح کے ساتھ ساتھ حل ترکیب پر بھی انتہائی کامیاب اور لائق تحسین محنت کی ہے، امید ہے کہ اس حوالے سے یہ کتاب طلبہ کے حق میں زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوگی۔

اللہ پاک عزیز موصوف کی اس کوشش کو بارآور فرمائے، اور علم دین کی خدمت کے لیے انہیں ہمیشہ سرگرم عمل رکھے۔ والسلام

نائب مہتمم استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

# دعائیہ کلمات

**حضرت مفتی حبیب الرحمن صاحب خیرآبادی ، صدر مفتی دارالعلوم دیوبند**

**ابوالطیب احمد بن الحسین المعروف بالمتنبی** م ۳۵۴ھ، کوفہ کا نامور شاعر گذرا ہے، اس کا کلام، فصاحت وبلاغت، مضامین کی باریکی، استعارات وتشبیہات کے اعتبار سے اُدباء وشعراء کے درمیان مشہور ومعروف، بلکہ ضرب المثل ہے، وہ بلند پایۂ ادیب، زبان داں شاعر، لغت کا امام گذرا ہے، لغاتِ مشہورہ کے ساتھ ساتھ لغاتِ عربیہ سے بھی خوب واقفیت رکھتا تھا، محاورات میں ایسا ملکہ حاصل تھا کہ جب بھی اس سے کوئی محاورہ کی بات پوچھی گئی، جھٹ جواب دیا، پھر اس کی سند میں عربوں کے محاورات بھی پیش کردیئے۔

عربی زبان میں ایسا تبحر تھا کہ ایک مرتبہ شیخ ابوعلی فارسی نے متنبی سے پوچھا کہ "فَعْلٰی" کے وزن پر عربی زبان میں کون کون سی جمع آتی ہے، اس نے برجستہ جواب دیا، "حَجْلٰی" اور "ظَرْبٰی" شیخ موصوف فرماتے ہیں کہ میں نے تین راتیں لغات کی کتابیں دیکھیں مجھے ان دو کے سوا کوئی تیسری جمع نہ مل سکی، وہ اپنی زبان دانی اور شاعری میں بے مثال گذرا ہے، کسی نے صحیح کہا ہے۔

مَا رَایٰ الناسُ ثانی المتنبی　　　　أی ثانٍ یریٰ لِبِکْرِ الزَّمَانْ

هُوَ فی شِعْرِہٖ نبیٌ ولکنْ　　　　ظَهَرَتْ مُعْجزَاته فی المَعَانی

قاضی ابن خلکان نے "**وفیات الأعیان**" میں لکھا ہے کہ علماء نے متنبی کے دیوان کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس کی بہت سی شرحیں لکھیں، راقم الحروف نے اپنی طالب علمی کے زمانہ میں کہیں پڑھا تھا کہ دیوان متنبی کی چالیس سے زیادہ شرحیں لکھی گئی ہیں، یہ مقبولیت شاید کسی اور دیوان کو حاصل نہیں ہوئی، اور اب تک اہل ذوق حضرات متنبی کے دیوان پر برابر طبع آزمائی کرتے چلے آرہے ہیں، اور اس کے کلام کی شرحیں لکھ کر اس کی مقبولیت میں اضافہ کر رہے ہیں۔

پیشِ نظر کتاب بھی دیوان متنبی کے منتخب اشعار (جو اس وقت دارالعلوم دیوبند میں زیر درس ہیں) کی اردو شرح ہے، جسے عزیز گرامی مرتبت **مولوی ومفتی عبدالحلیم بستوی** سلمہٗ نے لکھی ہے، اس میں عزیز موصوف نے حلِ لغات، صرفی نحوی ترکیب، تعقیدات لفظی ومعنوی کی وضاحت کرتے ہوئے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ومطلب تحریر فرمایا ہے، شاعر کی طبعی لطافت، بلندیٔ فکر، اس کی نازک خیالی، نیز اس کے الفاظ کی چستی، معانی کی عمدگی کو بڑے دلنشیں انداز میں ذکر کیا ہے "بزم ورزم" میں، روزمرہ کے معاملات میں، اس کے وردِ زبان اشعار کی رعنائیوں کو نکھار کر ان کے حسن کو دوبالا کردیا ہے، اور شاعر کی شیریں مقالی کو بڑے حسین انداز میں پیش کر کے اپنی اس شرح کو "سدابہار چمن" بنادیا، دلی دعا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور معلمین ومتعلمین ہر ایک کے لیے نافع بنائے۔

حبیب الرحمن خیرآبادی عفا اللہ عنہ




## امام المنطق والفلسفہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب بستوی
### استاذ تفسیر وفلسفہ دارالعلوم دیوبند

حامدا ومصلیا اما بعد! درس نظامیہ کے مروجہ نصاب میں داخل دیوان متنبی عرب ادب کی ایک اہم کتاب ہے، منظوم ہے اور قدیم عربی ادب کا شاہکار ہے، اس کے مستعمل الفاظ استناد کا درجہ رکھتے ہیں، چنانچہ میری آگہی میں بعض اکابر علماء نے قرآنی الفاظ کے تراجم، معانی اور مفاہیم کی صحت پر متنبی کے اشعار کو بطور تائید پیش کیا ہے، خود متنبی نے (یہ لقب ہے اور نام احمد ہے) اپنے اشعار کو ادبی معجزہ سے تعبیر کیا ہے۔ متنبی کی شروح اور حواشی کی تعداد بیس بائیس سے متجاوز ہے، ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ وقیع، لائق قدر اور قابلِ استفادہ ہے، مولانا مفتی **عبد الحلیم قاسمی بستوی** سلمہ کی عرق ریزی اور قلمی کاوش نے "**التقدیم الأدبی**" کے نام سے ایک اور عمدہ شرح کا اضافہ کیا ہے، یہ اضافہ سابق شروح کی بیچ ایک تابدار "نگینہ" ہے، اس مین حل لغات بھی ہے، مصادر، صیغوں اور ابواب کی صراحت بھی، مکمل نحوی ترکیب بھی ہے، اشعار کا ترجمہ، معنی اور مطلب کی پوری وضاحت بھی ہے، طلبہ کی سہولت کے لیے اعراب بھی لگادئے گئے ہیں، مولانا مفتی **عبد الحلیم** بستوی ام المدارس دارالعلوم دیوبند کے ایک ذی استعداد اور باصلاحیت فاضل ہیں، نوجوان ہیں مگر لکھنے لکھانے کا اچھا ذوق پایا ہے، اسلئے امید ہے کہ مستقبل میں (اگر لکھتے رہنے کا تسلسل قائم رہا تو) اس میدان کے شہسوار ہونگے۔ قلم رواں ہے، زبان شستہ ہے اور جملے من بھاتے! دیوان متنبی کی تشریح اور توضیح پر انکی یہ قلمی خدمت ان شاء اللہ مقبول ہوگی، اور قدرداں حضرات کی بارگاہ سے داد تحسین وصول کریگی، اللہ تعالیٰ شارح کی عمر میں برکت دے۔ آمین

عبدالرحیم بستوی
خادم تدریس دارالعلوم دیوبند

# حوصلہ افزا کلمات

## حضرت مولانا مجیب اللہ صاحب گونڈوی استاذ تفسیر وفقہ دارالعلوم دیو بند

نحمده ونصلي علىٰ رسوله الكريم

اسلامی دور میں جب عربی شاعری نے ترقی کی، تو عربی زبان میں اس وقت کے بلند اور نازک تخیلات سے ایک عجیب قسم کی لطافت، لچک اور سلاست پیدا ہوگئی۔ یوں تو نازک خیال شعرائے عرب کا کلام نادر اور لطیف تشبیہات سے بھرا پڑا ہے؛ مگر جس قسم کی نادر تشبیہات اور استعارات ابوطیب احمد ابن حسین متنبی نے اپنے دیوان میں استعمال کیے ہیں، انھوں نے متنبی کو ہم عصر شعراء کے درمیان منفرد اور ممتاز مقام ومرتبہ کا حامل بنادیا ہے، اور دیوانِ متنبی کا مطالعہ کرنے والا متنبی کی تخیل آرائی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر اس کے بلند تخیلات سے لطف اندوز ہونا اس کی تشبیہات اور استعارات کو سمجھے بغیر ممکن نہیں ہے؛ اس لیے ہر زمانہ میں اس دیوان کی تشریح کی ضرورت محسوس کی گئی اور بعض حضرات نے اپنی علمی بساط کے مطابق اس کی توضیح کی؛ مگر وہ تشریحات یا تو نایاب ہیں، یا ضعیف الاستعداد طلبہ کے لیے ان سے استفادہ دشوار ہے۔ اللہ جزاء خیر عطا فرمائے عزیزم **مولوی مفتی عبدالحلیم بستوی** سلمہ کو، جنھوں نے طلبہ کی ضرورت اور ان کی استعداد کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے حل لغات، ترجمہ وتشریح اور مشکل ترکیبوں کے حل پر مشتمل "التقديم الأدبي" کے نام سے ایک اردو شرح قلم بند کردی ہے، امید ہے کہ یہ شرح طلباء کے حق میں بہت ہی نفع بخش اور کارآمد ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اس شرح کو قبول عام عطا فرمائے اور عزیز موصوف کو مزید علمی نگارشات کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

[signature]
[illegible handwritten date]



# اک خواب کی تکمیل

عرب کی پوری تاریخ میں انسانوں کے افکار وخیالات، زمانہ ہائے گذشتہ کے حالات اور زندگی کے ہر میدان میں پیش آمدہ واقعات کو، نظم کی خوب صورت لڑی میں پرونے کا ایک قدیم اور انتہائی معتبر سلسلہ جاری تھا، دورِ جاہلیت اور عصرِ اسلامی دونوں زمانوں میں، عرب شعراء نے مختلف اندازِ بیان اور جداگانہ تعبیرات کے ساتھ اپنے احساسات وجذبات کو نظم کی اثر انگیز شکل میں پیش کر کے اپنے سامعین وممدوحین سے صرف انعام واکرام اور دادِ تحسین ہی وصول نہیں کیا، بلکہ انہوں نے اپنی اس حسین کوشش کے ذریعے، بہت حد تک عربی زبان وادب کی ترجمانی بھی کی ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے تو شاید بے جانہ ہو، کہ عربی زبان وادب کی ترویج وتوسیع میں شعرائے عرب کی فنکاری ونظم نگاری، انشاء پردازوں کی غیر منظوم تحریروں اور ان کی نثری کاوشوں سے زیادہ مؤثر اور کار فرما ہے۔

**دیوان متنبی** بھی چوتھی صدی ہجری کے ایک نامور اور قادر الکلام عربی شاعر کے افکار وخیالات اور مختلف طرح کے احساسات وجذبات کا ایک اچھوتا اور دل کو چھوتا ہوا شعری مجموعہ ہے، جس میں نہایت شستہ ادبی زبان میں عشق ومحبت کے افسانے، امراء وسلاطین کے احوال اور جنگوں اور معرکوں کی داستانوں کا مفصل منظوم تذکرہ کیا گیا ہے۔

یہ دیوان ایک شعری مجموعہ ہی نہیں، بلکہ زبان وادب کی ترجمانی اور حالات کی بہترین عکاسی کرنے والا انتہائی گراں قدر نمونہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے متنبی کی شخصیت اور اس کے ذاتی افکار وعقائد سے قطع نظر، اس کے کلام کی عمدگی اور زبان وبیان کی تازگی کے پیشِ نظر گذشتہ کئی دہائیوں سے دیوان متنبی مدارس عربیہ کے نصاب تعلیم کا جز و لاینفک رہا ہے۔ اور عرب ممالک کے علاوہ ہندوستان کے بھی بیشتر عربی مدارس میں داخلِ درس ہے۔ دیوان متنبی کے بالمقابل دیگر شعراء عرب کے کلام کو نہ تو اہلِ علم کی جانب سے اتنی خاطر خواہ توجہ ملی اور نہ ہی عربی زبان وادب کے حوالے سے، وہ مدارس وجامعات کی زینت بن سکے۔ دوسری طرف **دیوان متنبی** کی شہرت ومقبولیت کا عالم یہ ہے کہ غیر عربی داں طبقے میں بھی اسے سر آنکھوں پر بٹھایا گیا اور اس کے معانی ومرادات کی حقیقت کو جاننے اور ان کا صحیح ادراک کرنے کے لیے، عربی، اردو،

فرانسیسی اور لاطینی زبانوں کو ملا کر اس دیوان کی ۴۰/ سے زائد توضیحات و شروحات منظر عام پر آئیں۔

ہندوستان میں بھی اس کتاب کی کئی شرحیں موجود ہیں، لیکن قدیم شارحین نے تو طلبہ کی لیاقت وصلاحیت پر اعتماد کر کے، **حل ترکیب** اور **بیان لغات** پر زیادہ زور نہیں دیا اور بعد کے شراح حضرات نے قلتِ وقت کے پیش نظر اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ عربی شعر وادب سے واقف کار حضرات بخوبی یہ جانتے ہیں کہ **حل ترکیب** اور **بیان لغت** کے بغیر عربی اشعار کو سمجھنا نہ صرف یہ کہ مشکل ہے، بلکہ ناممکن بھی ہے، اس لیے عرصے سے ایک ایسی مفصل شرح کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی، جس میں ترجمہ، مطلب اور بیان لغات جیسے لوازمات کے ساتھ **حل ترکیب** کا بھی خصوصی لحاظ کیا گیا ہو، اور حقیقت یہ کہ آج سے ۴/۵/ سال پہلے خود احقر کو بھی اس طرز کی حامل، کسی معتبر شرح کی شدت سے کمی محسوس ہوئی تھی، اور اس وقت اس خلاء کو پر کرنے کی بہت حد تک کوشش بھی کی گئی، مگر لاکھ ہاتھ پیر مارنے کے بعد بھی یہ تمنا ادھوری اور ناقص رہ گئی تھی۔ سال رواں دار الکتاب دیوبند کے روح رواں جناب مولانا ندیم الواجدی صاحب نے اس طرف خصوصی توجہ دلائی اور اس درجہ اصرار کیا کہ انکار کی ساری راہیں مسدود ہوکر رہ گئیں، اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے یہ کام شروع کیا گیا اور حیرت انگیز طور پر صرف ۳/ مہینے کی قلیل مدت میں پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا، **فالحمد لله علىٰ ذلك**۔

پیش نظر کتاب: "**التقديم الأدبي في شرح ديوان المتنبي**" اسی سابقہ ضرورت کی تکمیل اور گذشتہ احساسات کا ثبوت ہے، جو کسی خود سرائی اور احساسِ دانائی کے بغیر عربی زبان کے قارئین اور شعر وادب کے شائقین کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ اگر آپ کو اس میں کوئی خوبی نظر آئے، تو برائے کرم شارح، اس کے اساتذہ ووالدین اور جملہ احباب ومتعلقین کے لیے دعائے خیر فرمائیں، نیز اگر کسی طرح کی کمی اور کوتاہی محسوس ہو، تو اس سے بھی مطلع فرمائیں، راقم الحروف دل سے آپ کا ممنون ہوگا۔

والسلام

عبد الحلیم بن محمد حنیف بستوی
معین المفتیین دار العلوم دیوبند

مجھ سے ادا ہوا ہے، جگر جستجو کا حق
ہر ذرے کو گواہ کیے جارہا ہوں میں

# ادب، شعر، متنبّی اور تاریخ

**ادب کے لغوی معنی:** ادب باب (ک) کا مصدر ہے، بمعنی مؤدب ہونا، شائستہ ہونا، مہذب ہونا۔

**ادب کے اصطلاحی معنی:** ادب وہ علم ہے، جس کو ملحوظ رکھ کر، انسان کلام عرب میں لفظی اور تحریری دونوں طرح کی غلطیوں سے محفوظ رہتا ہے، بعض حضرات نے عربی زبان کے اشعار وواقعات اوران کی یادداشت ومعلومات کوادب کا نام دیا ہے۔

**علم ادب کی قسمیں:** بنیادی طور پرادب کی دو قسمیں ہیں:

**(۱) ادب نفسی:** یعنی وہ اوصاف وکمالات اور بلند خیالات، جو فطری طور پر انسان کو عطا ہوتے ہیں۔

**(۲) ادب کسبی:** کسی ماہراور رمزشناس ادیب سے مستفاداور حاصل کردہ خوبیوں اور محاسن کا نام ادب کسبی ہے۔

**ادب کا موضوع:** حضرت شیخ الادبؒ اور دیگر ممتاز ادباء کی تحقیق عمیق کے مطابق ادب، لغات وقوافی، اشتقاق ومعانی، صرف ونحواورانشاء ومحاضرات اور بیان وغیرہ پر مشتمل مختلف اصول وفروغ کا مجموعہ ہے، اس لیے اس بحرِ ناپیدا کنار کا کوئی خاص موضوع متعین نہیں کیا جا سکتا۔

**ادب کی غرض وغایت:** قرآنِ کریم کی فصاحت وبلاغت کی صحیح شناخت اور اس کے اعجازی مفہوم کی کما حقہ معرفت، یہ ادب کی غرض وغایت ہے۔

**شعر کے لغوی معنی:** کہنا، تراشنا، بنانا، نظم کرنا۔

**اصطلاح میں:** انوکھے خیالات اوراثر انگیز مناظر کی ترجمانی کرنے والے، باوزن اور قافیہ دار کلام کوشعر کہتے ہیں۔

**اقسام شعر:** شعر کی تین قسمیں ہیں: (۱) **شعر غنائی:** یہ شاعر کی فطرت وطبیعت اور اس کے قلبی احساسات وجذبات کی ترجمانی کا نام ہے۔

**(۲) شعر قصصی:** قصے اور ڈراموں کی شکل میں، قومی کارناموں اور جنگی احوال کونظم کی خوب صورت شکل میں پیش کرنے کا نام شعر قصصی ہے: جیسے شاہ نامہ وغیرہ۔

(۳) **شعر تمثیلی:** شاعر کسی واقعے کو تصور کر کے، اس میں نمایاں جوہر دکھانے والے لوگوں کی حیثیت کے مطابق ان کی شان میں جو کچھ کہتا ہے، وہ شعر تمثیلی کہلاتا ہے۔

**شعر کی غرض وغایت:** زندگی کے تمام شعبوں میں پیش آمدہ حالات وواقعات کی دل کش انداز میں ترجمانی کرنا۔

# طبقات شعراء

زمانے کی مختلف جہت کے اعتبار سے شعراء عرب کے چار طبقات ہیں:

(۱) **جاهلی شعراء:** اس میں وہ لوگ داخل ہیں جو اسلام سے پہلے کے ہیں، یا اسلام کا زمانہ پایا، مگر دور اسلام میں کوئی قابل تذکرہ کلام ان سے صادر نہیں ہوا، جیسے امرؤالقیس، زہیر، اور لبید وغیرہ۔

(۲) **شعراء مخضرمون:** وہ شعراء ہیں، کہ زمانہ جاہلیت اور دور اسلام دونوں میں ان کے اشعار کا ڈنکا بجا، مثلاً خنساء، اور حسان بن ثابت وغیرہ۔

(۳) **اسلامی شعراء:** عربی روش پر گامزن رہ کر، دور اسلامی میں وجود پذیر ہونے والے شعراء، جیسے شعرائے بنی امیہ۔

(۴) **شعراء مولدون:** یہ وہ لوگ ہیں، جن کے زبان وبیان کا ملکہ کچھ متاثر ہو گیا تھا، مگر فن کاری اور کاریگری کے ذریعے انھوں نے اس کی اصلاح کر لی، مثلاً شعرائے بنی عباس وغیرہ۔

﴿**ماخوذ:** از تاريخ الأدب العربي لأحمد حسن زيارت﴾

**متنبی اور اس کا سلسلۂ نسب:** اس طرح ہے، احمد بن حسین بن عبدالصمد، ابوالطیب اس کی کنیت ہے اور متنبی کے نام سے شہرت، یہ قبیلۂ جعفی کا باشندہ تھا، ۳۰۳ھ میں کوفہ کے کندہ نامی ایک جگہ میں اس کی ولادت ہوئی اور کوفہ ہی کے گرد ونواح میں اس کے ایام طفولیت کا اکثر حصہ گذرا، سن شعور کو پہنچنے سے پہلے ہی متنبی شام چلا گیا تھا، چناں چہ وہاں کے علمی ماحول میں اس کی نشو ونما ہوئی۔

**متنبی کے اساتذہ اور اس کا بے نظیر حافظہ!** زجاج، اخفش اور درید وفارسی جیسے کہنہ مشق اور فن کار اساتذہ کی زیر نگرانی اس نے مختلف علوم وفنون میں مہارت حاصل کی۔ متنبی بلا کا ذہین وفطین اور انتہائی بیدار مغز تھا، یہی وجہ ہے کہ اس کے اساتذہ بھی اس کی صلاحیت اور بے مثال ذکاوت وذہانت کے معترف اور مدح خواں تھے، متنبی کی قوت حافظہ کا کمال یہ تھا کہ مشکل سے مشکل کتابوں اور انتہائی مغلق اور پیچیدہ عبارتوں کو دو تین بار پڑھ کر از بر کر لیا کرتا تھا۔

**متنبی کا شعری مقام:** متنبی کو اپنی قادر الکلامی، زبان دبیان کی شائستگی تعبیرات وتشبیہات اور استعارات وکنایات کی برجستگی اور بے ساختگی کی بنا پر، سامعین وشائقین اور ماہرین زبان وادب پر اثر انداز ہونے میں کامل دست گاہ حاصل تھی، وہ عشق ومحبت کی راہوں کو ہموار کرنے میں منفرد اور جنگ وجدال کی تباہ کاریوں کی منظوم منظر کشی میں یکتا اور نمایاں تھا۔ اگر وہ خوش ہو کر کسی کی مدح سرائی کرتا، تو اپنے ممدوح کو اوج ثریا پر پہنچا دیتا، لیکن جب کبیدہ دل ہو کر کسی کی ہجو کرنے پر آتا، تو اس انداز کی سب وشتم کرتا کہ اپنے مخالف کی شباہت وشخصیت سے آگے بڑھ کر، اس کے اہل خانہ اور اس کے حسب نسب کی بھی اچھی طرح خبر لیتا، اور قباحت وشناعت کی تمام حدوں کو پار کر جاتا تھا، جیسا کہ کافور کے ساتھ اس کے معاملات میں ان چیزوں کی صاف جھلک دکھائی دیتی ہے۔ متنبی اپنی انھی خصوصیات وامتیازات کے طفیل اپنے زمانے کے تمام شعراء وادباء اور فصاحت وبلاغت کے حامل اہل علم اور علماء پر فائق تھا، ہر کوئی اس کا قدرداں اور اس کے کلام کو سننے کا متمنی اور مشتاق نظر آتا تھا؛ لیکن حرص وطمع کے پیشِ نظر، بادشاہوں اور فرماں رواؤں کے علاوہ، کسی اور کو وہ خاطر ہی میں نہیں لاتا تھا۔

**متنبی اور دعویٔ نبوت:** ذہنی عروج وارتقاء اور شعر وادب میں پختگی اور مہارت کی بنا پر، متنبی بھی ایک مدت تک نبوت کا مدعی رہا، لوگوں کو الٹی سیدھی اور من گھڑت عربی عبارات سنا کر، انھیں قرآنی آیات کا نام دیتا اور ہر ممکن اپنے دعوے کی توسیع وترویج اور اپنے مشن کو پائیدار اور مستحکم بنانے کے لیے کوشاں اور سرگرداں نظر آتا تھا۔ مگر جب اس فتنے کی شرانگیزی عام ہونے لگی اور بہت سے لوگوں کے گمراہ اور بے دین ہونے کا اندیشہ ہوا، تو والیٔ حمص "ابولؤلؤ" نے متنبی کی اس شرارت پر روک لگائی اور اسے گرفتار کر کے جیل کی سلاخوں میں محبوس ومقید کر دیا۔ پھر ایک مدت کے بعد متنبی کی عقل ٹھکانہ پر آئی، اُسے اپنے کیے پر ندامت ہوئی، زبانی اور تحریری طور پر اس نے توبہ کی، تب جا کر اسے جیل سے رہائی ملی۔

**شاہوں کے دربار میں متنبی کی حاضری اور دنیا سے روانگی:** ۳۳۷ھ میں متنبی شاہ سیف الدولۃ کے یہاں حاضر ہوا اور اپنے مدحیہ قصائد اور اپنی چاپلوس زبان کی بدولت اس نے امیر سیف الدولۃ کے دل میں جگہ بنالی، حتی کہ سیف الدولۃ اس کا گرویدہ ہو گیا، اور انعامات ونوازشات کے علاوہ سالانہ تین ہزار اشرفیاں متنبی کے عیش وآرام کے لیے وقف کر دیا، متنبی بالکل بے پرواہ ہو کر عیش کوشی میں مست تھا، کہ اچانک کسی بات پر دونوں میں اَن بن ہو گئی، اور سیف الدولۃ کو خیرآباد کہہ کر، ۳۴۶ھ میں متنبی شاہ مصر کافور کے یہاں آ گیا، کافور نے اسے والی بنانے کا وعدہ کر لیا، متنبی اس وعدے سے بہت خوش ہوا اور کافور کی حیثیت سے بڑھ کر اس کی تعریف وتوصیف کی؛ لیکن جب کافور

نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا، تو جل بھن کر متنبی نے انتہائی ہتک آمیز لہجے میں کافور اور اس کے اہل خانہ کی ہجو کی، اور کافور کا در چھوڑ کر ۳۵۰ھ میں بغداد ہوتے ہوئے عضد الدولۃ کے دربار میں پہنچا، عضد الدولۃ نے اس کا پرجوش خیر مقدم کیا اور پہنچتے ہی اس نے متنبی کو ۳؍ ہزار دینار، ساز و سامان سے لیس ۳؍ عمدہ گھوڑے اور بہت سے گراں قیمت جوڑے ہدیہ کیے، لیکن متنبی کا خلوص اور اس کی حقیقی چاہت معلوم کرنے کے لیے، عضد الدولۃ نے اپنے کسی آدمی کے ذریعے اپنی اور سیف الدولۃ کی بخششوں کا موازنہ کرایا، متنبی چرب زبان اور ناشکرا تھا ہی؛ اس لیے انجام سوچے بغیر فوراً اس نے جواب دیا، کہ اگر چہ عضد الدولۃ نے میرا بہت اعزاز و اکرام کیا ہے، مگر اس میں تکلف اور ریا کاری معلوم ہوتی ہے، جب کہ سیف الدولۃ خوش ہو کر دل سے نوازتا تھا اور اس کی بخششوں میں خلوص کا اثر نمایاں رہتا تھا۔ متنبی کی یہ بات عضد الدولۃ کے دل پر اثر کر گئی اور اسے اتنی بری لگی، کہ جب متنبی وہاں سے نکلا تو اس نے فاتک بن ابوجہل اسدی کی قیادت میں، بنوضبہ کے کچھ لوگوں کو متنبی کا کام تمام کرنے کے لیے، اس کے پیچھے روانہ کر دیا، بغداد کے قریب ان لوگوں نے متنبی کا محاصرہ کر لیا اور آپس میں گھمسان جاری ہو گیا، متنبی شکست کے خوف سے بھاگنے لگا، مگر اس کے غلام نے، اسی کے ایک شعر کا حوالہ دیتے ہوئے، اسے میدان چھوڑ کر بھاگنے پر عار دلائی، اس پر متنبی نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور دوبارہ مڈبھیڑ کرنے کے لیے عزم و حوصلے کو اکٹھا کیا، مگر ناکام رہا، نتیجہ ۲۸؍ رمضان ۳۵۴ھ کو متنبی نے اس دنیا سے رخت سفر باندھ ہی لیا۔

## ضروری وضاحت

"التقديم الأدبي" کے جملہ قارئین کو اطلاع دی جاتی ہے، کہ اختصار کے پیش نظر "ترکیب" میں طوالت تحریر سے بچتے ہوئے درج ذیل ترکیبی محاورات کا استعمال کیا گیا ہے۔

(۱) **مرکب عاطفي**: سے معطوف علیہ معطوف کی ترکیب ہے۔

(۲) **مرکب توصيفي**: سے موصوف صفت کی ترکیب ہے۔

(۳) **مرکب اضافي، ترکیب اضافي یا بعد الاضافت** سے مراد مضاف مضاف الیہ کی ترکیب ہے۔

(۴) **ظرف مستقر**: سے مراد وہ ظرف ہے، جس کا متعلق لفظوں میں مذکور نہ ہو۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# من قافية الهمزة

## وَقَالَ وَقَدْ أَمَرَهُ سَيفُ الدَّوْلَةِ بِإِجَازَتِ أَبْيَاتٍ لِابْنِ مُحَمَّدٍ نِالْكَاتِب

سیف الدولۃ کی طرف سے، محمد بن کاتب کے چند اشعار کی تضمین کے حکم پر متنبی نے درج ذیل اشعار کہے۔

| أَضْنَاهُ طُولُ سَقَامِهِ وَشَقَائِهِ | أولها: يَا لائِمِيْ كُفِّ الْمَلَامَ عَنِ الَّذِيْ |
|---|---|

**ترکیب:** یا حرف ندا قائم مقام ادعو فعل کے، لائمي ، مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، حرف ندا اپنے مفعول بہ سے مل کر جملۂ ندا، کف فعل بافاعل ، الملام مفعول بہ، عن حرف جر، الذی اسم موصول، اضنا فعل، ہ مفعول بہ، طول سقامہ پیہم اضافتوں کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، شقائہ مرکب اضافی کے بعد معطوف، پھر یہ فاعل ہوا اضنی فعل کا، اور جملہ فعلیہ خبر ہو کر، الذي کا صلہ ہے، موصول صلہ مل کر عن کا مجرور، جار مجرور کف فعل کے متعلق اور پورا جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جملۂ ندا کا جواب، ندا اور جواب ندا کے بعد جملہ ندائیہ ہے۔

**حل لغات:** لائم ، صیغۂ اسم فاعل، بمعنی ملامت گر، سرزنش کرنے والا، لامَ (ن) لومًا وملامة ، ملامت کرنا، لائم کی جمع لُوَّام اور لُوَّم آتی ہے، کف ، صیغۂ امر حاضر، کَفَّ عن شَيٍ ، (ن) کَفًّا کسی چیز سے رکنا، باز رہنا، کفَّ احدا عن شي ، کسی کو کسی چیز سے روکنا، الملام ، مصدر میمی (ن) بمعنی ملامت، اضنیٰ ، (افعال) لاغر کرنا، کم زور کرنا، ضنی (س) دبلہ ہونا، طول لمبائی، طال (ن) طولاً لمبا ہونا، دراز ہونا، سقام ، بیماری، جمع أسقام ، سَقِمَ (س) سقما وسقاماً ، بیمار ہونا، شقاء بدبختی، بدنصیبی، شَقی ، (س) شقاوةً ، بدبخت ہونا، بدقسمت ہونا۔

**ترجمہ:** اے مجھے ملامت کرنے والے، اُس شخص کو ملامت نہ کر، جسے بیماری کی طوالت اور حرماں نصیبی کی درازی نے لاغر کردیا ہے۔

**مطلب:** شاعر اپنے ملامت گر سے ناصحانہ انداز میں یہ درخواست کررہا ہے کہ میں تو پہلے

ہی سے محبوب کے فراق اور اس کے وصال کے جستجو میں مدت دراز سے دھکے کھا کر انتہائی نحیف و ناتواں ہو چکا ہوں، اب تمہیں اپنی سرزنش سے میرے لیے مزید الجھنیں نہ پیدا کرنی چاہئیں۔

| عذلُ الْعَوَاذِلِ حَوْلَ قَلْبِي التَّائِهِ | (١) | وَهَوَى الْأَحِبَّةِ مِنْهُ فِي سَوْدَائِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** عذل العواذل مرکب اضافی کے بعد مبتدا، حول مضاف، قلبی ترکیب اضافی کے بعد موصوف، التائه صفت، پھر حول کا مضاف الیہ ہو کر خبر، اور جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، و مستانفہ، هوى الأحبة مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، منه جار مجرور ظرف مستقر، في حرف جر، سودائه، ترکیب اضافی کے بعد في کا مجرور ہو کر یہ بھی ظرف مستقر ہے پھر منه اور في سودائه دونوں كان فعل محذوف کے متعلق كَانَ اپنے متعلقات سے مل کر خبر ہوا هوى الأحبة مبتدا کا، اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** عذل (ن) عذلاً ملامت کرنا، العواذل واحدها عاذلة، مونث، بمعنی ملامت کرنے والی، قلبي، قلب جمع قلوب، دل، التائه اسم فاعل تاه (ض) تَيْهًا وتِيهًا، حیران و سرگرداں رہنا، هوى مصدر هَوِيَ (س) هوىً وهُوِيًّا، محبت کرنا، احبة واحد، حبیب، دوست، محبوب، حب (ض) حبا محبت کرنا، سوداء، اسود کا مونث، دل کے اندر کا سیاہ نقطہ، یہ کنایہ ہے دل کی گہرائی سے۔

**ترجمہ:** ملامت گر خواتین کی ملامت، میرے دلِ حیراں کے ارد گرد ہے، اور احباب کی محبت دل کی گہرائی میں ہے۔

**مطلب:** یہ ہے کہ دوستوں کی محبت دل کے نہاخانوں میں پیوست ہو چکی ہے، دروازۂ دل بند ہونے کی وجہ سے ملامتیں ادھر ادھر ہاتھ پیر مار کر رخصت ہو جاتی ہیں، کتنی بھی سخت ملامت ہو، نہ تو وہ دل پر اثر کرتی ہے، اور نہ ہی اس سے دوستوں کی محبت پر کوئی فرق پڑتا ہے۔

| يَشْكُوا الْمَلَامُ إِلَى اللَّوَائِمِ حَرَّهُ | (٢) | وَيَصُدُّ حِينَ يَلُمْنَ عَنْ بُرَحَائِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** يشكو فعل، الملام فاعل، إلى اللوائم جار مجرور ہو کر يشكو کے متعلق، حره ترکیب اضافی کے بعد يشكو کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، يصد فعل با فاعل، حين مضاف، يلمن فعل با فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، پھر مفعول فیہ ہوا يصد فعل کا، عن حرف جر، برحاله مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر يصد فعل کے متعلق ہے اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يشكو فعل مضارع شكى (ن) شكايةً، شکایت کرنا، اللوائم واحدها لائمة، ملامت کنندہ خواتین، حر، تپش، حرارت، گرمی، جمع حرور، يصد، صَدًّ (ن)

صدأ وصدودا ، منہ پھیرنا، اعراض کرنا، برحاء بروزن شعراء، بمعنی شدتِ حرارت۔

**ترجمه:** ملامت، ملامت کرنے والیوں سے حرارتِ نفس کی شکایت کرتی ہے، اور جب ملامت کرنے والیاں ملامت کرتی ہیں، تو وہ تپشِ قلب سے اعراض کرتی ہے۔

**مطلب:** عاشق کے دل میں آتشِ عشق اس قدر فروزاں ہے کہ جب بھی ملامتیں وہاں اپنا جال بچھا کر، شمع عشق کو بجھانا چاہتی ہیں، تو شدت عشق کی تپش کو دیکھ کر اپنا دامن بچائے ہوئے بھاگ کھڑی ہوتی ہیں، اور ملامت کنندہ خواتین سے اپنی نامرادی کا قصہ بیان کرتی ہیں۔

| أَسْخَطْتُ أَعذَلَ مِنْكَ فِيْ إِرْضَائِهِ | (۳) | وَبِمُهْجَتِيْ يَا عَاذِلِيْ الْمَلِكُ الَّذِيْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ب حرف جر، مهجتي ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہوکر افدي فعل محذوف کے متعلق، اور جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مقدم، یا حرف ندا، عاذلي مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ یا ندائیہ کا، یہ جملہ ندا ہے، الملك موصوف، الذي اسم موصول، أسخطت فعل بافاعل، أعذل اسم تفضیل، منك جارمجرور ہوکر أعذل کے متعلق، أعذل اپنے متعلق سے مل کر مفعول بہ ہے أسخطت فعل کا، في حرف جر، إرضائه ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہوکر أسخطت کے متعلق، فعل مع اپنے لوازمات کے جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر الذي کا صلہ، موصول صلہ مل کر موصوف الملك کی صفت ہے پھر جواب ندا ہوکر مبتدا موخر ہے، اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مهجة ، بمعنی روح، خونِ دل، جمع مُهَج ، عاذل ، ملامت گر، (ج) عُذّل وعُذّال، وعَاذلون، المَلِك ، جمع ملوك بادشاہ، فرماں روا، مراد سیف الدولۃ ، أسخطت، (افعال) ناراض کرنا، أعذل اسم تفضیل بمعنی دوسرے کے بالمقابل زیادہ ملامت کرنے والا، إرضاء (افعال) راضی کرنا، خوش کرنا۔

**ترجمه:** اے میرے ملامت گر، میری جان اس بادشاہ پر قربان ہے، جسے راضی کرنے کے لیے میں نے تجھ سے بڑے ملامت گر کو ناراض کر دیا ہے۔

**مطلب:** کہنا یہ چاہ رہا ہے کہ سیف الدولۃ کی رضا اور اس کی خوشی کی خاطر میں نے ہر طرح کی سرزنش برداشت کی ہے، اور تم سے بڑے بہت سے ملامت کرنے والوں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا، تو تمہاری ملامت سے تنگ آکر میں امیر سیف الدولۃ پر اپنی فداکاری اور جاں نثاری کیوں کر ترک کر سکتا ہوں۔

| مَلَكَ الزَّمَانَ بِأَرْضِهِ وَسَمَائِهِ | (۴) | إِن كَانَ قَدْ مَلَكَ الْقُلُوْبَ فَإِنَّهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إن شرطیہ، كان فعل ناقص، هو کی ضمیر اس کا اسم، قد برائے تحقیق، ملك فعل

بافاعل، القلوب مفعول بہ، جملہ خبریہ ہو کر کان کی خبر، پھر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، اور اس کی جزا محذوف ہے، "فلا عجب فی ذالك" یہ تقدیری عبارت اس کی جزا ہے، جملہ شرطیہ ہے، ف تعلیلیہ إن حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، ملك فعل بافاعل الزمان ذوالحال، ب حرف جر أرضہ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، سمائه مرکب اضافی کے بعد معطوف ہو کر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال، پھر مفعول بہ ملك کا جملہ خبریہ ہو کر إن کی خبر اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**نوٹ:** (الزمان ذوالحال ماننے کی صورت میں مسکوبا مقدر ماننا پڑے گا) (أي مسکوبا بأرضه وسمائه)

**حل لغات:** ملك (ض) ملكاً مالک ہونا، الزمان، زمانہ جمع أزمنة، أرض، زمین جمع أراضي وأرضون وأرضين، سماء، آسمان جمع سماوات.

**ترجمہ:** اگر سیف الدولۃ دلوں کا مالک ہو چکا ہے، تو یہ چنداں جائے تعجب نہیں؛ اس لیے کہ وہ تو زمین وآسمان کے ساتھ زمانے کا مالک ہے۔

**مطلب:** یعنی اگر سیف الدولۃ لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کر رہا ہے، تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے، آپ یہ تو دیکھئے کہ سارا زمانہ یہاں تک کہ زمین وآسمان اور ان میں موجود تمام چیزیں اس کی ماتحتی میں ہیں اور کوئی بھی اس کی قیادت وسیادت میں لب کشائی کی جرأت نہیں کر رہا ہے۔

| الشَّمْسُ مِنْ حُسَّادِهِ وَالنَّصْرُ مِنْ | (۵) | قُرَنَائِهِ وَالسَّيْفُ مِنْ أَسْمَائِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** الشمس مبتدا، مِن حرف جر، حساده ترکیب اضافی کے بعد مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے، بقیہ شعر میں بھی یہی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** الشمس سورج، جمع شموس، حُسّاد واحد حاسد، حَسَدَ (ض) حسداً جلنا، حسد کرنا، قرناء، واحد قرين بمعنی ساتھی، دوست، ہم نشین، السیف تلوار، جمع أسياف وسیوف، أسماء، واحد اسم بمعنی نام۔

**ترجمہ:** آفتاب ممدوح کے حاسدین میں ہے، اور فتح مندی اُن کے ہم نشینوں میں ہے، اور تلوار اُن کے ناموں میں ہے۔

**مطلب:** یہ ہے کہ اگرچہ ساری دنیا سورج سے استفادہ کرتی ہے؛ لیکن سیف الدولۃ کا فیض اور اس کی کرم گستری سورج سے بھی بڑھ کر ہے اور لوگ آفتاب آسمان سے زیادہ ماہتاب ارض (سیف الدولۃ) کا گن گاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ سورج کو ممدوح سے حسد ہے، سونے پہ سہاگا یہ ہے کہ فتح مندی

بھی بادشاہ کے ہم رکاب رہتی ہے، اور تلوار کا کیا پوچھنا؟ ہم نام ہونے کی وجہ سے ممدوح ہمیشہ اسے لہراتے ہوئے برسرپیکار نظر آتے ہیں۔

| أَيْنَ الثَّلاَثَةُ مِنْ ثَلاَثِ خِلاَلِهِ | (٦) | مِنْ حُسْنِهِ وَإِبَائِهِ وَمَضَائِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أين ظرفيه ، الثلاثة یہ فاعل ہے تقع فعل محذوف کا، من حرف جر، ثلاث خلاله پیہم اضافتوں کے بعد مبدل منہ، من حرب جر، حسنه ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ إبائه اور مضائه دونوں ترکیب اضافی کے بعد معطوف ہیں، معطوف علیہ معطوفات کے ساتھ من کا مجرور ہوکر ظرف مستقر کے بعد بدل پھر مجرور ہے، من اول کے لیے اس کے بعد تقع فعل محذوف کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** خلال، واحد خَلَّةٌ بمعنی خوبی، خصلت، عادت، إباء مصدر أبیٰ ، إباءًا (ف) انکار کرنا، خود دار ہونا، حسن، خوب صورتی، حَسُنَ (ک) حُسنا ، عمدہ ہونا، اچھا ہونا، مضاء مصدر، پورا کرنا، کرگذرنا، (ض) السیف، تلوار کا کارگر ہونا۔

**ترجمه:** اِن تینوں چیزوں (سورج، مدد، تلوار) کو ممدوح کی تینوں خوبیوں سے کیا نسبت ہے، یعنی اُن کی عمدگی، اُن کی خودداری اور اُن کی کارگذاری سے۔

**مطلب:** یعنی سورج، مدد اور تلوار، سیف الدولۃ کی تینوں خصلتوں کے ہم پلہ کبھی بھی نہیں ہو سکتیں، اس کے حسن کے سامنے آفتاب کی عمدگی ہیچ ہے، وہ اتنا خود کفیل اور خوددار ہے کہ نصرت کو اپنے قریب پھٹکنے نہیں دیتا، اور مشیت وارادے کا اتنا پکا ہے کہ جو بھی سوچتا ہے کرگذرتا ہے، اس کی اس صفت کے مقابلے تلوار کی تیزی بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

| مَضَتِ الدُّهُورُ وَمَا أَتَيْنَ بِمِثْلِهِ | (٧) | وَلَقَدْ أَتَى فَعَجَزْنَ عَنْ نُظَرَائِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** مضت فعل، الدهور ذوالحال، و حالیہ، ما نافیہ، أتين فعل بافاعل، ب حرف جر، مثله مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر أتين کے متعلق، پھر جملہ فعلیہ ہوکر حال، اس کے بعد مضت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و قسمیہ، جملہ قسم محذوف ہے (أي اقسم بالله) لقد برائے تحقیق، أتى فعل، هو اس کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، عجزن فعل، هن ضمیر فاعل، عن حرف جر، نظرائه ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہوکر عجزن کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف کے ساتھ مل کر جواب قسم، جملہ قسم محذوف کے لیے اور جملہ قسمیہ ہے۔

**حل لغات:** مضت، مضى (ض) مضيا، گذرنا، الدهور، زمانہ، واحد دهر، أتى

(ض) إتیانًا ، آنا، مثل بمعنی نظیر، ہم مثل جمع امثال، عجزن، عجز (ض) عجزا عاجز ہونا، بے بس ہونا، نظراء واحد نظیر ہم شکل، مشابہ، ہم رتبہ۔

**ترجمہ:** زمانے گذرتے رہے اور بادشاہ کی نظیر نہ لاسکے، اور اب جو بادشاہ آیا ہے، تو زمانے اس کی مثال لانے سے قاصر ہیں۔

**مطلب:** یہ ہے کہ زمانہ ہائے گذشتہ میں بھی سیف الدولۃ کی کہیں کوئی نظیر نہیں ملتی، اور دور حاضر میں بھی کوئی اس کا ہم رتبہ اور ہم پلہ نہیں ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ممدوح فقید المثال پیدا ہوا ہے۔

## واستزاده سيف الدولة فقال أيضًا

سیف الدولۃ کی مزید فرمائش پر، متنبی نے درج ذیل اشعار بھی کہے

| وَأَحَقُّ مِنكَ بِجَفْنِهِ وَبِمَائِهِ | (۱) | اَلقَلْبُ أَعْلَمُ يَا عَذُولُ بِدَائِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** القلب مبتدا، أعلم اسم تفضیل، ب حرف جر، دائه ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہوکر أعلم کا متعلق، پھر معطوف علیہ، یا حرف ندا، عذول صیغۂ مبالغہ، بدائه اضافت کے بعد جار مجرور ہوکر عذول کے متعلق، پھر منادی ہوا یا ندا کا اور جملۂ ندا ہے، و عاطفه، أحق اسم تفضیل، منك جار مجرور اسی کے متعلق، بجفنه اضافت کے بعد جار مجرور ہوکر معطوف علیہ، و عاطفه ، بمائه بھی بعد الاضافت مجرور ہوکر معطوف، پھر احق کے متعلق ہوکر أعلم کا معطوف، یہ سب مل ملا کر خبر القلب مبتدا کی، جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جواب ندا اور جملہ ندائیہ ہے۔

**حل لغات:** أعلم اسم تفضیل بمعنی زیادہ جاننے والا، عَلِمَ (س) جاننا، عذول صیغہ مبالغہ بمعنی بہت زیادہ ملامت کرنے والا، عذل (ن) ملامت کرنا، داء بیماری جمع أدواء ، دَوِيَ (س) بیمار ہونا، أحق اسم تفضیل بمعنی زیادہ مستحق، حق (ض) حقا ، الامر ثابت ہونا، جفن پلک جمع جفون و جفان ، ماء پانی مراد آنسو، جمع میاه و أمواه .

**ترجمہ:** اے بڑے ملامت گر، دل اپنی بیماری سے تمہاری بہ نسبت زیادہ واقف ہے، اور اپنی پلکوں اور اس کے پانی کا تم سے زیادہ حق دار ہے۔

**مطلب:** چوں کہ ملامت کرنے والا عاشق کو رونے اور آنسو بہانے سے روکنا چاہتا ہے، اور عاشق کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کے دل کو مرض کی کون سی دیمک کھا رہی ہے، اور اس بیماری کا صحیح علاج کیا ہے؟ یعنی رونا ہی اس کے مرض کا علاج ہے اور آنسو ہی اس کے غم کو ہلکا کر سکتے ہیں؛ اس لیے

عاشق آنسوؤں کو پسند کر کے، اپنے ملامت گر کو یہ بتا دینا چاہتا ہے، کہ مبتلائے مرض کو تمہاری بہ نسبت اپنی بیماری اور اس کی شفا کا زیادہ علم ہے۔

| قَسَمًا بِهِ وَبِحُسْنِهِ وَبَهَائِهِ | (۲) | فَوَمَنْ أُحِبُّ لَأَعْصِيَنَّكَ فِي الْهَوىٰ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف عاطفہ، و حرف جر قسمیہ، من موصولہ، احب فعل ضمیر انا کی فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہونے کے بعد مجرور ہو کر اقسم فعل محذوف کے متعلق ہے، قسما مصدر، به اسی کے متعلق، و عاطفہ، ب حرف جر، بحسنه و بهائه ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور قسما کے متعلق، قسماً اپنے متعلقات کے ساتھ اقسم فعل محذوف کا مفعول مطلق اور جملہ قسم، ل برائے تاکید، اعصین فعل فاعل، ك مفعول بہ، في الهوى اعصين کا متعلق، یہ سب جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم اور جملہ قسمیہ ہے۔

**حل لغات:** احب (افعال) احَبَّ إحباباً محبت کرنا، چاہنا، اعصين واحد متکلم عصى (ض) عصيا و عصيانا و معصية نافرمانی کرنا، بهاء (س ک ن) خوب رو ہونا، واضح رہے کہ (بهاء میں ب حرف جر نہیں ہے، بلکہ ب سے مراد بشخصه ہے، یعنی خاص طرح کا حسن۔

**ترجمہ:** میرے محبوب کی قسم، محبت کے سلسلے میں، میں تمہاری بات نہیں مانوں گا، اس کی ذات کی قسم، اس کے حسن و جمال اور اُس کے رونق رو کی قسم۔

**مطلب:** شاعر کو اپنے محبوب سے اس درجہ عشق و محبت ہے کہ محبوب کی ذات، اس کے حسن و جمال اور اس تابانی و جلوہ سامانی کی قسم کھا کر کہتا ہے، کہ محبت کے حوالے سے وہ کسی کی بھی بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہے، خواہ اچھی بات ہو یا بُری، ناصح کی طرف سے ہو یا بدخواہ کی، بہر صورت محبت کے نام پر اُسے کسی بھی طرح کا کوئی سمجھوتہ منظور نہیں ہے۔

| إِنَّ الْمَلَامَةَ فِيهِ مِنْ أعدائِهِ | (۳) | أَأُحِبُّهُ وَأُحِبُّ فِيهِ مَلَامَةً |
|---|---|---|

**ترکیب:** أ ہمزۂ استفہام برائے انکار، اُحب فعل بافاعل، ہ ضمیر اس کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، احب فعل بافاعل فيه جار مجرور اسی کے متعلق، ملامة مفعول بہ احب کا، جملہ ہو کر معطوف اور جملہ معطوفہ ہے، إن حرف مشبہ بالفعل، الملامة اس کا اسم، فيه جار مجرور ہو کر الملامة کے متعلق، من أعدائه بعد الاضافت جار مجرور ظرف مستقر ہو کر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات.** اعداء، عدو کی جمع بمعنی دشمن، بقیہ الفاظ کی تحقیق گذر چکی ہے۔

**ترجمہ:** یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں محبوب سے محبت بھی کروں، اور اس کے تعلق سے ملامت کو بھی روا رکھوں، یقیناً محبوب کے سلسلے میں ملامت، اس کے دشمنوں میں سے ہے۔

**مطلب:** شاعر اپنی محبت کا کمال اور اپنی چاہت کا اخلاص بیان کر رہا ہے، کہ اُس کی محبت اور اپنے محبوب پر اس کی فدائیت میں کسی طرح کی کوئی آمیزش نہیں ہے، بلکہ اس کا عشق اس درجہ گہرا اور اس کی عقیدت اتنی پختہ ہے کہ اس میں کسی بھی چیز کے لیے پر مارنے کی گنجائش نہیں ہے۔

| دَعْ مَا نَرَاكَ ضَعُفْتَ عَنْ إِخْفَائِهِ | (۴) | عَجِبَ الْوُشَاةُ مِنَ اللُّحَاةِ وَقَوْلِهِمْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** عجب فعل، الوشاۃ فاعل، من حرف جر، اللحاۃ معطوف علیہ، و عاطفہ، قولھم مضاف مضاف الیہ ہوکر جملہ قول ، دع فعل، أنت ضمیر فاعل، مَا اسم موصول نری فعل بافاعل، كَ مفعول بہ پھر جملہ خبریہ ہوکر صلہ اس کے بعد دع کا مفعول بہ اور یہ جملہ انشائیہ ہوکر قول کا مقولہ، پھر اللحاۃ کا معطوف ہوکر مجرور اور اس کے بعد عجب فعل کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ضعفت فعل بافاعل، عن إخفائه ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہوکر ضعفت کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** عجب (س) تعجب کرنا، حیرت کا اظہار کرنا، الوشاۃ ، واش کی جمع بمعنی چغل خور، اللحاۃ ، لاح کی جمع بمعنی ملامت گر، دع فعل امر (ف) بمعنی چھوڑنا، ترک کرنا، نری، رأى (ف) روية دیکھنا، خیال کرنا، ضعفت، ضَعُفَ (ک) ضعفا کم زور ہونا، بے بس ہونا، إخفاء مصدر، اخفٰی (افعال) إخفاءا چھپانا، پوشیدہ رکھنا۔

**ترجمہ:** چغل خوروں کو ملامت گروں پر اور اُن کی اس بات پر حیرت ہے، کہ جس چیز کو ہم تمہارے اندر دیکھ رہے ہیں، اس سے باز آجاؤ، اس کا پوشیدہ رکھنا تمہارے بس میں نہیں ہے۔

**مطلب:** ملامت کنندہ لوگ عاشق کی لاغری اور اس کی کم زوری کو دیکھتے ہوئے، اُسے ترک محبت کا مشورہ دے رہے ہیں، اور ناصحانہ انداز میں اس سے کہہ رہے ہیں، کہ تم مرض عشق کو کسی بھی حال میں پوشیدہ نہیں رکھ سکتے ہو؛ اس لیے اس بیماری سے کنارہ کشی ہی میں تمہاری عافیت ہے، لیکن رقیبوں کو تعجب ہے کہ وہ ایسا مؤثر مشورہ کیوں دے رہے ہیں، جب کہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ محبت ایسی بلا ہے اس کا چھوڑنا تو دور کی بات ہے، انسان اس کے چھپانے پر بھی قادر نہیں ہوتا۔

| وَأَرَى بِطَرْفٍ لَا يَرَى بِسِوَائِهِ | (۵) | مَا الْخِلُّ إِلَّا مَنْ أَوَدُّ بِقَلْبِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ما نافیہ مشابہ بلیس، الخل اس کا اسم، إلاّ حصریہ برائے تفریق، من اسم موصول،

اود فعل بافاعل، بقلبہ مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر اود کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، اری فعل بافاعل، ب حرف جر، طرف موصوف، لایری فعل بافاعل، بسوائہ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ہوکر لایری کے متعلق، پھر جملہ فعلیہ ہوکر صفت، اس کے بعد مجرور اور اری کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، پھر صلہ اور اس کے بعد ما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** الخل، جگری دوست، حقیقی دوست، جمع اخلال، إلاّ بمعنی إنّما، اود، وَدَّ (س) دل سے چاہنا، طرف کسی چیز کا کنارہ مراد آنکھ، جمع اطراف، سِوَاء بمعنی غیر۔

**ترجمہ:** حقیقی دوست تو وہی ہے، جس کے دل سے میں محبت کروں، اور ایک ایسی نگاہ سے دیکھوں کہ وہ بھی اُسی سے دیکھتا ہو۔ (یا جس کے علاوہ سے وہ نہیں دیکھتا)

**مطلب:** عشق کی راہ میں ملامت اور لوگوں کی نصیحتیں سن سن کر شاعر کے کان پک گئے تھے، چناں چہ مجبور ہوکر، اس نے حقیقی محبوب کی منظر کشی کی اور اس کی صحیح تصویر پیش کرتے ہوئے یہ اعلان کر دیا کہ اپنے محبوب سے مجھے اتنا والہانہ لگاؤ ہے کہ جو کچھ وہ محسوس کرتا ہے میں بھی وہی سب محسوس کرتا ہوں، یہاں تک ہمارے مشاہدات وخیالات میں بھی یگانگت اور یکسانیت ہے، اسی کا نام دوستی ہے اور یہی محبت کی معراج ہے۔

| أَوْلٰى بِرَحْمَةِ رَبِّهَا وَإِخَائِهِ | (٦) | إِنَّ الْمُعِيْنَ عَلَى الصَّبَابَةِ بِالْأَسٰى |
|---|---|---|

**ترکیب:** إن حرف مشبہ بالفعل، المعین اس کا اسم، علی الصبابۃ اور بالأسی دونوں جار مجرور کے بعد المعین کے متعلق، اولٰی اسم تفضیل ب حرف جر رحمۃ ربھا اضافتوں کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، إخائہ ترکیب اضافی کے ساتھ معطوف ہوکر ب کا مجرور اور پھر اسم تفضیل کے متعلق ہوکر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** المعین اسم فاعل، أعان (افعال) إعانۃ مدد کرنا، الصبابۃ، بمعنی عشق، دارفتگی، صب (س) باحد، کسی پر عاشق ہونا، الأسی، مصدر اسِيَ (س) اسیً غم خواری کرنا، غمگین ہونا، اولٰی بمعنی احق زیادہ حق دار، رحمۃ مصدر، رَحِمَ (س) رحمۃ ومرحمۃ، مہربان ہونا، نرم دل ہونا، رب یہاں صاحب کے معنی میں ہے، جمع أرباب وربوب، إخاء، بھائی چارگی، برادرانہ تعلق۔ (مفاعلۃ)

**ترجمہ:** عشق کے سلسلے میں، غم کے ذریعے مدد کرنے والے کے لیے، عاشق پر رحم کھا کر، اس کے ساتھ اخوت کا معاملہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔

**مطلب:** یعنی اگر واقعی کسی کو عاشق سے دلی ہم دردی اور قلبی لگاؤ ہے، تو اسے پند ونصائح سے تسلی اور بناوٹی آنسو سے تشفی دینے سے کلی اجتناب کرنا چاہئے، اور کوشش یہ رہے کہ مریض عشق کے غم میں شرکت کرے، اور اس طرح کی ہم دردی جتائے کہ وہ بھی عاشق کا ہم سفر اور اس کی راہ محبت کا مسافر ہے، تاکہ عاشق کے دل سے اکیلے پن کا احساس ختم ہو جائے، اور اس طرح کا تازہ احساس پیدا ہو، کہ
میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر راہ رو ملتے گئے اور کارواں بنتا گیا

| وَتَرَفُّقًا فَالسَّمْعُ مِنْ أَعْضَائِهِ | (۷) | مَهْلاً فَإِنَّ الْعَذْلَ مِنْ أَسْقَامِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** مهلاً مصدر، إمهل فعل محذوف کا مفعول مطلق ہوکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف تعلیلیہ، إنَّ حرف مشبہ بالفعل، العذل اس کا اسم من أسقامه، ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ہوکر ظرف مستقر اور إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و مستانفہ ترفقاً فعل محذوف تَرَفَّقْ کا مفعول مطلق ہے اور جملہ انشائیہ ہے، ف برائے تعلیل، السمع مبتدا، من اعضائه مرکب اضافی اور جار مجرور کے بعد ظرف مستقر ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مهلاً بمعنی إمهل ، مهل ، (ف) مهلاً ومهلةً ، اطمینان سے کوئی کام کرنا، جلدی نہ کرنا، أسقام ، سقوم کی جمع اور سقوم یہ سقم کی جمع ہے بمعنی بیماری، مراد مرض عشق، سَقِمَ (س) بیمار ہونا، ترفقا بمعنی تَرَفَّقْ (تفعل) نرمی برتنا، نرم دلی سے پیش آنا، السمع کان جمع أسماع ، أعضاء واحد عضو بمعنی جز، بدن کا حصہ،

**ترجمہ:** جلدی نہ کرو؛ اس لیے کہ ملامت عاشق کی بیماریوں میں سے ہے، اور نرمی سے کام لو، کیوں کہ کان عاشق کے اعضاء میں سے ہیں۔

**مطلب:** شاعر ملامت گروں کو مخاطب بنا کر کہتا ہے، کہ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ تمہیں ملامت کرنے میں نیند کا سا مزہ ملتا ہے؛ لیکن حال یہ ہے، کہ عاشق کی بے خوابی اور اس کی سرد آہوں نے تمہاری نیند کوسوں دور کر دی ہے، اور جب تم نیند جیسی لذیذ ترین چیز چھوڑ سکتے ہو، تو ترک ملامت میں کون سی پریشانی ہے، لہٰذا بہتر یہی ہے کہ تم عاشق کو اس کے حال پر چھوڑ کر، ملامت سے کنارہ کشی اختیار کرو، اور نیند جیسی مزے دار نعمت سے لطف اندوزی کرو۔

| مَطْرُوْدَةً بِسُهَادِهِ وَبُكَائِهِ | (۸) | وَهَبِ الْمَلَامَةَ فِي اللَّذَاذَةِ كَالْكَرَىٰ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، هب فعل امر انت ضمیر فاعل، الملامة مفعول بہ اول، في اللذاذة اور كالكرى جار مجرور ہوکر هب کے متعلق، مطرودة اسم مفعول، ب حرف جر، سهاده وبكائه

ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور، پھر مطرودۃ کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر ھب کا مفعول ثانی، اور جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔

**نوٹ:** اس شعر میں الکری کو ذوالحال اور مطرودۃ کو حال بھی مان سکتے ہیں۔

**حل لغات:** ھب فعل امر بمعنی بالفرض، فرض کرلو، مان لو، اللذاذۃ مصدر لذّ (س، ض) لذاذا لذیذ ہونا، خوش ذائقہ ہونا، الکری اونگھ مراد نیند، کری (س) کریً اونگھنا، مطرودۃ دھتکاری ہوئی چیز، طرد (ن) طرداً بھگانا، دور کرنا، سھاد بے خوابی، سھد (س) سھدا وسھداً بیدار رہنا، کم سونا، بکاء مصدر بکی (ض) بکاءً رونا، گریہ وزاری کرکے رونا۔

**ترجمہ:** مان لو کہ ملامت نیند ہی کی طرح لذیذ ہے، جو عاشق کی بے خوابی اور اس کے گریہ وزاری کی وجہ سے تم سے دور ہو چکی ہے۔

**مطلب:** شاعر ملامت گروں کو مخاطب بنا کر کہتا ہے، کہ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ تمہیں ملامت کرنے میں نیند کا سا مزہ ملتا ہے؛ لیکن حال یہ ہے، کہ عاشق کی بے خوابی اور اس کی سرد آہوں نے تمہاری نیند کوسوں دور کردی ہے، اور جب تم نیند جیسی لذیذ ترین چیز چھوڑ سکتے ہو تو ترک ملامت میں کونسی پریشانی ہے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ تم عاشق کو اس کے حال پر چھوڑ کر، ملامت سے کنارہ کشی اختیار کرو، اور نیند جیسی مزےدار نعمت سے لطف اندوزی کرو۔

| حَتّٰی یَکُوْنَ حَشَاكَ فِي أَحْشَائِہٖ | (۹) | لَا تَعْذُلِ الْمُشْتَاقَ فِي أَشْوَاقِہٖ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لا تعذل فعل با فاعل، المشتاق مفعول بہ، في أشواقہ ترکیب اضافی اور جار مجرور کے بعد لا تعذل کا متعلق اول، حتّٰی حرف جر، یکون فعل ناقص، حشاك بعد الاضافۃ اس کا اسم، في احشائہ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ہو کر ظرف مستقر، پھر یکون کی خبر ہو کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوتے ہوئے حتی کا مجرور کا اور پھر لاتعذل کا متعلق ثانی، اور جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔

**حل لغات:** المشتاق خواہش مند مراد عاشق، اشتاق اشتیاقا (افتعال) آرزومند ہونا، أشواق واحد شوق بمعنی رغبت، شوق، شاق احدا إلی کذا (ن) کسی چیز کا شوق دلانا، الحشاء پیٹ یا پسلیوں کے اندر کی چیز، جمع احشاء یہاں خیال دل مراد ہے، یعنی احساسات وجذبات۔

**ترجمہ:** ایک عاشق پُر شوق کو، اس کے جذبات کے حوالے سے، اُس وقت تک ملامت نہ کرو، جب تک کہ تمہارے اور اس کے احساسات میں یکسانیت نہ ہو جائے۔

**مطلب:** یعنی عاشق، سفر عشق میں، محبت والفت کی بے شمار پرخار وادیاں طے کرتا ہے، نہ

جانے اُسے کن کن مشکلات ومصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ایسی صورتِ حال میں عاشق کا حالِ دل معلوم کئے بغیر، اس پر ملامت کی بارش کر کے اسے موردِ الزام ٹھہرانا خلافِ عقل ہے، کوئی ملامت گر بھی اگر وادیٔ عشق میں قدم رکھے گا، تو یقیناً اس پر بھی وہی گذرے گا، جس سے مبتلائے عشق دوچار ہوا کرتے ہیں۔ ع

نا تجربہ کاری سے زاہد کی ہیں یہ باتیں — اس رنگ کو کیا جانے؟ پوچھو تو کبھی پی ہے

| إِنَّ الْقَتِيْلَ مُضَرَّجًا بِدُمُوْعِهِ | (۱۰) | مِثْلُ الْقَتِيْلِ مُضَرَّجًا بِدِمَائِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إن حرف مشبہ بالفعل، القتیل ذوالحال، مضرجا اسم مفعول، بدموعہ بعد الاضافت جار مجرور ہو کر مضرجا کے متعلق، پھر حال ہو کر إن کا اسم، مثل مضاف، القتیل ذوالحال، مضرجا الخ پہلے والے مضرجا کی طرح ہو کر حال، پھر مثل کا مضاف الیہ ہو کر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** القتیل علی وزن فعیل بمعنی مقتول، قتل (ن) قتلاً جان سے مارنا، مضرجا، ضرّج (تفعیل) تضریجاً لت پت کرنا، آلودہ کرنا، دموع، واحد دمع آنسو، دمع (ف) دمعًا آنسو بہانا، دماء، واحد دم، خون۔

**ترجمہ:** بلاشبہ اپنے آنسوؤں میں شرابور ایک عاشق مقتول، اپنے خونوں میں لت پت ایک شہید کے مانند ہے۔

**مطلب:** شاعر نے مبالغہ آرائی کرتے ہوئے ایک عاشق کو انتہائی قابل رحم بتایا ہے، یعنی جس طرح ظلماً قتل کیا گیا شخص توجہ کا مستحق اور قابل رحم ہوا کرتا ہے، ٹھیک اسی طرح راہ محبت میں گریہ کناں عاشق بھی ہمدردی وغم خواری کا مستحق اور لائق رحم وکرم ہوتا ہے، اور یہ بات واضح ہے کہ شہید مظلوم کو کوئی برا بھلا نہیں کہتا، لہٰذا عاشق مجبور پر بھی ملامت وسرزنش کی بارش نہیں ہونی چاہئے۔

| وَالْعِشْقُ كَالْمَعْشُوْقِ يَعْذُبُ قُرْبُهٗ | (۱۱) | لِلْمُبْتَلٰى وَيَنَالُ مِنْ حَوْبَائِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، العشق مبتدا، کالمعشوق جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبرِ اول، یعذب فعل، قربہ ترکیب اضافی کے بعد فاعل، ل حرف جر، المبتلی ذوالحال، و حالیہ، ینال فعل بافاعل، من حرف جر، حوبائہ مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر ینال کے متعلق، پھر جملہ فعلیہ اس کے بعد حال ہو کر ل کا مجرور، پھر یعذب کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر العشق مبتدا کی خبر ثانی، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** العشق مصدر، عَشِق عِشقًا (س) خوب محبت کرنا، یعذب، عَذُبَ

(ک) عذوبَةً شیریں ہونا، حلاوت سے پُر ہونا، قُرب مصدر، قربَ (ک) قُربًا نزدیک ہونا، قریب ہونا، المبتلی اسم مفعول، ابتلی ابتلاءا (افتعال) آزمائش میں ڈالنا، یہاں مبتلی سے مراد عاشق ہے، ینال، نال (س) نیلا پانا، حاصل کرنا، نال من کذا ضرر رساں ہونا، حوباء ، نفس، جان، جمع حوباءات ، حوباوات .

**ترجمہ:** اور عشق معشوق ہی کی طرح ہے، جس کی نزدیکی مبتلائے عشق کو شیریں محسوس ہوتی ہے، حالاں کہ وہ عاشق کے لیے جان لیوا ہوا کرتی ہے۔

**مطلب:** جس طرح محبوب کا قرب اور اس کا وصال، کسی عاشق کے لیے سامان مسرت فراہم کرتا ہے، اسی طرح نفس عشق میں بھی (ہر چند کہ وہ جان لیوا ہوا کرتا ہے) عاشق کو حلاوت وشیرینی محسوس ہوتی ہے، اور وہ عشق ووصال دونوں میں لذت وفرحت کا مزہ پا کر مگن اور مست رہتا ہے۔

اگر چہ عشق میں آفت بھی ہے بلا بھی ہے　　　مگر برا نہیں یہ درد کچھ بھلا بھی ہے

| لَوْ قُلْتَ لِلدَّنِفِ الْحَزِيْنِ فَدَيْتَهٗ | (۱۲) | مِمَّا بِهٖ لَأَغَرْتَهٗ بِفِدَائِهٖ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لو حرف شرط، قلت فعل بافاعل، ل حرف جر، الدنف الحزین مرکب توصیفی ہو کر مجرور، پھر قلت کے متعلق اور جملہ فعلیہ ہو کر، قول، فدیت فعل بافاعل، ہٗ مفعول بہ، مما بہ دونوں جار مجرور ہو کر فدیت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ اس کے بعد شرط، ل تاکیدیہ، أغوت فعل مع فاعل، ہ مفعول بہ، بفدائہ ترکیب اضافی اور جار مجرور ہو کر أغوت کے متعلق، یہ سب جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، اور جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** الدنف ، دائمی مریض، لازوال مرض کا شکار، جمع أدناف و دناف ، دَنِفَ (س) جاں بلب ہونا، پیہم بیمار رہنا، الحزین غمگین، جمع حزان، حزِن (س) حَزَنًا غمگین ہونا، فدیت ، فدی (ض) فداء قربان ہونا، جاں نثار ہونا، أغوت ، أغار إغارة (افعال) غیرت دلانا، غیرت کا احساس دلانا، دوسرے لفظوں میں غیرت کو للکارنا، فداء ، فدیت کا مصدر ہے۔

**ترجمہ:** اگر تم کسی لازوال مرض والے عاشقِ غم گین سے یہ کہو، کہ جس مرض میں وہ مبتلا ہے اس کے حوالے سے میں اس پر قربان جاؤں، تو یقیناً تم اپنی اظہارِ فداکاری سے اسے غیرت میں مبتلا کردو گے۔

**مطلب:** یعنی عاشق حقیقی کو یہ بھی گوارہ نہیں ہوتا، کہ کوئی اس کا شریک غم بنے؛ اس لیے کہ شرکت عاشق کی خودداری اور اس کی اعلیٰ ظرافت پر ایک داغ بن جاتی ہے، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عاشق

کے اندر ضبطِ غم کی تاب نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ عشاق کسی بھی طرح کی شراکت کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

شرکتِ غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری غیر کی ہو کے رہے یا شبِ فرقت میری

| وُقِيَ الْأَمِيرُ هَوَى الْعُيُوْنِ فَإِنَّهُ | (۱۳) | مَا لَا يَزُوْلُ بِبَأْسِهِ وَسَخَائِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** وقي فعل مجہول، الأمیر نائب فاعل، هوی العیون ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تعلیلیہ، إن حرف مشبہ بالفعل، ہٗ اس کا اسم، ما اسم موصول، لایزول فعل بافاعل، ب حرف جر، باسه و سخائه ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہوکر مجرور، پھر یزول کے متعلق، یہ سب جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، اس کے بعد إن کی خبر، اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** وقي وقی وقایة (ض) بچانا، محفوظ رکھنا، الأمیر سے مراد سیف الدولۃ ہے، جمع امراء بادشاہ، نواب، راجہ، عیون واحد عین نگاہ، آنکھ، یزول، زال (ن) زوالا ختم ہونا، بأس دلیری، بہادری، بؤس (ک) بأسًا وبأسة، طاقت ور ہونا، بہادر ہونا، سخاء مصدر، سخا (ن) سخاءً سخی ہونا، فراخ دل ہونا۔

**ترجمہ:** اللہ تعالیٰ امیر سیف الدولۃ کو نگاہوں کے عشق سے محفوظ رکھے، کیوں کہ یہ ایسا مرض ہے، جو بادشاہ کی جواں مردی اور اُن کی کرم گستری سے ختم نہیں ہوسکتا۔

**مطلب:** شاعر نے اپنے ممدوح کے لیے، آنکھوں کے حسن اور نگاہوں کی سحر انگیزی سے محفوظ رہنے کی دعا کی ہے، اس لیے کہ یہ وہ لازوال بیماری ہے، جسے نہ تو کوئی طاقت ختم کرسکتی ہے، اور نہ ہی کسی کی جود وسخاوت اور فراخ دلی اس کی راہ میں حائل ہوسکتی ہے۔

| يَسْتَأْسِرُ الْبَطَلَ الْكَمِيَّ بِنَظْرَةٍ | (۱۴) | وَيَحُوْلُ بَيْنَ فُؤَادِهِ وَعَزَائِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یستأسر فعل بافاعل، البطل الکمي مرکب توصیفی کے بعد مفعول بہ، بنظرة جار مجرور ہوکر یستأسر کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، یحول فعل بافاعل، بین مضاف فؤاده و عزائه ترکیب اضافی اور معطوف علیہ معطوف ہوکر بین کا مضاف الیہ، پھر مفعول فیہ یحول کا، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یستأسر، استأسر استیسارا (استفعال) قیدی بنالینا، البطل بہادر، دلیر، ہیرو، جمع ابطال، بطل بطالة (ک) بہادر ہونا، الکمي، ہتھیار بند، مسلح بہادر، زرہ پوش جمع کُماة واکماة، کمی (ض) کمأ مسلح ہونا، زرہ پہنا، نظرة نگاہ، نظر، (ن) دیکھنا، یحول حال (ن) حولاً حائل ہونا، رکاوٹ بننا، فؤاد دل جمع افئدة، عزاء مصدر عزا (ن) عزاءً صبر کرنا، تسلی پانا۔

**ترجمہ:** نگاہوں کا عشق مسلح بہادر کو ایک ہی نگاہ میں قیدی بنالیتا ہے، اس کے دل، اور اس کے صبر وقرار کے بیچ حائل ہو جاتا ہے۔

**مطلب:** شاعر نگاہِ حسن کی اثر انگیزی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ اس کا وار اتنا خطرناک اور کاری ہوتا ہے، کہ بڑے سے بڑے طاقت ور، یہاں تک کہ مسلح بہادر کو بھی زخمی دل بنا دیتا ہے، ہر چند کہ زرہ پوش جواں مرد کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی؛ لیکن حسین آنکھوں کی جادوگری کے سامنے وہ بھی ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا صبر وسکون غارت ہو جاتا ہے، اور اضطراب و بے چینی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔

| إِنِّي دَعَوْتُكَ لِلنَّوَائِبِ دَعْوَةً | (۱۵) | لَمْ يُدْعَ سَامِعُهَا إِلَى أَكْفَائِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إن حرف مشبہ بالفعل، ي اس کا اسم، دعوت فعل بافاعل، ك مفعول بہ، للنوائب جار مجرور ہوکر دعوت کے متعلق، دعوة موصوف، لم یدع فعل، سامعها مرکب اضافی کے بعد نائب فاعل، إلى اکفائه مرکب اضافی اور جار مجرور ہوکر لم یدع کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر دعوة کی صفت، پھر دعوت کا مفعول مطلق، جملہ ہوکر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** دعوت، دعا (ن) دعاء اور دعوة پکارنا، آواز دینا۔ النوائب، شدائد، حادثات، واحد نائبة، اکفاء، واحد کفؤ ہم پلہ، ہم مرتبہ، نظیر، ہم مثل۔

**ترجمہ:** مصیبتوں کے مقابلے کے لیے میں نے آپ کو کچھ اس طرح پکارا، کہ اس کے سننے والے کو اپنے ہم پلہ لوگوں سے مقابلے کی آواز نہیں دی گئی۔

**مطلب:** یہ بتانا مقصود ہے، کہ میں نے آں جناب کو حوادث ومصائب سے نمٹنے کے لیے آوازی دی ہے، اپنے ہم پلہ لوگوں سے مقابلہ کرنے کے لیے آپ کو نہیں پکارا گیا ہے، کیوں کہ آں جناب تو ان کا صفایا کرتے ہی رہتے ہیں، سردست مصائب سے مقابلے کے لیے آپ کو تکلیف دی گئی ہے، اس لیے کہ آپ کے سوا کسی کے اندر مصائب سے زور آزمائی کی طاقت ہی نہیں ہے۔ (ممدوح کی نہایت شجاعت کو بتانا مقصود ہے)

| فَأَتَيْتَ مِنْ فَوْقِ الزَّمَانِ وَتَحْتِهِ | (۱۶) | مُتَصَلْصِلًا وَأَمَامِهِ وَوَرَائِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفصیلیہ، اتیت فعل، انت ضمیر ذوالحال، متصلصلا حال، پھر اتیت کا فاعل، من حرف جر، فوق الزمان ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، تحته امامه اور ورائه تینوں مرکب اضافی کے بعد معطوف، پھر مجرور ہوکر اتیت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** فوق مصدر، اوپر، فاق (ن) فوقاً غالب آنا، تحت ، فوق کی ضد بمعنی نیچے، متصلصلا، تصلصل، تصلصلا ، گرجنا، دہاڑنا، امام سامنے، وراء امام کی ضد بمعنی پیچھے۔

**ترجمہ:** چناں چہ آپ زمانے کے اوپر، اس کے نیچے، زمانے کے آگے اور اس کے پیچھے سے دہاڑتے ہوئے تشریف لائے۔

**مطلب:** یعنی بادشاہ نے میری دعوت کو شرف قبولیت سے نوازا، اور مصائب کی سختیاں اور شدائد کی پرواہ کئے بغیر میری فریادرسی کے لیے حاضر ہوگئے، اور اس شان سے تشریف لائے کہ سارا عالم آپ کی آمد کی گھن گرج سے واقف ہوگیا اور آپ کی بارعب شخصیت ہر کسی پر عیاں ہوگئی۔

| فِي أَصْلِهٖ وَفِرِنْدِهٖ وَوَفَائِهٖ | (۱۷) | مَنْ لِلسُّيُوْفِ بِأَنْ يكون سَمِيَّهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** من مبتدا، للسیوف جار مجرور یضمن یا یکفل فعل محذوف کے متعلق، ب حرف جر، أن مصدریہ یکون فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، سمیھا مرکب اضافی ہوکر اس کی خبر، في حرف جر، اصلہ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، فرندہ ووفائہ مرکب اضافی کے بعد معطوف ہوکر مجرور اور یکون کے متعلق، پھر جملہ ہوکر ب کا مجرور اور یضمن کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ ہوکر مبتدا من کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** سميٌ ہم نام، سَمّٰی تسمیۃ (تفعیل) نام رکھنا، نام دینا، أصل جڑ، بنیاد جمع أصول ، فرند ، اصل معنی ہیں جوہر، یہاں نقش ونگار مراد ہے، جمع فراند، وفاء مصدر، وفی (ض) وفاءا پورا کرنا۔

**ترجمہ:** تلواروں کے لیے اس بات کا کون ضامن ہوسکتا ہے؟ کہ وہ اُن کا ہم نام ہوجائے، اپنی اصل، اپنے نقش ونگار اور اپنی وفاداری کے حوالے سے۔

**مطلب:** سیف الدولۃ کی تعریف میں مبالغہ آرائی کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ تلوار کا ہم نام ہونا بجا طور پر سیف الدولۃ کے لیے درست ہے، اس لیے کہ تلوار کی جملہ صفات ذات ممدوح میں بدرجۂ اتم موجود ہیں، وہ تلوار ہی کی طرح فولادی ہیں، اور اپنے عزم وارادے کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں تلوار کی دھار ہی کی طرح تیز اور طرار ہیں، دوسروں میں ان صفات عالیہ کا فقدان رہتا ہے، اس لیے ان کے لیے تلوار کا ہم نام ہونے کی زحمت نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

| وَعَلِيٌّ الْمَطْبُوْعُ مِنْ آبَائِهٖ | (۱۸) | طُبِعَ الْحَدِيْدُ فَكَانَ مِنْ اَجْنَاسِهٖ |
|---|---|---|

**ترکیب:** طبع فعل مجہول، الحدید نائب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تفصیل،

جملہ فعلیہ ہوکر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** لایحزن ، أحزنه (افعال) إحزانًا غمگین کرنا، رنجیدہ بنانا، الأمیر مراد سیف الدولۃ جمع امراء ، اخذ، (ن) لینا، حاصل کرنا، حالات واحد حالۃ بمعنی حالت، نصیب، حصہ، قسمت، جمع انصبۃ .

**ترجمہ:** اللہ پاک امیر سیف الدولۃ کو مبتلائے غم نہ کریں؛ اس لیے کہ ان کے حالات سے مجھے بھی کچھ نہ کچھ ہم دست ہوتا رہتا ہے۔

**مطلب:** ظاہراً تو متنبی اپنے ممدوح کے حق میں بدحالی کے ازالے اور خوش حالی کی ہمہ وقت بحالی کے لیے دعا کر رہا ہے کہ میرے ممدوح پر کبھی برا دن نہ آئے؛ اس لیے کہ میں اس کے دکھ درد کا شریک ہوں، نتیجۃً مجھے بھی اداس اور رنجیدہ ہونا پڑے گا؛ لیکن متنبی کے حالات زندگی میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود اپنے لیے دعا کر رہا ہے؛ کیوں جب سیف الدولۃ پر رنج وغم کے بادل چھائے رہیں گے، تو متنبی پر انعامات ونوازشات کی بارش نہیں ہوگی۔

| وَمَنْ سَرَّ أَهْلَ الْأَرْضِ ثُمَّ بكى أَسًى | (۲) | بَكَى بِعُيُوْنٍ سَرَّهَا وَقُلُوْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، من موصولہ مبتدا متضمن معنی شرط کو، سر فعل بافاعل، أهل الأرض مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، ثم عاطفہ، بکی فعل بافاعل، اسی مفعول لہٗ، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اور مبتدا من کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر شرط، بکی فعل بافاعل، ب حرف جر، عیون موصوف، سرھا فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہوکر صفت اور معطوف علیہ، و عاطفہ، قلوب معطوف ہو کر مجرور اور بکی کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، اور جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** سرّہ سُرورا ومسرۃ (ن) خوش کرنا، سُرّ بکذا خوش ہونا، بکی (ض) بکاءا رونا، الأسی ، اسِيَ (س) غم خواری کرنا۔

**ترجمہ:** جو شخص اہل جہاں کے لیے ذریعۂ خوشی ہو، پھر وہ کسی غم کی وجہ سے روئے، تو ان آنکھوں اور دلوں کے ساتھ روتا ہے، جنہیں اس نے خوش کیا تھا، (یا جو اس کی وجہ سے خوش رہا کرتے تھے)

**مطلب:** یعنی یماک کی وفات کا حزن وملال صرف سیف الدولۃ ہی کو نہیں ہے؛ بلکہ پوری کائنات اس غم میں برابر کی شریک ہے، اس لیے کہ بادشاہ کی خوشی اور اس کی کرم گستری سب کو عام ہے، تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ پورا عالم اس کے غم کو اپنا غم سمجھے، اور ممدوح کو تسکین وتسلی کی تلقین کرے۔

☆☆☆☆☆

| وَإِنِّي وَإِنْ كَانَ الدَّفِينُ حَبِيبَهُ | (۳) | حَبِيبٌ إِلَى قَلْبِي حَبِيبُ حَبِيبِي |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، إنَّ حرف مشبہ بالفعل، ي ذوالحال، و حالیہ، إن وصلیہ، کان فعل ناقص، الدفین اس کا اسم، حبیبه ترکیب اضافی کے بعد اس کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال اور إن کا اسم، حبیب صیغۂ صفت، إلی قلبی جار مجرور اور مرکب اضافی کے بعد حبیب کے متعلق پھر مبتدا حبیب حبیبی پیہم اضافتوں کے بعد خبر جملہ اسمیہ ہوکر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** الدفین بمعنی مدفون، دفن المیت (ض) گاڑنا، دفن کرنا، حبیب دوست جمع أحبة .

**ترجمہ:** ہر چند کہ مدفون سیف الدولۃ کا محبوب تھا؛ لیکن میرا حال یہ ہے کہ میرے دوست کا دوست میرا جگری دوست ہوتا ہے۔

**مطلب:** متنبی نے اس شعر میں یماک کے ساتھ اپنی غایت محبت کا اظہار کیا ہے، کہ اگر چہ یماک سیف الدولۃ کا غلام اور اس کا محبوب تھا؛ لیکن سیف الدولۃ کے تعلق سے مجھے بھی یماک سے قلبی لگاؤ تھا، اور اس کی موت کا غم جتنا ممدوح کو ہے، مجھے اس سے کچھ کم نہیں ہے۔

| وَقَدْ فَارَقَ النَّاسُ الْأَحِبَّةَ قَبْلَنَا | (۴) | وَأَعْيَى دَوَاءُ الْمَوْتِ كُلَّ طَبِيبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، قد برائے تحقیق، فارق فعل، الناس فاعل، الأحبة مفعول بہ، قبلنا مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، اعییٰ فعل، دواءُ الموت ترکیب اضافی کے بعد فاعل، کل طبیب اسی طرح ہوکر مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** فارق مفارقة (مفاعلۃ) جدا ہونا، الگ ہونا، الناس لوگ جمع أناس ، أعییٰ (افعال) عاجز کرنا، بے بس کرنا، دواء ، دواء جمع أدویة ، الموت مصدر مات (ن) موتا مرنا، موت کی جمع أموات آتی ہے، طبیب ڈاکٹر، معالج، جمع أطباء .

**ترجمہ:** یقیناً ہم سے پہلے بہت سے لوگ احباب سے جدا ہو چکے ہیں، اور موت کی دوا نے ہر معالج کو بے بس کر دیا ہے۔

**مطلب:** شاعر سیف الدولۃ کو تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ یماک کی موت کوئی نیا حادثہ نہیں ہے، بلکہ موت و زیست کا سلسلہ ابتدائے آفرینش ہی سے چلا آرہا ہے، یماک سے پہلے بھی بہت سے محبوب اپنے دوستوں اور چاہنے والوں کو داغ مفارقت دے کر جا چکے ہیں، موت ہی ایک ایسی لازوال بیماری ہے جس کی نہ کوئی دوا تجویز ہو سکی ہے اور نہ ہی کوئی علاج، ڈاکٹروں کو اس مرض کے علاج کی جستجو

میں اپنی ساری توانائی صرف کر دینے کے بعد بھی حسرت و بے بسی ہی کا سامنا کرنا پڑا۔

| مُنِعْنَا بِهَا مِنْ جَيْئَةٍ وَذُهُوْبِ | (۵) | سُبِقْنَا إِلَى الدُّنْيَا فَلَوْ عَاشَ أَهْلُهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** سبقنا فعل مجہول، نحن ضمیر اس کا نائب فاعل، إلى الدنيا جار مجرور ہو کر سبقنا کے متعلق، جملہ فعلیہ ہے، ف برائے تفصیل، لو شرطیہ، عاش فعل، اهلها بعد الاضافت فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، منعنا فعل مجہول با نائب فاعل، بها جار مجرور اسی کے متعلق، من حرف جر، جيئة و ذهوب معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور منعنا کا متعلق ثانی، جملہ خبریہ ہو کر جواب شرط، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** سبقنا فعل مجہول، سبق سبقا (ن ض) آگے بڑھنا، سبقت کرنا، عاش (ض) عيشا ، زندگی جینا، مجيئة مصدر میمی جاء (ض) آنا، منعنا ، منع (ف) روکنا، ذهوب مصدر ذهب (ف) جانا۔

**ترجمہ:** ہم سے پہلے بہت سے لوگ دنیا میں آئے (یا ہم دنیا میں بعد میں آئے) اگر تمام اہل جہاں بقید حیات ہوتے، تو ہمیں آمد و رفت سے روک دیا جاتا۔

**مطلب:** یعنی موجودہ لوگ اس دنیا میں بہت بعد میں آئے، اس سے پہلے بہت سے لوگ آئے اور چلے گئے، اگر بفرض محال گذشتہ لوگ ابھی تک زندہ ہوتے، تو یہ کائنات انھیں سے بھری پڑی ہوتی، اور ہمارے لیے پیر رکھنے کی بھی جگہ نظر نہیں آتی، نتیجۃً ہمارا سلسلۂ آمد و رفت بند ہو جاتا۔ اس شعر میں بھی ایک طرح کی تسکین و تسلی ہے۔

| وَفَارَقَهَا الْمَاضِيْ فِرَاقَ سَلِيْبِ | (۶) | تَمَلَّكَهَا الْآتِيْ تَمَلُّكَ سَالِبٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** تملك فعل، ها مفعول بہ مقدم، الاتي فاعل، تملك سالب ترکیب اضافی کے بعد مفعول مطلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و ابتدائیہ، فارقها الخ میں پہلے ہی شعر جیسی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** تملّك تملّكاً (تفعّل) مالک بننا، عموماً غاصبانہ قبضے کے لیے آتا ہے، الاتي آنے والا، مراد وارث اتى (ض) اتيانا آنا، سالب سلب (ن) سلبا چھیننا، سالب کی جمع سلّاب کطالب و طلاب ، الماضي گذرنے والا (ض) مضى مضيا گذرنا، مراد وارث۔

**ترجمہ:** آنے والا (وارث) چھیننے والے شخص کی طرح اس دنیا کا مالک بن بیٹھتا ہے، اور جانے والا لٹے ہوئے شخص کے مانند سب چھوڑ چھاڑ کر چلا جاتا ہے۔

**مطلب:** شاعر دنیائے فانی اور اس کی ناپائے دار صفت اور حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہتا

ہے، کہ دنیا ایک حقیر اور معمولی چیز کا نام ہے، چناں چہ بغیر محنت کے دوسرے کی وراثت پانے والا کم کوش وارث دنیا کا اس طرح مالک ہو جاتا ہے، جیسے اس نے کسی سے چھین کر اپنایا ہو، اور سالہا سال کی محنت وجاں فشانی کے بعد دنیا جمع کر کے مرنے والے مورث کی مثال اس شخص کی سی ہے، جس کے سارے اثاثے لٹ گئے ہوں اور وہ بالکل تہی دست ہو کر جان بچانے کی غرض سے بھاگ کھڑا ہوا ہو۔

| وَلَا فَضْلَ فِيْهَا لِلشَّجَاعَةِ وَالنَّدٰى | (۷) | وَصَبْرِ الْفَتٰى لَوْ لَا لِقَاءُ شَعُوْبَ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لا نفی جنس کا، فضل اس کا اسم، فیھا جار مجرور فضل کے متعلق، ل حرف جر، الشجاعة معطوف علیہ، و عاطفہ، الندی معطوف اول، و عاطفہ، صبرِ الفتٰی مرکب اضافی ہو کر معطوف ثانی، پھر مجرور ہو کر ظرف مستقر اور لا کی خبر، جملہ ہو کر جزائے مقدم، لو شرطیہ، لا نافیہ، لقاء شعوب ترکیب اضافی کے بعد شرط مؤخر، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** فَضِل و فَضَلَ (س ن) با کمال ہونا، فوقیت لے جانا، الشجاعة، بہادری، شَجُعَ شجاعة (ک) دلیر ہونا، بہادر ہونا، الندی، سخاوت، بخشش، فضل، ندی (ض) نداوة بخشش کرنا، صبر، مصدر صبر (ض) صبرا سختی اور مشقت برداشت کرنا، الفتٰی نوجوان، جمع فِتْيَان ، اور فِتْيَة ، فَتِيَ فُتُوا و فتاءا (س) جوان ہونا، لقاء، مصدر لَقِيَ لقاءا (سمع) ملنا، ملاقات کرنا، سامنا کرنا، شعوب، موت کا نام ہے، اصل معنی شَعَبَ (ف) شعبا منتشر ہونا۔

**ترجمہ:** اگر موت سے سامنا نہ ہوتا، تو اس دنیا میں جواں مردی، کرم گستری اور نوجوان کے صبر کی کوئی اہمیت نہ ہوتی۔

**مطلب:** موت ہی کے ڈر سے لوگ میدان کارزار میں قدم رکھنے سے بھاگتے ہیں، اور جو میدان مقابلہ میں جواں مردی دکھاتا ہے اسے دلیر اور بہادر کے خطاب سے نواز کر اس کی شجاعت کا گن گایا جاتا ہے، کیوں کہ وہ موت کی حقیقت اور اس سے پنجہ آزمائی کے نتیجے کو جاننے کے بعد بھی موت کے خطرناک منھ میں اپنا ہاتھ ڈال کر اس سے زور آزمائی کرتا ہے۔ یہی حال فیضان وسخاوت اور صبر واستقامت کا بھی ہے کہ اگر موت کا خوف نہ ہوتا تو بہت سے تنگ دل بھی وسیع الظرفی کے میدان میں نمایاں نظر آتے، اور نہ جانے کتنے آہ و بکا کرنے والے، صبر وحوصلے کے ساتھ خوش وخرم زندگی گذارتے؛ مگر نظریۂ موت اٹل ہونے کی وجہ سے لوگ فراخ دلی سے بھی گریز کرتے ہیں اور بعض موقعوں پر، صبر وسکون کا دامن بھی چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

| وَأَوْفَى حَيَاةِ الْغَابِرِيْنَ لِصَاحِبٍ | (۸) | حَيَاةُ امْرِئٍ خَانَتْهُ بَعْدَ مَشِيْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، أوفی مضاف، حیاۃ مضاف الیہ مضاف، الغابرین اسم فاعل، لصاحب جار مجرور، غابرین کے متعلق ہو کر مضاف الیہ اور مبتدا، حیاۃ مضاف، امرئ موصوف، خانت فعل بافاعل، ہُ مفعول بہ، بعد مشیب ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ، جملہ فعلیہ ہو کر امرئ کی صفت، پھر مضاف الیہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أوفی اسم تفضیل وفی (ض) وفاء پورا کرنا، نبھانا، حیاۃ، زندگی، لائف، حَيَ (س) حیاۃً زندہ رہنا، الغابرین اسم فاعل، غَبَر (ن) غُبورا، گذرنا، صاحب ساتھی جمع أصحاب، خانت، خان (ن) خیانۃ، دغا دینا، خیانت کرنا، مشیب، بڑھاپا، شاب شیبا ومشیباً (ض) بوڑھا ہونا، سفید بال والا ہونا۔

**ترجمہ:** گذرنے والوں میں، اپنے ساتھی کے لیے سب سے زیادہ باوفا زندگی اس شخص کی ہے، جو صاحب زندگی کو بڑھاپے کے بعد دغا دے۔

**مطلب:** بدعہدی اور دغابازی میں زندگی ضرب المثل ہے، لوگوں نے باتفاق رائے، بے وفائی کے حوالے سے زندگی کو سرفہرست مان رکھا ہے، تاہم وہ زندگی جو بڑھاپے کی سخت ضرورت اور تعاون کی بے پناہ حاجت دور کرنے کے بعد دغا دے، اس زندگی سے کہیں زیادہ بہتر ہے، جو ایام طفولیت یا عنفوان شباب ہی میں خیانت کر کے انسان کا ساتھ چھوڑ دے۔

| لَأَبْقَى يَمَاكُ فِي حَشَايَ صَبَابَةً | (۹) | إِلَى كُلِّ تُرْكِيِّ النَّجَارِ جَلِيْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ل قسمیہ، أبقی فعل، یماك فاعل، في حشاي مرکب اضافی اور جار مجرور ہو کر أبقی کے متعلق، صبابۃ مصدر، إلی حرف جر، کل مضاف، ترکي النجار ترکیب اضافی کے بعد موصوف، جلیب صفت، پھر مضاف الیہ اور الی کا مجرور ہو کر مصدر کے متعلق، پھر مفعول بہ ہو کر جملہ فعلیہ اور جواب قسم، جملہ قسم محذوف ہے، أي إن کان مات الخ.

**حل لغات:** أبقی إبقاء (افعال) باقی رکھنا، چھوڑنا، حشاء جمع أحشاء دل، جلیب بمعنی مجلوب، کھینچ کر لایا ہوا، جلب (ن ض) جلبا، کھینچ کر لانا، ہانک کر لانا، النجار ترکی الاصل۔

**ترجمہ:** بخدا یماک نے میرے دل میں ہر ترکی النسل ہانک کر لائے ہوئے غلام کی محبت چھوڑ دی ہے۔

**مطلب:** یعنی یماک کی محنت اور اس کی جفاکشی اس اعلیٰ درجے کی تھی، کہ اس کو دیکھ کر ہر ترکی الاصل غلام کے تئیں الفت ومحبت کی قندیل روشن ہوجاتی ہے، اور یہ احساس ہوتا ہے کہ جس طرح یماک اپنے جذبۂ خدمت اور شوق اطاعت کی وجہ سے ہر خاص وعام میں مقبول تھا، اسی طرح دیگر ترکی النسل غلام بھی ہوں گے۔

| | | |
|---|---|---|
| وَمَا كُلُّ وَجْهٍ أَبْيَضٍ بِمُبَارَكٍ | (۱۰) | وَلَا كُلُّ جَفْنٍ ضَيِّقٍ بِنَجِيبِ |

**ترکیب:** و ابتدائیہ، ما نافیہ، کل مضاف، وجه أبیض مرکب توصیفی کے بعد مضاف الیہ ہوکر مبتدا، بمبارك جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ اگلے شعر میں بھی یہی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** وجه جمع وجوه چہرہ، ابیض، سفیدی، جمع بیض، مبارك بمعنی بابرکت (مفاعلة) مجرد میں مستعمل نہیں ہے، جفن، پلک، پپوٹا، جمع أجفان وجفون، مراد آنکھ، ضیق ضاق (ض) تنگ ہونا، نجیب، شریف، جمع نجباء، نَجُب نجابة (ک) شریف النسل ہونا۔

**ترجمه:** ہر سفید چہرہ بابرکت نہیں ہوتا، اور نہ ہر چھوٹی آنکھ والا شریف ہوتا ہے۔

**مطلب:** شاعر یماک کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ وہ حسین اور تنگ نگاہ ہوتے ہوئے بھی صفات کمالیہ اور اوصاف حمیدہ کا مالک تھا، ہر چند کہ یہ دونوں علامتیں شرافت وعظمت کے منافی ہیں، لیکن یماک کی اپنی الگ دنیا تھی، وہ ان چیزوں کے رہتے ہوئے بھی باکمال اور ہر کسی کی نگاہ میں محبوب تھا۔

| | | |
|---|---|---|
| لَئِنْ ظَهَرَتْ فِينَا عَلَيْهِ كَآبَةٌ | (۱۱) | لَقَدْ ظَهَرَتْ فِي حَدِّ كُلِّ قَضِيبِ |
| وَفِي كُلِّ قَوْسٍ كُلَّ يَوْمِ تَنَاضُلٍ | (۱۲) | وَفِي كُلِّ طِرْفٍ كُلَّ يَوْمِ رُكُوبِ |

**ترکیب:** (نوٹ)۔ دونوں شعر کی ترکیب ایک ساتھ ہے۔ ل قسمیہ، إن شرطیہ، ظهرت فعل، كآبة فاعل، فينا اور عليه دونوں جار مجرور ہوکر ظهرت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر، جزاء محذوف فلا عجب کی شرط، جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر، جملۂ قسم، ل برائے تاکید، قد تحقیقیہ، ظهرت فعل فاعل، في حد كل قضيب مرکب اضافی اور جار مجرور ہوکر ظهرت کے متعلق، وفي كل قوس اور وفي كل طرف دونوں ترکیب اضافی اور جار مجرور ہوکر ظهرت ہی کے متعلق، كل يوم تناضل میں كل مضاف يوم تناضل موصوف صفت ہوکر مضاف الیہ پھر ظهرت کا مفعول فیہ، كل يوم ركوب بھی اسی طرح مرکب توصیفی اور ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ ظهرت کا، جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم، جملہ قسمیہ ہے۔

**حل لغات** (۱۱): ظهرت ، ظهر ظهورا (ف) ظاہر ہونا، باہر آنا، کابة مصدر، کئب (س) کابا و کابة غمگین ہونا، رنجیدہ ہونا، حد کنارہ، جمع حدود ، قضیب دھاردار تلوار، قضب (ض) قضبا کاٹنا، قضیب کی جمع قُضُب .

**حل لغات** (۱۲): قوس، کمان، جمع اقواس واقوس، قِوس (س) قوساً ، جھکا ہوا ہونا، خمیدہ پشت ہونا، تناضل ، آپس میں تیر اندازی کرنا، (تفاعل) طرف ، عمدہ گھوڑا، نجیب الطرفین، گھوڑا، جمع طروف وأطراف، رکوب، مصدر (س) رکب رکوباً سوار ہونا، چڑھنا۔

**ترجمه**: بخدا اگر یماک کی موت پر ہمارے اندر غم کا اثر دِکھ رہا ہے، (تو یہ چنداں جائے تعجب نہیں) بلاشبہ ہر تیز تلوار کی دھار میں، اور تیر اندازی کے دن ہر کمان میں اور سواری کے دن ہر عمدہ گھوڑے میں غم ظاہر ہو چکا ہے۔

**مطلب**: یعنی یماک کا جان لیوا حادثہ، صرف اہل عقل انسانوں کے لیے ہی باعث دُکھ نہیں ہے؛ بلکہ احساس وشعور سے عاری تلواروں، کمانوں اور عمدہ قسم کے گھوڑوں کو بھی سواری اور نیزہ بازی کے دن، یماک کی کمی کا شدت سے احساس ہوتا ہے، اور انسانوں کے ساتھ یہ بے زبان چیزیں بھی یماک کی موت پر ماتم کناں اور سوگ وار ہوگئی ہیں۔

| يَعِزُّ عَلَيْهِ أَنْ يُخِلَّ بِعَادَةٍ | (۱۳) | وَتَدْعُوْ لِأَمْرٍ وَهُوَ غَيْرُ مُجِيْبٍ |
|---|---|---|

**ترکیب**: يعز فعل، عليه جار مجرور اسی کے متعلق، أن ناصبہ، يخل فعل بافاعل، بعادة جار مجرور اسی کے متعلق جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہوکر يعز کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، و مستانفہ، تدعو فعل بافاعل، ہ ضمیر محذوف ذوالحال، لأمر جار مجرور تدعو کے متعلق، و حالیہ، هو مبتدا، غير مجيب ترکیب اضافی کے بعد خبر جملہ اسمیہ ہوکر حال اور تدعو کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: يعز، عز على أحد عزا، (ض) دشوار ہونا، گراں گذرنا، يخل ، أخل بكذا إخلالا (افعال) خلاف عادت کوئی کام کرنا، العادة ، معمول، طرز عمل، جمع عادات ، تدعو، دعا، أحد (ن) دعوة پکارنا، آواز دینا، مجيب ، اسم فاعل، أجاب إجابة (افعال) جواب دینا، لبیک کہنا۔

**ترجمه**: یماک کے لیے اپنے کسی طرز عمل کے خلاف کچھ کرنا انتہائی دشوار گذار تھا، (اور یہ بات بھی اس کے لیے گراں بار تھی کہ) آپ اسے کسی کام کے لیے آواز دیں اور وہ لبیک نہ کہے۔

**مطلب**: شاعر یماک کی پختہ عادت، اور پابندئ اصول کی تعریف کرتے ہوئے کہہ رہا ہے، کہ اپنی زندگی میں کبھی اس نے خلاف معمول کوئی کام نہیں کیا، ایسا لگتا ہے کہ اس کے یہاں خلاف عادت

کوئی قدم اٹھانا جرم تھا، اور وہ اتنا مطیع وفرماں بردار تھا، کہ پلک اٹھتے ہی پا بہ رکاب ہو جاتا تھا اور انتہائی سلیقہ مندی سے ہر حکم بجالاتا تھا، اپنی اسی عادت اور اصول وضوابط پر سختی سے کاربند رہنے کی خصوصیت کی بنا پر، پوری زندگی کبھی کسی کو یماک سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

| نَظَرْتُ إِلَى ذِي لِبْدَتَيْنِ أَدِيْبِ | (۱۴) | وَكُنْتُ إِذَا أَبْصَرْتُهُ لَكَ قَائِمًا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، کنت فعل ناقص، انا ضمیر اس کا اسم، إذا شرطیہ، ابصرت فعل بافاعل، ہ ذوالحال، قائما حال، لك قائما کے متعلق، پھر مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر شرط، نظرت فعل بافاعل، إلى حرف جر، ذي لبدتين مرکب اضافی کے بعد موصوف، اديب صفت، پھر مجرور ہوکر نظرت کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ابصرت، ابصر ابصار (افعال) نگاہ سے دیکھنا، قائما اسم فاعل قام (ن) قومًا کھڑا ہونا، نظر (ن) نظراً دیکھنا، لبدتين، لبدة کا تثنیہ، وہ بال جو شیر کی گردن پر ہوتے ہیں، جمع لِبَد وَالباد، أديب بمعنی مؤدب، باادب جمع أدباء، أدُب (ک) ادبا مؤدب ہونا، سلیقہ مند ہونا۔

**ترجمہ:** میں جب بھی یماک کو آں جناب کے حضور کھڑا ہوا دیکھتا تھا، تو وہ مجھے دو گھنیری لٹوں والا انتہائی مؤدب نظر آتا تھا۔

**مطلب:** یماک کے جامع الکمالات ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ وہ ہر فن مولا تھا، اور سیف الدولۃ کے دربار عالی میں انتہائی چاق وچوبند رہتا تھا، اس کی عاجزی وانکساری کا عالم یہ تھا کہ بزم بادشاہ میں انتہائی سلیقے اور ادب سے رہتا تھا، ساتھ ہی ساتھ اپنے آقا کے لیے ہر طرح کی قربانی پیش کرنے کے لیے تیار رہتا تھا، اسی وجہ سے وہ واردین وصادرین کی نگاہ میں شیر محسوس ہوتا تھا اور اس کے رہتے ہوئے کسی کی کیا مجال تھی کہ وہ بادشاہ کو ترچھی نظر سے دیکھ لے۔

| فَمِنْ كَفِّ مِتْلَافٍ أَغَرَّ وَهُوْبِ | (۱۵) | فَإِنْ يَكُنِ الْعِلْقَ النَّفِيْسَ فَقَدْتَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إن شرطیہ، يكن فعل ناقص، ضمیر هو اس کا اسم، العلق النفيس ترکیب توصیفی کے بعد ذوالحال، فقدت فعل بافاعل، ہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر حال، اور يكن کی خبر، جملہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، من حرف جر، كف متلاف مرکب اضافی کے بعد موصوف، أغر وهوب دونوں صفت، پھر مجرور ہوکر فعل محذوف "فقد فقدت" کے متعلق اور جملہ فعلیہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** العلق، عمدہ اور بہترین چیز، جمع أعلاق، علِقَ (س) علوقًا محبت کرنا،

وابستہ ہونا، النفیس عمدہ، قیمتی، نفس (ک) نفاسة، عمدہ اور مرغوب ہونا، فقدت ، فقد (ض) گم کرنا، کھودینا، کف ، ہتھیلی جمع اکف ، واکفاف ، متلاف بہت خرچیلا، أتلف إتلافا (افعال) لٹانا، خوب خرچ کرنا، مرادسخی، اغر ، سفید پیشانی والا، گورا، مراد شریف، جمع غو (س) غواً ، پیشانی کا چمک دار ہونا، وھوب ، مبالغہ کا صیغہ ہے بہت بخشش گذار، بڑا داتا، وھَبَ (ف) ھبة عطیہ کرنا، بغیر ثواب کی نیت سے دینا۔

**ترجمہ**: اگر یماک ایک عمدہ اور قیمتی چیز تھا، جسے آپ نے کھودیا ہے، تو یقیناً آپ نے اسے ایک خرچیلے، انتہائی شریف اور عظیم داتا کی ہتھیلی سے کھودیا ہے۔

**مطلب**: متنبی سیف الدولة کی کرم گستری اور اس کی فراخ دلی کا حوالہ دے کر، یماک کے صدمۂ انتقال کو کم کرنا چاہتا ہے، کہ یقیناً یماک اتنا عمدہ اور گراں قیمت تھا، جس کے کھودینے پر، غم سے نڈھال ہونا ایک فطری بات ہے؛ لیکن آپ اپنے دریائے سخاوت کا مشاہدہ تو کیجئے، یماک جیسی نہ جانے کتنی بیش قیمت چیزوں کو آپ نے لٹادیا اور کسی قسم کا حزن وملال نہیں ہوا، یماک کے بارے میں بھی یہی تصور کرلیں، ہوسکتا ہے غم کچھ ہلکا ہوجائے۔

| كَأَنَّ الرَّدٰى عَادٍ عَلٰى كُلِّ مَاجِدٍ | (١٦) | إِذَا لَمْ يُعَوِّذْ مَجْدَهُ بِعُيُوْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب**: کان حرف مشبہ بالفعل، الردی اس کا اسم، عادٍ اسم فاعل، علی کل ماجد ترکیب اضافی اور جار مجرور ہوکر عاد کے متعلق، إذا ظرفیہ، لم یعوذ فعل بافاعل، مجدہ ترکیب اضافی کے بعد اس کا مفعول بہ، بعیوب جار مجرور لم یعوذ کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر عاد کا مفعول فیہ اور پھر جملہ ہوکر کانّ کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: الردی ہلاکت، مراد موت، رَدِی (ض س) رَدْیًا ورَدًی گرنا، ہلاک ہونا، عاد ستم گر، ظلم پرور، جمع عُداة، عدا (ن) عدوانا، ظلم کرنا، زیادتی کرنا، ماجد ، شریف، بزرگوار، مَجَدَ (ن) مجدًا ومَجُدَ (ک) مَجَادَة ، صاحب عظمت ہونا، بزرگ ہونا، یعوّذ ، عوَّذ شیئًا بشیئٍ کسی چیز کو کسی چیز کی پناہ میں دینا (تفعیل) مجد ، خاندانی شرافت جمع اَمجاد ، عیوب واحد عیب ، نقص، کمی، عاب (ض) عیبا عیب دار کرنا۔

**ترجمہ**: ایسا لگتا ہے کہ موت ہر شریف آدمی کے ساتھ ظلم روا رکھتی ہے، اگر وہ اپنی شرافت وعزت نقائص کی پناہ میں نہ دے۔

**مطلب**: یعنی موت کے ہلاکو ہاتھ، شریف اور باعزت آدمی پر بہت جلد حملہ آور ہوتے ہیں،

جب کہ برے اور ذلیل لوگوں سے موت بھی کتراتی رہتی ہے، یماک بھی انتہائی شریف اور بے عیب تھا، اسی وجہ سے موت نے اس پر دست درازی کی، ورنہ اگر اس کی عظمت وعزت میں کسی طرح کے عیب کی آمیزش ہوتی، تو شاید وہ اب تک بقید حیات رہتا۔

| غَفَلْنَا فَلَمْ نَشْعُرْ لَهُ بِذُنُوبِ | (۱۷) | وَلَوْ لاَ أَيَادِي الدَّهْرِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَنَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، لولا حرف شرط، ايادي الدهر مرکب اضافی ہوکر مبتدا، في حرف جر، الجمع مصدر، بيننا مرکب اضافی کے بعد الجمع کا مفعول فیہ، پھر مجرور ہوکر كائنة محذوف کے متعلق اور جملہ ہوکر مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر شرط، غفلنا فعل بافاعل، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، لم نشعر فعل بافاعل، له اور بذنوب دونوں جارمجرور لم نشعر کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اور جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** أيادي أيدي کی جمع اور ايدي يد کی جمع نعمت، احسان، ان معنوں کے لیے أيادي ہی کا استعمال ہوتا ہے، دهر جمع دهور، زمانہ، الجمع مصدر (ف) جمعاً جمع کرنا، اکٹھا کرنا، غفلنا ، غفل (ن) غفولاً بھولنا، غافل ہونا، نشعر، شعر (ن) شعوراً جاننا، ادراک کرنا، محسوس کرنا، ذنوب واحد ذنب کوتاہی، گناہ، قصور۔

**ترجمہ:** اگر ہمیں اکٹھا کرنے کے حوالے سے زمانے کا ہم پر احسان نہ ہوتا، تو ہم بے خبر رہتے، اور زمانے کی کوتاہیوں کا ہمیں احساس تک نہ ہوتا (یا ادراک نہ کر پاتے)

**مطلب:** شاعر زمانے کے احسان اور اس کے جرم دونوں کا موازنہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ آج اگر یماک کو ہم سے جدا کر کے زمانے نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے، تو ہمیں اس پر لعن طعن نہیں کرنی چاہئے، کیوں کہ اسی زمانے کی بدولت ہمیں یماک سے وصال نصیب ہوا تھا، اور اُس وقت ہم زمانے کے احسان ہی سے آشنا تھے، مگر اب زمانے کی ستم گری سے بھی واقف ہو گئے۔

| إِذَا جُعِلَ الإِحْسَانُ غَيْرَ رَبِيبِ | (۱۸) | وَلَلتَّرْكُ لِلإِحْسَانِ خَيْرٌ لِمُحْسِنٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، ل برائے تاکید، الترك مصدر مبتدا، للإحسان جارمجرور اُسی کے متعلق، خير خبر، لمحسن جارمجرور ترك کے متعلق، إذا اپنے مابعد کی طرف مضاف ہے، جعل فعل بافاعل، الإحسان مفعول بہ اول، غير ربيب ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر إذا کا مضاف الیہ اور ترك کے متعلق، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** الترك مصدر، ترك (ن) تركاً چھوڑنا، إحسان بھلائی، احسن

(افعال) إحسانا ، بھلائی کرنا، اچھائی کرنا، خیر، بہتر، جمع اخیار و خیور، جعل (ف) جعلاً بنانا، پیدا کرنا، غیر ربیب ناتمام، نامکمل، ربَّ الأمر ربًا (ن) درست کرنا، ٹھیک کرنا۔

**ترجمہ**: اگر ایک محسن اپنے احسان کو نامکمل چھوڑ دے، تو اس کے لیے احسان سے دست کشی زیادہ بہتر ہے۔

**مطلب**: یعنی ہمیں اور یماک کو ایک ساتھ ملا کر بلاشبہ زمانے نے ہم پر احسان کیا تھا؛ لیکن اس کا یہ احسان اس وقت قابل قدر اور مکمل ہوتا جب وہ ہمارے درمیان فرقت کی خلیج نہ تعمیر کرتا، اگر یماک کو ہم سے جدا کرنا ہی تھا تو زیادہ بہتر یہ ہوتا، کہ زمانہ ہمارے وصال کی ساری راہیں پہلے ہی مسدود کر دیتا؛ کیوں کہ نامکمل کام نا قابل توجہ اور غیر پسندیدہ ہوتا ہے۔

| غَنِيٌّ عَنِ اسْتِعْبَادِهِ لِغَرِيْبِ | (۱۹) | وَإِنَّ الَّذِيْ أَمْسَتْ نِزَارٌ عَبِيْدَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب**: و مستانفہ، إن حرف مشبہ بالفعل، الذي اسم موصول، امست فعل ناقص، نزار اس کا اسم، عبیدہ مضاف مضاف الیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ اور إن کا اسم، غني صفت مشبہ، عن حرف جر، استعبادہ مضاف مضاف الیہ، لغریب جار مجرور استعباد کے متعلق پھر عن کا مجرور ہو کر غني کے متعلق اور إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: نزار قبیلے کا نام اسی وجہ سے أمست مؤنث ہے، عبید واحد عبد غلام، نوکر، غني بے نیاز غَنِيَ عن احد (س) غِنًى بے نیاز ہونا، استعباد (استفعال) غلام بنانا، غریب پردیسی، اجنبی، جمع غرباء غَرَبَ غُرْبَةً (ن) مسافر ہونا، اجنبی ہونا۔

**ترجمہ**: یقیناً وہ شخص (سیف الدولۃ) جس کا پورا قبیلہ نزار غلام بن چکا ہے، ایک پردیسی کو اسے غلام بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔

**مطلب**: سیف الدولۃ کا غم دور کرنے کے لیے، متنبی یماک کو انتہائی کم حیثیت بتاتے ہوئے کہتا ہے، کہ آپ کو ایک پردیسی غلام کے لیے اتنا افسردہ دل اور کبیدہ خاطر نہیں ہونا چاہئے، ہر چند کہ یماک میں بڑی خوبیاں تھیں؛ لیکن بہر حال وہ ایک اجنبی اور مسافر تھا، اس کے بالمقابل نزار جیسا حوصلہ مند، سردار قبیلہ آپ کی ماتحتی میں ہے، آپ اسے اشارہ کر کے تو دیکھیں، وہ اس طرح کی جاں نثاری پیش کریں گے کہ یماک کی فداکاری ہیچ ہو کر رہ جائے گی۔

| وَبِالْقُرْبِ مِنْهُ مَفْخَرًا لِلَبِيْبِ | (۲۰) | كَفٰى بِصَفَاءِ الْوُدِّ رِقًّا لِمِثْلِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب**: کفی فعل، ب حرف جر، صفاء الود ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، رقا

مصدر، لمثلہ ترکیب اضافی اور جار مجرور ہوکر رقا کے متعلق پھر کفٰی کا مفعول لہ اول، و عاطفہ، ب حرف جر، القرب مصدر، منه جار مجرور اسی کے متعلق پھر ب کا مجرور ہوکر معطوف اور پہلی ب کا مجرور ہوکر کفٰی کے متعلق، مفخرا مصدر، للبیب جار مجرور اسی کے متعلق اور مفعول لہ ثانی کفٰی کا، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** صفاء مصدر خلوص، صفا (ن) یصفو صفاءا خالص ہونا، رقا مصدر غلامی رقَّ رِقا (ض) غلام رہنا، الود مصدر (س) محبت کرنا، مفخرا، فَخَرَ، فخرا (ف) فخر کرنا، اللبیب عقل مند، جمع اَلِبّاء لبّ (س) لبابة عقل مند ہونا۔

**ترجمہ:** سیف الدولۃ جیسے شخص کی غلامی کے لیے خالص محبت کافی ہے، اور ان کا تقرب ایک ذی شعور کے فخر کے لیے کافی ہے۔

**مطلب:** متنبی سیف الدولۃ کی رحم دلی اور اس کی نرم خوئی کی تعریف میں کہتا ہے، کہ کسی شخص کا خلوص اور حقیقی چاہت ہی سیف الدولۃ کا دل جیت کر اس میں اپنی جگہ بنانے کے لیے کافی ہے، یعنی بادشاہ لوگوں کے ظاہری حسن و جمال کو دیکھ کر اگرچہ متاثر نہیں ہوتے؛ لیکن اُن کی بے ریا محبت اور نیک نیتی، بہت جلد امیر کے دل کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر عقل مند بادشاہ کے تقرب کا طالب ہے اور ان کی قربت کو اپنے لیے باعث رشک اور ذریعۂ فخر سمجھتا ہے۔

| فَعُوِّضَ سَيْفُ الدَّوْلَةِ الْأَجْرَ أَنَّهُ | (۲۱) | أَجَلُّ مُثَابٍ مِنْ أَجَلِّ مُثِيبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفصیلیہ، عوض فعل مجہول، سیف الدولة مرکب اضافی ہوکر نائب فاعل، الأجر مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ان حرف مشبہ بالفعل، ہٗ اس کا اسم، اجل مضاف، مثاب اسم مفعول، من اجل مثیب ترکیب اضافی اور جار مجرور ہوکر مثاب کے متعلق پھر مضاف الیہ ہوکر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** عوض تعویض (تفعیل) بدلہ دینا، عوض دینا، الأجر، ثواب، بدلہ، جمع اجور، أجر (ض ن) اجرة بدلہ دینا، أجلّ اسم تفضیل جل (ن) جلالة بڑی عظمت والا ہونا، برتر ہونا، مثاب اسم مفعول، مثیب اسم فاعل، اثاب اثابة (افعال) ثواب دینا، بدلہ دینا۔

**ترجمہ:** سیف الدولۃ کو بدلے میں ثواب ملے، بلاشبہ وہ عظیم ثواب پانے والے ہیں، بزرگ تر (اللہ پاک) ثواب دینے والے کی طرف سے۔

**مطلب:** شاعر امیر ممدوح کے صبر کی قدر و منزلت، اور اس کی امتیازی حیثیت کو بیان کر کے کہتا ہے کہ یماک کے حادثۂ موت پر اگر سیف الدولۃ صبر کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھیں ضرور

انعام وثواب سے نوازا جائے گا، اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ ثواب دینے والے خدا بھی عظیم تر ہیں، اور ثواب پانے والا بندہ (سیف الدولۃ) بھی روئے زمین میں شرافت وعظمت کا بلند مینارہ ہے۔

| يُطَاعِنُ فِي ضَنْكِ الْمَقَامِ عَصِيْبِ | (۲۲) | فَتَى الْخَيْلِ قَدْ بَلَّ النَّجِيْعُ نُحُوْرَهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** فتی سے پہلے هو مبتدا محذوف، فتی مضاف، الخیل ذوالحال، قد برائے تحقیق، بلّ فعل، النجیع فاعل، نحورها مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ جملہ فعلیہ ہوکر حال، پھر مضاف الیہ ہوکر هو مبتداء محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، یطاعن فعل با فاعل، فی حرف جر، ضنك المقام ترکیب اضافی کے بعد یوم محذوف موصوف کی صفت اول، عصیب اسی یوم کی صفت ثانی، پھر مجرور ہوکر یطاعن کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** فتی جواں مرد، نوجوان، جمع فتیان وفتیة مراد سوار، خیل اسم جنس گھوڑے، جمع خیول واخیال، بَلَّ (ن) بلاًّ تر کرنا، بھگونا، النجیع، تازہ خون، نحور، واحد نحر، سینہ، نحر (ف) سینہ پر مارنا، ذبح کرنا، یطاعن، طاعن مطاعنة (مفاعلۃ) نیزہ بازی کرنا، ضنك، تنگ، دشوار، ضَنُكَ (ک) ضَنَاكَةً، تنگ ہونا، عصیب گرم، پرحرارت، جمع عصب واعصبة۔

**ترجمہ:** سیف الدولۃ ایسے گھوڑوں کا شہوار ہے، جن کے سینے تازہ خون سے تر ہو چکے ہیں، وہ تنگ جگہ والے انتہائی سخت دن میں بھی نیزہ بازی کیا کرتا ہے۔

**مطلب:** متنبی سیف الدولۃ کی شجاعت وجواں مردی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ وہ انتہائی دلیر اور حوصلہ مند جنگ جو ہے، اسے چھپ کر وار کرنے کی عادت نہیں، سامنے سے حملہ کرنا اس کی امتیازی شان ہے اور اسی وجہ سے اس کے گھوڑے خون میں لت پت رہتے ہیں، تعجب تو اس پر ہے کہ جنگ کے لیے اس کے یہاں کوئی وقت یا موسم متعین نہیں ہے؛ بلکہ وہ تو انتہائی سخت گرمی کے دنوں میں بھی میدان کارزار میں نمایاں جوہر دکھاتا رہتا ہے۔

| فَمَا خِيْمُهُ إِلَّا غُبَارُ حُرُوْبِ | (۲۳) | يَعَافُ خِيَامَ الرَّيْطِ فِي غَزَوَاتِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یعاف فعل بافاعل، خیام الرّیط مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ، فی غزواته ترکیب اضافی اور جار مجرور ہوکر یعاف کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تعلیلیہ، ما نافیہ، خیمه مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا، إلاَّ حصریہ، غبار حروب مرکب اضافی کے بعد خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یعاف، عاف (ض س) عیافا، ناپسند کرنا، خیام، واحد خیمة خیمہ،

الربط ایک پاٹ کی چادر، مراد کپڑے کا خیمہ، جمع ريطة ، غزواة واحد غزوة ، لڑائی، جنگ، غزا (ن) غزوة لڑائی لڑنا، جنگ کرنا، غبار، ریت بالو، غبر (س) غبرا و غبارا ، گرد آلود ہونا، حروب واحد حرب جنگ، لڑائی۔

**ترجمہ:** سیف الدولۃ اپنی جنگوں میں کپڑوں کے خیمے پسند نہیں کرتے، ان کے خیمے تو لڑائیوں کے گرد و غبار ہوا کرتے ہیں۔

**مطلب:** شاعر سیف الدولۃ کی جدو جہد اور اس کی جفاکشی بیان کر رہا ہے، کہ وہ اور جنگ بازوں کی طرح تھک ہار کر کپڑوں کے خیموں میں آرام نہیں کرتا، بلکہ وہ تو مسلسل برسرِ پیکار رہتا ہے، یعنی ممدوح عیش کوش اور آرام طلب نہیں ہے، جنگ اور دورانِ جنگ اڑنے والے گرد و غبار ہی اس کے آرام کا ٹھکانہ اور ذریعۂ راحت ہیں، اسے انھی میں وہ مزہ ملتا ہے جو کم کوشوں اور محنت سے جی چرانے والوں کو کپڑوں کے خیمے میں حاصل ہوتا ہے۔

| بِشَقِّ قُلُوْب لَا بِشَقِّ جُيُوْب | (۲۴) | عَلَيْنَا لَكَ الإِسْعَادُ إِنْ كَانَ نَافِعًا |
|---|---|---|

**ترکیب:** علينا جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، لك جار مجرور، الإسعاد مصدر مبتدا کے متعلق جملہ اسمیہ خبریہ ہے، إن شرطیہ، كان فعل ناقص هو کی ضمیر اس کا اسم، نافعا اسم فاعل، بشق قلوب ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر نافعا کے متعلق، لا نافیہ، بشق جيوب بھی پہلے کی طرح نافعا کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر كان کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر شرط، جزاء محذوف فعلينا لك الإسعاد کی، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** الإسعاد مصدر، أسعد إسعادًا (افعال) مدد کرنا، نیک بخت بنانا، نافعا، نَفَعَ (ف) نفعاً نفع بخش ہونا، فائدہ مند ہونا، شق مصدر، شقَّ (ن) شَقًا پھاڑنا، چاک کرنا، جيوب واحد جيب گریبان، دل، سینہ۔

**ترجمہ:** اگر ہماری مدد آپ کے لیے کچھ نفع بخش ہو سکتی ہے، تو آپ کی اعانت ہم پر واجب ہے، دلوں کو چیر کر، نہ کہ گریباں چاک کر کے۔

**مطلب:** شاعر سیف الدولۃ کو منانے اور تسلی دینے میں لگا ہے، یہاں مراد یہ ہے کہ یماک کے حادثۂ وصال کو کم کرنے کے لیے ہمیں ہر طرح سے آپ کا ساتھ دینا چاہیے، اور اگر آپ ہماری اس پیش کش کو قبول فرمائیں تو ہمارے لیے دلوں کو چیر کر آپ کا ساتھ دینا ضروری ہے، اس لیے کہ یہ حقیقی غم گسار مردوں کی علامت ہوتی ہے، ہم گریبانوں کو پھاڑ کر آپ کا تعاون اور آپ کے غم میں شرکت نہیں کرنا چاہتے؛ کیوں کہ یہ ریاکار نوحہ کناں عورتوں کا طریقہ ہے، جسے مذموم سمجھا جاتا ہے۔

| وَرُبَّ نَدِيِّ الْجَفْنِ غَيْرُ كَئِيبِ | (۲۵) | فَرُبَّ كَئِيبٍ لَيْسَ تَنْدٰى جُفُوْنُهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف برائے تفصیل، رب کئیب مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا، لیس فعل ناقص، ضمیر ھو اس کا اسم، تندی فعل، جفونہ مرکب اضافی کے بعد فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر لیس کی خبر، پھر جملہ ہوکر مبتدا کی خبر اور جملہ اسمیہ خبر ہے، و عاطفہ، رب ندي الجفن پیہم اضافتوں کے بعد مبتدا، غیر کئیب ترکیب اضافی کے بعد خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** کئیب شکستہ دل، کئب (س) کابۃ غمگین ہونا، رنجیدہ ہونا، تندی نَدِیَ (س) ندًی تر ہونا، بھیگنا، جفون واحد جفن پلک۔

**ترجمہ:** چناں چہ بہت سے غم زدہ ایسے ہوتے ہیں، جن کی پلکیں بھی تر نہیں ہوتیں، اور بہت سی پلکوں والے مغموم نہیں ہوتے۔

**مطلب:** بتانا یہ ہے کہ کسی بھی رنج وملال کا تعلق دل سے ہوتا ہے، ظاہراً رونا اور آنسو بہانا یہ علامت غم نہیں ہے، بہت ایسا دیکھنے کو ملتا ہے، کہ کچھ لوگ پیش آمدہ حادثے کو اپنا حادثہ سمجھتے ہیں اور ان پر رنج وغم کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے؛ مگر ان کی آنکھ سے آنسو نہیں گرتا، اور نہ جانے کتنے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں، جن کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش ہوتی ہے، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سب سے بڑا صدمہ انھی کو ہوا ہے، حالاں کہ نہ ان کے دل میں کوئی ملال ہوتا ہے اور نہ ہی رنج وغم انھیں چھو کر گذرتا ہے۔

| بَكَيْتَ فَكَانَ الضِّحْكُ بَعْدَ قَرِيْبِ | (۲۶) | تَسَلَّ بِفِكْرٍ فِي أَبَيْكَ فَإِنَّمَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** تسل فعل بافاعل، ب حرف جر، فکر مصدر، في أبیك مضاف مضاف الیہ اور جار مجرور ہوکر فکر مصدر کے متعلق، پھر ب کا مجرور ہوکر تسل کے متعلق جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف برائے تعلیل، إنما حصریہ، بکیت فعل با فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، کان فعل تامہ، الضحك فاعل، بعد قریب مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تسل فعل امر، تسلّی تفعل، صبر کرنا، تسلی حاصل کرنا، فکر سوچ، جمع أفکار فکر (ض) فکراً سوچنا، في الأمر غور کرنا، الضحك مصدر ضحِك (س) ضحکا ہنسنا۔

**ترجمہ:** اپنے والدین کے متعلق سوچ کر صبر کیجیے، اس لیے کہ اُس وقت بھی آپ نے آہ وبکاء کی تھی؛ لیکن پھر کچھ ہی دنوں بعد خوشی نصیب ہوگئی تھی۔

**مطلب:** متنبی سیف الدولۃ کے دل سے یماک کا غم دور کرنے کے لیے، اُسے اپنے والدین کی موت کا حوالہ دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ اے بادشاہ سلامت، آپ یماک جیسے غلام کے صدمہ

انتقال میں اس طرح کبیدہ دل ہو رہے ہیں جیسے یہ حادثہ آپ کے والدین کی وفات کے غم سے بڑھ کر ہو، کیا آپ کو نہیں یاد ہے؟ کہ اپنے والدین کے انتقال پُر ملال پر بھی یقیناً آپ پر غم کا پہاڑ ٹوٹا تھا، اور اس وقت بھی آپ بدحال اور حواس باختہ ہو گئے تھے؛ لیکن پھر جلد ہی صبر و تسلی سے کام لے کر رفتہ رفتہ آپ اپنی خوش حال زندگی پر لوٹ آئے تھے، تو یماک کا غم بھلانے کے لیے کم از کم اپنے والدین کے غم کو یاد کر لیں، تو بہت جلد حزن و ملال کے یہ بادل آپ سے چھٹ جائیں گے اور سابقہ فرحت و مسرت عود کر آئے گی۔

| بِخُبْثٍ ثَنَتْ فَاسْتَدْبَرَتْهُ بِطِيْب | (۲۷) | إِذَا اسْتَقْبَلَتْ نَفْسُ الْكَرِيْمِ مُصَابَهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، استقبلت فعل، نفس الكريم مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، مصابها ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، بخبث جار مجرور استقبلت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ثنت فعل با فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، استدبرت فعل با فاعل، ہٗ مفعول بہ، بطيب جار مجرور استدبرت کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اور جواب شرط، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** استقبلت ، استقبل (استفعال) استقبالاً سامنا کرنا، نفس ، جان، دل جمع أنفس ونفوس ، كريم سخی، فیاض، جمع كِرام وكُرَماء ، مصاب مصیبت، أصاب إصابة (افعال) لگنا، پہنچنا، خبث گندی، نجاست، مراد بے صبری، جزع فزع، خبث (ک) خبثا وخباثة بے کار ہونا، ناپاک ہونا، ثنت (ض) موڑنا، واپس کرنا ثَنْيًا مصدر ہے، استدبرت ، استد بر استدبارا (استفعال) پیچھے ہونا، لوٹنا، پشت پھیرنا، طيب عمدگی، خوش بو، یہاں صبر و سکون مراد ہے، جمع اطیاب وطُيوب .

**ترجمہ:** اگر کوئی شریف آدمی اپنی مصیبت کا سامنا جزع فزع کے ساتھ کرتا ہے، تو وہ لوٹ کر، اس کے بعد صبر و سکون سے کام لیتا ہے۔

**مطلب:** یہاں شاعر یہاں سیف الدولۃ کی شرافت اور کرامتِ نفس کا حوالہ دے کر، اسے صبر و سکون کی تلقین کر رہا ہے، اور یہ بتا رہا ہے کہ اگر کسی شریف آدمی پر کوئی مصیبت آتی ہے، اور وہ اس سے بہت زیادہ گھبرا کر جزع فزع اور آہ و بکاء کرنے لگتا ہے، تو یہ حالت بھی وقتی طور پر رہتی ہے، اور کچھ دنوں بعد جب انسان صبر و سکون سے کام لیتا ہے، تو یہ سلسلہ بھی بند ہو جاتا ہے، آپ بھی صبر و تسلی کا دامن تھامئے، ہو سکتا ہے کہ غم کچھ ہلکا ہو جائے۔

| سُكُوْنُ عَزَاءٍ اَوْ سُكُوْنُ لُغُوْب | (۲۸) | وَلِلْوَاجِدِ الْمَكْرُوْبِ مِنْ زَفَرَاتِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، ل حرف جر، الواجد موصوف، المكروب اسم مفعول، من

زفراته ترکیب اضافی اور جار مجرور ہوکر المکروب کے متعلق، پھر صفت ہوکر ظرف مستقر اور خبر مقدم، سکون عزاء مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف علیہ، أو عاطفہ، سکون لغوب مرکب اضافی کے بعد معطوف اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** الواجد، غم گین، مصیبت کا مارا ہوا، وجد له (ض) جدة ، غم گین ہونا، المکروب ، غم زدہ، کرب (ن) کربا رنجیدہ ہونا، زفرات ، واحد زفرة ، آہ، گرم سانس، سکون ، صبر، قرار، سکن (ن) سکونا ، ٹھہرنا، عزاء ، تسلی، صبر، عزی (س) عزیا تسلی پانا، غم بھول جانا، لغوب ، تھکاوٹ، عاجزی، لغب لغوبا، (ن ک ف) تھکنا، درماندہ ہونا۔

**ترجمہ:** ایک غم زدہ اور مصیبت کے مارے ہوئے شخص کو، اُس کی آہ و بکاء کے عوض صبر کا سکون ملتا ہے، یا عاجزی اور درماندگی کا۔

**مطلب:** یعنی انسان کے اوپر خواہ کتنی بھی غم کی بارش ہو جائے، ایک نہ ایک دن اسے صبر وسکون کی چھاؤں میں پناہ لینی ہی پڑے گی، فرق یہ ہے کہ بعض لوگ صدموں سے دو چار ہوتے ہی صبر وتسلی کا دامن تھام لیتے ہیں، اور رنج وغم کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دیتے، اور کچھ لوگ خود پر غم کو مسلّط کر لیتے ہیں، اور پیش آمدہ مصیبت پر آہ وبکاء کرتے ہوئے بالکل غم سے نڈھال ہو جاتے ہیں، مگر آخیر میں ان کو صبر وقرار کی چھاؤں تلے ہی سکون ملتا ہے، اس لیے زیادہ بہتر یہ ہے کہ شروع ہی سے غم کی زیادتیوں پر روک لگائی جائے، تاکہ صبر بھی ملے اور کسی طرح کی پریشانیوں کا سامنا بھی نہ کرنا پڑے۔

| وَكَمْ لَكَ جَدًّا لَمْ تَرَ الْعَيْنُ وَجْهَهُ | (۲۹) | فَلَمْ تَجْرِ فِي آثَارِهِ بِغُرُوْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، کم خبریہ ممیز، جدا تمیز اور پھر مبتدا، ل حرف جر، ك ذوالحال، لم تر فعل، العین فاعل، وجهه مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، لم تجر فعل با فاعل، في آثاره ترکیب اضافی اور جار مجرور ہوکر لم تجر کے متعلق، بغروب بھی جار مجرور ہوکر اسی کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، پھر حال ہوکر ل کا مجرور اور ظرف مستقر ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** الجد باپ دادا، جمع أجداد وجدود ، وجه چہرہ جمع أوجه ووجوه ، جرى (ض) جریا جاری ہونا، بہنا، آثار ، واحد اثر ، نقش قدم، غروب واحد غرب ، آنسو۔

**ترجمہ:** آپ کتنے ایسے آباء واجداد ہیں، جن کے چہرے آپ کی آنکھوں نے نہیں دیکھا، تو آپ نے اُن کے پیچھے آنسو نہیں بہائے۔

**مطلب:** یعنی آپ کے وہ خاندانی پیش رو بزرگ، جو آپ سے پہلے اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور آپ نے ان کی شکل نہیں دیکھی، تو کہاں آپ نے ان کے لیے رنج وملال کا اظہار کیا؟ ٹھیک اسی طرح یماک کو بھی بہت پہلے فوت شدہ خیال کر کے بھول جائیے، اس لیے کہ جب اپنوں کا غم آپ بھلا چکے ہیں تو ایک اجنبی اور پردیسی غلام کو یاد کر کے اس پر آنسو بہاتے رہنا کہاں کی دانش مندی ہے۔

| فَدَتْكَ نُفُوْسُ الْحَاسِدِيْنَ فَإِنَّهَا | (۳۰) | مُعَذَّبَةٌ فِيْ حَضْرَةٍ وَمَغِيْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** فدت فعل، ك مفعول بہ مقدم، نفوس الحاسدین مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے علت، إن حرف مشبہ بالفعل، ھا اس کا اسم، معذبة اسم مفعول، في حرف جر، حضرة ومغيب معطوف علیہ معطوف ہوکر مجرور اور معذبة کے متعلق، پھر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** فدت ، فدى (ض) فداء فدا ہونا، جاں نثار ہونا، الحاسدين اسم فاعل، حسد (ن) جلنا، حسد کرنا، معذبة عذاب میں مبتلا، عذّب تعذيبا (تفعیل) عذاب دینا، حضرة مصدر حضر (ن) حضورا وحضرة حاضر ہونا، مغيب مصدر میمی غاب (ض) غيبا، غائب ہونا۔

**ترجمہ:** حسد کرنے والوں کی جانیں آپ پر قربان ہوں؛ اس لیے کہ وہ موجودگی اور عدم موجودگی دونوں صورتوں میں عذاب جھیلا کرتی ہیں۔

**مطلب:** شاعر ممدوح سے جلنے والوں کے لیے دعا کر رہا ہے، کہ خدا کرے وہ سب آپ پر قربان ہو جائیں، اس لیے کہ زندہ رہتے ہوئے انھیں دوہرے عذاب اور دو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ایک تو سامنے رہ کر حسد کرنے کی وجہ سے، دوسرے غائبانہ طور پر ممدوح سے جلنے کی پاداشت میں، لہٰذا ان حاسدوں کے حق میں بہتر یہی ہوگا کہ وہ ہلاک ہو جائیں، تاکہ ایک ہی پریشانی میں انھیں نجات مل جائے۔

| وَفِيْ تَعَبٍ مَنْ يَحْسُدُ الشَّمْسَ نُوْرَهَا | (۳۱) | وَيَجْهَدُ أَنْ يَأْتِيْ[1] لَهَا بِضَرِيْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، في تعب جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم، من موصولہ، یحسد فعل با فاعل، الشمس مبدل منہ، نورھا مضاف مضاف الیہ ہوکر بدل اور مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، یجهد فعل با فاعل، ان ناصبہ، یاتي فعل با فاعل، لها اور بضریب دونوں

---

[1] ضرورت شعری کی بنا پر ی مکسور ہے۔

جار مجرور ہوکر یاتي کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مفعول بہ، پھر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اور من کا صلہ، پھر مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تعب تھکن، پریشانی، جمع أتعاب ، تعِب (س) تعبا تھکنا، شمس سورج جمع شموس، نور روشنی، جمع انوار یہاں مراد کرن ہے، یجهد ، جهد (ف) جهدا کوشش کرنا، محنت کرنا، ضریب نظیر، ہم مثل، جمع ضرباء .

**ترجمہ:** جو شخص سورج سے اس کی کرنوں کے سلسلے میں خار کھایا کرتا ہے، اور اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ اس کی کوئی مثال لے آئے، وہ ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔

**مطلب:** متنبی سیف الدولۃ کو سورج سے تعبیر کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ آپ حاسدین کی ذرا بھی پرواہ نہ کیجئے، کہاں یہ حسد خور اور کہاں آپ عالی جاہ، انھیں یہ بھی نہیں معلوم کہ سورج سے جلنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے، آپ کی مثال تو سورج کی سی ہے اور جو بھی سورج سے خار کھا کر اس کی کوئی نظیر لانے کی کوشش کرتا ہے، ہمیشہ حسرت وندامت اور ناکامیاں اسے ہاتھ آتی ہیں، اسی جلن اور لاحاصل کوشش میں پھنس کر وہ اپنا چین وسکون بھی غارت کرلیتا ہے۔

## وقال يمدحه ويذكر بنائه مرعش في المحرم سنة إحدى وأربعين وثلاث مائة

متنبی نے ماہِ محرم ۳۴۱ میں، سیف الدولۃ کی تعریف اور اس کے مرعش نامی قلعے کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

| فَإِنَّكَ كُنْتَ الشَّرْقَ لِلشَّمْسِ وَالْغَرْبَا | (۱) | فَدَيْنَاكَ مِنْ رَبْعٍ وَإِنْ زِدْتَنَا كَرْبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** فدینا فعل بافاعل، ك ممیز، من زائدة، ربع تمیز، پھر مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، إن وصلیہ، زدت فعل بافاعل، نا ضمیر ممیز، کربا تمیز پھر مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ، ف برائے علت، إن حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، كنت فعل ناقص، ضمیر مستتر اس کا اسم، الشرق و الغربا معطوف علیہ معطوف ہوکر كنت کی خبر، للشمس جار مجرور كنت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر إن کی خبر اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے،

**نوٹ:** الشرق اور الغرب کو الگ الگ دو خبر بھی مان سکتے ہیں۔

**حل لغات:** ربع مکان، رہنے کی جگہ، یہاں منزل محبوب مراد ہے، جمع ربوع، زدت، زاد الشي زيادة (ض) زیادہ کرنا، بڑھانا، اضافہ کرنا، کرب غم، بے چینی، جمع کروب، شمس سے یہاں آفتابِ جمال مراد ہے، الشرق مشرق، شرق (ن) شروقاً چمکنا، طلوع ہونا، الغرب مغرب، غرب (ن) غروبا، چھپنا، غائب ہونا۔

**ترجمہ:** اے مکان ہم تجھ پر قربان ہیں، ہر چند کہ تو نے ہمارے غم میں اضافہ کر دیا ہے، اس لیے کہ تو آفتاب حسن کے لیے مشرق و مغرب تھا، (آفتاب حسن سے سیف الدولۃ مراد ہے)

**مطلب:** شاعر محبوب کے گھر کو خطاب کر کے کہتا ہے، کہ تو کتنا خوش بخت تھا، جب محبوب تیرے دروازے سے سورج کی طرح نکلتا اور داخل ہوتا تھا، لیکن محبوب کے فراق سے تو نہایت خالی اور بالکل ویران ہو گیا ہے، آج پھر تجھے دیکھ کر ایام وصال کی یادیں تازہ ہو گئیں، اور محبت کے مندمل زخم پھر سے ہرے ہو گئے؛ لیکن ان سب کے باوجود بھی ہمیں تم سے لگاؤ ہے، اور چوں کہ تم محبوب کی جائے قیام تھے، اس لیے اس حوالے سے آج بھی ہم تم پر قربان ہیں۔

| وَكَيْفَ عَرَفْنَا رَسْمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ لَنَا | (۲) | فُؤَادًا لِعِرْفَانِ الرُّسُوْمِ وَلَا لُبًّا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، كيف برائے بیان حالت، عرفنا فعل بافاعل، رسم مضاف، من موصولہ، لم يدع فعل بافاعل، لنا جار مجرور ہو کر لم يدع کے متعلق، فؤادا، لم يدع کا مفعول بہ اول، و عاطفہ، لا نافیہ، لبّا مفعول بہ ثانی، لعرفان الرسوم بعد الاضافت جار مجرور ہو کر لم يدع کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر من کا صلہ، اور مضاف الیہ ہو کر عرفنا کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** عرفنا، عرف (ض) عرفانا و معرفة پہچاننا، رسم نقش، جمع رسوم، مراد مکانات وغیرہ کے باقی نشانات، يدع، ودع (ف) ودعا چھوڑنا، لب عقل، جمع ألباب و ألبّا، لب (س ض) لبّا و لَبابةً دانش مند ہونا۔

**ترجمہ:** ہم اس محبوب کے نقوش کس طرح پہچان گئے، جس نے نقوش کی شناخت کے لیے نہ دل ہی باقی رکھا تھا اور نہ ہی عقل۔

**مطلب:** شاعر اپنی غایت فدا کاری کو بیان کر رہا ہے، کہ ہم نے چٹیل میدان اور کھنڈرات کے درمیان بھی محبوب کی جائے قیام کو پہچان لیا، اور کمال تو یہ ہے کہ شناخت کے دونوں آلوں (دل، دماغ) کے بغیر یہ معرفت حاصل ہوئی ہے، اس لیے کہ محبوب اپنے ساتھ ہمارا بھی دل و دماغ لے کر چلے گئے ہیں، ایسی صورت حال میں کسی چیز کی شناخت کرنا، اعلیٰ درجے کے عشق و محبت کی دلیل ہے۔

| نَزَلْنَا عَنِ الْأَكْوَارِ نَمْشِيْ كَرَامَةً | (۳) | لِمَنْ بَانَ عَنْهُ أَنْ نُلِمَّ بِهِ رَكْبًا |
|---|---|---|

**ترکیب:** نزلنا فعل، نحن ضمیر ذوالحال، عن الأكوار جار مجرور ہوکر نزلنا سے متعلق، نمشي فعل با فاعل، کرامة مصدر، ل حرف جر، من موصولہ، بان فعل با فاعل، عنه جار مجرور ہوکر بان کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر صلۂ اول، ان ناصبہ، نلم فعل، نحن ضمیر ذوالحال، رکبا حال، پھر نلم کا فاعل، به جار مجرور نلم کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر، من کا صلۂ ثانی پھر ل کا مجرور اور کرامة کے متعلق ہوکر نمشي کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال، اور نزلنا کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** نزلنا، نزل (ض) نزولا اترنا، نازل ہونا، اکوار واحد کور کجاوہ، نمشي، مشی (ض) مَشْيًا پیدل چلنا، کرامة مصدر، کرم (ک) کرامة، عزیز ہونا، بان (ض) بینا جدا ہونا، نلم، (افعال) نازل ہونا، اترنا، قیام کرنا، زیارت کرنا، رکب اسم جنس سوار، رکب (س) رکوبا سوار ہونا۔

**ترجمہ:** کجاوؤں سے اتر کر، ہم یہاں سے جدا ہونے والے محبوب کے احترام میں، اس بات سے بچتے ہوئے پیدل چلنے لگے، کہ وہاں سوار ہوکر اتریں۔

**مطلب:** شاعر ممدوح سے اپنے والہانہ لگاؤ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ ہم ممدوح کو واجب الاحترام سمجھتے ہی ہیں، ساتھ ہی ساتھ ممدوح کی ہر چیز ہمارے لیے قابل عزت اور لائق صد احترام ہے، یہی وجہ ہے کہ ممدوح کے جانے کے بعد بھی بقیہ کھنڈرات ہمارے لیے محترم ہیں، اور محبوب سے محبت کا تقاضا بھی یہی ہے، کہ جس سرزمین کو محبوب کی قدم بوسی کا شرف حاصل رہا ہو، وہاں پاؤں پیدل ہی چلا جائے، اس لیے کہ ایسی سرزمین پر سوار ہوکر چلنا نہ صرف احترام ومحبت کے منافی ہے، بلکہ اس جرأت مندانہ اقدام میں دیار حبیب کی اہانت بھی ہے۔

| نَذُمُّ السَّحَابَ الْغُرَّ فِيْ فِعْلِهَا بِهِ | (۴) | وَنُعْرِضُ عَنْهَا كُلَّمَا طَلَعَتْ عَتْبًا |
|---|---|---|

**ترکیب:** نذم فعل با فاعل، السحاب الغر موصوف صفت ہوکر مفعول بہ، في حرف جر، فعل مصدر، مضاف ها کی طرف، به جار مجرور ہوکر فعل کے متعلق، پھر في کا مجرور ہوکر نذم کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ نعرض فعل با فاعل،، عنها جار مجرور ہوکر نعرض کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر جزاء مقدم، کلما حرف شرط، طلعت فعل با فاعل، عتبا مفعول لہ جملہ فعلیہ ہوکر شرط مؤخر، اور جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** نذم، ذم (ن) ذما برا بھلا کہنا، برائی کرنا، السحاب بادل جمع سحب،

سحاب کا واحد سحابة ہے، الغر اصل معنی سفید پیشانی، مراد سفید بادل، واحد أغر ، فعل یہاں ظلم وستم کرنے کے معنی میں ہے، نعرض ، أعرض (افعال) إعراضا ، منہ موڑنا، روگردانی کرنا، طلعت، طلع (ن) طلوعاً روشن اور چمک دار ہونا، طلوع ہونا، عتب ناراضگی، عتب (ن ض) ناراض ہونا، سرزنش کرنا، خفگی ظاہر کرنا۔

**ترجمہ:** خانۂ حبیب کے ساتھ بادلوں کی ستم گری پر، ہم ان کی مذمت کرتے ہیں، اور جب بھی بادل نظر آتے ہیں تو خفگی ظاہر کرنے کے لیے، ہم اُن سے اپنا منہ موڑ لیتے ہیں، (یا اپنا چہرہ پھیر لیتے ہیں)

**مطلب:** شاعر بتانا یہ چاہ رہا ہے کہ محبوب کے مکان سے ہمیں اتنی محبت تھی، کہ اس کی وجہ سے بادلوں سے ہماری ان بن ہوگئی، کیوں کہ سفید بادلوں نے برس کر، دیار حبیب کے تمام باقی ماندہ نشانات مٹا دیئے، اور خانۂ حبیب بھی بادلوں کی اس ظالمانہ کاروائیوں کی زد میں آ گیا اور اس کی بھی تمام علامتیں کالعدم ہوگئیں، اسی لیے ہمیں بادلوں سے اور بالخصوص سفید بادلوں سے چڑھ ہوگئی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی بادل نظر آتے ہیں، تو ہم ناراض ہوکر اپنا منہ پھیر لیتے ہیں، اور بادلوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔

| عَلٰی عینہٖ حَتّٰی یَرٰی صِدْقَھَا کِذْبَا | (۵) | وَمَنْ صَحِبَ الدُّنیَا طَوِیْلاً تَقَلَّبَتْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، من موصولہ، صحب فعل با فاعل، الدنیا مفعول بہ اول، طویلا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ اور مبتدا، تقلبت فعل با فاعل، علی عینہ مرکب اضافی اور جار مجرور ہوکر تقلبت کے متعلق، حتی حرف جر، یری فعل با فاعل، صدقھا ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ اول، کذبا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہوکر مجرور اور تقلبت کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** صحب (س) ساتھ رہنا، طویلا أی زمنا طویلاً ، تقلبت ، تقلب تقلبا ، (تفعل) الٹنا، پلٹنا، تبدیل ہونا، صدق سچائی، صدق (ن) سچ بولنا، کذب جھوٹ، کذب (ض) کذبا جھوٹ بولنا۔

**ترجمہ:** جو شخص عرصۂ دراز تک دنیا میں رہے گا، تو دنیا اس کی نگاہوں میں اتنی بدل جائے گی، کہ اس کی سچائی اس شخص کو جھوٹی لگے گی۔

**مطلب:** یعنی جو لمبے زمانے تک دنیا میں رہ کر، تجربوں کی دنیا سے گذرے گا، اسے دنیا کی پہلی چیزیں بالکل متغیر اور بدلی ہوئی محسوس ہوں گی، اور ایسا احساس ہوگا کہ پہلی تمام رعنائیاں اور حسن و زیبائش کی گلیاں ایک خواب تھیں، اور حقیقت تو وہ ہے، جو اس وقت نظر کے سامنے ہے، مطلب یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ ہم نے یہاں الگ دنیا دیکھی تھی، اور محبوب کے بعد اس دنیا کا نقشہ بدلا ہوا نظر آ رہا ہے۔

| وَكَيفَ التِذاذِي بِالْأَصَائِلِ وَالضُحى | (٦) | إِذَا لَمْ يَعُدْ ذاكَ النَسِيْمُ الَّذِي هَبَّا |
|---|---|---|

**ترکیب**: و مستانف، کیف استفہامیہ خبر مقدم، التذاذ مصدر مضاف ي کی ط ف، ب حرف جر، الأصائل والضحی معطوف علیہ معطوف ہوکر مجرور اور التذاذي کے متعلق، پھر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزاء مقدم، إذا شرطیہ لم یعد فعل، ذاك اسم اشارہ، النسیم موصوف، الذي موصولہ، هَبَّ فعل بافاعل جملہ ہوکر صلہ اور صفت پھر مشار الیہ ہوکر لم یعد کا فاعل، جملہ ہوکر شرط مؤخر، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات**: التذاذ مصدر (افتعال) لذت پانا، لذت محسوس کرنا، الأصائل، واحد أصیل عصر سے مغرب تک کا وقت، الضحی واحد ضحوۃ، چاشت کا وقت، ضحي (س) ضحاءا دھوپ میں نکلنا، یعد عاد (ن) لوٹنا، نسیم، نرم خرام ہوا، خوش گوار ہوا، ابتدائی ہوا، جمع نسام، هب (ن) هبا ہوا چلنا، ہوا بہنا۔

**ترجمہ**: اگر وہ نرم خرام ہوا جو کبھی چلتی تھی، نہیں چلتی، تو میں صبح وشام سے کس طرح لطف اندوز ہوں۔

**مطلب**: شاعر یہ کہنا چاہ رہا ہے، کہ محبوب یہاں سے رخصت ہوا، تو تمام عیش ومسرت کے ذرائع اور لطف اندوزی کے اسباب بھی ختم ہو گئے، جب تک ممدوح یہاں قیام پذیر تھے، ہر طرح کی رونق اور رعنائی تھی، خوش کن مناظر کا مزہ ملتا تھا، اور خوش گوار ہواؤں کی ہوا خوری ہوتی تھی، لیکن اب نہ یہاں ممدوح ہیں اور نہ ہی کسی طرح کی چہل پہل، یہاں تک کہ صبح وشام چلنے والی دل فریب ہوائیں بھی بند ہیں، تو کیوں کر یہاں کی زندگی میں مزہ آئے گا۔

| ذَكَرْتُ بِهٖ وَصلاً كَأَنْ لَمْ أَفُزْ بِهٖ | (٧) | وَعَيشًا كَأَنِّي كُنْتُ أَقْطَعُهُ وَثْبَا |
|---|---|---|
| وَفَتَّانَةَ الْعَيْنَيْنِ قَتَّالَةَ الْهَوٰى | (٨) | إِذَا نَفَحَتْ شَيْخًا رَوَائِحُهَا شَبَّا |

**ترکیب**: (دونوں شعر کی ایک ہی ساتھ ہے) ذکرت فعل بافاعل، به جار مجرور ذکرت کے متعلق، وصلا موصوف، كان یہاں عمل نہیں کرے گا، لم أفز فعل بافاعل، به اسی کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر صفت اور معطوف علیہ، و عاطفہ، عیشا موصوف كأنّ حرف مشبہ بالفعل، ي اس کا اسم، کنت فعل ناقص، انا ضمیر اس کا اسم، اقطع فعل، انا ضمیر ذوالحال، و ثبا حال پھر اقطع کا فاعل، ہٗ مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر کنت کی خبر، پھر جملہ ہوکر كان کی خبر، یہ جملہ اسمیہ ہوکر عیشا کی صفت اور معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، فتانة العینین اور قتالة الهوی دونوں ترکیب اضافی کے بعد

ذوالحال، إذا شرطیہ، نفحت فعل، شیخا مفعول بہ مقدم، روائحھا مرکب اضافی کے بعد فاعل، جملہ ہو کر شرط، شب فعل فاعل جملہ فعلیہ ہو کر جزا، پھر یکے بعد دیگرے حال اور معطوف، اس کے بعد ذکرت کا مفعول بہ اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات** (۷) : ذکرت ، ذکر (ن) ذکراً ، یاد کرنا، وصل (ض) وصلا ملنا، تعلق رکھنا، مراد وصل حبیب ہے، أفز، فاز (ن) فوزا کامیاب ہونا، پانا، عیش مصدر، عاش (ض) زندگی جینا، أقطع ، قطع (ف) قطعا کاٹنا، جدا کرنا، مراد زندگی گذارنا، وثب (ض) وثبا، کودنا، چھلانگ لگانا۔

**حل لغات** (۸) : فتانة صیغۂ مبالغہ، فتنہ انگیز عورت، فتن (ض) فتنة فتنہ کرنا، عینین، عین کا تثنیہ، آنکھ جمع أعین وعیون ، قتالة صیغۂ مبالغہ، قتل (ن) قتلا جان مارنا، نفحت ، نفح (ف) نفحا خوش بو مہکنا، پھیلنا، شیخ بوڑھا، جمع شیوخ وأشیاخ ، روائح واحد رائحة مہک، خوش بو، شب (ض) شباباً جوان ہونا۔

**ترجمہ** (۷) : یہاں مجھے وہ وصل یاد آ گیا، جو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مجھے ملا ہی نہیں، اور وہ زندگی یاد آ گئی، جس کے متعلق ایسا لگتا ہے کہ میں اسے چھلانگ لگا کر جیا کرتا تھا۔

**ترجمہ** (۸) : اور یہاں مجھے فتنہ خیز نگاہوں اور جان لیوا محبت کی مالک وہ حسینہ یاد آ گئی، (جس کا حال یہ تھا) کہ اگر اس کی خوش بو کسی بوڑھے کو لگ جائے، تو اس کی جوانی لوٹ آئے۔ (وہ جوان ہو جائے)

**مطلب** (۷-۸) : شاعر کو محبوب کے ساتھ اس دیارِ یادگار میں گذارا ہوا ہر ہر لمحہ یاد آ رہا ہے، چناں چہ وصال کے متعلق کہتا ہے کہ اتنی جلدی وہ رخصت ہو گیا تھا، ایسا لگتا ہے کہ وصال مجھے نصیب ہی نہیں ہوا تھا، اسی طرح محبوب کی محبت میں بیتے ہوئے زندگی کے وہ خوش گوار ایام بھی یاد آ گئے، جن کو پا کر ہم انتہائی مگن اور مست تھے، اور یہ خیال کر رہے تھے کہ یہ دن کبھی ختم نہیں ہوں گے؛ لیکن وہ ایام بھی اتنے مختصر معلوم ہو رہے ہیں، جیسے کسی چیز کو چھلانگ لگا کر پار کیا اور کہانی ختم ہو گئی، اسی پر بس نہیں، بلکہ نگاہوں کو خیرہ کر کے، عقل و خرد پر چھری رکھ کر اپنے حسن و جمال کا سکہ جمانے والی وہ حسینہ بھی یاد آ رہی ہے، جس کی ہر ہر ادا شرارت سے لبریز تھی اور جسے وہ دیکھ لیا کرتی وہ اسی کا اسیر ہو جاتا، اور تعجب تو اس پر ہے کہ اگر کسی بوڑھے کو اس کے مقناطیسی حسن کی خوش بو لگ جاتی، تو اس کے اندر بھی جوانی کی امنگیں جواں ہو جاتیں اور شرارت و مستی کے جذبات انگڑائیاں لینے لگتے۔

| لَهَا بَشَرُ الدُّرِ الَّذِيْ قُلِّدَتْ بِهِ | (۹) | وَلَمْ أَرَ بَدْراً قَبْلَهَا قُلِّدَ الشُّهُبَا |
|---|---|---|

**ترکیب**: لها جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، بشر مضاف، الدر موصوف، الذي

اسم موصول، قلدت فعل مجہول، هي ضمیر اس کا نائب فاعل، به جار مجرور ہوکر قلدت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، پھر صفت اور مضاف الیہ ہوکر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، لم ار فعل بافاعل، بدراً موصوف، قبلها مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول فیہ، قلد فعل، هو ضمیر مستتر نائب فاعل، الشهب مفعول بہ جملہ فعلیہ ہوکر بدراً کی صفت اور پھر لم أر کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** بشر واحد بشرة ، کھال، ظاہر جلد، الدر موتی جمع دُرَرٌ، قلدت ، قلد تقليدا ، (تفعیل) قلادہ ڈالنا، ہار پہنانا، بدر، ماہ کامل، چودہویں رات کا چاند، جمع بدور، الشهب واحد شهاب ستارہ، تارہ۔

**ترجمہ:** محبوبہ کی کھال ان موتیوں کی ہے، جن کا اسے ہار پہنایا گیا ہے، اور میں نے اس محبوبہ سے پہلے کسی ماہ کامل کو ستاروں کا ہار پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔

**مطلب:** شاعر محبوبہ کے لاجواب حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ اس کا سراپا اتنا پر رونق اور جاذب نظر ہے کہ دیکھنے والوں کی نگاہیں چکرا جاتی ہیں، اور اس کی چمک دمک دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے، کہ وہ سراپا موتی ہی موتی ہے، جہاں سے نور اور روشنی کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں، اور محبوبہ کے گلے کا ہار اتنا دل کش اور حسین ہے کہ بالکل چودہویں رات کا ماہ تمام معلوم ہو رہا ہے اور دیکھنے والا یہ خیال کرتا ہے، کہ بدر کامل نے ستاروں کا ہار پہن کر محبوبہ کی گردن میں بسیرا کر لیا ہے۔

| فَيَا شَوْقُ مَا أَبْقٰى وَيَالِي مِنَ النَّوٰى | (١٠) | وَيَا دَمْعُ مَا أَجْرٰى وَيَا قَلْبُ مَا أَصْبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، یا حرف ندا قائم مقام أدعو فعل کے، شوق منادیٰ اور جملہ ندا، مَا مبتدا، أبقى فعل با فاعل، جملہ ہوکر خبر اور پھر جملہ اسمیہ ہوکر جواب ندا، جملہ ندائیہ ہے، یادمع ما أجرى اور یا قلب ما أصبا کی ترکیب بھی اسی طرح ہے البتہ ويالي من النوى اصل میں ویامن لی یمنعني من ظلم النوىٰ ہے، اس کی ترکیب یہ ہے، و مستانفہ، یا ندائیہ برائے استغاثہ، من مبتدا، لي جار مجرور ہوکر یمنعني فعل کے متعلق، یمنع فعل با فاعل، ن وقایہ، ي متکلم مفعول بہ ہے، من ظلم النوى مرکب اضافی اور جار مجرور ہوکر یمنعني کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر من کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** (واضح رہے کہ یا شوق ، یا دمع اور یا قلب اصل میں یاشوقي، یا دمعي اور یا قلبي ہیں ي متکلم تینوں جگہ سے محذوف ہے) شوق ، جذبہ، امنگ، جمع أشواق ، مَا أبقى صیغۂ تعجب، بَقِيَ (س) باقی رہنا، مصدر بقاء ، النوى فراق، دوری، نوى (ض) نوى دور

ہونا، دمع آنسو، جمع دموع، مَا اجری صیغۂ تعجب، جری (ض) جریا بہنا، جاری ہونا، ما أصبا صیغۂ تعجب، صبا (ن) صبوا مائل ہونا، مشتاق ہونا، پر شوق ہونا۔

**ترجمه:** اے میرے شوق تم کتنے پائے دار ہو، اور کون ہے جو ستم گریٔ فراق سے میری دست گیری کرے، اور اے میرے آنسو تم کتنے رواں ہو، اور اے میرے دل تم کس قدر پر شوق ہو۔

**مطلب:** شاعر فراق کی وجہ سے اپنی اضطراب و بے چینی اور جذبۂ محبت کو سراہتے ہوئے کہتا ہے، کہ بعدِ مسلسل کے باوجود ابھی بھی میرے دل میں آتش عشق بھڑک رہی ہے، تسلسل کے ساتھ سیلاب اشک رواں ہے، اور دل کی دیوانگی ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی، ایسی صورت حال میں بھی کیا کوئی مجھ پر رحم کھاتے ہوئے، فراق کے ظالمانہ پنجوں سے آزاد کر کے وصال کی گھنی چھاؤں میں نہیں کھڑا کر سکتا؟

| وَزَوَّدَنِي فِي السَّيْرِ مَا زَوَّدَ الضَّبَّا | (۱۱) | لَقَدْ لَعِبَ الْبَيْنُ الْمُشِتُّ بِهَا وَبِيْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ل تاکیدیہ، قد برائے تحقیق، لعب فعل، البین المشت موصوف صفت ہوکر فاعل، بها وبي دونوں جار مجرور اور معطوف علیہ معطوف ہوکر لعب کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، زود فعل بافاعل، ن وقایہ، ي متکلم مفعول بہ اول، في السير جار مجرور ہوکر زود کے متعلق، ما موصولہ، زود فعل بافاعل، الضب مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر، صلہ اور زودني کا مفعول بہ ثانی جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** لعِب بالشیٔ (س) لعبا کھیل کرنا، کھیل کی چیز بنانا، البین جدائی، فراق، بان (ض) بَيْنًا جدا ہونا، ظاہر ہونا، المشت، اسم فاعل، شَتَّتَ تشتيا (تفعیل) منتشر کرنا، شیرازہ بکھیرنا، زوّد، تزویداً (تفعیل) توشہ دینا، السير مصدر سار (ض) سيرا چلنا، سفر کرنا، الضب گوہ، سوسار، جمع أضب و أضباب.

**ترجمه:** دوری پیدا کرنے والا فراق میرے اور میری محبوبہ کے ساتھ کھیل کر گیا، اور جدائی نے مجھے زندگی کے سفر میں گوہ والا توشہ دیا۔

**مطلب:** شاعر اپنے پیہم فراق اور وصال کی گم شدگی کو، گوہ کی زندگی سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ جس طرح اپنے سوراخ سے نکلنے کے بعد ایک گوہ حیران و سرگرداں رہتی ہے اور بے انتہا تلاش و جستجو کے بعد بھی اسے اپنے سوراخ کا کوئی سراغ نہیں ملتا، ٹھیک اسی طرح اپنی محبوبہ سے بچھڑنے کے بعد میں بھی آج تک فراق ہی کے سمندر میں غوطہ زن ہوں، جدائی نے ہر طرف سے ایسا احاطہ کر رکھا ہے کہ کنارے تک پہنچنا تو دور کی بات ہے، کنارہ نظر تک نہیں آرہا ہے۔

| يَكُنْ لَيْلُهُ صُبْحًا و مَطْعَمُهُ غَصْبَا | (۱۲) | وَمَنْ تَكُنِ الْأُسْدُ الضَّوَارِي جُدُوْدَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب**: و مستانفہ، من مبتدا شرطیہ، تکن فعل ناقص، الأسد الضواري موصوف صفت ہوکر اس کا اسم، جدودہ مرکب اضافی کے بعد تکن کی خبر، جملہ ہوکر من کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر شرط، یکن فعل ناقص، لیلہ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، مطعمہ مرکب اضافی کے بعد معطوف اور یکن کا اسم، صبحا اور غصبا دونوں اس کی خبر، پھر جملہ ہوکر جزا، اور جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات**: أُسْدٌ واحد أسد شیر، الضواري واحد ضاری خون خوار، درندہ، شکار کا عادی، ضرِی (س) ضرًی شکار کا عادی ہونا، جدود واحد جد آباء واجداد، مطعم کھانے کا ہوٹل، جمع مطاعم ، طعِم (س) طعما کھانا، چکھنا یہاں رزق مراد ہے، غصب بمعنی مغصوب، چھینی ہوئی چیز، غصب (ض) غصبا ، چھیننا، جھپٹنا، زبردستی کوئی چیز لینا۔

**ترجمہ**: وہ شخص جس کے باپ دادا شکار کے رسیا شیر ہوں گے، تو اس کی رات صبح ہوگی اور اس کی خوراک چھینی جھپٹی ہوئی ہوگی۔

**مطلب**: شاعر اپنے ممدوح کی خاندانی شجاعت کو بتا رہا ہے کہ ان کے قدیم آباء واجداد شیر کے مثل شکار کے عادی تھے، اور ہمارے ممدوح بھی انھیں کی روش پر گامزن رہ کر شکار کے رسیا ہیں، اور شیروں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں، جس طرح شکار کو جنگل میں کسی طرح کا کوئی خوف نہیں ہوتا اور وہ اپنی محنت کا تازہ مال کھاتا ہے، اسی طرح ہمارے ممدوح بھی دنیا میں نڈر ہوکر زندگی جی رہے ہیں، اور رات کو دن بنا کر دشمنوں پر حملہ آور ہوتے ہیں اور قوت بازو سے فتح کر کے حاصل کئے ہوئے مال ہی سے اپنی خوراک متعین کرتے ہیں۔

| أَكَانَ تُرَاثًا مَا تَنَاوَلْتُ أَمْ كَسْبَا | (۱۳) | وَلَسْتُ أُبَالِي بَعْدَ إِدْرَاكِيَ الْعُلٰى |
|---|---|---|

**ترکیب**: و مستانفہ، لست فعل ناقص، أنا ضمیر مستتر اس کا اسم، أبالي فعل با فاعل، بعد مضاف، إدراك مصدر مضاف ہے اپنے فاعل ي کی طرف، العلى إدراك کا مفعول بہ پھر شبہ جملہ فعلیہ ہوکر بعد کا مضاف الیہ اور أبالي کا مفعول فیہ، أ ہمزۂ استفہام، کان فعل ناقص، تراثا معطوف علیہ، أم عاطفہ، کسبا معطوف پھر کان کی خبر مقدم، ما موصولہ، تناولت فعل با فاعل جملہ ہوکر صلہ اور کان کا اسم، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر أبالي کا مفعول بہ، یہ سب جملہ ہوکر لست کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: أبالي ، بال الأمرو به مبالاة (مفاعلة) پرواہ کرنا، إدراك مصدر (افعال) پانا، حاصل کرنا، العلى بلندی، علا (ن) علوا بلند ہونا، غالب ہونا، تراث، وراثت،

مال موروث، ورث (س) ورثا وارث ہونا، تناولت پانا، حاصل کرنا (تفاعل) کسب کمائی، کسب (ض) کسبا کمانا۔

**ترجمہ:** حصول بلندی کے بعد مجھے اس کی قطعاً پرواہ نہیں رہتی، کہ جو کچھ مجھے ہم دست ہوا ہے، وہ مال موروث ہے، یا میری اپنی کمائی ہے۔

**مطلب:** یعنی میرا مقصد رفعت وعظمت کے ستاروں پر کمندیں ڈالنا ہے، حصول بلندی کی خاطر میں ہر پرخار وادی سے گذر جاؤں گا اور کامیابی کی منزلوں کو پالینے کے بعد مجھے اس کی قطعاً کوئی فکر نہیں ہوگی کہ یہ عظمتیں میری اپنی جد وجہد سے ہاتھ لگی ہیں، یا باپ دادا کی وراثت میں ملی ہیں۔

| كَتَعْلِيمِ سَيْفِ الدَّوْلَةِ الطَّعْنَ والضَّرْبَا | (۱۴) | فَرُبَّ غُلَامٍ عَلَّمَ الْمَجْدَ نَفْسَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** رُبَّ کا مدخول ہمیشہ مبتدا ہوتا ہے اور مابعد اس کی خبر، رب غلام مرکب اضافی کے بعد مبتدا، علم فعل با فاعل، المجد مفعول بہ اول، نفسہ مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ ثانی، ك حرف جر برائے تشبیہ، تعلیم مصدر اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے، سیف الدولۃ ترکیب اضافی کے بعد فاعل، الطعن و الضربا معطوف علیہ معطوف ہو کر مصدر کا مفعول بہ، شبہ جملہ ہو کر ك کا مجرور اور علم کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** غلام، نوجوان لڑکا، جمع غلمان، علم تعلیما (تفعیل) سکھلانا، الطعن، طعن (ف) نیزہ مارنا، مجد بزرگی، شرافت، مجد (ن) مجداً بزرگ ہونا، الضرب مصدر مارنا (ض) مراد تلوار سے مارنا۔

**ترجمہ:** بہت سے نوجوان اپنی ذات کو ازخود شرف وعزت کی تعلیم دیتے ہیں، جیسا کہ سیف الدولۃ نے اپنے آپ کو نیزہ بازی اور شمشیر زنی کی تعلیم دے رکھی ہے۔

**مطلب:** شاعر اپنی عزت وشرافت کا ڈھول بجاتے ہوئے کہتا ہے، کہ میری طرح اور بھی بہت سے شرافت پسند نوجوان ازخود بڑائی اور بزرگی سیکھ لیتے ہیں اور یہ چیز حاصل کرنے کے لیے انھیں کسی استاد کا دروازہ نہیں کھٹکھٹانا پڑتا، بلکہ عموماً یہ چیز فطرتاً ودیعت کردی جاتی ہے، جیسے سیف الدولۃ کو فطری طور پر شجاعت وجواں مردی وراثت میں ملی ہے، اور اسے حاصل کرنے کے لیے ممدوح کو کسی تعلیم اور ٹریننگ کی ضرورت نہیں پڑی۔

| كَفَاهَا فَكَانَ السَّيْفَ وَالْكَفَّ وَالْقَلْبَا | (۱۵) | إِذَا الدَّوْلَةُ اسْتَكْفَتْ بِهِ فِي مُلِمَّةٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذَا کا مدخول فعل ہوتا ہے اس لیے إذا کے بعد استکفت فعل محذوف مقدر مانا

جائے گا، ترکیب یہ ہوگی، إذا شرطیہ استفکت فعل محذوف فعل، الدولة فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر مبدل منہ، استکفت فعل با فاعل، به اور في ملمة دونوں جار مجرور ہوکر فعل کے متعلق جملہ خبریہ ہوکر بدل اور شرط، کفی فعل با فاعل، ها مفعول بہ جملہ فعلیہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ف برائے نتیجہ، کان فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اس کا اسم، السیف الخ معطوف علیہ معطوف ہوکر خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** دولة حکومت، ملک، جمع دُول ، استکفت (استفعال) مدد طلب کرنا، ملمة حادثہ، ناگہانی مصیبت، ألم إلماما (افعال) اچانک اترنا، نازل ہونا، کف ہتھیلی، جمع اکف واکفاف .

**ترجمہ:** جب ملک کسی ناگہانی حادثے میں سیف الدولۃ سے مدد طلب کرتا ہے، تو وہ تلوار، ہتھیلی اور دل سب کے ساتھ اس کی دست گیری کرتے ہیں۔

**مطلب:** یعنی جب بھی ملک کسی مصیبت سے دوچار ہوکر، سیف الدولۃ کو مدد کے لیے آواز دیتا ہے، تو ممدوح اس کی آواز کو شرف قبولیت سے نوازتے ہیں، اور جان و مال اور آلات جنگ سے لیس ہوکر میدان میں کود پڑتے ہیں، چناں چہ شمشیر زنی کے لیے تلوار بھی ساتھ رکھتے ہیں، نیزہ بازی کے لیے ہتھیلی کو فارغ رکھتے ہیں اور ہر طرح کے دشمنانہ وار سے نمٹنے کے لیے جواں عزائم اور پختہ مقاصد کے حامل دل کو بھی تیار رکھتے ہیں۔

| فَكَيْفَ إِذَا كَانَتْ نَزَارِيَّةً عُرْبَا | (١٦) | تُهَابُ سُيُوْفُ الْهِنْدِ وَهِيَ حَدَائِدٌ |
|---|---|---|

**ترکیب:** تهاب فعل مجہول، سیوف الهند مضاف مضاف الیہ ہوکر ذوالحال، و حالیہ، ھي مبتدا، حدائد خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال اور تهاب کا نائب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، کیف خبر مقدم، إذا ظرفیہ محضہ، کانت فعل ناقص، ھي ضمیر مستتر اس کا اسم، نزاریة خبر اول، عربا خبر ثانی، جملہ فعلیہ ہوکر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تهاب ، هاب (س) هيبة ڈرنا، خوف کھانا، حدائد ، واحد حدید لوہا، نزارية عرب کا مشہور قبیلہ، نزار بن معد بن عدنان، یہ قبیلہ اپنی شجاعت اور جواں مردی میں ضرب المثل تھا، عربا واحد عربي خالص عربی۔

**ترجمہ:** ہندی تلواروں سے خوف کھایا جاتا ہے (یا ہندی تلواروں کا رعب طاری رہتا ہے) حالاں کہ وہ صرف لوہا ہوتی ہیں، تو خوف کا کیا عالم ہوگا، اگر تلواریں نزاری اور خالص عربی ہوں۔

**مطلب:** شاعر سیف الدولۃ کی دلیری اور بہادری کو بتارہا ہے، کہ جب ایک آدمی ہندوستانی

لوہے کی تلوار چمکاتا ہوا نکلتا ہے اور لوگ اس کی ہیبت سے ڈرے رہتے ہیں، تو آپ خود فیصلہ کیجئے کہ ہمارے ممدوح میدان کارزار میں جب خالص عربی اور نزاری تلوار لے کر نکلتے ہیں، اس وقت لوگوں کے خوف وحراست کا کیا عالم ہوتا ہوگا۔

| فَكَيْفَ إِذَا كَانَ اللُّيُوْثُ لَهُ صَحْبَا | (۱۷) | وَيُرْهَبُ نَابُ اللَّيْثِ وَاللَّيْثُ وَحْدَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، یرھب مجہول، ناب مضاف، اللیث ذوالحال، و حالیہ، اللیث مبتدا، وحدہ مرکب اضافی ہوکر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال، پھر مضاف الیہ ہوکر نائب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، کیف خبر مقدم، إذا ظرفیہ، کان فعل ناقص، اللیوث اس کا اسم، صحبا اس کی خبر، لہ جار مجرور ہوکر کان کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یرھب، رَھِبَ (س) رھبا ورھبۃ ڈرنا، خوف کھانا، ناب نوکیلا، دانت، جمع أنیاب، اللیث جمع لیوث شیر، صحب واحد صاحب دوست، ساتھی، صحب (س) صحبۃ ساتھ رہنا۔

**ترجمہ:** شیر کے دانتوں سے ڈرا جاتا ہے، جب کہ شیر تنہا ہوتا ہے، تو خوف کی کیا کیفیت ہوگی، جب شیر کے ساتھی بھی شیر ہوں۔

**مطلب:** شاعر سیف الدولۃ اور اس کے شیر دل لشکر کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ جب لوگ اکیلے شیر اور اس کے دانت کو دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں، تو اس لشکر جرار کے بارے میں کیا خیال ہے، جس کا قائد (سیف الدولۃ) بھی شیر ہے اور جس کے جاں باز سپاہی (اہل نزار) بھی شیر صفت ہیں، یعنی دنیا کی کوئی طاقت اس لشکر سے پنجہ آزمائی نہیں کرسکتی ہے۔

| فَكَيْفَ بِمَنْ يَغْشَى الْبِلَادَ إِذَا عَبَّا | (۱۸) | وَيُخْشَى عُبَابُ الْبَحْرِ وَهُوَ مَكَانَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، یخشی فعل مجہول، عباب مضاف، البحر ذوالحال، و حالیہ، ھو مبتدا، مکانہ مضاف مضاف الیہ ہوکر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر حال، پھر مضاف الیہ ہوکر نائب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، کیف خبر مقدم، ب حرف جر، من موصولہ، یغشی فعل با فاعل، البلاد ذوالحال، إذا ظرفیہ محضہ، عبا فعل با فاعل جملہ ہوکر حال اور یغشی کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ اور ب کا مجرور پھر الظن مصدر محذوف کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یخشی (س) خشیۃ ڈرنا، خوف کھانا، عباب، موج، پانی کی لہر، تیز دھارا، عبّ (ن) عبا وعبابا موج مارنا، البحر سمندر، جمع بحار، بحور، ابحر، یغشی غشی

(س) غشیا وغشیانا ، ڈھانپنا،گھیرنا، البلاد واحد بلد ،شہر،لیکن اب بلاد کا استعمال ملکوں کے لیے ہوتا ہے،شہر کے لیے مدینة اور مدن ہے۔

**ترجمه:** سمندر کی موجوں سے ڈرلگتا ہے، جب کہ سمندر اپنی جگہ پر رہتا ہے،تو اس شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے، جو موجزن ہو کر تمام ممالک پر محیط ہو جایا کرتا ہے۔

**مطلب:** یعنی سمندر اپنی جگہ ساکت رہتا ہے، پھر بھی ساحل پر کھڑے لوگوں پر، اس کی لہروں سے لرزہ طاری ہو جاتا ہے،اور وہ ہمیشہ چوکس رہتے ہیں کہ کہیں لہروں کی لپیٹ میں نہ آ جائیں،اور سیف الدولۃ تو ممالک کے سینوں میں گھس کر حملہ آور ہوتے ہیں،اور ان کے لشکر کی طوفانی موجیں ساری آبادی کو اپنی زد میں لے لیتی ہیں،تو بتایئے سمندرِ ممدوح کی اس طوفانی لہروں سے لوگوں کے دلوں میں کتنا خوف وخشیت ہوگی۔

| لَهُ خَطَرَاتٌ تَفْضَحُ النَّاسَ وَالْكُتُبَا | (۱۹) | عَلِيمٌ بِأَسْرَارِ الدِّيَانَاتِ وَاللُّغٰى |
|---|---|---|

**ترکیب:** علیم صفت مشبہ، ب حرف جر، أسرار مضاف، الدیانات و اللغی معطوف علیہ معطوف ہو کر مضاف الیہ اور ب کا مجرور پھر علیم کے متعلق،شبہ جملہ ہو کر مبتدا محذوف هو کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، له جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، خطرات موصوف، تفضح فعل با فاعل، الناس اور الکتبا دونوں مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر صفت اور مبتدا موخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أسرار واحد سر راز، پوشیدہ بات، الدیانات واحد دیانة مذہب، دین، دھرم، اللّغی واحد لغة زبان، بولی، خطرات واحد خطرة افکار و خیالات، تفضح ، فضح (ف) فضحا رسوا کرنا،عیب ظاہر کرنا، الکتب واحد کتاب ،کتاب، الناس سے مراد یہاں جان کار، عالم، باخبر۔

**ترجمه:** سیف الدولۃ ادیان و مذاہب اور زبانوں کے رازوں سے بخوبی واقف ہے،اس کے بہت سے افکار و خیالات علماء اور کتابوں کے لیے باعث رسوائی ہیں۔

**مطلب:** شاعر اس شعر میں اپنے ممدوح کی فکری لیاقت اور اس کی علمی قابلیت کا تذکرہ کر رہا ہے، کہ سیف الدولۃ سے ادیان و مذاہب اور زبان و بیان کا کوئی پوشیدہ راز مخفی نہیں ہے؛ادیان و مذاہب کی باریکیوں اور اقوام عالم میں رائج بولیوں پر، انھیں کامل دست گاہ حاصل ہے،اور وہ ایسے اونچے افکار و تصورات کے مالک ہیں جہاں تک اہل علم کی رسائی ممکن ہی نہیں ہے،فکری پرواز میں ان کی مہارت تامہ کے سامنے،تمام کتابوں کے ذخیرے اور معلوماتی اسباب و وسائل نے ہتھیار ڈال کر ممدوح کی صلاحیتوں کا لوہا مان لیا ہے۔

| بِهِ تُنْبِتُ الدِّيْبَاجَ وَالْوَشْيَ وَالْعَصَبَا | (٢٠) | فَبُوْرِكْتَ مِنْ غَيْثٍ كَأَنَّ جُلُوْدَنَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف نتیجیه ، بورکت فعل مجہول، انت ضمیر مستتر ممیز، من حرف جر، غیث موصوف، کان حرف مشبہ بالفعل، جلودنا مضاف مضاف الیہ ہوکر اس کا اسم، به جار مجرور تنبت کے متعلق، تنبت فعل بافاعل، الدیباج والوشي والعصبا معطوف علیہ معطوف ہوکر تنبت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر کان کی خبر، جملہ ہوکر صفت اور من کا مجرور، پھر تمیز اور بورکت کا نائب فاعل جملہ فعلیہ خبریہ دعائیہ ہے۔

**حل لغات:** بورکت (مفاعلۃ) برکت کی دعا دینا، غیث، بارش، بادل، جمع غیوث واغیاث ، جلود واحد جلد ، کھال، چمڑا، تنبت (افعال) اُگانا، پیدا کرنا، دیباج ، وہ کپڑا جس کا تانا بانا دونوں ریشم کا ہو، جمع دیابیج ، ودیابج ، الوشي منقش، جمع وشاء ، العصب ، ایک قسم کی یمنی چادر، اس کا تثنیہ اور جمع غیر مستعمل ہے۔

**ترجمه:** اے ابر کرم! تمہیں برکت سے نوازا جائے ، ایسا لگتا ہے کہ ہماری کھالیں اسی باران رحمت کی بدولت ریشم، منقش کپڑے اور یمنی چادریں اگاتی ہیں۔

**مطلب:** متنبی سیف الدولۃ کو برکت اور زیادتی اموال کی دعا دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ اللہ پاک آپ کی تمام چیزوں میں خیر وبرکت عطا فرمائیں؛ اس لیے کہ آپ کی ذات والا صفات، ہم غریبوں کے لیے ابر کرم کی حیثیت رکھتی ہے، اور جس طرح آسمان سے نازل ہونے والی بارش سے ہر خاص وعام مستفید ہوتے ہیں، ٹھیک اسی طرح آپ کے عطایا کی باران رحمت سے ہم درباریوں کی روزی روٹی چلتی ہے، چوں کہ ہمیشہ آپ ہمیں نوازتے رہتے ہیں اور آپ کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی طرح کی کمی نہیں محسوس ہوتی؛ اس لیے ایسا لگتا ہے کہ بیش قیمت لباس اور عمدہ قسم کی چادریں یہ سب آپ کے ابر کرم کا فیض اور ہمارے جسم کی پیداوار ہیں۔

| وَمِنْ هَاتِكٍ دِرْعًا وَمِنْ نَاشِرٍ قُصبَا | (٢١) | وَمِنْ وَاهِبٍ زَجْلاً وَمِنْ زَاجِرٍ هَلاً |
|---|---|---|

**ترکیب:** ومن واهب سے پہلے بورکت فعل محذوف ہے، اس میں انت کی ضمیر ممیز، من حرف جر، واهب اسم فاعل، زجلا یہ موصوف عطاء محذوف کی صفت ہے، پھر واهب کا مفعول لہ، اور شبہ جملہ ہوکر من کا مجرور ہوکر انت کی تمیز اول، یہی ترکیب دیگر جملوں میں بھی ہے، البتہ هلا کا موصوف صدقا ، درعا کا موصوف بشرا ، اور قصبا کا موصوف نشرا محذوف مانا جائے گا اور تینوں بھی پہلے کی طرح انت کی تمیز ہوں گے، پھر بورکت کا نائب فاعل اور جملہ فعلیہ دعائیہ ہے۔

**حل لغات:** واهب اسم فاعل، وهب (ف) وهبا وهبة دینا، ہبہ کرنا، یا عوض دینا، زجلا ، بہت،کثیر، زجُل (ک) جزالة کثیر ہونا، زیادہ ہونا، زاجر ڈانٹنے والا، مراد ہانکنے والا، زجر (ن ض) ڈانٹنا، هلا اسم صوت، وہ آواز جو گھوڑے کو ہانکنے کے لیے نکالی جاتی ہے، هاتك ، هتك (ض) هتكا پھاڑنا، چیرنا، درع زرہ جمع دروع ، ناشر، نشر (ن) نشرا ، بکھیرنا، پھیلانا، قصب آنت، جمع أقصاب وقُصب .

**ترجمه:** اور اے بہت بڑے داتا، اور گھوڑوں کو تیز ہنکانے والے، اور زرہوں کو چاک کرنے والے اور آنتوں کو پھاڑنے والے (اللہ آپ کو برکت عطا کریں)

**مطلب:** شاعر اپنے ممدوح کے اوصاف حمیدہ اور صفات مشہورہ کو شمار کر کے، ان تمام کے لیے خیر و برکت کی دعائیں کر رہا ہے، کہ اللہ کرے آپ تا حیات عطیہ گذار بنے رہیں، اور پوری زندگی گھوڑوں کو ہانکتے ہوئے، زرہوں کو چاک کر کے آنتوں کو چیرتے ہوئے میدان جنگ میں ڈٹے رہیں، تاکہ دشمنوں کا صفایا ہو، اور ان سے ملنے والے اموال غنائم میں ہم سب کا بھی حصہ ہو۔

| وَأَنَّكَ حِزْبُ اللّٰهِ صِرْتَ لَهُمْ حِزْبَا | (۲۲) | هَنِيئًا لِأَهْلِ الثَّغْرِ رَأْيُكَ فِيهِمِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** هنيئًا مصدر، ل حرف جر، أهل الثغر مرکب اضافی ہو کر مجرور اور هنيئًا کے متعلق، رأيك مضاف مضاف الیہ ہو کر هنيئا کا فاعل، فيهم جار مجرور هنيئاً کے متعلق، پھر یہ مفعول لہ ہے، أهني فعل محذوف کا جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ومستانفہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، یا محذوف حرف ندا، حزب الله (اگر حزب الله کو منصوب پڑھیں، تو یہ أنك کے کاف سے بدل بھی بن سکتا ہے) ترکیب اضافی کے بعد منادی اور ان کی خبر اول، صرت فعل ناقص، أنت اس کا اسم، لهم جار مجرور صرت کے متعلق حزبا اس کی خبر، جملہ ہو کر ان کی خبر ثانی جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** هنيئًا مبارک بادی، هنأ ، تهنية مبارک باد دینا (تفعیل) مجرد (س) الثغر سرحد، جمع ثغور، رأي رائے، مشورہ، جمع آراء، حزب، جماعت، جمع أحزاب، مراد معین جماعت۔

**ترجمه:** اہل سرحد کے لیے یہ بات قابل مبارک ہے، کہ انھیں آپ کی رائے حاصل ہے، اور (یہ بات بھی مبارک ہو) یہ کہ اے اللہ کی جماعت آپ ان کے لیے جماعت بن گئے ہیں۔

**مطلب:** شاعر سرحد والوں کو مبارک باد دے رہا ہے، کہ ان کی خوش بختی ہے، جو وہ آپ کے گراں قدر مشوروں سے پاکیزہ اور خوش حال زندگی گذار رہے ہیں، اور آپ کی موجودگی میں انھیں کسی طرح کا کوئی خوف نہیں ہے؛ اس لیے کہ آپ کو خدائی گروہ کی طاقت وتوانائی حاصل ہے، اور آپ ان عالی

قدر افراد کی جماعت میں ہیں، جن سے ڈر کر شکست بھی خوف شکست سے راہ فرار اختیار کر لیتی ہے، سرحد والوں نے آپ کا انتخاب کیا کیا، وہ ہر طرح کی ذلت ورسوائی سے نجات پا گئے۔

| وَأَنَّكَ رُعْتَ الدَّهْرَ فِيْهَا وَرَيْبَهُ | (۲۳) | فَإِنْ شَكَّ فَلْيُحْدِثْ بِسَاحَتِهَا خَطْبَا |
|---|---|---|

**ترکیب**: و عاطفہ، أن حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، رعت فعل با فاعل، الدهر معطوف علیہ، فیها جار مجرور ہوکر رعت کے متعلق، و عاطفہ، ریبه مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف اور رعت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر أن کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، إن شرطیہ، شك فعل فاعل جملہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، یحدث فعل بافاعل، بساحتها ترکیب اضافی اور جار مجرور کے بعد یحدث کے متعلق، خطبا مفعول بہ جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات**: رعت ، راع (ن) روعًا ڈرانا، دہشت زدہ کرنا، الدهر زمانہ، جمع دهور، ریب ، راب (ض) ریبا شک میں ڈالنا، کوئی ناپسند بات دیکھنا، مراد حادثہ، یحدث (افعال) پیدا کرنا، رونما کرنا، ساحة میدان جمع ساحات مراد روئے زمین، خطب حادثہ، پریشانی، جمع خطوب .

**ترجمه**: اور (یہ بات بھی اہل سرحد کو مبارک ہو کہ) آپ نے دنیا میں زمانہ اور اس کے حوادثات کو دہشت زدہ کر دیا ہے، اگر زمانے کو اس میں ذرا بھی شبہ ہو، تو روئے زمین پر کوئی حادثہ رونما کر کے دیکھے۔

**مطلب**: یعنی سیف الدولة نے اہل سرحد کی نصرت واعانت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے، بلکہ ہر قسم کی مدد کر کے انھیں آفات ومصائب اور زمانے کے حوادثات سے محفوظ و مامون کر دیا ہے، اور اب زمانے میں یہ ہمت نہیں ہے کہ سرحد والوں کو ترچھی نگاہ سے دیکھے؛ اس لیے کہ آج بھی انھیں ممدوح کی حمایت اور اُن کا تعاون حاصل ہے، اگر زمانے کو اہل سرحد کے مامون ہونے میں ذرا بھی شک ہے، تو وہ کوئی نیا حادثہ کر کے تو دیکھے، سیف الدولة اس بار زمانے کا نام ونشان ہی مٹا دیں گے۔

| فَيَوْمًا بِخَيْلٍ تَطْرُدُ الرُّوْمَ عَنْهُمْ | (۲۴) | وَيَوْمًا بِجُوْدٍ تَطْرُدُ الْفَقْرَ وَالْجَدْبَا |
|---|---|---|

**ترکیب**: ف تفصیلیہ، یوماً تطرد کا مفعول فیہ مقدم ہے، بخیل اور عنهم دونوں جار مجرور ہوکر تطرد کے متعلق، تطرد فعل بافاعل، الروم مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، یوما مفعول فیہ مقدم، بجود جار مجرور تطر کے متعلق، تطرد فعل بافاعل، الفقر و الجدبا معطوف علیہ ہوکر تطرد کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** خیل گھوڑے، جمع خیول واخیال، تطرد، طرد (ن) طردا، بھگانا، دھتکارنا، جود، بخشش، سخاوت، جاد (ن) جودا سخاوت کرنا، الفقر، محتاجی، مفلسی، فقُرَ (ک) فقرا، مفلس ہونا، محتاج ہونا، الجدب قحط، خشک سالی، جدب (ن ض) جدبا، قحط زدہ ہونا

**ترجمہ:** چناں چہ کسی دن آپ گھوڑوں کے ذریعے، اہل سرحد سے رومیوں کو مار بھگاتے ہیں، اور کسی دن اپنی کرم گستری کا جلوہ دکھا کر، ان کی مفلسی اور قحط سالی کو دور کرتے ہیں۔

**مطلب:** شاعر سیف الدولۃ کی جانب سے اہل سرحد پر ہونے والے انعامات ونوازشات کا تفصیلی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ جب بھی اہل روم سرحد والوں پر حملہ کر کے، انھیں مبتلائے مصیبت کرنا چاہتے ہیں، تو ممدوح محترم سینہ سپر ہو کر ان کا مقابلہ کرتے ہیں، اور رومیوں کو بھگا کر ہی دم لیتے ہیں، اسی طرح اگر اہل سرحد پر مفلسی اور محتاجی آتی ہے، تو اس وقت بھی سیف الدولۃ اپنی فیاضی وکرم گستری سے ان کی یہ پریشانی دور کرتے ہیں۔

| وَأَصْحَابُهُ قَتْلٰى وَأَمْوَالُهُ نُهْبٰى | (۲۵) | سَرَايَاكَ تَتْرٰى وَالدُّمُسْتُقُ هَارِبٌ |
|---|---|---|

**ترکیب:** سَرَاياك مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، تترى فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، بقیہ شعر میں بھی مبتدا خبر کی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** سرایا فوجی دستے، واحد سرية، تترى، اصل میں وترى تھا، مسلسل آنے والی چیز، قرآن کریم میں ہے "ثم أرسلنا رسلنا تترى" دمستق روم کا سپہ سالار تھا، هارب بھاگنے والا، هرب (ن) هربا بھاگنا، قتلٰى قتيل کی جمع ہے، مقتول، قتل (ن) قتلا جان سے مارنا، نهبى بمعنی منهوب لوٹا ہوا، نهب (س ف) نهبا لوٹنا۔

**ترجمہ:** آپ کے فوجی دستے مسلسل چل رہے ہیں، (یا آگے بڑھ رہے ہیں) اور دمستق بھاگ رہا ہے، اس کے ساتھی مارے جارہے ہیں اور اس کے مال میں لوٹ مچی ہوئی ہے۔

**مطلب:** شاعر رومیوں کے خلاف لڑی جانے والی کام یاب جنگ کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ جب اہل روم کا لشکر سرحد والوں پر حملہ کرنے کے لیے آیا، تو سیف الدولۃ اور ان کے عالی حوصلہ سپاہیوں نے آگے بڑھ بڑھ کر اُن کا صفایا کیا، اور اتنی تاریخی جنگ لڑی کی سالار قافلہ دمستق فوجیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑا ہوا، بھاگتے ہوئے اسے یہ احساس بھی ہوا، کہ اس کے سپاہیوں کا قتل عام ہو رہا ہے، اور اس کے لشکر کا تمام ساز وسامان سیف الدولۃ اور ان کے جاں باز سپاہیوں نے اپنا لیا ہے، لیکن پھر بھی اس نے اپنی فکر کی اور جان بچانے میں ہی عافیت سمجھی۔

| وَأَدْبَرَ إِذْ أَقْبَلْتَ يَسْتَبْعِدُ الْقُرْبَا | (٢٦) | أَتَى مَرْعَشًا يَسْتَقْرِبُ الْبُعْدَ مُقْبِلًا |
|---|---|---|

**ترکیب:** اتی فعل، هو ضمیر ذوالحال، مرعشا مفعول بہ، یستقرب فعل، هو ضمیر ذوالحال، البعد یستقرب کا مفعول بہ، مقبلا حال اور یستقرب کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر پھر حال اور اتی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، أدبر فعل، هو ذوالحال، یستبعد فعل با فاعل، القربا مفعول بہ جملہ ہوکر حال پھر أدبر کا فاعل، إذ ظرفیہ مضاف، أقبلت فعل فاعل جملہ ہوکر مضاف الیہ اور أدبر کا مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مرعش جہاں سیف الدولۃ کا قلعہ تھا، یستقرب (استفعال) قریب سمجھنا، نزدیک خیال کرنا، البعد دوری، مسافت جمع أبعاد، بعد (ک) دور ہونا، مقبلا متوجہ ہوتے ہوئے، آتے ہوئے، أقبل سامنے آنا، آگے بڑھنا (افعال) أدبر إدبارا (افعال) پشت پھیر کر بھاگنا، یستبعد (استفعال) دور سمجھنا، القرب، نزدیکی، قرب (ک) نزدیک ہونا۔

**ترجمہ:** دمستق مرعش آتے وقت مسافت کو نزدیک سمجھتے ہوئے آیا، لیکن جب آپ تشریف لائے تو وہ، نزدیکی کو دوری سمجھتے ہوئے پشت پھیر کر بھاگ کھڑا ہوا۔

**مطلب:** یعنی جس وقت دمستق مرعش پر حملہ کرنے آرہا تھا، تو انتہائی چاق وچوبند اور بلند حوصلہ دکھائی دے رہا تھا، اور فتح مندی کی امنگوں نے، مرعش کی مسافت کو بھی اس کی نگاہ تصور میں قریب کر رکھا تھا، لیکن جب سیف الدولۃ نے اپنے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہوکر اسے مات دی ہے، تو وحشت زدہ ہوکر بدحواسی کے عالم میں پشت پھیر کر بھاگا اور وہ منزل جسے وہ قریب خیال کر رہا تھا، انتہائی دور محسوس ہونے لگی۔

| وَيَقْفُلُ مَنْ كَانَتْ غَنِيمَتُهُ رُعْبَا | (٢٧) | كَذَا يَتْرُكُ الْأَعْدَاءَ مَنْ يَكْرَهُ الْقَنَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** کذا یترك کا مفعول مطلق مقدم، یترك فعل، الأعداء مفعول بہ مقدم، من موصولہ، یکرہ فعل با فاعل، القنا مفعول بہ جملہ فعلیہ ہوکر، صلہ اور یترك کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، یقفل فعل، من موصولہ، کانت فعل ناقص، غنیمته مضاف مضاف الیہ ہوکر اس کا اسم، رعبا خبر جملہ ہوکر صلہ اور یقفل کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یترك (ن) چھوڑنا، الأعداء واحد عدو دشمن، یکرہ (س) ناپسند کرنا، القنا نیزے، واحد قناة، یقفل، قفل (ن) قفلا واپس ہونا، لوٹنا، غنیمت، مال غنیمت، جمع غنائم، رعب خوف، دبدبہ رعَبَ (ف) ڈرنا، خوف کھانا۔

**ترجمہ**: نیزوں کو برداشت نہ کر سکنے والا اسی طرح دشمنوں کو چھوڑ بھاگتا ہے، اور وہ شخص جسے مال غنیمت میں دہشت ہاتھ آتی ہے، الٹے پاؤں پیچھے لوٹ جاتا ہے۔

**مطلب**: یعنی جس طرح دمستق کو شکست ہوئی اور میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا، بالکل یہی حال اس شخص کا بھی ہوگا، جس کے اندر نیزوں کا وار برداشت کرنے کی سکت نہ ہوگی، اور وہ بزدل انسان جو اپنے مدمقابل سے ڈر جاتا ہے اور اس کے دل میں حریف کا رعب سما جاتا ہے، تو جنگ میں مال غنیمت کے بجائے، اسے وحشت و دہشت ہاتھ لگتی ہے، اور مرعوب ہو کر الٹے پاؤں واپس لوٹ جاتا ہے۔

| صُدُوْرَ الْعَوَالِي وَالْمُطَهَّمَةَ الْقُبَّا | (۲۸) | وَهَلْ رَدَّ عَنْهُ بِاللُّقَانِ وُقُوْفُهُ |
|---|---|---|

**ترکیب**: و مستانفہ، هل استفہامیہ، رد فعل، عنه اور باللقان دونوں جار مجرور ہو کر رد کے متعلق، وقوفه مضاف مضاف الیہ ہو کر رد کا فاعل، صدور العوالي مرکب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، المطهمة اور القبا یہ دونوں الخيل موصوف محذوف کی صفت ہیں، پھر معطوف ہو کر رد کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ استفہامیہ ہے۔

**حل لغات**: رد (ن) رَدًّا لوٹانا، پھیرنا، اللقان روم کی سرحد کا نام، وقوف مصدر، وقف (ض) ٹھہرنا، رکنا، قیام کرنا، صدور، واحد صدر سینہ، مراد نوک، العوالي، واحد عالية وہ نیزہ جس کا تہائی حصہ لکڑی میں گھسا ہو، المطهمة، صحت مند، خوب صورت، طَهَّمَ (تفعیل) موٹا کرنا، القُبَّ واحد أقب پتلی کمر والا، سڈول پیٹ والا۔

**ترجمہ**: کیا لقان میں دمستق کے قیام نے، نیزوں کی نوکوں اور پتلی کمر والے گھوڑوں کو اس سے باز رکھا؟

**مطلب**: شاعر یہ بتانا چاہ رہا ہے کہ سیف الدولۃ نے دمستق کو شکست دے کر صرف مرعش سے ہی نہیں بھگایا بلکہ روم کی سرحد تک اس کا پیچھا کرتے رہے، اور جب دمستق نے لقان میں جا کر پناہ لی تو وہاں بھی ممدوح کے نیزے دمستق پر برستے رہے، اور سیف الدولۃ کے تیز رفتار گھوڑے برابر اس کا تعاقب کرتے رہے، یعنی میدان جنگ سے بھاگنے کے باوجود بھی دمستق کو راحت کی سانس نہیں نصیب ہوئی۔

| كَمَا يَتَلَقَّى الْهُدْبُ فِي الرَّقْدَةِ الْهُدْبَا | (۲۹) | مَضَى بَعْدَ مَا الْتَفَّ الرِّمَاحَانِ سَاعَةً |
|---|---|---|

**ترکیب**: مضى فعل بافاعل، بعد مضاف، ما مصدریہ، التف فعل، الرماحان فاعل، ساعة مفعول فیہ، جملہ ہو کر بعد کا مضاف الیہ اور مضى کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، كما برائے تشبیہ، يتلقى فعل، الهدب فاعل، في الرقدة جار مجرور يتلقى کے متعلق، الهدبا اس کا

مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مضی (ض) گذرنا، یہاں مراد بھاگنا، التف التفافا (افتعال) باہم ملنا، گتھم گتھا ہونا، رماحان، رمح کا تثنیہ نیزہ، یتلقی (تفعل) قاعدے سے ملنا، الھدب پلکوں کا سرا، جمع أھداب، الرقدۃ نیند، رقد (ن) رقدا ورقدۃ سونا، محوخواب ہونا۔

**ترجمہ:** دونوں فریقوں کے نیزوں کی گتھم گتھی کے تھوڑی ہی دیر بعد دمستق بھاگ کھڑا ہوا، جس طرح بحالت خواب پلکیں پلکوں سے ملا کرتی ہیں (دوسرا ترجمہ) نیند میں پلکوں سے پلکیں ملنے کی طرح، دونوں جماعتوں کے نیزوں کے آپس میں تھوڑی دیر ملنے کے بعد، دمستق نے اپنی راہ لی۔

**مطلب:** میدان مقابلہ کی منظر کشی کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے، کہ جب نیند میں پلکوں کے ملنے کی طرح فریقین کے نیزے ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے، اور میدان کارزار گرم ہونے لگا، تو عین اس وقت دمستق اپنے ساتھیوں کی معیت وقیادت چھوڑ کر، میدان سے بھاگ نکلا، جس کا تلخ گھونٹ اسے اور اس کے سپاہیوں کو شکست کی صورت میں نگلنا پڑا۔

| وَلٰكِنَّهُ وَلّٰى وَلِلطَّعْنِ سَوْرَةٌ | (۳۰) | إذا ذَكَرَتْهَا نَفْسُهُ لَمَسَ الْجَنْبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لکن حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، ولّٰی فعل ضمیر ھو ذوالحال، و حالیہ، للطعن جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، سورۃ موصوف، إذا شرطیہ، ذکرت فعل، ھا مفعول بہ، نفسہ مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل جملہ فعلیہ ہو کر شرط، لمس فعل با فاعل، الجنب مفعول بہ جملہ ہو کر جزا، پھر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر سورۃ کی صفت اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے پھر حال ہو کر ولّٰی کا فاعل اور جملہ ہو کر لکن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ولّٰی تولیۃ (تفعیل) پشت پھیرنا، الطعن مصدر طعن (ن ف) نیزہ مارنا، سورۃ، تیزی، گرمی، لمس (ن ض) لمسا چھونا، ٹٹولنا، الجنب پہلو، جمع جنوب وأجناب۔

**ترجمہ:** لیکن دمستق اس حال میں بھاگا، جب نیزے بازی میں ایسی گرمی تھی کہ جب بھی اس کا دل، وہ منظر یاد کرتا، تو وہ اپنے پہلو کو ٹٹولنے پر مجبور ہو جاتا۔

**مطلب:** یعنی عین لڑائی کے وقت دمستق پیٹھ دکھا کر بھاگا، اور اتنا بدحواس تھا کہ اسے کسی بھی چیز کا پتہ نہیں تھا، میدان جنگ کا ہولناک منظر اسکے دل ودماغ پر چھایا ہوا تھا، اور جنگ کے مناظر اس طرح اسے پریشان کئے ہوئے تھے کہ میدان کارزار کے باہر بھی اسے نیزہ بازی کا احساس ہوتا تھا، اور اس بھیانک تصویر کو یاد کر کے غیر ارادی طور پر وہ اپنے پہلوؤں کو ٹٹولنے لگتا، کہیں ایسا تو نہیں کہ کوئی نیزہ یا تیر لگ کر رہ گئی ہو۔

| وَشُعْثُ النَّصَارٰى وَالْقَرَابِيْنَ وَالصُّلْبَا | (۳۱) | وَخَلَّى الْعَذَارٰى وَالْبَطَارِيْقَ وَالْقُرٰى |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، خلی فعل بافاعل، العذاری سے الصلبا تک پورا شعر معطوف علیہ معطوف ہوکر مفعول بہ ہے، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** خلّی تخلیة (تفعیل) خالی کرنا، چھوڑنا، العذاری واحد عذراء دوشیزہ عورت، کنواری لڑکی، البطاریق، واحد بطریق سپہ سالار، روم کے کمانڈر، القری، واحد قریة گاؤں، مراد رومیوں کا علاقہ، شُعْثٌ واحد اشعث پراگندہ حال، پراگندہ بال، شَعِثَ (س) شَعَثًا پراگندہ ہونا، بدحال ہونا، مراد عیسائی علماء، قرابین واحد قربان، تقرب الی اللّٰہ کا ذریعہ، یہاں بادشاہ کے ہم نشین اور اس کے مقربین مراد ہیں، الصلب واحد صلیب، سولی کی لکڑی۔

**ترجمہ:** اور دمستق نے کنواری دوشیزاؤں، فوجی افسروں، اپنے تمام علاقوں، پراگندہ حال عیسائیوں بادشاہ کے ہم نشینوں اور صلیبوں (غرض کہ تمام چیزوں) کو چھوڑ کر راہ فرار اختیار کی۔

**مطلب:** شاعر دمستق کی بدحواسی اور اپنی جان بچانے کی فکر میں تمام چیزوں سے اس کی بے التفاتی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ دمستق پر میدان جنگ کا اتنا خوف طاری تھا، کہ اسے جان بچا کر بھاگنے کے سوا کچھ بھی نہیں سجھائی دے رہا تھا، بدحواسی کی حالت میں نہ تو اسے کنواری لڑکیوں کے پکڑے جانے کی فکر تھی، اور نہ ہی فوجی سربراہوں کے مقتول ہونے کی پرواہ، اسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ اپنے تمام علاقوں سے ہاتھ دھو بیٹھا، اور نہ ہی یہ خبر تھی کہ وہ اپنے اعلیٰ مشیروں، پادریوں اور درباریوں سے بچھڑ رہا ہے، اس نے بھاگ کر صرف اپنی جان بچائی اور سیف الدولۃ تمام چیزوں پر قابض ہو گئے۔

| حَرِيْصًا عَلَيْهَا مُسْتَهَامًا بِهَا صَبًّا | (۳۲) | أَرٰى كُلَّنَا يَبْغِي الْحَيَاةَ لِنَفْسِهٖ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أری فعل بافاعل، کلنا مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ اول، یبغی فعل، ھو ضمیر مستتر ذوالحال، الحیاة یبغی کا مفعول بہ، لنفسہ مضاف مضاف الیہ اور جار مجرور ہوکر یبغی کے متعلق، حریصا صیغۂ صفت، علیھا جار مجرور اسی کے متعلق پھر یہ حال اول، مستھاما اسم مفعول، بھا جار مجرور اسی کے متعلق اور یہ حال ثانی، صبا حال ثالث، پھر یبغی کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر أری کا مفعول بہ ثانی جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** بغی (ض) بغیا وبغیة، چاہنا، طلب کرنا، حریص، لالچی، متمنی، حرص علی شیئ (ض) چاہنا، لالچ کرنا، مستھام، استھم، استھاما (افتعال) عشق میں پاگل ہونا، سرگرداں رہنا، صب عاشق، فریفتہ جمع صبون، (س) صبابة عاشق ہونا، چاہنا۔

**ترجمہ:** میرے خیال میں ہم سے ہر ایک اپنے لیے زیست کا طالب ہے، زندگی کا دلدادہ، اس کا دیوانہ اور عاشق ہے۔

**مطلب:** شاعر دمستق کے فرار کے متعلق اپنا نظریہ پیش کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ جس طرح دمستق نے ساری چیزوں اور رو جاہتوں کو چھوڑ چھاڑ کر اپنی جان بچائی ہے، میرے خیال سے ہم میں سے ہر شخص کو اپنی جان اتنی ہی پیاری ہے جتنی کی دمستق کو، اور دمستق ہی کی طرح ہر کوئی دیوانگی کی حد تک، اپنے آپ کو محفوظ رکھنا اور خوش حال زندگی جینا چاہتا ہے، اگر موت کا فیصلہ خدا کے ہاتھ نہ ہوتا، تو شاید ہی بہ آسانی کوئی موت سے ہم آغوش ہونے پر رضامند ہوتا۔

| فَحُبُّ الْجَبَانِ النَّفْسَ أَوْرَدَهُ الْبَقَا | (۳۳) | وَحُبُّ الشُّجَاعِ الْحَرْبَ أَوْرَدَهُ الْحَرْبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف برائے تفصیل، حب مصدر اپنے فاعل الجبان کی طرف مضاف ہے، النفس، حب کا مفعول بہ، شبہ جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا، أورد فعل با فاعل، ہ مفعول بہ اول، البقا مفعول بہ ثانی، جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، بقیہ ترکیب پہلے مصرع کی ہی طرح ہے۔

**حل لغات:** حب مصدر چاہنا، پسند کرنا، آرزو کرنا، حَبَّ (ض) حبًا، الجبان بزدل، کم زور جمع جُبُنٌ، جبُنَ (ک) جبنا و جبانة بزدل ہونا، کم زور ہونا، أورد إيراد (افعال) لے جانا، اُتارنا، آمادہ کرنا، الشجاع، بہادر جواں مرد، جمع شُجعان و شِجعان، شجُع (ک) شجاعة، دلیر ہونا، جری ہونا، الحرب، جنگ، لڑائی، جمع حروب۔

**ترجمہ:** چناں چہ بزدل کو اس کی ذات کی چاہت نے، بقید حیات رہنے پر آمادہ کیا، اور جواں مرد کو خواہش جنگ نے میدان کارزار میں اتار دیا۔

**مطلب:** یعنی ہر شخص اپنی مرضی اور چاہت کا مالک ہے، انسان کی خواہشات ہی اسے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر ابھارتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ دمستق کو اپنے آپ سے محبت اور حد درجہ عشق تھا، تو خواہش نفس نے، اسے بھاگ کر جان بچانے کی تلقین کی، اور وہ فرار ہو کر بچ گیا، لیکن سیف الدولۃ جنگ و جدال کے خوگر ہیں، اس لیے ان کی مرضی نفس نے انھیں آمادۂ جنگ کیا اور وہ میدان کارزار میں، نمایاں جوہر دکھا کر دمستق اور اس کے اموال پر قابض ہو گئے۔

| وَيَخْتَلِفُ الرِّزْقَانِ وَالْفِعْلُ وَاحِدٌ | (۳۴) | إِلَى أَنْ يُرَى إِحْسَانُ هٰذَا لِذَا ذَنْبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، يختلف فعل، الرزقان، ذوالحال، و حالیہ، الفعل مبتدا، واحد خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور يختلف کا فاعل، إلى حرف جر، أن ناصبہ، يُرى فعل مجہول، إحسان هذا

مضاف مضاف الیہ ہو کر نائب فاعل، ل حرف جر، ذا اسم اشارہ، ذلبا مشار الیہ پھر مجرور ہو کر یری کے متعلق، جملہ ہو کر إلی کا مجرور اور یختلف کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یختلف إختلافا (افتعال) الگ الگ ہونا، جدا ہونا، ممتاز ہونا، الرزقان، رزق کا تثنیہ روزی، نتیجۂ عمل، جمع ارزاق ، رزق (ن) رزقا ، رزق بہم پہنچانا، ذنب گناہ، جمع ذنوب۔

**ترجمہ:** اور عمل کے ایک ہوتے ہوئے بھی نتیجے دو طرح کے نکل آتے ہیں، حتی کہ ایک کی اچھائی دوسرے کی برائی محسوس ہوتی ہے۔

**مطلب:** یعنی میدان جنگ میں اتر کر جان بچانے کے حوالے سے، بہادر اور بزدل دونوں میں یگانگت ہوتی ہے؛ لیکن حفاظت نفس کا انداز اور طریق ہائے کار الگ ہوا کرتا ہے، چناں چہ جواں مرد میدان مقابلہ میں ڈٹ کر اپنی جان بچاتا ہے اور داد و دہش وصول کرتا ہے، اس کے برخلاف کم زور نفس اور بزدل میدان جنگ سے بھاگتا ہے اور چھپ کر اپنی جان بچاتا ہے، چناں چہ لوگ اسے ملامتوں اور گالیوں سے نوازتے ہیں، اور اس کے اس فعل کو معاشرے کی گندی لسٹ میں اونچی جگہ دی جاتی ہے۔

## وَقالَ يرثِي أخت سيف الدولة وقد توفيت بميافارقين سنة اثنتين وخمسين وثلاث مائة

متنبی نے سیف الدولۃ کی بہن کے مرثیے میں یہ اشعار کہے، جس کا انتقال ۳۵۲ھ میں کو میافارقین میں ہوا تھا

| يَا أُخْتَ خَيْرِ أَخٍ يَا بِنْتَ خَيْرِ أَب | (۱) | كِنَايَةً بِهِمَا عَنْ أَشْرَفِ النَّسَبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یا حرف ندا، ادعو فعل کے قائم مقام ہے، اخت خیر اخ مسلسل اضافتوں کے بعد مفعول بہ، جملہ ہو کر ندا، اور مبدل منہ یابنت خیر اب پہلے کی طرح اضافتوں کے بعد جملہ ہو کر بدل اور جملۂ ندا، کنایة مصدر بهما اور عن اشرف النسب جار مجرور ہو کر مصدر کے متعلق، پھر یہ اکني فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے، یہ سب جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب ندا اور پورا شعر جملہ ندائیہ ہے۔

**حل لغات:** اخت بہن، جمع اخوات ، اخ بھائی، جمع إخوة و إخوان، بنت لڑکی، جمع بنات ، أب باپ جمع اباء ، کنایة مصدر، کنی (ض) کنایة کنایہ کرنا، اشرف ، بلندترین، باعزت، شرُف ، (ک) شرفا و شرافة ، باعزت ہونا، بلند رتبہ ہونا، نسب رشتہ داری، آپس داری، جمع انساب .

**ترجمہ:** اے بہترین بھائی کی بہن اور اے شریف باپ کی بیٹی، ان دونوں لفظوں سے میں نے شریف ترین نسب کا کنایہ کیا ہے۔

**مطلب:** متنبی خولہ کے مرثیے میں اس کا نام نہ لے کی صرف اس کے شریف بھائی اور معزز والد کی طرف خولہ کی نسبت بیان کر کے یہ بتلانا چاہتا ہے، کہ خولہ کا خاندان شرف وعزت میں اتنا مشہور و معروف ہے، کہ نام لیے بغیر اشارے سے ہی لوگ اس کو جان لیتے ہیں، جب اس کا خاندان بلند مرتبہ ہے، تو مرنے والی بھی یقیناً عظیم مرتبے کی ہوگی۔

| وَمَنْ كَنَاكِ فَقَدْ سَمَّاكِ لِلْعَرَبِ | (۲) | أُجِلُّ قَدْرَكِ أَنْ تُسْمٰى مُؤَبَّنَةً |
|---|---|---|

**ترکیب:** أجل فعل بافاعل، قدرك مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ، أن ناصبہ، تسمی فعل مجہول، انت ضمیر ذوالحال، مؤبنة حال پھر تسمی کا نائب فاعل اور جملہ فعلیہ بنزع الخافض ہوکر أجل کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، من مبتدا متضمن معنیٰ شرط، کنی فعل با فاعل، ك مفعول بہ جملہ ہوکر خبر اور جملہ اسمیہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، قد برائے تحقیق، سمی فعل با فاعل، ك مفعول بہ، للعرب جار مجرور ہوکر سمی کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** أجلّ إجلالا (افعال) بڑائی اور برتری کا اعتراف کرنا، فروتر سمجھنا، قدر مرتبہ، حیثیت جمع اقدار ، تسمی فعل مجہول، اسمی إسماء (افعال) نام رکھنا، نام دینا، مؤبنة اسم مفعول مؤنث، أبَّنَ تابینا (تفعیل) نوحہ کرنا، مرثیہ کہنا، مردے کے اوصاف بیان کرنا، کنی (ض) کنایة کنایہ کرنا، سمّی نام رکھنا، نام کا لیبل لگانا، (تفعیل)

**ترجمہ:** میں تیرے مرتبے کو اس سے فروتر سمجھتا ہوں، کہ مرثیہ کہتے وقت تیرا نام لیا جائے، اور جس نے تیرا کنایہ کیا یقیناً اس نے عربوں کے سامنے تیرا نام لے لیا۔

**مطلب:** شاعر خولہ کی بلند اور معروف حیثیت کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ نام لے کر تعارف کرانے سے بھی زیادہ خولہ معروف ومشہور ہے، اور بحالت مرثیہ اس کا نام لینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے، سامعین اوصاف سن کر خود ہی اندازہ لگالیں گے، کہ کس عظیم ہستی کا مرثیہ پڑھا جارہا ہے، خولہ کی

جانب اشارہ کرنے کی ضرورت نہیں، اس لیے کہ اس کی طرف اشارہ کرنا یا اس کا کنایہ کرنا یہ تو اس کا نام ہی لینے کے مترادف ہے، جو ادب واحترام کے منافی ہے۔

| وَدَمْعَهُ وَهُمَا فِي قَبْضَةِ الطَّرَبِ | (۳) | لَا يَمْلِكُ الطَّرِبُ الْمَحْزُوْنُ مَنْطِقَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لا یملك فعل، الطرب اور المحزون دونوں الرجل موصوف محذوف کی صفت ہو کر فاعل، منطقه اور دمعه دونوں ترکیب اضافی اور معطوف علیہ معطوف ہو کر ذوالحال، و حالیہ هما مبتدا، في قبضة الطرف مرکب اضافی اور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر هما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال اور لا یملك کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یملك ملك (ض) ملکا مالک ہونا، الطرب خوش، مست، طرب (س) طربًا خوشی سے جھومنا، مست ہونا، المحزون غمگین، حزن (س) حزنا غمگین ہونا، رنجیدہ ہونا، منطق گفتگو، بات، نطق (ض) نطقا بولنا، قبضة قبضہ، کنٹرول، قبض بشیئ (ض) قبضا کوئی چیز اپنی گرفت میں لینا۔

**ترجمہ:** مدہوش اور غمگین شخص کا اپنی گفتگو اور اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں چلتا، یہ دونوں چیزیں مدہوشی کے قبضے میں ہوتی ہیں۔

**مطلب:** شاعر خولہ کی وفات پر مرثیہ لکھتے وقت پیش آنے والے اپنے رنج وغم کو بتا رہا ہے کہ خولہ کی وفات نے اسے بہت متاثر کیا ہے اور اس جانکاہ حادثہ کے زخم آج بھی میرے دل میں تازہ دم ہیں، یہی وجہ ہے کہ مرثیہ لکھتے وقت نہ زبان چل رہی ہے اور نہ ہی سیلاب اشک تھم رہا ہے۔

| بِمَنْ أَصَبْتَ وَكَمْ أَسْكَتَّ مِنْ لَجَبِ | (۴) | غَدَرْتَ يَا مَوْتُ كَمْ أَفْنَيْتَ مِنْ عَدَدٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** غدرت فعل با فاعل جملہ ہو کر جواب ندا مقدم، یا حرف ندا قائم مقام ادعو فعل کے، موت منادی، پھر یہ جملہ ندا، جملہ ندائیہ ہے، کم خبریہ، من عدد جار مجرور ہو کر اسی کی تمیز پھر یہ أفنیت کا مفعول بہ، افنیت فعل با فاعل، جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، کم ممیز، من عدد تمیز پھر أسکت کا مفعول بہ، اسکت فعل با فاعل جملہ ہو کر معطوف، جملہ معطوفہ ہے، بمن جار مجرور اصبت کے متعلق، اصبت فعل فاعل متعلق سے مل کر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** غدرت، غدر (ن ض) غَدْرا دھوکہ دینا، بے وفائی کرنا، افنیت، افنی إفناءا (افعال) ختم کرنا، مٹانا، معدوم کرنا، اصبت، أصاب إصابة (افعال) پہنچنا، لگنا، اسکت، أسکت إسکاتا (افعال) خاموش کرنا، چپ کرنا، لجب شور، ہنگامہ، جمع لجوب.

**ترجمہ:** اے موت تم نے اس کے ساتھ بے وفائی کی ہے، جسے آ لگی ہو، تم نے نہ جانے کتنی مخلوق کو فنا کے گھاٹ اتار دیا اور نہ معلوم تم نے کتنے شور و ہنگامے خاموش کر دیئے۔

**مطلب:** خولہ کے انتقال پر شاعر موت سے گلہ کر کے کہتا ہے، کہ خولہ کو تم نے اپنا لقمہ بنا ہی لیا ساتھ ہی ساتھ ان تمام لوگوں کو بھی تم نے ہضم کر لیا، جو کسی نہ کسی درجے میں مرنے والی خاتون سے متعارف تھے، اور کئی جانوں کو مار کر تم نے اپنی بے وفائی اور غداری کا کھلا ہوا ثبوت پیش کیا ہے، تمہیں یہ بھی نہیں پتا کہ مرنے والی انتہائی معزز اور با اثر خاندان کی ایک خوش بودار کلی تھی، جہاں ہمیشہ زیارت کرنے والوں اور حاجت مندوں کا ہجوم لگا رہتا تھا؛ لیکن تم نے اس کلی کو خزاں (موت) کے حوالے کر کے تمام شور و غل اور رعنائی و زیبائی کا خاتمہ کر دیا۔

| وَكَمْ سَأَلْتَ فَلَمْ يَبْخَلْ وَلَمْ تَخِبِ | (۵) | وَكَمْ صَحِبْتَ أَخَاهَا فِي مُنَازَلَةٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، کم خبریہ ممیز، مرۃ تمیز محذوف پھر مفعول بہ اول مقدم، صحبت فعل با فاعل، اخاھا مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ ثانی صحبت کا، في منازلة جار مجرور ہو کر صحبت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و ابتدائیہ، کم ممیز، مرۃ تمیز محذوف پھر سالت کا مفعول بہ مقدم، سالت فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، لم یبخل فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، لم تخب فعل فاعل جملہ فعلیہ ہو کر معطوف جملہ معطوفہ ہے۔

**حل لغات:** صحبت، صحب (س) صحبا و صحبة ساتھ رہنا، ساتھی ہونا، منازلة نازل منازلة (مفاعلة) میدان مقابلہ میں اترنا، سالت، سال (ف) سوالا مانگنا، ہاتھ پھیلانا، سوال کرنا، یبخل، بخل (س) بخلا بخل کرنا، تخب خاب (ض) خیبہ نامراد ہونا، محروم ہونا، ناامید ہونا۔

**ترجمہ:** کتنی مرتبہ جنگوں میں تمہیں اس کے بھائی کی معیت حاصل رہی، اور بارہا تم نے سوال کیا؛ لیکن نہ تو اس نے بخیلی کی اور نہ ہی تم نامراد رہی (یا، نہ ہی تمہیں نامراد ہونے دیا)

**مطلب:** یعنی اے موت تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ بارہا تم سیف الدولۃ کے ساتھ میدان میں اتری ہو، اور جب بھی تمہیں بھوک لگی اور تم نے سیف الدولۃ کے سامنے دست سوال دراز کیا، تو ہمیشہ انہوں نے تم کو شکم سیر کیا، کبھی بھی تمہاری کوئی فرمائش رد نہیں کی گئی، کہ تمہیں ناکامی اور نامرادی کا سامنا کرنا پڑے، پھر تم نے خولہ کو کیوں اپنا شکار بنایا، کیا اس کے بھائی کی نوازشیں اور بخششیں تمہیں یاد نہیں رہیں؟ یا ان حسانات کو نظر انداز کر کے تم نے غداری کی، آخر کیا وجہ ہے؟

| فَزِعْتُ فِيهِ بِـآمَـالِي إِلَى الْكَذِبِ | (٦) | طَوَى الْجَزِيرَةَ حَتَّى جَاءَنِي خَبَرٌ |
|---|---|---|

**ترکیب:** طوی فعل، الجزیرۃ مفعول بہ مقدم، خبر موصوف، فزعت فعل با فاعل، فیہ بآمالي اور إلی الکذب تینوں جار مجرور ہوکر فزعت کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر صفت اور طوی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتی عاطفہ، جاء فعل با فاعل، ن وقایہ، ي متکلم مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** طوی (ض) طیًّا لپیٹنا، طے کرنا، الجزیرۃ جمع جزائر، جزیرہ، یہاں دجلہ اور فرات کے مابین قور نامی جزیرہ مراد ہے، خبر جمع أخبار اطلاع، مراد خبر وصال، فزعت، فزِعَ (س) فزعًا گھبرانا، بے چین ہونا، دہشت زدہ ہونا، فزع إلی شیئ گھبرا کر کسی چیز کا سہارا لینا، امال واحد أمل امید، تمنا، آرزو۔

**ترجمہ:** جزیرے کو عبور کرتی ہوئی میرے پاس خولہ کے انتقال کی اطلاع پہنچی، تو اپنے ارمانوں کی خاطر، میں نے اس سلسلے میں گھبرا کر جھوٹ کا سہارا لیا۔

**مطلب:** یعنی خولہ کی خبرِ وفات آن کی آن میں، مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب ہر چہار جانب پھیل گئی، یہاں تک کہ یہ اطلاع لمحوں میں جزیرہ پار کر کے مجھ تک کو فہ پہنچ گئی اور اول وہلہ میں اس ناگہانی خبر نے میرے ہوش وحواس گم کر دیئے؛ لیکن چوں کہ خولہ سے میری بے شمار امیدیں وابستہ تھیں؛ اس لیے اپنی تمناؤں کی بقاء کے لیے اس خبر کے متعلق میں نے جھوٹ کا سہارا لیا، اور امیدوں کو بھی اس خبر کے جھوٹی ہونے کی تسلی دی، تاکہ میرے ارمانوں کا گلا نہ گھونٹ اٹھے۔

| شَرِقْتُ بِالدَّمْعِ حَتَّى كَادَ يَشْرَقُ بِي | (٧) | حَتَّى إِذَا لَمْ يَدَعْ لِي صِدْقُهُ أَمَلاً |
|---|---|---|

**ترکیب:** حتی عاطفہ، إذا شرطیہ، لم یدع فعل، لي جار مجرور ہوکر فعل کے متعلق، صدقہ مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل، املا مفعول بہ جملہ فعلیہ ہوکر شرط، شرقت فعل با فاعل، بالدمع جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہوکر معطوف علیہ، حتی عاطفہ، کاد فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اس کا اسم، یشرق فعل با فاعل، بي جار مجرور اسی کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر کاد کی خبر، پھر جملہ ہوکر معطوف اور جزا جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** یدع ودع (ف) ودعا چھوڑنا، شرقت، شَرِق (س) شرقا پھانس لگنا، کسی چیز کا حلق میں اٹکنا، کاد اي قرب۔

**ترجمہ:** یہاں تک کہ جب اس خبر کی سچائی نے، میرے لیے کوئی امید نہ چھوڑی، تو آنسوؤں سے مجھے اتنی گھٹن محسوس ہوئی، قریب تھا کہ آنسوؤں کو مجھ سے گھٹن محسوس ہونے لگے۔

**مطلب:** شاعر نے تو پہلے اپنی امیدوں کی خاطر، وصال خولہ کی خبر کو غلط اور جھوٹ خیال کر کے وقتی طور پر اپنے دل کو تسلی دے لی، لیکن جب ہر چہار جانب سے اس کے انتقال کی پکی خبریں ملنے لگیں، تو اس کے بھی صبر وضبط کا پہاڑ ٹوٹ گیا، اور جیسے ہی خیالی دنیا سے نکل کر حقیقت کی جولان گاہ میں پہنچا، آنکھوں سے بے اختیار آنسوؤں کا سیلاب امنڈ آیا، اور روتے روتے سانسیں پھنسنے لگیں، یہ سیلاب اشک اتنی تیزی سے رواں تھا کہ دیکھنے والوں کو یہ احساس ہو رہا تھا جیسے خود آنسوؤں کے گلے میں پھندا پڑ گیا ہو، اور اس کی وجہ سے اشکوں کی روانی متاثر ہو کر رہ گئی ہو۔

| تَعَثَّرَتْ مِنهُ فِي الْأَفْوَاهِ أَلْسُنُهَا | (۸) | وَالْبُرْدُ فِي الطُّرْقِ وَالْأَقْلَامُ فِي الْكُتُبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** تعثرت فعل، منه اور في الأفواه دونوں جار مجرور ہو کر اسی کے متعلق، السنها مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، البرد اور الأقلام یہ دونوں معطوف ہو کر تعثرت کا فاعل، في الطرق اور في الكتب یہ سب جار مجرور ہو کر تعثرت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تعثرت ، تعثر تعثرا (تفعّل) رکنا، لغزش کھانا، الأفواه واحد فم منھ، ألسن واحد لسان زبان، البرد واحد بريد قاصد، نامہ بر، ڈاکیہ، الطرق ، واحد طريق راستہ، الأقلام واحد قلم، قلم، آلۂ کتابت، الكتب واحد كتاب ، کتاب، بُک، مراد خط۔

**ترجمہ:** اس ناگہانی خبر کی وجہ سے، منھ میں زبانیں، راہوں میں قاصد، اور خطوط میں قلم لغزش کھا گئے۔

**مطلب:** شاعر بتانا یہ چاہتا ہے کہ خولہ کی وفات کا رنج وملال صرف ہم قریبی لوگوں کو ہی نہیں ہوا؛ بلکہ ہر وہ شخص جسے اس عظیم خاتون کے وصال کی اطلاع ملی، رنج وغم سے بے تاب ہو گیا، اور یہ اس ہولناک صدمے کا غیر ذی شعور چیزوں پر بھی انتہائی گہرا اثر ہوا، یہی وجہ ہے کہ زبانوں میں وصال خولہ کی اطلاع دینے کی سکت نہ تھی، قاصدوں میں اس خبر کو لے جانے اور پہنچانے کی تاب نہ تھی، اور قلم اس عظیم حادثہ کو معرض تحریر میں قید کرنے سے بے بس تھے۔

| كَأَنَّ فَعْلَةَ لَمْ تَمْلَأْ مَوَاكِبُهَا | (۹) | دِيَارَ بَكْرٍ وَلَمْ تَخْلَعْ وَلَمْ تَهَبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** كأن حرف مشبہ بالفعل، فعلة اس کا اسم، لم تملأ فعل، مواكبها مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، ديار بكر ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، لم تخلع فعل فاعل ہو کر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ لم تهب بھی فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف، پھر كأن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** فعلة بروزن خولة، غایت تعظیم کی وجہ سے نام نہیں لیا، تملأ ملأ، ملأ (ف) بھرنا، پر ہونا، مَوَاکب واحد موکب لشکر، جلوس، قافلہ، دیاربکر جگہ کا نام، تخلع خلع (ف) خلعًا، انعام دینا، لباس دینا، خلعت دینا، تهب، وهب (ف) هبة بخشش کرنا، بغیر ثواب کی نیت سے دینا۔

**ترجمہ:** ایسا لگتا ہے کہ خولہ کے لشکروں سے دیار بکر پر نہیں تھے، اور خولہ نے خلعت و بخشش بھی نہیں کی۔

**مطلب:** شاعر استفہام تقریر کے طور پر کہتا ہے، کہ خولہ نے تو اپنی زندگی میں بہت سے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے، اپنے لشکروں سے دیار بکر کو محفوظ کر دیا تھا، کسی کی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس علاقے کو بری نظر سے دیکھے، علاوہ ازیں اس نے تمام حاجت مندوں کی امدادرسی کیا تھا، اور اپنے پرائے سب کو انعام و اکرام سے بوجھل کر رکھا تھا؛ مگر اس کی وفات سے یہ ساری چیزیں کالعدم اور افسانہ بن کر رہ گئیں، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خولہ نے کوئی قابل تذکرہ کام کیا ہی نہیں تھا۔

| وَلَمْ تُغِثْ دَاعِيًا بِالْوَيْلِ وَالْحَرَبِ | (۱۰) | وَلَمْ تَرُدَّ حَيَاةً بَعْدَ تَوْلِيَةٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لم ترد فعل بافاعل، حیاة مفعول بہ، بعد تولیة مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، لم تغث فعل بافاعل، داعیا اسم فاعل، ب حرف جر، الویل والحرب معطوف علیہ معطوف ہوکر مجرور اور داعیا کے متعلق، پھر لم تغث کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، جملہ معطوفہ ہے۔

**حل لغات:** ترد، رد (ن) ردا لوٹانا، پھیرنا، تولية (تفعیل) پیٹھ پھیر کر بھاگنا، تغث أغاث إغاثة (افعال) مدد کرنا، نصرت واعانت کرنا، داعیا، دعا (ن) دعوة بلانا، پکارنا، آواز دینا، الویل ہلاکت، بربادی، مفہوم یہ ہے: واویلاہ واحرباہ پکارنا۔

**ترجمہ:** اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خولہ نے منہ موڑتی ہوئی زندگی کو واپس نہیں لوٹایا، اور نہ اس نے واویلاہ واحرباہ کہنے والوں کی مدد کی۔

**مطلب:** یعنی خولہ کے کارہائے نمایاں میں سے ایک اہم کام یہ بھی تھا، کہ وہ زندگی سے نا امید ہونے والوں کو حیاتِ نو کا جام پلایا کرتی تھی، اور جب جس وقت بھی لوگ اس سے طالب مدد ہوتے، وہ ان کی فریادرسی کرتی اور ہر ممکن ان کا تعاون کرتی تھی، لیکن اس کے نہ ہونے سے ان تمام اچھائیوں پر تالا لگ گیا، اور اس کی یہ ممتاز خصوصیتیں داستان پارینہ بن کر رہ گئیں۔

| فَكَيْفَ لَيْلُ فَتَى الْفِتْيَانِ فِيْ حَلَبِ | (۱۱) | أَرَى الْعِرَاقَ طَوِيْلَ اللَّيْلِ مُذْ نُعِيَتْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أرى فعل بافاعل، العراق مفعول بہ اول، طويل الليل مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ ثانی، مذ حرف جر، نعيت فعل مجہول مع نائب فاعل جملہ ہو کر بتاویل مفرد میں مجرور اور ارى کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، کیف استفہامیہ، ليل فتى الفتيان اضافتوں کے بعد مبتدا، في حلب جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** نعيت ، نعى (ف) نعيًا وفات کی خبر دینا، فتى نوجوان جمع فتيان و فتية ، فتى (س) جوان ہونا، حلب جگہ کا نام۔

**ترجمہ:** خولہ کے انتقال کی خبر آنے کے بعد سے، شب عراق مجھے دراز لگنے لگی ہے، تو حلب میں جواں عمروں کے نوجوان (سیف الدولۃ) کی شب کیسی ہوگی۔

**مطلب:** شاعر خولہ کے صدمۂ وفات کی درازی اور گہرائی کو بیان کرتا ہے، کہ جب اس جانکاہ واقعہ کی وجہ سے ہم دور دراز کے باشندوں کی نیندیں حرام ہوگئیں ہیں، اور رات کٹنے کا نام ہی نہیں لیتی، تو بھلا اندازہ کیجئے کہ، اہل حلب بالخصوص سیف الدولۃ کی رات کیسے بسر ہو رہی ہوگی؛ اس لیے کہ وہیں یہ اندوہناک حادثہ پیش آیا ہے اور فطری بات ہے، کہ کسی بھی حادثے کا جائے وقوع پر گہرا اثر ہوا کرتا ہے، اور پھر سیف الدولۃ سے تو اس کا خونی رشتہ بھی تھا۔

| وَأَنَّ دَمْعَ جُفُوْنِيْ غَيْرُ مُنْسَكِبِ | (۱۲) | يَظُنُّ أَنَّ فُؤَادِيْ غَيْرُ مُلْتَهِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** يظن فعل بافاعل، أن حرف مشبہ بالفعل، فوادي ترکیب اضافی کے بعد اس کا اسم، غير ملتهب مضاف مضاف الیہ ہو کر أن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، بقیہ پہلے مصرع کی طرح جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف اور يظن کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يظن ، ظن (ن) ظنا گمان کرنا، خیال کرنا، فواد دل، جمع أفئدة ، ملتهب ، التهب ، التهابا (افتعال) بھڑکنا، جلنا، منسكب ، انسكب انسكابا (انفعال) پانی وغیرہ بہنا۔

**ترجمہ:** سیف الدولۃ یہ سمجھ رہے ہوں گے، کہ میرے دل میں آتش غم فروزاں نہیں ہے، اور نہ ہی میری آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ (آنسو چھلک رہے ہیں)

**مطلب:** شاعر دفع دخل مقدر کے طور پر، خولہ کی وفات کے حوالے سے اپنا رنج و غم ظاہر کرنا چاہتا ہے، کہ روتے روتے میرا برا حال ہو گیا ہے، دن کا چین اور راتوں کا سکون کھو بیٹھا ہوں، ہر

لحہ خولہ کی یاد میں آنسو گرتے رہتے ہیں، لیکن ہوسکتا ہے کہ سیف الدولۃ کے دل میں یہ بات کھٹک رہی ہو، کہ مجھے اس حادثے سے کوئی سروکار نہیں ہے، اور خولہ کی وفات پر میری آنکھوں سے ایک بوند آنسو بھی نہیں ٹپکے ہیں، حالاں کہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔

| لِحُرْمَةِ الْمَجْدِ وَالقُصَّادِ وَالْأَدَبِ | (۱۳) | بَلٰى وَحُرْمَةِ مَنْ كَانَتْ مُرَاعِيَةً |
|---|---|---|

**ترکیب:** بلی برائے اثبات بعد النفی، و قسمیہ، حرمة مضاف، من موصولہ، کانت فعل ناقص، ھی ضمیر مستتر اس کا اسم، مراعیة اسم فاعل، ل حرف جر، حرمة المجد مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، القصاد و الأدب دونوں معطوف، پھر مجرور ہو کر اسم فاعل کے متعلق اور کانت کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر من کا صلہ اور حرمة کا مضاف الیہ، پھر ب محذوف کا مجرور ہو کر اقسم فعل محذوف کے متعلق اور جملہ خبریہ ہو کر جملہ قسم، بلی فوادي ملتھب الخ جواب قسم محذوف ہے، جملہ قسمیہ ہے۔

**حل لغات:** حرمة محترم، قابل عظمت و عزت، جمع حروم، مراعیة راعٰی مراعاة (مفاعلة) رعایت کرنا، لحاظ کرنا، مجد شرف و عزت، جمع أمجاد ، القصاد قصیدہ پڑھنے والے شعراء، قصد (ض) قصیدة قصیدہ یا شعر کہنا۔

**ترجمہ:** کیوں نہیں! اس خاتون کی عزت کی قسم، جو شرافت و بزرگی، شاعروں اور ادب کی عزت کا لحاظ رکھنے والی تھی (میں نے اس پر آنسو بہائے)

**مطلب:** شاعر خولہ کی عزت و آبرو کی قسم کھا کر کہتا ہے، کہ بخدا مجھے خولہ سے دلی لگاؤ اور قلبی تعلق تھا، سیف الدولۃ کی بہن ہونے کی حیثیت سے وہ ہم میں محترم اور لائق تکریم تھی، اور ایسے باکمال بہن کو کھودینے پر، واقعی میرا دل آتش رنج میں جل رہا ہے، اور آنکھوں سے اضطراب و بے چینی کے آنسو رواں ہیں، اور کیوں نہ ہوں، جب کہ خود مرحومہ بھی شرف و عزت کی قدرداں تھی اور شعر و ادب کے لیے اس کے دل میں انتہائی اونچا مقام تھا۔

| وَإِنْ مَضَتْ يَدُهَا مَوْرُوْثَةَ النَّشَبِ | (۱۴) | وَمَنْ غَدَتْ غَيْرَ مَوْرُوْثٍ خَلَائِقُهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و قسمیہ، من موصولہ، غدت فعل ناقص، ھي ضمیر مستتر اس کا اسم، غیر مضاف، موروث اسم مفعول، خلائقھا ترکیب اضافی کے بعد موروث کا نائب فاعل، پھر شبہ جملہ ہو کر مضاف الیہ اور غدت کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اور حرمة مضاف محذوف کا مضاف الیہ پھر مجرور ہو کر اقسم کے متعلق، جملہ ہو کر جملہ قسم، جواب قسم پہلے والے شعر کی طرح یہاں بھی محذوف ہے، و مستانفہ، إن وصلیہ، مضت فعل، یدھا مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، موروثة النشب ترکیب اضافی کے

بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** غدت بمعنی صارت ، موروث وراثت میں ملی ہوئی چیز ورث (س) ورثا وارث ہونا، خلائق واحد خلیقة اخلاق وعادت، النشب مال، جائیداد، جمع أنشاب .

**ترجمه:** اور اس خاتون کی قسم جواب اس حال میں ہو گئی ہے، کہ اس کے اخلاق کسی کی وراثت نہیں بن سکتے ، ہر چند کہ لوگ اس کی جائیداد کے مالک ہو گئے ہیں۔

**مطلب:** متنبی خولہ کے مکارم اخلاق اور اعلیٰ صفات کے متعلق کہتا ہے، کہ خولہ نے عادات و اطوار کی جس بلندی کو چھولیا تھا، اس کے وفات کے بعد وہاں تک پہنچنے کی تمام راہیں مسدود ہو گئیں اور اب کوئی اس جیسی اعلیٰ صفات کا حامل نہیں ہو سکتا، اور نہ ہی کسی کے اندر خولہ کے اخلاق و عادات کی جھلک دکھائی پڑ سکتی ہے، البتہ لوگ اس کے اموال اور اس کی تمام جائیداد پر قابض ہو گئے، جب کہ انھیں اخلاق خولہ کے حصول کی فکر کرنی چاہیے تھی۔

| وَهَمُّهَا فِي الْعُلٰى وَالْمَجْدِ نَاشِئَةً | (۱۵) | وَهَمُّ أَتْرَابِهَا فِي اللَّهْوِ واللَّعِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، هم مضاف، ها ضمیر ذوالحال، ناشئة حال، پھر مضاف الیہ ہو کر مبتدا، في حرف جر، العلى و المجد معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور ظرف مستقر کے بعد خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، هم أترابها اضافتوں کے بعد مبتدا، في حرف جر، اللهو و اللعب معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور، ظرف مستقر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** هم ارادہ، چاہت، حوصلہ، جمع هموم ، هم (ن) همًّا ارادہ کرنا، العُلى بلندی، علا (ن) علوا بلند ہونا، مجد بزرگی، شرافت جمع أمجاد ، ناشئة بڑھتی ہوئی، نشأ نَشْأً (ف) بڑھنا، تربیت پانا، أتراب واحد تِرب ہم جولی، ہم عمر، سہیلی، اللهو مصدر لها (ن) لهواً کھیلنا، تفریح کرنا، اللعب مصدر، لعب (س) کھیلنا۔

**ترجمه:** بچپن ہی سے خولہ کی توجہ بلندی اور شرف وعزت کے حصول کی طرف مبذول تھی، جب کہ اس کے ہم جولیوں کا مقصد حیات کھیل کود تھا۔

**مطلب:** یعنی خولہ کی عزت و شرافت فطری طور پر، اس کی ذات میں ودیعت کی ہوئی تھی، یہی وجہ ہے کہ بچپن کا زمانہ، جس میں عام طور پر بچے کھیل تماشے میں مست رہتے ہیں، خولہ اس دور مستی میں بھی شرافت و بزرگی کا پیکر بنی تھی اور حصول عظمت ہی کو اس نے اپنا مقصد زیست بنالیا تھا، جب اس کی دیگر سہیلیاں حسب فطرت لہو ولعب ہی کو مقصد زندگی تصور کیے ہوئے تھیں۔

| وَلَيسَ يَعْلَمُ إلاَّ اللّٰهُ بالشَّنَبِ | (۱۶) | يَعْلَمْنَ حِينَ تُحَيَّى حُسْنَ مَبْسِمِهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** يعلمن فعل با فاعل، حين مضاف، تحيى فعل مجہول، هي ضمیر اس کا نائب فاعل، جملہ ہوکر مضاف الیہ اور يعلمن کا مفعول فیہ، حسن مبسمها باہم اضافتوں کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، ليس فعل ناقص، هو ضمیر اس کا اسم، يعلم فعل، إلا حصریہ، الله فاعل، بالشنب جار مجرور ہوکر يعلم کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر ليس کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يعلمن، علم (س) عِلْمًا یقین سے جاننا، تُحيى حياه، تَحِيَّةً سلام کرنا، زندگی کی دعا دینا، (تفعیل) حين وقت جمع أحيان، مبسم مسکرانے کی جگہ، جمع مباسم، بَسَمَ (ض) بِسْمًا وتبسم مسکرانا، الشنب دانتوں کی ٹھنڈک، لعاب دہن کی برودت شنب (س) شَنَبًا دانتوں کا خوب صورت ہونا۔

**ترجمہ:** خولہ کو سلام کیے جاتے وقت، سہیلیوں کو، اس کے منھ کا حسن معلوم ہو جاتا تھا، اور لعاب دہن کی ٹھنڈک کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

**مطلب:** شاعر مرحومہ کے حسن ظاہری کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ جب بھی خولہ کی ہم جولیاں اسے سلام کرتی تھیں اور وہ بشاشت رُو کے ساتھ ان کے سلام کا جواب دیتی تھی، اس وقت سہیلیاں اس کے حسن ظاہری کو دیکھ کر اس کی بلندئ مقام کا اندازہ کرلیا کرتی تھیں؛ لیکن خولہ کی اندرونی صورتِ حال سے کوئی بھی باخبر نہیں تھا، اس لیے کہ حسنِ باطنی اور اندرونی کیفیت صرف اللہ کے علم میں ہوتی ہے، اللہ کے علاوہ ان حالات پر مطلع ہونا، کسی کے بس میں نہیں ہے۔

| وَحَسْرَةٌ فِي قُلُوْبِ البِيْضِ وَالْيَلَبِ | (۱۷) | مَسَرَّةٌ فِي قُلُوْبِ الطِّيْبِ مَفْرِقُهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** مسرة مصدر، في قلوب الطيب ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ہوکر مصدر کے متعلق اور معطوف علیہ، مفرقها مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا، و عاطفہ، حسرة مصدر، في حرف جر، قلوب البيض مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، اليلب معطوف پھر مجرور ہوکر حسرة کے متعلق اور معطوف ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مسرة خوشی جمع مسرات، سرَّ (ن) سرورا، مسرة خوش ہونا، الطيب خوش بو، جمع أطياب، حسرة افسوس، پچھتاوا، حسر، (س) حسرا افسوس کرنا، مفرق مانگ، جائے فرق، جمع مفارق، البيض واحد بيضة، خود، لوہے کی ٹوپی، اليلب واحد يلبة یمنی زرہیں۔

**ترجمہ:** خولہ کی مانگ خوش بوئے دلوں کے لیے باعث مسرت تھی، اور خودوں اور زرہوں

کے دلوں کے واسطے باعث حسرت تھی۔

**مطلب:** یعنی جب تک خولہ بقید حیات تھی، وہ خوش بوؤں کے لیے رشک انگیز بنی ہوئی تھی، اور خوش بوؤں کا دل اس کی وجہ سے باغ باغ رہا کرتا تھا؛ اس لیے کہ وہ انھیں اپنی کی مانگ میں لگایا کرتی تھی، یہی وجہ تھی کہ اس عظیم صفت خاتون کی مانگ میں جگہ پانے پر انھیں فخر و ناز تھا؛ لیکن دوسری طرف خودوں اور زرہوں کو حسرت وندامت کا احساس دامن گیر تھا، چوں کہ یہ دونوں مردوں کے لباس ہیں؛ اس لیے وہ محترم خاتون ان کی طرح دیکھتی بھی نہیں تھی، چناں چہ خودوں اور زرہوں، کو اپنی حرماں نصیبی کی وجہ سے افسوس و پچھتاوا کے سوا کچھ بھی نہ مل سکا تھا۔

| رَأَى الْمَقَانِعَ أَعْلٰى مِنْهُ فِي الرُّتَبِ | (۱۸) | إِذَا رَأَى وَرَآهَا رَأْسَ لَابِسِهٖ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، رأی فعل بافاعل، راس لابسہ ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، راھا فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہوکر معطوف اور جملہ شرط، رأی فعل با فاعل، المقانع مفعول بہ اول، اعلیٰ اسم تفضیل، منه اور في الرتب دونوں جار مجرور ہوکر اعلی کے متعلق اور پھر مفعول بہ ثانی جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** رأی (ف) روية دیکھنا، راس سر جمع رؤوس، لابس اسم فاعل، لبِسَ (س) لَبْسًا پہننا، زیب تن کرنا، مقانع واحد مقنع دوپٹہ، اوڑھنی، الرُتب واحد رتبة مقام، مرتبہ، رتبہ۔

**ترجمہ:** جس وقت خود اور زرہیں اپنے پہننے والے کے سر کو دیکھتی ہیں اور خولہ کی طرف نظر کرتی ہیں، تو دوپٹے انھیں اپنے پہننے والوں سے زیادہ بلند حیثیت محسوس ہوتے ہیں۔

**مطلب:** شاعر یہ بتانا چاہ رہا ہے کہ خولہ اتنی عظیم المرتبت اور رفیع القدر تھی، کہ اس سے وابستہ تمام چیزوں میں، اس کے بلند مقامی کا اثر ظاہر ہو گیا تھا، یہی وجہ ہے کہ خود اور زرہیں جب اپنے پہننے والے فوجیوں کے سر اور خولہ کے سر کو دیکھ کر بلندئ مرتبہ کا موازنہ کرتی تھیں، تو انھیں اپنے مقابلے میں، وہ دوپٹے زیادہ بلند حیثیت معلوم ہوتے تھے، جنہیں مرحومہ اوڑھا کرتی تھی؛ چوں کہ وہ خود اور زرہوں کو کبھی ہاتھ بھی نہ لگاتی تھی، اسی لیے انھیں فوجیوں کے سر پر رہنے کے باوجود کم تری کا احساس ستائے جا رہا تھا۔

| كَرِيمَةٌ غَيْرَ أُنْثَى الْعَقْلِ وَالْحَسَبِ | (۱۹) | وَإِنْ تَكُنْ خُلِقَتْ أُنْثٰى لَقَدْ خُلِقَتْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، إن شرطیہ، تکن فعل ناقص، ھي ضمیر مستتر اس کا اسم، خلقت فعل مجہول، ھي ضمیر اس کا نائب فاعل، انثی مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر تکن کی خبر اور شرط، اس کی جزا فلا عجب في ذالك محذوف ہے، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ل تاکیدیہ، قد برائے تحقیق، خلقت فعل،

هي ذوالحال، كريمة حال اول، غير مضاف، أنثى العقل والحسب معطوف علیہ معطوف اور ترکیب اضافی کے بعد غیر کا مضاف الیہ ہوکر حال ثانی، اور خلقت کا فاعل، جملہ ہوکر جواب قسم ہے، جملہ قسم اي والله الخ محذوف ہے، جملہ قسمیہ ہے۔

**حل لغات:** خلقت (ن) خلقا پیدا کرنا، عدم سے وجود میں لانا، كريمة معزز، محترم، کُرم (ک) کرامة بلند ہونا، العقل سمجھ، فہم جمع عقول ، الحسب ، حسب، نسب، جمع أحساب یہاں شرافت مراد ہے۔

**ترجمہ:** اگر خولہ مادہ پیدا ہوئی ہے، تو یہ چنداں جائے تعجب نہیں، بخدا وہ شریف پیدا ہوئی ہے، عقل وحسب میں مؤنث نہیں ہے۔

**مطلب:** شاعر خولہ کی وسعت عقل وفہم کو بتا رہا ہے، کہ اگر چہ وہ دنیا میں عورت بنا کر بھیجی گئی تھی؛ لیکن اس کی فہم وفراست، دیگر ناقص العقل عورتوں سے بڑھی ہوئی تھی، وہ اپنے خصوصی کمالات اور نمایاں امتیازات کی بنا پر دنیا کی دوسری خواتین میں نمایاں رہتی تھی، باطنی خوبیوں اور فلک بوس عقل کی مالک ہونے کی وجہ سے اسے عورتوں میں شمار کرنا؛ اس کی بلند حیثیت کو گھٹا دینا تھا۔

| فَإِنَّ فِي الْخَمْرِ مَعْنًى لَيْسَ فِي الْعِنَبِ | (۲۰) | وَإِنْ تَكُنْ تَغْلِبُ الْغَلْبَاءُ عُنْصُرَهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ إن شرطیہ، تكن فعل ناقص، تغلب الغلباء موصوف صفت ہوکر اس کا اسم، عنصرها مضاف مضاف الیہ ہوکر تكن کی خبر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، إن حرف مشبہ بالفعل، في الخمر جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم، معنى موصوف، ليس فعل ناقص، هو ضمیر اس کا اسم، في العنب جار مجرور ظرف مستقر ہوکر ليس کی خبر، جملہ فعلیہ ہوکر صفت اور إن کا اسم مؤخر، جملہ اسمیہ ہوکر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** تغلب سیف الدولة کا قبیلہ، غلباء أغلب کا مؤنث ہے، غلب (ض) غلبا غالب آنا، فائق ہونا، عنصر جمع عناصر مادہ، کسی چیز کی اصل، جڑ، الخمر شراب، جمع خمور، العنب انگور، جمع أعناب .

**ترجمہ:** ہر چند کہ تغلب جیسا طاقت ور قبیلہ خولہ کی اصل ہے؛ لیکن شراب میں ایک ایسی خوبی ہوتی ہے، جو انگور میں ناپید رہا کرتی ہے۔

**مطلب:** یعنی قبیلے اور خاندانی اعتبار سے بھی خولہ نہایت ہی شریف الاصل تھی، کیوں کہ وہ اس قبیلہ تغلب کی تھی، جو شرافت وکرامت اور شجاعت وبہادری میں امتیازی شان رکھتا تھا؛ ان سب کے

باوجود خولہ اپنی ذاتی خصوصیات وکمالات کی بنا پر، رفعت وعظمت کی اس دنیا میں جا بسی تھی، جہاں تک مذکورہ قبیلے میں سے کسی کی رسائی نہ ہوسکی تھی، اور ایسا دنیا میں بہت ہوتا ہے کہ کوئی چیز اپنی اصل سے بھی آگے نکل جاتی ہے، مثلاً شراب کی اصل انگور ہی ہے، لیکن شراب میں جو کیف وسرور ملتا ہے، انگور میں اس کی بوتک نہیں آتی۔

| فَلَيْتَ طَالِعَةَ الشَّمْسَيْنِ غَائِبَةٌ | (۲۱) | وَلَيْتَ غَائِبَةَ الشَّمْسَيْنِ لَمْ تَغِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، لیت حرف مشبہ بالفعل، طالعة الشمسين ترکیب اضافی کے بعد اس کا اسم، غائبة خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بھی یہی ترکیب ہے، البتہ لم تغب جملہ ہوکر لیت کی خبر ہے۔

**حل لغات:** طالعة ، طلع (ن ف) طلوعا نکلنا، طلوع ہونا، الشمسين ، شمس کا تثنیہ سورج، جمع شموس، غائبة ، غاب (ض) غيبا وغيبوبة چھپنا، غائب ہونا۔

**ترجمہ:** کاش دو آفتابوں میں سے طلوع ہونے والا غروب ہو جاتا، اور دو آفتابوں میں سے چھپ جانے والا غروب نہ ہوتا۔

**مطلب:** شاعر خولہ کی منفعت کو سورج سے بھی زیادہ نفع بخش بتاتے ہوئے کہتا ہے کہ، کیا ہی اچھا ہوتا، اگر دو آفتابوں میں سے طلوع ہونے والا سورج (آفتاب سماء) ڈوب جاتا، اور کتنا مزہ آتا، جب دو آفتاب میں سے غروب ہونے والا آفتاب (آفتاب ارض یعنی خولہ) قیامت تک کے لیے ڈوبنے کا نام بھی لیتا، یعنی خولہ کا بقید حیات رہنا، اہل زمیں کے لیے آفتاب آسمان سے بھی نفع بخش اور سودمند تھا۔

| وَلَيْتَ عَيْنَ الَّتِيْ آبَ النَّهَارُ بِهَا | (۲۲) | فِدَاءُ عَيْنِ الَّتِيْ غَابَتْ وَلَمْ تَؤُبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و عاطفہ، لیت حرف مشبہ بالفعل، عين موصوف، التي اسم موصول، اب فعل، النهار فاعل، بها جار مجرور ہوکر اب کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اور عين کی صفت، پھر عين یہ الشمس محذوف کی صفت ہوکر لیس کا اسم، فداء مضاف، عين موصوف، التي اسم موصول، غابت ولم تؤب فعل فاعل جملہ ہوکر معطوف علیہ معطوف اور اسم موصول کا صلہ ہوکر عين کی صفت، پھر فداء کا مضاف الیہ ہوکر لیت کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** عين ذات جمع أعيان، ابَ (ن) أوبا لوٹنا، واپس ہونا، فدا (ض) فدا ہونا، تؤب اب کا مضارع ہے۔

**ترجمہ:** کاش اُس آفتاب کی ذات، جس کے ذریعے دن لوٹ آتا ہے، اس آفتاب پر فدا

ہو جاتی، جو غروب ہو کر واپس نہیں لوٹا۔

**مطلب:** یہاں بھی شاعر سورج کی غیوبیت اور خولہ کی واپسی کا ارمان لیے کہتا ہے، کہ کتنا اچھا ہوتا اگر روزانہ طلوع ہو کر دن کو لانے والا موجودہ آفتاب آسمان اپنی زندگی خولہ پر قربان کر دیتا اور اس کی جگہ یہی سورج ہمیشہ کے لیے غروب ہو جاتا، اور وہ آفتاب محبت اور مرجع خلائق (خولہ) پھر سے ہمیشہ کے لیے زندہ جاوید ہو جاتا، جو قبر میں چھپ کر آج تک نہیں طلوع ہوا۔

| وَلَا تَقَلَّدَ بِالْهِنْدِيَّةِ الْقُضُبِ | (۲۳) | فَمَا تَقَلَّدَ بِالْيَاقُوْتِ مُشْبِهُهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف برائے تفصیل، ما نافیہ، تقلد فعل، بالیا قوت جار مجرور ہو کر اسی کے متعلق، مشبهها مضاف مضاف الیہ ہو کر تقلد کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لا تقلد فعل با فاعل، ب حرف جر، الهندیة اور القضب یہ دونوں السیوف موصوف محذوف کی صفت ہو کر مجرور اور فعل کے متعلق ہو کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تقلد تقلدا (تفعل) ہار پہننا، قلادہ ڈالنا، الیاقوت قیمتی پتھر، جمع یواقیت، مشبه اسم فاعل أشبه (افعال) إشباها مشابہ ہونا، ہم شکل ہونا، هندية ہندوستانی تلوار، القضب، لچک دار تلوار، واحد قَضِيب، قضب (ض) قضبا کاٹنا، تراشنا۔

**ترجمہ:** خولہ کا ہم مثل کسی نے بھی یاقوت کا ہار نہیں پہنا، اور نہ ہی اس کی طرح کسی نے ہندی لچک دار تلواریں لٹکائیں۔

**مطلب:** شاعر خولہ کو مذکر و مؤنث دونوں صنفوں میں ممتاز ثابت کر کے، یہ اشارہ دے رہا ہے کہ مرحومہ جیسی باکمال عورتوں میں کوئی نہیں ہے، اور اسی طرح اس جیسا با اخلاق اور صفات کمالیہ کا جامع مردوں میں بھی مفقود ہے، اور وہ ان دونوں قسموں میں سب سے ممتاز اور بے نظیر ہے۔

| إِلَّا بَكَيْتُ، وَلَا وُدٌّ بِلَا سَبَبِ | (۲۴) | وَلَا ذَكَرْتُ جَمِيْلًا مِنْ صَنَائِعِهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لا ذکرت فعل، ضمیر انا ذوالحال، جمیلا موصوف، من صنائعها جار مجرور اور ترکیب اضافی کے بعد ظرف مستقر ہو کر صفت اور لا ذکرت کا مفعول بہ، إلا حصریہ، بکیت فعل فاعل جملہ ہو کر حال، اور لا ذکرت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و ابتدائیہ، لا مشابہ بلیس، ودّ اس کا اسم، بلا سبب جار مجرور ظرف مستقر ہو کر لا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ذکرت (ن) ذِكرًا یاد کرنا، جمیل اچھائی، نیکی، صنائع واحد صنیعة، احسان، بھلائی، صنع إلى أحد (ف) صنعا نیکی کرنا، وُدّ محبت، ودَّ (س) وُدًّا چاہنا،

محبت کرنا، تمنائے خیر کرنا۔

**ترجمہ:** مجھے جب بھی خولہ کا کوئی احسان یاد آیا، تو میں رو پڑا، اور کوئی محبت بلاوجہ نہیں ہوتی۔

**مطلب:** متنبی خولہ کے احسانات اور اس سے زیادہ، اس کے تئیں اپنی الفت ومحبت کو بیان کر رہا ہے، کہ ساری دنیا مرحومہ کے احسانات سے بوجھل تھی، من جملہ ان کے مجھ پر بھی خولہ کی بڑی نوازشیں تھیں، یہی وجہ ہے کہ اس کے مرنے کے بعد، اس کے ایک ایک احسان کو یاد کر کے میں آنسوؤں کا سمندر بہا رہا ہوں، اور دنیا جانتی ہے کہ کسی محبت اور فطری لگاؤ کے بغیر انسان کے آنسو نہیں نکلتے، لہٰذا بے اختیار رو پڑنا ہی میرے احسان شناس محب ہونے کی علامت ہے۔

| فَمَا قَنِعْتِ لَهَا يَا أَرْضُ بِالْحُجُبِ | (۲۵) | قَدْ كَانَ كُلُّ حِجَابٍ دُوْنَ رُؤْيَتِهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** قد برائے تحقیق، کان فعل تامہ، کل حجابٍ ترکیب اضافی کے بعد فاعل، دون رؤیتها مضاف مضاف الیہ ہوکر کان کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تنبیہ، ماقنعت فعل، لها اور بالحجب دونوں جار مجرور ہوکر کان فعل کے متعلق، یا أرض ندا منادی ہو کر فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حجاب، پردہ، جمع حُجُبٌ، حجَبَ (ن) حجبًا چھپانا، قنعت، قَنِع (س) قَنْعًا مطمئن ہونا، اکتفاء کرنا، قناعت کرنا۔

**ترجمہ:** خولہ کو دیکھنے کے درمیان ہر قسم کے پردے حائل تھے، تو اے زمین! تجھے ان تمام پردوں پر اطمینان نہیں ہوا۔

**مطلب:** یعنی خولہ انتہائی عفیف اور باپردہ خاتون تھی، کبھی کسی غیر محرم نے اس کی جھلک بھی نہ دیکھی، وہ بے پردہ نکلتی ہی نہیں تھی؛ لیکن پھر بھی زمین کو اس سے کیا دشمنی تھی، کہ اتنے سارے پردوں کو ناکافی سمجھتے ہوئے، خولہ کو اپنے دامن میں چھپا کر، حجاب کے انتہائی تاریک قید خانے میں ڈال دیا۔

| فَهَلْ حَسَدَتِ عَلَيْهَا أَعْيُنَ الشُّهُبِ | (۲۶) | وَلَا رَأَيْتِ عُيُوْنَ الْإِنْسِ تُدْرِكُهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لا نافیہ، رأیت فعل بافاعل، عیون الإنس ترکیب اضافی کے بعد ذوالحال، تدرك فعل بافاعل، ها مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر حال اور رأیت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، هل برائے استفہام، حسدت فعل بافاعل، علیها جار مجرور ہوکر فعل کے متعلق، أعین الشهب ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔

**حل لغات:** عیون واحد عین آنکھ، تدرك، أدرك (افعال) إدراكا پانا حاصل کرنا،

حسدت،حسد (ن ض) حسدا جلنا،حسد کرنا،اعین واحد عین آنکھ، اشُهُب واحد شهاب ستارہ۔

**ترجمہ:** اے زمین تم نے چشم ہائے انسانی کو کبھی خولہ تک پہنچتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا،تو کیا تمہیں اس کے حوالے سے،ستاروں کی نگاہوں سے جلن تھی؟

**مطلب:** یعنی خولہ کے یہاں اس قدر پردہ کا اہتمام تھا، کہ لوگوں کی نگاہیں، تمام تر محنت و کوشش کے بعد بھی خولہ تک رسائی نہیں کرسکتی تھیں، البتہ آسمان کے ستارے کبھی کبھی اس کی جھلک پا جاتے تھے،اور شاید زمین کو یہ بھی گوارا نہ تھا؛اسی لیے تو اس عظیم خاتون کو مٹی کا نقاب اوڑھا کر، ہمیشہ کے لیے روپوش کردیا۔

| فَقَدْ أَطَلْتُ وَمَا سَلَّمْتُ مِنْ كَثَبِ | (۲۷) | وَهَلْ سَمِعْتِ سَلَامًا لِي أَلَمَّ بِهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، هل استفهامیہ، سمعت فعل با فاعل، سلاماً موصوف، لي جار مجرور ظرف مستقر ہوکر صفت اول، ألم فعل با فاعل، بها جار مجرور ألم کے متعلق جملہ ہوکر صفت ثانی اور سمعت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف تفصیلیہ ، قد برائے تحقیق، أطلت فعل فاعل جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، ما سلمت فعل با فاعل، من كثب جار مجرور ہوکر اس کے متعلق، جملہ ہوکر معطوف اور جملۂ معطوفہ ہے۔

**حل لغات:** ألمّ (افعال) إلماما اترنا، پہنچنا، أطلت، اطال (افعال) إطالة، لمبا کرنا، خوب کرنا، زیادہ کرنا، كثب مصدر نزدیکی، قرب، كثب (ن ض) كثبا قریب ہونا، نزدیک ہونا۔

**ترجمہ:** اور کیا تم نے میرا کوئی سلام خولہ کے پاس پہنچتے ہوئے سنا ہے؛ اس لیے کہ میں نے بارہا انھیں سلام کیا ہے، مگر قریب سے نہیں۔

**مطلب:** شاعر زمین کو مخاطب کر کے کہتا ہے، کہ آخر تمہیں خولہ سے کون سی عداوت تھی، جو اسے چھپادیا، ایسا بھی نہیں ہے کہ تم نے میرا سلام سن کر، حسد میں یہ برا بدلہ لیا ہے؛ کیوں کہ سلام تو میں نے اسے بہت کئے ہیں، مگر دور ہی دور سے، قریب جانے کا کبھی موقع ہی نہ ملا، جو تمہارے لیے دلیل حسد ثابت ہو، پھر تم نے کیوں اس کے ساتھ یہ بدسلوکی کی، اور قیامت تک کے لیے اسے ہم سے جدا کردیا۔

| وَقَدْ يُقَصِّرُ عَنْ أَحْيَائِنَا الْغَيَبُ | (۲۸) | وَكَيْفَ يَبْلُغُ مَوْتَانَا الَّتِي دُفِنَتْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، كيف برائے استفهام، يبلغ فعل ضمیر هو ذوالحال، موتانا ترکیب اضافی کے بعد موصوف، التي اسم موصول، دُفنت فعل مجهول، هي ضمیر نائب فاعل، جملہ ہوکر صلہ اور صفت ہوکر مفعول بہ، و حالیہ، قد برائے تقلیل، يقصر فعل با فاعل، عن حرف جر، احيائنا مضاف

مضاف الیہ ہوکر موصوف، الغیب صفت، پھر عن کا مجرور ہوکر یقصر کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر حال اور یبلغ کا فاعل، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔

**حل لغات:** یبلغ بلغ (ن) بلوغا پہنچا، موتٰی واحد میت مردے، دفنت دفن (ض) دفنا چھپانا، دفن کرنا، یقصر، قصرٌ تقصیرا (تفعیل) کوتاہی کرنا، رُکنا، أحیاء واحد حي زندہ، الغیب واحد غائب پوشیدہ۔

**ترجمہ:** اور میرا اسلام، ہمارے دفن شدہ مردوں کو کیوں کر، پہنچ سکتا ہے، جب کہ کبھی کبھی وہ ہمارے غائب از نظر زندوں کو بھی نہیں پہنچ پاتا۔

**مطلب:** شاعر اپنی سابقہ گفتگو کو مدلل کر کے کہہ رہا ہے، کہ خولہ کو چھپانے میں، زمین کے لیے میرا اسلام وجہ حسد نہیں بن سکتا، اس لیے کہ جب تک وہ بقید حیات تھی، رو برو ہوکر کبھی میں نے اسے سلام نہیں کیا، تو اب اس کے مرنے کے بعد، کیوں کر میرا اسلام اس تک پہنچ سکے گا، جب کہ واقعہ یہ ہے کہ کبھی کبھی دور دراز بسے ہوئے موجودہ لوگوں کو بھی سلام نہیں پہنچ پاتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| وَقُلْ لِصَاحِبِهِ يَا أَنْفَعَ السُّحُبِ | (۲۹) | يَا أَحْسَنَ الصَّبْرِ زُرْ أَوْلَى الْقُلُوْبِ بِهَا |
| مِنَ الْكِرَامِ سِوَى آبَائِكَ النُّجُبِ | (۳۰) | وَأَكْرَمَ النَّاسِ لَا مُسْتَثْنِيًا أَحَدًا |

**دونوں کی ترکیب ایک ساتھ ھے:** یا حرف ندا، أدعو فعل کے قائم مقام ہے، أحسن الصبر ترکیب اضافی کے بعد أدعو کا مفعول بہ ہوکر جملہ ندا، زر فعل با فاعل، أولی القلوب مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ، بها جار مجرور زر کے متعلق، جملہ ہوکر جواب ندا، جملہ ندائیہ ہے، و عاطفہ، قل فعل با فاعل، لصاحبه ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہوکر قل کے متعلق، جملہ ہوکر، جملہ قول، یا حرف ندا أدعو کے قائم مقام، أنفع السحب ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، أکرم الناس مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف، پھر مفعول بہ ہوکر جملہ ندا، مستثینا اسم فاعل، (لا نافیہ ہے) أحدا موصوف، من الکرام جار مجرور ظرف مستقر ہوکر صفت اول، سوی ابائك النجب پیہم اضافتوں کے بعد صفت ثانی، پھر اسم فاعل کا مفعول بہ اور شبہ جملہ ہوکر أنادي فعل محذوف کی ضمیر انا سے حال ہے، اسکے بعد جملہ فعلیہ ہوکر جواب ندا اور جملہ ندائیہ ہوکر مقولہ، اور جملہ قولیہ ہے۔

**حل لغات:** الصبر مصدر صبر (ض) صبرا صبر کرنا، زر فعل امر زار (ن) زیارة وزورا ملاقات کرنا، ملنا، أولی زیادہ قریب، أنفع اسم تفضیل، نفع (ف) نفعًا فائدہ دینا، السحب واحد سحاب بادل، مستثینا، استثنی استثناءا (استفعال) نکالنا، علیحدہ کرنا، استثناء

کرنا، الكرام واحد کریم،شریف، بزرگ، النجُبُ واحد نجيب شریف،سخی،فیاض، نجيب کی جمع أنجاب بھی آتی ہے۔

**ترجمہ** (۲۹-۳۰): اے صبر جمیل! خولہ سے قریب ترین دل (سیف الدولۃ) کے پاس جاؤ، اور اس قریب دل والے سے کہو، اے نفع بخش بادل اور اشرف خلائق، میں آپ کے شریف آباء و اجداد کے سوا شریفوں میں سے کسی کا بھی استثناء نہیں کرتا۔

**مطلب**: چوں کہ خولہ کے صدمۂ وفات کا سب سے گہرا اثر، اس کے بھائی سیف الدولۃ ہی پر ہوا تھا؛ اس لیے متنبی صبر کو یہ نصیحت کر رہا ہے، کہ اس وقت تمہاری سب سے زیادہ ضرورت سیف الدولۃ کو ہے، لہٰذا تم ان کے پاس جاؤ، اور انھیں ان کی فیاضی و کرم گستری اور خاندانی شرافت و بزرگی کا واسطہ دے کر کہو، کہ شاعر آپ سے صبر و ضبط کی درخواست کر رہا ہے، اور یہ کہہ رہا ہے کہ اپنے آباء و اجداد کو چھوڑ کر روئے زمین میں آپ شرافت و کرامت کے حوالے سے سب پر فائق ہیں، اور شریف لوگ کسی بھی حادثے پر صبر و ضبط سے کام لے کر اپنی بنیادی حیثیت کو بچائے رہتے ہیں، لہٰذا آپ بھی صبر جمیل اختیار کریں، تا کہ آپ کی بلند حیثیت پر کوئی آنچ نہ آئے۔

| قَدْ كَانَ قَاسَمَكَ الشَّخْصَيْنِ دَهْرُهُمَا | (۳۱) | وَعَاشَ دُرُّهُمَا الْمَفْدِيُّ بِالذَّهَبِ |
|---|---|---|

**ترکیب**: قد برائے تحقیق، کان تامہ، قاسم فعل، ك مفعول بہ اول، الشخصين مفعول بہ ثانی، دهرهما ترکیب اضافی کے بعد اس کا فاعل، قاسم فعل اپنے متعلقات سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، عاش فعل، درهما مضاف مضاف الیہ ہو کر موصوف، المفدي اسم مفعول، بالذهب جار مجرور مفدي کے متعلق، پھر صفت ہو کر عاش کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: قاسَم، مقاسمة (مفاعلة) آپس میں تقسیم کرنا، شخصين شخص کا تثنیہ جمع أشخاص، دهر زمانہ جمع دهور، عاش (ض) عيشا جینا، در موتی جمع دُرَر، المفدي فدى (ض) فداء قربان ہونا، ذهب سونا، جمع أذهاب وَذُهوب .

**ترجمہ**: آپ سے دو شخصوں کو ان کے زمانے، نے تقسیم کر دیا تھا، ان میں سے موتی بقید حیات تھا، جس پر سونا قربان ہو گیا تھا۔

**مطلب**: متنبی سیف الدولۃ کی دونوں مرحوم بہنوں کا تذکرہ کر رہا ہے، چناں چہ بڑی بہن کو موتی اور چھوٹی بہن کو سونا بتاتے ہوئے کہتا ہے کہ زمانے کی ستم گری نے دو بہنوں کو بہت پہلے ہی جدا کر دیا تھا، اور ان میں سے موتی (بڑی بہن) آج تک زندہ تھی، جو تمہیں ملی تھی، اور سونا (چھوٹی بہن) اس موتی

پرقربان ہوگیا تھا، یعنی چھوٹی بہن نے زمانے سے صلح کرکے اپنی بقیہ زندگی بھی بڑی بہن کو دے دیا تھا، کہ شاید وہ تا حیات سیف الدولۃ کا ساتھ دے سکے؛ مگر آج وہ بھی زمانے کی تخریب کاری کا شکار ہوگئی۔

| إنَّا لَنَغفُلُ وَالْأيَّامُ فِيْ الطَّلَبِ | (۳۲) | وَعَادَ فِيْ طَلَبِ الْمَتْرُوْكِ تَارِكُهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، عاد فعل، في طلب المتروك ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ہوکر عاد کے متعلق، تارك ه مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، إن حرف مشبہ بالفعل، نا اس کا اسم، ل برائے تاکید، نغفل فعل، نحن ضمیر ذوالحال، و حالیہ، الأیام مبتدا، في الطلب جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر حال اور نغفل کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** عاد (ن) عودا لوٹنا، اصلی حالت پر واپس آنا، طلب مصدر، طلب (ن) طلبا تلاش کرنا، طلب کرنا، ڈھونڈنا، المتروك، ترك (ن) ترکاً چھوڑنا، نغفل غفل (ن) غفلاً غافل ہونا أيام واحد يوم دن، مراد زمانہ۔

**ترجمہ:** چھوڑنے والا چھوڑی ہوئی چیز کو از سر نو ڈھونڈنے لگا، بلا شبہ ہم لوگ غفلت میں پڑے رہتے ہیں، جب کہ زمانہ مسلسل پیچھے لگا رہتا ہے۔

**مطلب:** یعنی چھوٹی بہن کو ہضم کرکے ڈکار لینے کے بعد، پھر سے زمانہ بڑی بہن کی شکل میں اپنی خوراک ڈھونڈنے آ پہنچا، جب کہ ہم لوگ پہلے کی طرح غفلت میں پڑے سوتے رہے، اور زمانہ مسلسل تعاقب میں تھا؛ اس لیے موقعہ ملتے ہی ہاتھ صاف کرگیا، اور ہم لوگ حسرت وافسوس کی ہتھیلی ملتے رہ گئے۔

| كَأنَّهُ الْوَقْتُ بَيْنَ الْوِرْدِ وَالْقَرَبِ | (۳۳) | مَا كَانَ أقْصَرَ وَقْتًا كَانَ بَيْنَهُمَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** ما اقصر فعل تعجب، هو ضمیر اس کا فاعل، کان زائدہ، وقتا موصوف، کان فعل تامہ، هو ضمیر فاعل، بینهما مضاف مضاف الیہ ہوکر کان کا مفعول فیہ، جملہ ہوکر صفت اور اقصر کا مفعول بہ اول، کان حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، الوقت خبر اول، بین مضاف الورد والقرب معطوف علیہ معطوف ہوکر مضاف الیہ اور کان کی خبر ثانی، جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر، اقصر کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** اقصر اسم تفضیل، نہایت کم، بہت مختصر، قَصُرَ (ک) مختصر ہونا، چھوٹا ہونا، وقت جمع أوقات وقت، ثانیہ، الورد، ورد (ض) وِردًا وَ وُرُودا گھاٹ پر پانی لینے کے لیے آنا،

القرب گھاٹ پر پہنچنے کے لیے رات کو چلنے کا نام ہے، یا گھاٹ پر وارد ہونے سے پہلے دن کی رات میں چلنا مراد ہے۔

**ترجمہ:** ان دونوں بہنوں کے درمیان کتنا مختصر وقفہ تھا، ایسا لگتا ہے کہ یہ گھاٹ پر آنے اور اس سے پہلی شب میں چلنے کے درمیان کا فاصلہ تھا۔

**مطلب:** شاعر یہ احساس دلا رہا ہے، کہ سیف الدولۃ کی دونوں ہم شیرہ نہایت ہی قلیل اور مختصر سے وقفے کے دوران یکے بعد دیگرے داغ مفارقت دے کر چل بسیں، ایسا لگتا ہے کہ چھوٹی بہن کے انتقال اور بڑی بہن کے وصال کے درمیان صرف ایک ہی دن رات کا فاصلہ تھا، اور اتنے مختصر وقت میں ممدوح پر یکے بعد دیگرے غم کے دو پہاڑ ٹوٹے۔

| جَزَاكَ رَبُّكَ بِالْأَحْزَانِ مَغْفِرَةً | (۳۴) | فَحُزْنُ كُلِّ أَخِي حُزْنٍ أَخُو الْغَضَبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** جزی فعل، ك مفعول بہ اول، ربك مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، بالأحزان جار مجرور ہو کر جزی کے متعلق، مغفرة مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ ہے، ف تفریعیہ، حزن کل أخي حزن مسلسل اضافتوں کے بعد مبتدا، أخوا الغضب ترکیب اضافی کے بعد خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** جزی (ض) جزاءا بدلہ دینا، ثواب دینا، رب پروردگار، پالنہار، جمع أرباب ، أحزان واحد حزن غم، رنج، حزن (س) حزنا غم گین ہونا، مغفرة غفر (ض) غفرا معاف کرنا، غضب غصہ، غَضِبَ (س) غضبا بھڑکنا، غصہ ہونا۔

**ترجمہ:** غموں کے بدلے آپ کا پروردگار آپ کو مغفرت عطا کرے، اس لیے کہ ہر غم زدہ کا غم ہم رشتہ ناراضگی ہوا کرتا ہے۔

**مطلب:** شاعر سیف الدولۃ کے لیے مغفرت اور توفیق استغفار کی دعا کر کے کہتا ہے، کہ چوں کہ جب بھی کسی انسان کو، کسی قسم کی تکلیف یا رنج وغم کا سامنا ہوتا ہے، تو وہ جزع فزع کے دھن میں صبر وضبط کو بالائے طاق رکھ کر ہوش وحواس گنوا بیٹھتا ہے، اور غیض وغضب کے عالم بہت سی ایسی باتیں بھی بک دیتا ہے، جو حکمت خداوندی اور مشیت ایزدی کے شایان شان نہیں ہوتیں، اس لیے بہت ممکن ہے کہ ہم شیرہ کے صدمہ وفات نے ممدوح کی زبان مبارک سے بھی غیر مناسب الفاظ نکلوائے ہوں، لہٰذا میری یہی دعا ہے کہ اللہ وہ سب معاف کریں اور پیش آمدہ تکالیف کے بدلے آپ کو مغفرت کا تمغہ عطا فرمائیں۔

| وَأَنْتُمْ نَفَرٌ تَسْخُو نُفُوسُكُمْ | (۳۵) | بِمَا يَهَبْنَ وَلَا يَسْخُونَ بِالسَّلَبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، أنتم مبتدا، نفر موصوف، تسخو فعل، نفوسکم مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل، ب حرف جر، مَا موصولہ، یھبن فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اور مجرور ہوکر تسخو کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر صفت اور أنتم کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لایسخون فعل با فاعل، بالسلب جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** نفر جماعت، بہت سے لوگ، جمع أنفار، تسخو، سخا (ن) سخاءا سخاوت کرنا، بخشش کرنا، نفوس واحد نفس نفس، دل، روح، طبیعت، یھبن، وھب (ف) ھبة، بخشش کرنا، عطیہ دینا، سلب، سلَبَ (ن) سَلْبًا چھیننا، لوٹنا۔

**ترجمہ:** تم ایسی جماعت ہو، جو اپنی عطا کردہ چیزوں پر راضی رہا کرتی ہے؛ لیکن تمہارے دل چھینی ہوئی چیزوں پر خوش نہیں رہتے۔

**مطلب:** متنبی سیف الدولۃ کی خاندانی شرافت کو بتا رہا ہے، کہ آپ لوگ انتہائی شریف اور معزز افراد ہیں، اور جو بھی عطیہ اور بخشش وغیرہ کرتے ہیں وہ خوش دلی سے کرتے ہیں، کسی کے دباؤ میں آ کر نہیں کرتے، اور اپنی طبیعت سے جو بھی دیتے ہیں، اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے؛ البتہ اگر جبراً کوئی کچھ لینا چاہے، تو اس پر کبھی راضی نہیں ہوتے، اور چوں کہ موت نے خولہ کو زبردستی تم سے چھین لیا ہے؛ اس لیے موت کے ظلم وزیادتی پر تمہارا برہم ہونا، عین تمہاری فطرت کے مطابق ہے۔

| حَلَلْتُمُ مِنْ مُلُوكِ النَّاسِ كُلِّهِمِ | (۳۶) | مَحَلَّ سُمْرِ الْقَنَا مِنْ سَائِرِ الْقَصَبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** حللتم فعل با فاعل، من حرف جر، ملوك مؤکد، کلھم ترکیب اضافی کے بعد تاکید ہوکر مضاف، الناس مضاف الیہ پھر مجرور ہوکر حللتم کے متعلق، محل مضاف، سمر القنا ترکیب اضافی کے بعد مضاف الیہ، من حرف جر، سائر القصب مضاف مضاف الیہ ہوکر مجرور اور محل کے متعلق پھر یہ مفعول فیہ ہے، حللتم کا، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حللتم، حل (ن) حلاً بمکان وحلولاً اترنا، قیام کرنا، ملوك واحد ملك بادشاہ، فرماں روا، محل ظرف ہے۔ سُمْر واحد اسمر گندم گوں، سمُر (ک) سمرة گندمی ہونا، القنا واحد قناة نیزے، القَصَب واحد قصبة بانس، نرکنڈہ، پوروے دار لکڑی۔

**ترجمہ:** تمام شاہانِ عالم میں، تمہیں وہ مقام حاصل ہے، جو گندم گوں نیزوں کی لکڑیوں کو ہر طرح کے بانس پر۔

**مطلب:** شاعر سیف الدولۃ کے خاندان کی اہمیت وفضیلت بتا رہا ہے، کہ جس طرح گندم گوں نیزے، تمام ہتھیاروں میں بڑے کاری اور عمدہ مانے جاتے ہیں، اور دوسرے نیزے ان کے بالمقابل کم اہمیت کے حامل ہوتے ہیں، ٹھیک اسی طرح ممدوح اور ان کا خاندان بھی تمام فرماں روانِ دنیا میں، سب سے بلند رتبے کا حامل ہے، دیگر شاہانِ عالم کی ان کے مقابلے میں وہی قدر و قیمت ہے، جو گندمی نیزوں کے مقابلے میں اور دوسرے اسلحوں کی ہے۔

| إِذَا ضَرَبْنَ كَسَرْنَ النَّبْعَ بِالْغَرَبِ | (۲۹) | فَلَا تَنَلْكَ اللَّيَالِي إِنَّ أَيْدِيَهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف عاطفہ، لا تنل فعل، ك مفعول بہ مقدم، الیالي فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، إنَّ حرف مشبہ بالفعل، أیدیھا مضاف مضاف الیہ ہوکر اس کا اسم، إذا شرطیہ، ضربن فعل فاعل جملہ ہو کر شرط، کسرن فعل بافاعل، النبع مفعول بہ، بالغرب جار مجرور کسرن کے متعلق، جملہ ہوکر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر، إن کا اسم، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** لا تنل فعل نہی، نال (س) نیلا پانا، حاصل کرنا، لیالي واحد لیلة رات، ضربن یہاں حملہ آور ہونے کے معنی میں ہے، کسرن، کسر (ض) کسرا توڑنا، النبع واحد، نبعة کمان کی مضبوط لکڑی، الغرب کم زور گھاس۔

**ترجمہ:** آپ پر راتوں کا بس نہ چلے؛ یقیناً راتوں کے ہاتھ جب حملہ آور ہوتے ہیں، تو وہ کمان کی ٹھوس لکڑی کو، کم زور پودوں سے شکستہ کر ڈالتے ہیں۔

**مطلب:** اہل عرب کا خیال تھا، کہ راتیں ہی حوادث ومصائب کو جنم دیتی ہیں، اور رات ہی میں حوادث کا پلان بنتا ہے؛ اس لیے شاعر سیف الدولۃ کو دعا دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ حوادث کی موجد و معادن، راتوں کے پنجوں سے اللہ پاک آپ کی حفاظت فرمائے؛ اس لیے کہ یہ انتہائی بے رحم اور درندہ صفت ہوتے ہیں، اور جب کسی کو تباہ کرنے کے درپے آتے ہیں، تو ایک معمولی سی چیز کے ذریعہ بڑے بڑے عزم واستقلال کے پہاڑ بھی زمیں دوز کر دیتے ہیں۔

| فَإِنَّهُنَّ يَصِدْنَ الصَّقْرَ بِالْخَرَبِ | (۳۸) | وَلَا يُعِنَّ عَدُوًّا أَنْتَ قَاهِرُهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لا یعن فعل بافاعل، عدوا موصوف، أنت مبتدا، قاھرہ ترکیب اضافی کے بعد خبر جملہ اسمیہ ہوکر صفت اور مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، إن حرف مشبہ بالفعل، ھن اس کا اسم، یصدن فعل بافاعل الصقر مفعول بہ، بالخرب جار مجرور یصدن کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** لا يعن فعل نہی، جمع مؤنث غائب، اعان إعانة (افعال) مدد کرنا، قاهر، جمع قواهر، زورآور، مغلوب کرنے والا قهر (ف) قهرا غالب ہونا، يصدن ، صاد (ض) صيدا شکار کرنا، الصقر باز، شکرہ، جمع اصقر، وصُقور، الخرب ، سرخاب، جمع خربان .

**ترجمہ:** اور یہ راتیں آپ کے زیر کردہ دشمن کا بھی ساتھ نہ دیں، اس لیے کہ وہ سرخاب کے ذریعے شکرہ کا شکار کرلیتی ہیں۔

**مطلب:** متنبی سیف الدولۃ کے لیے، رات کے ظالم پنجوں سے حفاظت، اور ممدوح کے مقابلے میں کسی دوسرے کی عدم اعانت کی دعا کر رہا ہے، کہ اللہ پاک آپ کو ظالم راتوں سے بھی بچائیں، اور آپ کے خلاف کسی کا تعاون کرنے سے بھی بچائیں؛ اس لیے کہ جس طرح یہ اپنے لیے شکار کرتی ہیں، بالکل اسی جوش و جذبے کے ساتھ دوسرے کا بھی ساتھ دیتی ہیں، لہٰذا اگر یہ تمہارے خلاف کسی دشمن کی معاون بنیں گی، تو فتح کی ہوا اس دشمن کے حق میں پلٹ جائے گی، اور آپ کو ذلت و شکست کا سامنا کرنا پڑے گا، ان راتوں کا حال یہ ہے، کہ سرخاب جیسی معمولی چڑیا کی ہم کار بن کر، باز جیسے طاقت ور پرندے کا بھی شکار کرلیتی ہیں۔

| وَإِنْ سَرَرْنَ بِمَحْبُوْبٍ فَجَعْنَ بِهِ | (۳۹) | وَقَدْ أَتَيْنَكَ فِي الْحَالَيْنِ بِالْعَجَبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، إن شرطیہ، سررن فعل بافاعل، بمحبوب جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہوکر شرط، فجعن فعل بافاعل، به جار مجرور ہوکر اسی کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، و مستانفہ، قد برائے تحقیق، أتين فعل بافاعل، ك مفعول بہ، في الحالين اور بالعجب دونوں جار مجرور ہوکر أتين کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** سررن ، سر بكذا (ن) سرورا خوش کرنا، سرَّ بغیر صلہ کے خوش ہونا، فجعن ، فجع فجعا (ف) رنج دینا، تکلیف پہنچانا، أتى (ض) إتيانا بشي کوئی چیز لانا، العجب مصدر (س) عجبا تعجب کرنا، حیرت میں پڑنا۔

**ترجمہ:** اگر راتیں کسی دل پسند چیز کے ذریعے خوشی دیتی ہیں، تو اُسی کے ذریعے رنج بھی پہنچاتی ہیں، اور یہ راتیں آپ کے سامنے، دونوں حالتوں میں حیرت انگیز کام کرچکی ہیں۔ (کارنامے دکھا چکی ہیں)

**مطلب:** یعنی راتیں اگر کسی پر مہربان ہو جائیں، تو اس کا دامن خوشیوں اور مسرتوں سے بھر دیتی ہیں، اور رنج و غم اس تک پھٹکنے بھی نہیں دیتیں؛ لیکن جب یہ کسی سے انتقام لینے پر آتی ہیں، تو اس کا

جینا دوبھر کر کے اس پر زمین تنگ کر دیتی ہیں، چناں چہ راتوں کی یہ کاری گری تو آپ دیکھ ہی چکے ہیں، کہ پہلے اپنوں سے ملا کر، کیف وسرور کی ہوائیں آپ کی طرف لے گئیں، اور پھر ان کی جدائی کا ایسا گہرا زخم دیا کہ آلام ومصائب کی تمام آندھیوں کا رخ آپ کی طرف کر دیا، اور آپ کی خوش حال زندگی بدحالی کا شکار ہوگئی۔

| وَرُبَّمَا احْتَسَبَ الْإِنْسَانُ غَايَتَهَا | (۴۰) | وَفَا جَـأَتْـهُ بِـأَمْرٍ غَيْرِ مُحْتَسِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ربما برائے بیان کثرت، احتسب فعل، الإنسان فاعل، غایتہا مضاف مضاالیہ ہوکر مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ فاجأت فعل با فاعل، ہ مفعول بہ، ب حرف جر، أمر موصوف، غیر محتسب ترکیب اضافی کے بعد صفت پھر مجرور ہوکر فاجأت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** احتسب احتسابا (افتعال) گمان کرنا، خیال کرنا، غایة انتہا، جمع غایات ، فاجأت مفاجاة (مفاعلة) اچانک آنا، أمر قضیہ، جمع أمور .

**ترجمہ:** بسا اوقات انسان مصیبتوں کی انتہاء سمجھ بیٹھتا ہے؛ پھر وہ یک بارگی غیر متوقع قضیے کے ساتھ آدھمکتی ہیں۔

**مطلب:** یعنی ایسا بکثرت ہوتا ہے کہ انسان کسی مصیبت کو آخری پریشانی خیال کر کے سہہ لیتا ہے اور اس کے بعد مطمئن ہوکر زندگی جینا شروع کر دیتا ہے؛ لیکن کچھ ہی دنوں بعد مصیبت پھر نئی پریشانی لاکھڑا کرتی ہے، اور انسان کو اس کا شعور بھی نہیں ہوتا کہ اچانک یہ سب کیسے ہوگیا۔

| وَمَا قَضٰى أَحَدٌ مِنْهَا لُبَانَتَهُ | (۴۱) | وَلَا انْتَهٰى أَرَبٌ إِلَّا إِلٰى أَرَبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ ما قضی فعل، أحد فاعل، منہا جار مجرور ماقضی کے متعلق، لبانتہ بعد الاضافت مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لا انتہی فعل، أرب فاعل، إلا حصریہ، إلی أرب جار مجرور انتہی کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** قضی (ض) قضاء پورا کرنا، لبانة حاجت، ضرورت، جمع لبان ولبانات ، انتہی (افتعال) ختم ہونا، أرب حاجت، ضرورت جمع آرابٌ.

**ترجمہ:** دنیا سے کوئی بھی شخص اپنی ضرورت پوری نہ کر سکا، اور ایک ضرورت دوسری ضرورت پر ہی ختم ہوتی ہے۔

**مطلب:** شاعر یہ اشارہ دے رہا ہے کہ دنیا دار الحوائج کا نام ہے، یہاں کوئی بھی انسان اپنے

تمام مقاصد و حاجات پوری کر ہی نہیں سکتا؛ اس لیے کہ ایک ضرورت کے ختم ہونے سے پہلے ہی دوسری ضرورت اپنی آمد کا اعلان کر دیتی ہے، اور تاحیات یہی سلسلہ چلتا رہتا ہے، حتی کہ انسان ایک دن خود ہی قبر کی ضرورت بن جاتا ہے اور نہ جانے کتنی حاجتیں اس کے خزانۂ ارمان میں ادھوری رہ جاتی ہیں۔

| تَخَالَفَ النَّاسُ حَتّٰی لَا اتِّفَاقَ لَهُمْ | (۴۲) | إلَّا عَلٰی شَجَبٍ وَالْخُلْفُ فِي الشَّجَبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** تخالف فعل، الناس فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، حتی عاطفہ، لا لائے نفی جنس، اتفاق مصدر، لهم جار مجرور ظرف مستقر ہوکر لا کی خبر، إلا حصریہ، علی شجب جار مجرور اتفاق کے متعلق اور لا کا اسم، جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، الخلف مبتدا، في الشجب جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر معطوف اور جملہ معطوفہ ہے، (یہاں تخالف الناس، حتی لا اتفاق لهم الخ اور الخلف في الشجب کو الگ الگ جملے بھی مان سکتے ہیں)

**حل لغات:** تخالف تخالفًا (تفاعل) آپس میں اختلاف کرنا، اتفاق مصدر (افتعال) متفق ہونا، شَجَبٌ ہلاکت، سزائے موت، جمع شجوب، شجب (ن) شَجْبًا ہلاک کرنا، خلف اختلاف کا حاصل مصدر ہے۔

**ترجمہ:** لوگوں کا آپس میں اس درجہ اختلاف ہے، کہ موت کے علاوہ کسی چیز پر وہ متفق ہی نہیں ہیں، اور موت کے حوالے سے بھی اختلاف ہے۔

**مطلب:** یعنی دنیا میں لوگ کسی بھی چیز پر متفق نہیں ہیں، ہر چیز آپسی اختلاف کی شکار ہے، صرف موت ہی ایک ایسی چیز ہے، جس پر لوگوں کی آراء متفق ہیں، اور موت کے یقینی ہونے میں کسی کا بھی کوئی اختلاف نہیں ہے، البتہ موت کس چڑیے کا نام ہے اس میں مختلف رائیں اور متضاد بیانات ہیں۔

| فَقِيْلَ تَخْلُصُ نَفْسُ الْمَرْءِ سَالِمَةً | (۴۳) | وَقِيْلَ تَشْرَكُ جِسْمَ الْمَرْءِ فِي الْعَطَبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفصیلیہ، قیل فعل مجہول، ھو ضمیر نائب فاعل اور جملہ قول، تخلص فعل، نفس المرء ترکیب اضافی کے بعد ذوالحال، سالمة تخلص کا حال، پھر فاعل جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، جملہ قولیہ ہے، و عاطفہ، قیل فعل، ھو ضمیر نائب فاعل، جملہ ہوکر قول، تشرك فعل با فاعل، جسم المرء مضاف مضاف الیہ ہوکر تشرك کا مفعول بہ، في العطب جار مجرور تشرك کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، جملہ قولیہ ہے۔

**حل لغات:** تخلص خلص (ن) خلوصًا خالص ہونا، یہاں یہ تخرج کے معنی میں ہے، نفس جان، جمع أنفس ونفوس، سالمة سلم (س) سلامة محفوظ رہنا صحیح سالم رہنا،

تشرك ، شرك (س) شرکاً شریک ہونا شرکت کرنا، جسم جمع اجسام بدن، بوڈی، العطب مصدر، عطِبَ (س) عَطَبًا ہلاک ہونا، ضائع ہونا۔

**ترجمہ:** چناں چہ ایک قول تو یہ ہے کہ انسان کی جان، اس کے جسم سے صحیح سالم نکلتی ہے، اور ایک دوسرا قول یہ ہے کہ روح انسانی ہلاکت میں جسم انسانی کی ساجھی دار ہوا کرتی ہے۔

**مطلب:** اس سے پہلے والے شعر میں شاعر یہ بتا چکا ہے کہ موت پر اگر چہ لوگوں کی آراء متفق ہیں، لیکن موت کی توضیح وتشریح میں اب بھی اختلاف ہے، چناں چہ کچھ لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ موت صرف جسم انسانی کو فنا کرتی ہے، روح پر کوئی آنچ نہیں آتی، اور کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جس طرح انسان کا ڈھانچہ تباہ ہوتا ہے، موت اسی طرح روح انسانی کو بھی تباہ وبرباد کر دیتی ہے۔

| وَمَنْ تَفَكَّرَ فِي الدُّنْيَا وَمُهْجَتِهِ | (۴۴) | أَقَامَهُ الْفِكْرُ بَيْنَ الْعَجْزِ وَالتَّعَبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، من مبتدا معنیٰ شرط کو متضمن ہے، تفکر فعل با فاعل، في حرف جر، الدنیا و مهجته ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور تفکر کے متعلق جملہ ہو کر من کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر شرط، أقام فعل، ہ مفعول بہ مقدم، الفکر فاعل، بین مضاف، العجز و التعب معطوف علیہ معطوف ہو کر مضاف الیہ بین کا اور أقام کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** تفکر في شیئ (تفعّل) تفکُراً سوچنا، غور وفکر کرنا، مهجة روح، جان، جمع مُهَج ، الفكر سوچ، بچار جمع افکار، أقام إقامة (افعال) کھڑا کرنا، العجز مصدر، عجِزَ (س) عاجز ہونا، بے بس ہونا، التعب مصدر تَعِبَ (س) تھکنا۔

**ترجمہ:** جو شخص دنیا اور اپنی روح کے متعلق غور وفکر کرے گا، تو اس کی یہ سوچ، اسے عاجزی اور تھکاوٹ کے درمیان لا کر چھوڑ دے گی۔

**مطلب:** یعنی دنیا اور نفس انسانی کے متعلق غور وفکر کرنے والے، کبھی بھی کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے؛ یہ ایک ایسا **لا ینحل معمہ** ہے، کہ آج تک کوئی بھی اس کا معقول حل تلاش نہیں کر سکا، اور جو بھی اس گتھی کو سلجھانے کی فکر میں رہتا ہے، ہمیشہ حیرانی وپریشانی سے دو چار رہتا ہے، اور حقیقتِ حال کی تلاش میں زندگی بھر حیران وسرگرداں پھرتا ہے؛ مگر پھر بھی کسی معقول اور قابل اطمینان نتیجے تک رسائی نہیں ہو پاتی۔

☆☆☆☆☆

# وقال يمدح المغيث بن علي بن بشر العجلي

متنبّی نے، مغیث بن علی بن بشر عجلی کی تعریف میں درج ذیل اشعار کہے

| دَمْعٌ جَرٰى فَقَضٰى فِي الرَّبْعِ مَا وَجَبَا | (۱) | لِأَهْلِهٖ وَشَفَا أَنّٰى ولاَ كَرَبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** دمع مبتدا، جری فعل فاعل جملہ ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے تفصیل، قضی فعل با فاعل، في الربع جار مجرور قضی کے متعلق، ما موصولہ، وجب فعل با فاعل، ل حرف جر، أهله مضاف مضاف الیہ ہوکر مجرور اور وجب کے متعلق جملہ ہوکر صلہ اور قضی کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، شفی فعل با فاعل، جملہ فعلیہ ہے، أنی برائے انکار، و عاطفہ، لا نافیہ، کرب فعل فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** دمع آنسو جمع دموع، جری (ض) جریا جاری ہونا، بہنا، قضی (ض) قضاءا پورا کرنا، الربع مکان، جمع ربوع، أرباع، رُبع، وجب (ض) وجبا واجب ہونا، ثابت ہونا، شفی (ض) شفاءا شفا دینا، یہاں اطمینان قلب کا حصول مراد ہے، کرب برائے بیان قربت۔

**ترجمہ:** میرے آنسوؤں نے رواں ہوکر، مکان میں مکین کے حق واجب کو ادا کر دیا، اور اس نے مجھے شفا کہاں دی، شفا تو قریب بھی نہیں ہوئی۔

**مطلب:** شاعر یہ بتا رہا ہے کہ دیار حبیب میں پہنچ کر، میری آنکھوں سے اشک غم رواں ہو گیا، اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ ان آنسوؤں نے محبوب کی جدائی اور اس کے فراق میں بہہ کر، قربت و محبت کا حق ادا کر دیا، اور اب دل کو اطمینان وسکون نصیب ہو گیا، لیکن یہ تو خام خیالی تھی، ان آنسوؤں سے نہ تو مجھے کوئی اطمینان ملا اور نہ ہی کسی طرح کا سکون حاصل ہوا بلکہ یہ آنسو تو اطمینان وسکون کو چھو کر بھی نہیں گذرے، اور درد محبت پہلے ہی کی طرح جوں کا توں دل کے سمندر میں ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔

| عُجْنَا فَأَذْهَبَ مَا أَبْقَى الْفِرَاقُ لَنَا | (۲) | مِنَ الْعُقُوْلِ وَمَا رَدَّ الَّذِي ذَهَبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** عجنا فعل فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، اذهَبَ فعل با فاعل، ما موصولہ، أبقی فعل، الفراق فاعل، لنا اور من العقول جار مجرور ہوکر ابقی کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر

صلہ اور أذهب کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، ما نافیہ، ردّ فعل بافاعل، الذي اسم موصول، ذهب فعل فاعل جملہ ہوکر صلہ، اور رد کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** عجنا، عاج بمكانٍ (ن) عوجا اترنا، ٹھہرنا، قیام کرنا، أذهب إذهابا (افعال) لے جانا، أبقى إبقاءا (افعال) باقی رکھنا، الفراق ، جدائی، فرق (ض) فرقا جدائی کرنا، عقول واحد عقل فہم، سمجھ، ردّ (ن) ردًّا واپس کرنا، لوٹانا۔

**ترجمه:** ہم یہاں رکے، تو مکان نے فراق کے ہاتھوں ہماری باقی ماندہ عقلیں بھی اڑالیں، اور ضائع شدہ عقل کو واپس بھی نہیں کیا۔

**مطلب:** شاعر کہنا یہ چاہ رہا ہے کہ محبوب کے غم فراق کی وجہ سے، تو ہم لوگ پہلے ہی ہوش وخرد گنوا بیٹھتے تھے، اور بڑی کوششوں کے بعد جو تھوڑی بہت فہم ودانائی یک جا ہوئی تھی، دیار حبیب میں ہماری اقامت گزینی، اسے بھی چاٹ کرگئی، اور فراق نے جو کچھ سلب کیا تھا، اس کا اپنا حساب ہی الگ ہے، یعنی ہم لوگ دیار حبیب میں جاکر عقل وفہم سے یک سر عاری اور فراست وذکاوت سے بالکل تہی دامن ہوگئے۔

| سَوَائِلاً مِنْ جُفُوْنٍ ظَنَّهَا سُحُبًا | (٣) | سَقَيْتُهُ عَبَرَاتٍ ظَنَّهَا مَطَرًا |
|---|---|---|

**تركيب:** سقيت فعل بافاعل، ہ مفعول بہ اول، عبرات موصوف، ظن فعل بافاعل، ها مفعول بہ اول، مطرا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہوکر عبرات کی صفت اول، سوائلا اسم فاعل، من حرف جر، جفون موصوف، ظن فعل بافاعل، ها مفعول بہ اول، سحبا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہوکر جفون کی صفت اور مجرور ہوکر سوائلا کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر عبرات کی صفت ثانی اور پھر سقيت کا مفعول بہ ثانی ہوکر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** سقيت، سقى (ض) سقياً سیراب کرنا، سینچنا، عبرات واحد عبرة آنسو، مطر بارش جمع أمطار، سوائل واحد سائلة بہنے والی چیز، مراد آنسو، سال (ض) سيلا بہنا۔

**ترجمه:** میں نے اس مکان کو اس قدر آنسوؤں سے سیراب کیا، کہ وہ انھیں بارش سمجھ بیٹھا، اور یہ آنسو ایسی آنکھوں سے رواں تھے، جنہیں مکان نے بادل خیال کرلیا۔

**مطلب:** متنبی اپنی آہ وزاری کی کثرت بتارہا ہے، کہ مکانِ محبوب سے لگ کر ہم نے اتنے آنسو بہائے، کہ خود مکان کو یہ احساس ہوگیا کہ بارش ہورہی ہے، اور ہمارا سیلاب اشک اتنی تیزی سے رواں تھا، کہ مکان ہماری آنکھوں کو بادل سمجھنے لگا، یعنی جس طرح آسمان سے موسلا دھار بارش ہوتی ہے اور زمین میں سیلاب کا منظر ہوتا ہے، ہم نے اپنے آنسوؤں سے مکان کو اسی تیز بارش کا احساس دلادیا۔

| لَيْلاً فَمَا صَدَقَتْ عَيْنِي وَلَا كَذَبَا | (۴) | دَارُ الْمُلِمِّ لَهَا طَيْفٌ تَهَدَّدَنِي |
|---|---|---|

**ترکیب:** دار مضاف، الملم اسم فاعل، لها جار مجرور ظرف مستقر ہوکر حال مقدم، طيف ذوالحال پھر موصوف، تهدد فعل با فاعل، ن وقایہ، ي متکلم مفعول بہ، ليلا اس کا مفعول فیہ، جملہ ہوکر صفت اور الملم کا فاعل، پھر مضاف الیہ ہوکر مبتدا محذوف هذه کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف تفصیلیہ، ما نافیہ، صدقت فعل، عيني مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا نافیہ، كذب فعل فاعل جملہ ہوکر معطوف، جملہ معطوفہ ہے۔

**حل لغات:** دار گھر، جمع ديار، وَدُور، ملم اسم فاعل، أَلَمَّ (افعال) إلماماً اترنا، نازل ہونا، طيف خیال، خواب، تصور، جمع اطياف طاف (ض) طيفا سونے میں کسی کا خیال آنا، تهدد (تفعل) چونکا دینا، ڈرا دینا۔

**ترجمہ:** یہ اس محبوب کا گھر ہے، جس کا خیال رات میں میرے پاس آکر مجھے چونکا گیا، تو میری آنکھ نے نہ اس کی تصدیق کی اور نہ ہی وہ خیال غلط ثابت ہوا۔

**مطلب:** یعنی خانۂ حبیب میں جو کچھ بحالت نوم مجھے نظر آیا، یقیناً وہ چونکا دینے والا تھا؛ لیکن اس خیال سے کہ وہ محض ایک خواب تھا میرے قلب ونگاہ نے، نہ تو اس طرف کوئی خاص توجہ دی، اور نہ ہی اس کی تصدیق وتوثیق کی، مگر چوں کہ وہ محبوب ہی کے متعلق خواب تھا؛ اس لیے مجھے تو نہیں لگتا کہ وہ جھوٹ ہوگا، کیوں کہ ایک حبیب کو محبوب کی خیالی عادتیں بھی حقیقت کا جامہ پہنی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔

| جَمَّشْتُهُ فَنَبَا قَبَّلْتُهُ فَأَبَى | (۵) | أَنْأَيْتُهُ فَدَنَى أَدْنَيْتُهُ فَنَأَى |
|---|---|---|

**ترکیب:** أنأيت فعل بافاعل، ہ مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، فدنى بھی فعل فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، بقیہ میں بھی یہی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** أنأى (افعال) دور کرنا، دنى (ن) دنوا قریب ہونا، أدنى إدناء اقریب کرنا (افعال) نأى ينأى (ف) دور ہونا، جمَّشت (تفعیل) دل لگی کرنا، چھیڑ چھاڑ کرنا، نبا (ن) نبوا اچٹنا، قبلت (تفعیل) بوسہ لینا، ابى يابى (ف) انکار کرنا۔

**ترجمہ:** میں نے اسے دور کیا، تو وہ قریب ہو گیا، اور میں نے اسے قریب کرنا چاہا، تو وہ دور ہو گیا، میں نے اسے چھیڑا، تو وہ اچھل پڑا، میں نے اس کا بوسہ لینا چاہا، تو وہ انکار کر گیا۔

**مطلب:** شاعر اپنی خوابی کیفیت کے متعلق بتا رہا ہے، کہ خواب میں آنے والے خیال کو میں نے جتنا بھگانا چاہا، وہ اتنا ہی قریب ہوتا گیا، اور پھر جب میں نے اسے قریب کر کے اس کے بارے میں

سوچنا چاہا، تو وہ شرارت میں دور ہو گیا، میں نے اس کا بوسہ لینے کی کوشش کی اور چھیڑ خانی کرنی چاہی، تو نہ ہی اس نے بوسہ لینے دیا اور نہ ہی میری شرارت سے متفق ہوا۔

| بَيْتًا مِنَ الْقَلْبِ لَمْ تَمْدُدْ لَهُ طُنُبَا | (٦) | هَامَ الْفُؤَادُ بِأَعْرَابِيَّةٍ سَكَنَتْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** هام فعل، الفؤاد فاعل، ب حرف جر، اعرابية موصوف، سكنت فعل با فاعل، بيتا موصوف، من القلب جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت اول، لم تمدد فعل با فاعل، له جار مجرور اسی کے متعلق، طنبا مفعول بہ، جملہ ہو کر بیت کی صفت ثانی پھر سكنت کا مفعول بہ اور جملہ فعلیہ ہو کر، أعرابية کی صفت اور ب کا مجرور ہو کر هام کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** هَام (ض) هيما وهيومًا وهياماً محبت کرنا، آوارہ پھرنا، أعرابية عرب کے دیہات کی عورت، سكنت سكن (ن) سكونا سکونت اختیار کرنا، ٹھہرنا، تمدد مدّ (ن) مدًّا کھینچنا، لمبا کرنا، پھیلانا، طنب خیمہ کی رسی، جمع أطناب وطُنبة .

**ترجمہ:** میرا دل ایک ایسی دیہاتی عورت پر فریفتہ ہو چکا ہے، جو میرے دل کی ایک ایسی کوٹھری میں قیام پذیر ہو چکی ہے، جس کے لیے اس نے، کوئی رسی دراز نہیں کی۔

**مطلب:** متنبی اپنی داستانِ عشق بتا رہا ہے، کہ میرا دل ایک عرب دیہاتی عورت پر فدا ہو گیا ہے، اور محبت کی خلیج اتنی گہری ہو گئی ہے، کہ وہ محبوبہ میرے دل کی کوٹھری میں رچ بس گئی ہے؛ اور حیرت تو اس پر ہے کہ میرے دل میں جگہ بنانے کے لیے محبوبہ کو، کوئی پریشانی اور مشقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا، بلکہ دیوانگی کی حد نے اس کے لیے میرے دل کے تمام دروازے کھول دیئے، اور وہ ہمیشہ کے لیے اس میں مقیم ہو گئی۔

| مَظْلُومَةُ الرِّيقِ فِي تَشْبِيهِهِ ضَرَبَا | (٧) | مَظْلُومَةُ الْقَدِّ فِي تَشْبِيهِهِ غُصُنًا |
|---|---|---|

**ترکیب:** مظلومة اسم مفعول اپنے فاعل قد کی طرف مضاف ہے، في حرف جر، تشبيهه مصدر اپنے فاعل ه کی طرف مضاف ہے، غصناً اسی کا مفعول بہ ہے، شبہ جملہ ہو کر في کا مجرور اور مظلومة کے متعلق ہے، پھر شبہ جملہ ہو کر، هي مبتدا محذوف کی خبر اول، دوسرے مصرع میں بعینہ یہی ترکیب ہے اور وہ خبر ثانی ہے، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** القد لمبائی، قد و قامت جمع قدود ، غصن شاخ، جمع اغصان ، وغُصون ريق تھوک، لعاب دہن، جمع أرْيَاق وَرِياق، ضَرَبٌ سفید اور گاڑھا شہد، (برائے مذکر و مؤنث)

**ترجمہ:** اس کے قد کو شاخ کے ساتھ تشبیہ دی جائے، تو اس کے قد پر ظلم ہے، اور اس کے

لعاب دہن کوشہد کا مشابہ قرار دینے میں، لعاب دہن کے ساتھ زیادتی ہے۔

**مطلب:** شاعر محبوبہ کی خوبیاں بیان کر رہا ہے، کہ اس کا نرم و نازک بدن شاخ گل سے بھی زیادہ لچک دار ہے، اور محبوبہ کا لعاب دہن شہد سے بھی زیادہ لذیذ اور شیریں ہے؛ اس لیے اگر اس کے بدن کو شاخ سے تشبیہ دی گئی، تو محبوبہ کی نزاکت، اور اس کے حسن و جمال کی لطافت پر ظلم ہوگا، اور اس کے لعاب دہن کو شہد کا ہم لذت قرار دینے کی صورت میں، محبوبہ کے لعاب دہن کی حلاوت و شیرینی کے ساتھ ناانصافی اور زیادتی ہوگی۔

| وَعَزَّ ذَالِكَ مَطْلُوْبًا إِذَا طُلِبَا | (۸) | بَيْضَاءُ تُطْمِعُ فِيْمَا تَحْتَ حُلَّتِهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** بيضاء موصوف، تطمع فعل با فاعل، في حرف جر، ما موصولہ، تحت حلتها ترکیب اضافی کے بعد صلہ ہو کر مجرور اور تطمع کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر، صفت اور هي مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، عز فعل، ذالك مطلوبا ممیز تمیز کے بعد فاعل، إذا ظرفیہ، طُلبا فعل مجہول مع نائب فاعل، جملہ ہو کر عز کا مفعول فیہ اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** بيضاء أبيض کا مؤنث، گوری، سفید، تطمع أطمع (افعال) إطماعًا لالچ دلانا، حلة لباس، جوڑا، جمع حُلَلٌ، عز (ض) عزا دشوار ہونا، بھاری ہونا، مشکل ہونا، طُلِبَ طلب (ن) طلب کرنا چاہنا۔

**ترجمہ:** محبوبہ ایسی گوری ہے، جو اپنے لباس میں موجود جسم کا لالچ دلایا کرتی ہے، لیکن اس کو حاصل کرنے کی کوشش انتہائی مشکل مقصد ثابت ہوگی۔

**مطلب:** شاعر اپنی محبوبہ کی عفت و پاک دامنی اور اس کی قاتل خوب صورتی کو بتا رہا ہے، کہ وہ واقعی انتہائی حسین و جمیل ہے، اس کے حسن کو دیکھ کر ہر کوئی اسے پانے اور اپنا بنانے کی لالچ کرنے لگتا ہے؛ مگر وہ اتنی عفیف اور پاک دامن ہے کہ کسی کو اپنے منہ ہی نہیں لگاتی، اور چوں کہ اس کا حاصل کرنا انتہائی دشوار ہے؛ اس لیے کوئی اس کی کوشش بھی نہیں کرتا۔

| شُعَاعُهَا وَيَرَاهُ الطَّرْفُ مُقْتَرِبَا | (۹) | كَأَنَّهَا الشَّمْسُ يُعْيِيْ كَفَّ قَابِضِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** كأن حرف مشبہ بالفعل، ها اس کا اسم، الشمس ذوالحال، يعيي فعل، كف قابضه ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ مقدم، شعاعها مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، و حالیہ، يرا فعل، ہ مفعول بہ اول، الطرف فاعل، مقتربا مفعول بہ ثانی، جملہ ہو کر حال، اور يعيي کا فاعل جملہ فعلیہ ہو کر پھر حال، اور كأن کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يعي، أعي (افعال) إعياء عاجز کرنا، بے بس کرنا، كف ہتھیلی، جمع أكف، قابض اسم فاعل، قبض (ض) قبضا پکڑنا، شعاع کرن جمع اشعة، طرف نگاہ، جمع أطراف .

**ترجمہ:** ایسا لگتا ہے کہ یہ حسینہ آفتاب ہے، جس کی کرنیں اپنے پکڑنے والے کی ہتھیلی کو تھکا دیتی ہیں، حالاں کہ نگاہیں اسے قریب دیکھتی ہیں۔

**مطلب:** شاعر اپنی محبوبہ کو سورج سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ اس کے حسن و جمال کی کرنیں دیکھ کر، لوگ اسے سورج سمجھتے ہیں، اور یہ احساس کرتے ہیں، کہ جس طرح سورج پوری دنیا پر، اپنی ضیا پاش کرنوں سے چھایا رہتا ہے اور ہر شخص اسے اپنے سے قریب دیکھتا ہے، مگر اس تک پہنچ نہیں سکتا، اسی طرح میری محبوبہ کے حسن و جمال کی شعائیں ہمہ وقت پھوٹتی رہتی ہیں، اور دیکھنے والا انھیں انتہائی قریب اور سہل الحصول سمجھتا ہے؛ لیکن سورج کی کرنوں کی طرح ان کا حصول بھی جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

| مِنْ أَيْنَ جَانَسَ هَذَا الشَّادِنُ الْعَرَبَا | (۱۰) | مَرَّتْ بِنَا بَيْنَ تِرْبَيْهَا فَقُلْتُ لَهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** مرت فعل با فاعل، بنا جار مجرور مرت کے متعلق، بين تربيها ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف عاطفہ، قلت فعل با فاعل، لها جار مجرور قلت کے متعلق جملہ ہو کر، قول، من أين جار مجرور ہو کر جانس فعل کے متعلق، جانس فعل، هذا الشادن اسم اشارہ مشار الیہ ہو کر فاعل، العرب مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ، جملہ قولیہ ہے۔

**حل لغات:** مَرّت، مرّ (ن) مرورا گذرنا، تِرْبٌ ہمجولی، سہیلی، جمع أتراب، جانس، مجانسة (مفاعلة) ہم شکل ہونا، مشابہ ہونا، الشادن ہرن کا بچہ، مراد محبوبہ، العَرَبُ، أعرابي کی جمع عربی

**ترجمہ:** محبوبہ اپنی دو سہیلیوں کے ساتھ ہمارے پاس سے گذری، تو میں نے اس سے کہا یہ ہرن کا بچہ عربوں کے ساتھ کیسے آملا۔

**مطلب:** شاعر اپنی محبوبہ کی خوب صورتی کو ہرن کے بچہ سے تشبیہ دے کر کہتا ہے، کہ جب وہ ہمارے قریب سے گذری، تو میں نے اسے دیکھ کر کہا؛ کہ عربوں کے ساتھ یہ ہرن کا بچہ کہاں سے مل گیا، یعنی عرب تو شکار کے عادی ہوتے ہیں، اور ہرن ان کا مخصوص شکار سمجھا جاتا ہے، پھر بھی محبوبہ کا ان عرب سہیلیوں کے ساتھ ٹہلنا یقیناً باعث حیرت تھا۔

| لَيْثُ الشَّرَى وَهُوَ مِنْ عِجْلٍ إِذَا انْتَسَبَا | (۱۱) | فَاسْتَضْحَكَتْ ثُمَّ قَالَتْ كَالْمُغِيثِ يُرَى |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، استضحکت فعل فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ثم عاطفہ، قالت

فعل فاعل جملہ ہو کر قول، لك حرف جر، المغيث ذوالحال، يرى فعل مجہول، ھو ضمیر ذوالحال، ليث الشرى، یری کا مفعول بہ، و حالیہ، هو مبتدا، من حرف جر، عجل مجرور، إذا ظرفیہ، انتسبا فعل فاعل جملہ ہو کر إذا کا مضاف الیہ اور عجل کے متعلق، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر ھو کی خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال اور یری کا نائب فاعل، جملہ ہو کر پھر حال اور لك کا مجرور ہو کر ظرف مستقر أنا مبتدا محذوف کی خبر ہے جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ، جملہ قولیہ ہے۔

**حل لغات:** استضحکت (استفعال) بمعنی ضحك ہنسا، المغيث ممدوح کا نام ہے، ليث شیر، جمع ليوث ، شرى ایک جگہ کا نام جہاں شیروں کی کثرت ہوا کرتی تھی، عجل قبیلے کا نام ہے، انتسب انتسابا منسوب ہونا، نسبت کرنا، (افتعال)

**ترجمہ:** تو وہ محبوبہ ہنس کر کہنے لگی، کہ میں مغیث ہی کی طرح ہوں، جو دیکھنے میں وادی شری کا شیر معلوم ہوتا ہے، حالاں کہ اگر وہ اپنا نسب بیان کرے، تو قبیلہ عجل کا ثابت ہوگا۔

**مطلب:** شاعر کی حیرت وتعجب کا جواب دیتے ہوئے محبوبہ کہتی ہے، کہ میرا عرب سہیلیوں کے ساتھ ٹہلنا آپ کے لیے باعث حیرت نہیں ہونا چاہئے؛ اس لیے کہ خود آپ کے ممدوح مغیث بن بشر عجلی، قبیلہ عجل سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن پوری دنیا انھیں وادی شری کا شیر سمجھتی ہے، ٹھیک انھی کی طرح میں بھی ہرنی ہو کر عرب سہیلیوں کے ساتھ رہتی ہوں، اور دنیا مجھے بھی عربی ہی خیال کرتی ہے۔

| أَعْطٰى وَأَبْلَغَ مَنْ أَمْلٰى وَمَنْ كَتَبَا | (۱۲) | جَاءَتْ بِأَشْجَعِ مَنْ يُسْمٰى وَأَسْمَحَ مَنْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** جاءت فعل بافاعل، ب حرف جر، أشجع مضاف، من موصولہ، یسمی فعل مجہول مع نائب فاعل جملہ ہو کر صلہ، اور مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، اسمح من أعطى پہلے کی طرح مرکب ہو کر معطوف، و عاطفہ، أبلغ مضاف، من موصولہ، أملى فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور معطوف، و عاطفہ، من کتب بھی من أملى کی طرح جملہ فعلیہ اور موصول صلہ ہو کر معطوف پھر أبلغ کا مضاف الیہ اور معطوف ثانی، اشجع اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور اور جاءت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** اشجع اسم تفضیل، زیادہ بہادر، شجع (ک) شجاعة جواں مرد ہونا، دلیر ہونا، یسمی ، اسمی (افعال) إسماء نام لینا، نام دینا، اسمح اسم تفضیل، بہت زیادہ فیاض، سمح (ف) سمحاً بخشش کرنا، ابلغ زیادہ بلیغ، بلُغ (ک) بلاغة بلیغ ہونا، املی إملاء (افعال) لکھانا، املا کرانا۔

**ترجمہ**: اس خاتون نے ایک ایسے شخص کا نام لیا، جو بہادری کے حوالے سے یاد کیے جانے والوں میں، سب سے زیادہ دلیر ہے، اور تمام کرم گستروں میں سب سے بڑا فیاض ہے، اسی طرح لکھنے لکھانے والوں میں سب سے زیادہ فصیح وبلیغ ہے۔

**مطلب**: یعنی محبوبہ نے اپنے آپ کو ممدوح کا ہم مثل ٹھہرا کر اپنی قدر و قیمت میں اضافہ کرلیا ہے؛ کیوں کہ ہمارے ممدوح تمام جواں مردوں سے زیادہ شیر دل، اور دنیا کے جملہ کرم فرماؤں میں سب سے نمایاں کرم گستر، اور روئے زمین کے فصیح وبلیغ انسانوں میں سب سے زیادہ قادر الکلام اور فصیح اللسان ہیں؛ لہٰذا ایسی ذات والا صفات کی مجانست یقیناً انسان کی قدر ومنزلت میں اضافے کا سبب ہوگی۔

| لَوْ حَلَّ خَاطِرُهُ فِي مُقْعَدٍ لَمَشَى | (۱۳) | أَوْ جَاهِلٍ لَصَحَا أَوْ أَخْرَسٍ خَطَبَا |
|---|---|---|

**ترکیب**: لو شرطیہ، حل فعل، خاطرہ مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل، في مقعد جار مجرور ہوکر حل کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر شرط، ل برائے تاکید، مشی فعل فاعل، جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، بقیہ شعر میں بھی یہی ترکیب ہے، البتہ جاهل اور أخرس سے پہلے لو حل خاطرہ في الخ مقدر ماننا پڑے گا۔

**حل لغات**: حل (ن ض) حلولا اترنا، حلول کرنا، خاطر خیال، رجحان، جمع خواطر، مقعد اسم مفعول، اپاہج، أقعد إقعادا (افعال) بٹھا دینا، حوصلہ پست کر دینا، صحی (ن س) صحوا بیدار ہونا، ہوش میں آنا، جاهل بے علم جمع جهلاء، أخرس، گونگا، جمع خُرْس وخُرْسَان خرِسَ (س) خرسا گونگا ہونا، خطب (ن) خطبا وخطبة تقریر کرنا، خطبہ دینا۔

**ترجمہ**: اگر کسی اپاہج کے دل میں ممدوح کا خیال آجائے، تو وہ چلنے پر قادر ہوجائے، اور اگر کسی گنوار کے دل میں آئے، تو وہ خوابِ جہالت سے بیدار ہوجائے، اور اگر کسی گونگے کے دل میں آجائے، تو اسے تقریر پر قدرت حاصل ہوجائے۔

**مطلب**: یعنی ممدوح کی ذات اتنی مؤثر اور بابرکت ہے، کہ اُن کا تصور معذوروں کے لیے نسخۂ کیمیا ہے، اور ان کا مبارک خیال جاہلوں اور نا قادر الکلام لوگوں کے لیے اکسیر علم اور ذریعۂ گویائی ہے، گویا اللہ پاک نے مغیث کو علم وفہم، ذکاوت وفطانت اور فصاحت وبلاغت کا سنگم بنا کر مبعوث کیا ہے۔

| إِذَا بَدَا حَجَبَتْ عَيْنَيْكَ هَيْبَتُهُ | (۱۴) | وَلَيْسَ يَحْجُبُهُ سِتْرٌ إِذَا احْتَجَبَا |
|---|---|---|

**ترکیب**: إذا شرطیہ، بدا فعل بافاعل جملہ ہوکر شرط، حجبت فعل، عينيك ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ مقدم، هيبته مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل، جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، و

مستانفہ ہے، لیس فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، یحجب فعل، ہ مفعول بہ، ستر فاعل، إذا ظرفیہ، احتجب فعل فاعل جملہ ہو کر مضاف الیہ اور یحجب کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر لیس کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** بدا (ن) بدوا ظاہر ہونا، سامنے آنا، حجب (ن) حجبا پردہ کرنا، پردہ ڈالنا، ھیبة رعب، ڈر، ھاب (س) ھیبة ڈرنا، دہشت زدہ ہونا، ستر پردہ جمع أستار، ستر (ض) سترا چھپانا، احتجب احتجابا (افتعال) باپردہ ہونا، چھپنا۔

**ترجمہ:** اگر ممدوح جلوت میں آئیں، تو ان کا رعب و دبدبہ تمہاری آنکھوں پر پردہ ڈال دے گا؛ لیکن اگر وہ خلوت گزینی اختیار کرنا چاہیں، تو کوئی بھی پردہ ان کا حجاب نہیں بن سکتا۔

**مطلب:** متنبی اپنے محبوب کے رعب و دبدبے کی منظر کشی کر رہا ہے، کہ وہ اتنے بارعب اور جلالی ہیں، کہ اگر سامنے آجائیں تو لوگوں کی نگاہیں، ان کی شخصیت پر جم نہیں سکتیں، اور ان کے رعب دار چہرے کو دیکھنے کی تاب نہیں رکھتیں، ساتھ ہی ساتھ وہ اتنے حسین اور ماہ جبین ہیں، کہ اگر لوگوں سے چھپ کر پردے میں رہنا چاہیں، تو ان کے حسن و جمال کی تابانی ان کی شخصیت کو چھپا نہیں سکتی، اور کتنا بھی باپردہ رہنے کی کوشش کریں، رخ انور کی شعائیں لوگوں کو ان کا پتہ دیدیں گی۔

| وَدُرُّ لَفْظٍ يُرِيكَ الدُّرَّ مَخْشَلَبَا | (۱۵) | بَيَاضُ وَجْهٍ يُرِيكَ الشَّمْسَ حَالِكَةً |
|---|---|---|

**ترکیب:** بیاض مضاف، وجه موصوف، یری فعل با فاعل، ك مفعول بہ اول، الشمس مفعول بہ ثانی، حالکة مفعول بہ ثالث جملہ ہو کر صفت اور مضاف الیہ ہو کر مبتدا، له خبر محذوف ہے، یہی ترکیب دوسرے مصرع میں بھی ہوگی۔

**حل لغات:** یریك أری، إراء (افعال) دکھانا، احساس دلانا، حالکة سیاہ حلِكَ (س) حلوکة سخت سیاہ ہونا، دُر موتی، جمع دُرر، مخشلب نقلی موتی، جمع مخشلبات اصل معنی شیشے کے ٹکڑے۔

**ترجمہ:** ممدوح کے چہرے کا گوراپن، تمہیں سورج کو سیاہ دکھاتا ہے، اور ان کے موتی جیسے الفاظ، تمہیں سچے موتی کو بھی نقلی محسوس کراتے ہیں۔

**مطلب:** یعنی ممدوح کی رونق وخوب صورتی کے سامنے، سورج بھی دھندلا اور بے نور معلوم ہوتا ہے، اسی طرح ان کی زبان مبارک سے نکلنے والے الفاظ، اپنی قدر و قیمت کے لحاظ سے، اصلی موتیوں کو بھی نقلی اور جعلی موتی کا جامہ پہنائے ہوئے ہیں، اور خود ہی اصلی اور واقعی موتی معلوم ہوتے ہیں۔

| وَسَيْفُ عَزْمٍ تَرُدُّ السَّيْفَ هَبَّتُهُ | (١٦) | رَطْبَ الْغِرَارِ مِنَ التَّامُوْرِ مُخْتَضِبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، سیف مضاف، عزم موصوف، ترد فعل، السیف مفعول بہ اول، هبته ترکیب اضافی کے بعد ترد کا فاعل، رطب الغرار ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ ثانی، مختضب اسم فاعل، من التامور جار مجرور اسی کے متعلق اور یہ ترد کا مفعول بہ ثالث ہے، جملہ فعلیہ ہوکر عزم کی صفت اور مضاف الیہ ہوکر مبتدا، له خبر محذوف ہے۔

**حل لغات:** عزم حوصلہ، جمع عزائم، عزم (ض) پختہ ارادہ کرنا، هبة تیزی، هب (ن ض) هبا تیز رفتار ہونا، رطب تر، نرم و نازک، رطب (س ک) رطبا و رطوبة تر ہونا، خوش گوار ہونا، الغرار تلوار کی دھار جمع أغرة، التامور خونِ دل، مختضب رنگین، اختضب اختضابا (افتعال) رنگین ہونا۔

**ترجمہ:** ممدوح کی سیفِ عزیمت کی تیزی، دنیا کی آہنی تلواروں کو خون دل سے تر اور رنگین دھاروں والی بنا چھوڑتی ہے۔

**مطلب:** متنبی اپنے ممدوح کے عالی حوصلے اور بلند عزائم کو بتا رہا ہے، کہ وہ عزم و ارادے کا اتنا سچا پکا ہے اگر اس نے نیام سے تلوار نکال لی، تو اس وقت تک واپس نہیں رکھتا، جب تک کہ دشمنوں کو زیر کرکے، ان کی تلواروں کو انھی کے خون سے تر اور رنگین نہ کردے۔

| عُمْرُ الْعَدُوِّ إِذَا لَاقَاهُ فِي رَهَجٍ | (١٧) | أَقَلُّ مِنْ عُمرِ مَا يَحْوِي إِذَا وَهَبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** عمر العدو ترکیب اضافی کے بعد مبتدا، إذا ظرفیہ، لاقی فعل با فاعل، ہ مفعول بہ، في رهج جار مجرور ہوکر لاقی کے متعلق جملہ ہوکر إذا کا مضاف الیہ اور عمر العدو کے متعلق، أقل اسم تفضیل، من حرف جر، عمر مضاف، ما موصولہ، يحوي فعل با فاعل، إذا ظرفیہ، وهب فعل فاعل جملہ ہوکر إذا کا مضاف الیہ اور يحوي کے متعلق، پھر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اور مضاف الیہ ہوکر من کا مجرور اور اقل کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** لاقی یلاقی ملاقاة، ملنا، ملاقات کرنا، عمر عمر، جمع أعمار، رَهَجٌ غبار، جمع ارهاج و رُهج، یحوی حوی (ض) حواية سمیٹنا، جمع کرنا، وهب (ف) هبة، عطیہ دینا۔

**ترجمہ:** جب ممدوح دشمن سے غبار جنگ میں ملتے ہیں، تو دشمن کی عمر ان کے عطا کردہ مال کی عمر سے کم ہوتی ہے۔

**مطلب:** شاعر اپنے ممدوح کی سخاوت و فیاضی، اور اس کی شجاعت و جواں مردی کی تعریف

میں کہتا ہے، کہ جس طرح ممدوح کی عالی کرم گستری کی وجہ سے ان کے ہاتھ میں کوئی مال نہیں رکتا اور آنے سے پہلے ہی وہ اس کا مصرف متعین کر دیتے ہیں، ٹھیک اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ توجہ اور اہتمام کے ساتھ، میدان جنگ میں سامنے آنے والے دشمن کی موت اور اس کی قبر تیار کر دیتے ہیں، ان کے یہاں نہ مال وزر کو مداومت میسر ہے اور نہ ہی کسی دشمن اور باغی کو ہمیشگی نصیب ہے۔

| تَوَقَّهُ فَإِذَا مَا شِئْتَ تَبْلُوَهُ | (۱۸) | فَكُنْ مُعَادِيَهُ أَوْكُنْ لَهُ نَشَبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** توقه فعل، فاعل، مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف تفریعیہ، إذا شرطیہ، ما زائدۃ، شئت فعل بافاعل، تبلو فعل بافاعل، ہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہوکر شئت کا مفعول بہ، جملہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، کن فعل ناقص، ضمیر انت اس کا اسم، معادیه ترکیب اضافی کے بعد خبر، جملہ ہوکر معطوف علیہ، او عاطفہ، کن فعل ناقص، انت اس کا اسم، له جار مجرور اسی کن کے متعلق، نشبا خبر جملہ ہوکر معطوف اور جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** توق فعل امر، (تفعل) ڈرنا، خوف کھانا، بچنا، شئت شاء (ف) مشیة چاہنا، ارادہ کرنا، تبلو بلا (ن) بلاءا آزمانا، امتحان لینا، معاد دشمن، عاد (مفاعلة) معاداة دشمنی کرنا، نشب مال، جائیداد، جمع انشاب.

**ترجمہ:** ممدوح سے ڈرتے رہا کرو، اگر تم انھیں آزمانا چاہتے ہو، تو ان کے دشمن یا مال بن کر دیکھو

**مطلب:** یعنی بھول کر بھی، کوئی ممدوح سے ٹکر لینے کی کوشش نہ کرے، اور اگر کسی کو ان کی زور آزمائی پر شک ہو، تو اسے چاہئے کہ ممدوح کا دشمن بن جائے، یا ان کا مال زور ہو جائے، دونوں صورتوں میں اسے بخوبی یہ اندازہ ہو جائے گا، کہ ممدوح سے دشمنی لے کر کتنی مدت تک وہ دنیا میں رہ سکتا ہے، یا ان کا مال ہو کر کب تک ان کی فیاضی سے بچ سکتا ہے۔

| تَحْلُوْا مَذَاقَتُهُ حَتّٰى إِذَا غَضِبَا | (۱۹) | حَالَتْ فَلَوْ قَطَرَتْ فِي الْبَحْرِ مَا شُرِبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** تحلو فعل، مذاقته ترکیب اضافی کے بعد فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتی بمائے تفریع، إذا شرطیہ، غضب فعل فاعل جملہ ہوکر شرط، حالت فعل فاعل جملہ فعلیہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ف تفریعیہ، لو شرطیہ، قطرت فعل بافاعل، في البحر جار مجرور اسی کے متعلق جملہ ہوکر شرط، ما شرب فعل مجہول، هو ضمیر نائب فاعل جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** تحلو حلی (ن) حلاوۃ شیریں ہونا، میٹھا ہونا، مذاقة لذت، ذائقہ، ذاق (ن) ذوقا چکھنا، حالت (ن) حولا بدلنا، تبدیل ہونا، قطرت، قطر (ن) قطرا ٹپکنا،

بحر سمندر جمع بحار، بُحور، ابحُر، شرب (س) شربا پینا۔

**ترجمہ:** ممدوح کا مزہ شیریں ہے؛ لیکن جب وہ غضب ناک ہوتے ہیں، تو ان کا ذائقہ بدل جاتا ہے، اور یہ صورت حال ہو جاتی ہے، کہ اگر ان کا مزہ سمندر میں ٹپک جائے، تو وہ قابل شرب نہ رہے۔

**مطلب:** متنبی ممدوح کی خوش اخلاقی اور اس کی شیریں بیانی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ وہ انتہائی خوش مزاج اور پاکیزہ اخلاق ہے، لیکن جب غصہ میں ہوتا ہے، تو اتنا تلخ اور کڑوے مزاج کا لگتا ہے، کہ اگر اس کی تلخ مزاجی کا ایک قطرہ بھی سمندر میں گر جائے، تو پورا سمندر تلخ ذائقہ ہو جائے، اور کسی کے لیے بھی لائق استعمال نہ رہے۔

| وَتَغبِطُ الْأَرْضُ مِنهَا حَيْثُ حَلَّ بِهِ | (۲۰) | وَتَحْسُدُ الْخَيلُ مِنهَا أَيُّهَا رَكِبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، تغبط فعل، الأرض فاعل، من حرف جر، ها ذوالحال، حیث مضاف، حل فعل با فاعل، به جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہو کر حیث کا مضاف الیہ اور حال ہو کر من کا مجرور' پھر تغبط کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، تحسد فعل، الخیل فاعل، من حرف جر، ها ذوالحال، ایها اسم موصول، رکبا فعل فاعل، جملہ ہو کر صلہ، اور حال ہو کر من کا مجرور' پھر تحسد کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔ (اس شعر میں حیث حل به الخ اور أیها رکبا کو بالترتیب تغبط اور تحسد کا مفعول بھی مان سکتے ہیں)

**حل لغات:** غبط (ض) غِبطة رشک کرنا، کسی کی نعمت کو دیکھ کر، اپنے لیے بھی ویسی ہی نعمت ملنے کی تمنا کرنا، حلَّ (ن) حُلولاً اترنا، قیام پذیر ہونا، حسد (ن) حسداً جلنا، حسد کرنا، الخیل گھوڑے، جمع خیول.

**ترجمہ:** زمین کے دوسرے حصے، ممدوح کی جائے قیام پر رشک کرتے ہیں، اور گھوڑوں کو ممدوح کی سواری والے گھوڑے سے جلن ہونے لگتی ہے

**مطلب:** یعنی ممدوح اتنا بابرکت اور عظیم المرتبہ ہے، کہ جس خطے میں وہ قیام پذیر ہوتا ہے، زمین کے دوسرے حصے، اس خطے کی خوش بختی دیکھ کر رشک کرنے لگتے ہیں، اسی طرح جس گھوڑے کو وہ اپنی سواری اور بار برداری کے لیے منتخب کر لیتا ہے، دوسرے گھوڑے خفت وندامت کا شکار ہو کر اس سے جلنے لگتے ہیں۔

| وَلَا يَرُدُّ بِفِيهِ كَفَّ سَائِلِهِ | (۲۱) | عَنْ نَفْسِهِ وَيَرُدُّ الْجَحْفَلَ اللَّجِبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، لا یرد فعل، ہو ضمیر ذوالحال، بفیه ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور

ہوکر لا یرد کے متعلق، کف سائلہ پیہم اضافتوں کے بعد مفعول بہ، عن نفسہ حسب سابق جار مجرور ہوکر لا یرد کا متعلق ثانی ہے، و حالیہ، یرد فعل با فاعل، الجحفل اللجبا مرکب توصیفی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر حال اور لا یرد کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یردّ، ردّ (ن) ردًّا پھیرنا، واپس کرنا، الجحفل لشکر جرار، بڑا لشکر، جمع جحافل، اللَجِب شوروغل کرنے والا، جمع لُجُوب، جَیْشٌ لَجِب ہنگامہ خیز لشکر۔

**ترجمہ:** ممدوح اپنے منہ سے (زبان) ازخود، کسی گداگر کی ہتھیلی کو واپس نہیں کرتے، جب کہ بڑے سے بڑے ہنگامہ خیز لشکر کا رخ پھیر دیتے ہیں

**مطلب:** متنبی اپنے ممدوح کی فیاضی وکرم گستری اور اس کی شجاعت و بسالت کا موازنہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ ہمارا ممدوح اتنا فیاض ہے، جو کرم گستری کے حوالے سے، کبھی ایک فقیر کو واپس نہیں کرسکتا، اور اس کی بے حساب دریا دلی کی وجہ سے اس کے در کا سوالی کبھی محروم نہیں ہوسکتا ہے؛ لیکن دوسری طرف اتنا قوی الارادۃ، اور بلند حوصلہ ہے کہ تن تنہا بڑے سے بڑے لشکر کو مات دے کر، اس کا رخ پھیر دیا کرتا ہے۔

ہو حلقۂ یاراں تو وہ ریشم کی طرح نرم — رزم حق و باطل ہو، تو فولاد ہے مومن

| وَكُلَّمَا لَقِيَ الدِّيْنَارُ صَاحِبَهٗ | (۲۲) | فِي مِلْكِهٖ، اِفْتَرَقَا مِنْ قَبْلِ يَصْطَحِبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، کلما حرف شرط، لقي فعل، الدنیار فاعل، صاحبہ ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، في ملکہ مرکب اضافی کے بعد جار مجرور ہوکر لقي کے متعلق، جملہ ہوکر شرط، افترقا فعل با فاعل، من حرف جر، قبل مضاف، یصطحبا فعل فاعل جملہ ہونے کے بعد بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ اور من کا مجرور ہوکر افترقا کے متعلق، جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** لَقِيَ (س) لقاءا ملنا، اکٹھا ہونا، الدینار سونے کا سکہ، جمع دنانیر، ملك مصدر، ملکیت ملك (ض) ملکاً مالک ہونا، افترقا، افتراقا (افتعال) باہم جدا ہونا، یصطحبا، اصطحابا باہم ملنا، افتراق کی ضد، (افتعال)

**ترجمہ:** جب بھی ان کی ملکیت میں دو دینار باہم ملتے ہیں، تو وہ دونوں ہم صحبت ہونے سے پہلے ہی، ایک دوسرے سے جدا ہوجاتے ہیں۔

**مطلب:** یعنی ممدوح اتنا کریم اور وسیع القلب ہے، کہ اس کے نزدیک مال وزر کا جمع کرنا معیوب بات ہے، چناں چہ یہ دیکھا گیا ہے، کہ ان کے خزانے میں ایک دینار آتا ہے اور اسے دوسرے

سے ہم صحبت ہونے اور ملنے کی نوبت نہیں آتی، ظاہرا ایسا لگتا ہے کہ متنبی نے اس شعر میں ۲؍متضاد باتیں کہہ دی ہیں، اس لیے کہ پہلے مصرع میں، اس نے دو دینار کا لقاء ثابت کیا ہے، اور دوسرے میں ان کے ہم صحبت ہونے کی نفی کر رہا ہے؛ لیکن ماہرین ادب، اور رمز شناسانِ اشعار وافات کا نظریہ ہے، کہ لقاء کے لیے ہم صحبت ہونا ضروری نہیں ہے، ایسا ہوسکتا ہے کہ لقاء ہو اور ایک ساتھ اجتماع نہ ہوسکے۔

| مَالٌ كَأَنَّ غُرَابَ الْبَيْنِ يَرْقُبُهُ | (۲۳) | فَكُلَّمَا قِيلَ هٰذا مُجْتَدٍ نَعَبَا |
|---|---|---|

**ترکیب**: مال موصوف، کأن حرف مشبہ بالفعل، غراب البین ترکیب اضافی کے بعد اس کا اسم، یرقبہ فعل فاعل مفعول بہ، جملہ ہوکر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر صفت اور ھو مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، کلما شرطیہ، قیل فعل مجہول، ھو نائب فاعل جملہ ہوکر قول، ھذا مبتدا، مجتد خبر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ اور شرط، نعبا فعل فاعل جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات**: مال جمع أموال دھن، دولت، غراب کوا جمع أغْرُب، غِربان وغُرب، البین فراق، بان، (ض) جدا ہونا، یرقب رقب (ن) رقوبا انتظار کرنا، نگہبانی کرنا، مجتد بھیک مانگنے والا، گداگر، اجتداء سوال کرنا، نعب (ض ف) نَعَبًا ونُعَابًا کوے کا بولنا، کائیں کائیں کرنا۔

**ترجمہ**: ایسا لگتا ہے کہ فراق کا کوا ممدوح کے مال کا منتظر رہا کرتا ہے، چناں چہ جب بھی کہا جاتا ہے، کہ یہ گداگر ہے، تو وہ کائیں کائیں کرنے لگتا ہے۔

**مطلب**: عربوں کا خیال تھا کہ جب کوئی کوا بولتا ہے، تو دو ساتھیوں میں جدائی ہو جاتی ہے، شاعر جدائی کے کوے کو ممدوح کے اموال کا منتظر بتاتے ہوئے کہتا ہے، کہ جس طرح کوے کی آواز سے دو انسانوں میں جدائی ہو جاتی ہے، ٹھیک اسی طرح جب ممدوح کے پاس مال آتا ہے، اور کوئی شخص کسی حاجت مند کی نشان دہی کر دیتا ہے، تو فوراً ''غراب بین'' کائیں کائیں کر کے، اس مال کو ممدوح کے ہاتھوں خرچ کرا کر ہی دم لیتا ہے۔

| بَحْرٌ عَجَائِبُهُ لَمْ تُبْقِ فِي سَمَرٍ | (۲۴) | وَلَا عَجَائِبَ بَحْرٍ بَعْدَهَا عَجَبَا |
|---|---|---|

**ترکیب**: بحر موصوف، عجائبہ ترکیب اضافی کے بعد صفت اول، لم تبق فعل با فاعل، في حرف جر، سمر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا نافیہ، عجائب بحر مرکب اضافی کے بعد معطوف، پھر في کا مجرور ہوکر لم تبق کے متعلق، بعدھا ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ، عجبا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر بحر کی صفت ثانی، اور پھر ھو مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** عجائب واحد عجيبة باعث حیرت، تعجب خیز، لم تبق أبقى (افعال) إبقاء باقی رکھنا، سمر رات کی قصہ گوئی، سَمَرَ (ن) سمرا وسُمُوْرًا رات میں قصہ گوئی کرنا۔

**ترجمہ:** ممدوح ایسا سمندر ہے، جس کے عجائبات میں آج بھی قصہ گوئی ہے، اور کسی سمندر کے عجائبات نے اپنے بعد کوئی تعجب خیز چیز نہیں چھوڑی۔

**مطلب:** یعنی ہر چند کہ سمندروں کے عجائبات ایک زمانے سے مشہور ومعروف اور قصہ گوئی کا موضوع رہے تھے، لیکن جب سے ممدوح کے فضل وکمال کے عجائبات سامنے آئے ہیں، لوگ سمندر کے عجائبات اوران کی قصہ گوئی کو بھول کر، ممدوح کے حیرت انگیز عجائب کا ورد کرنے لگے ہیں، اور یہ ممدوح کے عجائبات کی امتیازی شان ہے کہ وہ تمام سمندوں کے عجائبات کو پیچھے چھوڑ کر، ان کی جگہ قابض ہوگئے، ورنہ تو کسی بھی سمندر کے عجائبات نے اپنے بعد کوئی باعث تعجب چیز نہیں چھوڑی ہے؛ مگر ممدوح کے عجائبات آج بھی لوگوں کے دل ودماغ پر حکمرانی کررہے ہیں۔

| لَا يُقْنِعُ ابْنَ عَلِيٍّ نَيلُ مَنْزِلَةٍ | (۲۵) | يَشْكُوْ مُحَاوِلُهَا التَّقْصِيرَ والتَّعَبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** لایقنع فعل، ابن علی مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ مقدم، نیل مضاف، منزلة موصوف، یشکو فعل، محاولها ترکیب اضافی کے بعد فاعل، التقصیر والتعب معطوف علیہ معطوف ہوکر مفعول بہ، پھر جملہ ہوکر صفت، اور مضاف الیہ ہوکر لایقنع کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يُقنع، أقنع إقناعًا (افعال) آسودہ کرنا، مطمئن کرنا، قَنِعَ (س) مطمئن ہونا، آسودہ ہونا، نیل مصدر نَالَ (س) نیلا پانا، حاصل کرنا، منزلة درجہ، رتبہ، جمع منازل، یشکو (ن) شکایة شکایت کرنا، محاول، حاول (مفاعلة) کوشش کرنا، قصد کرنا، تقصیر (تفعیل) کوتاہی کرنا، تعب (س) تعبا تھکنا، مشقت اٹھانا۔

**ترجمہ:** کسی ایسے مرتبے کا حصول، ابن علی کے لیے باعث اطمینان نہیں ہوتا، جس کا طلب گار کوتاہی اور تھکان کی شکایت کرتا ہے۔

**مطلب:** متنبی اپنے ممدوح کی بلند خیالی اوراونچی ذہنی پرواز کو بتارہا ہے، کہ جن مرتبوں کو حاصل کرنے سے لوگ ڈرتے ہیں، اوران کے حصول میں پیش آمدہ پریشانیوں سے گھبرا کر، اُن سے دست کشی کرلیتے ہیں، ہمارے ممدوح چٹکی بجا کرانھیں حاصل کرلیتے ہیں، اور تعجب تو اس پر ہے کہ ممدوح ان مرتبوں کے حصول پر بھی آسودہ خاطر نہیں ہوتے، اوراس سے آگے کی بلندیوں کے حصول میں ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔

| هَزَّ اللِّوَاءَ بَنُوْ عِجْلٍ بِهِ فَغَدَا | (۲٦) | رَأْسًا لَهُمْ وَغَدَا كُلٌّ لَهُمْ ذَنَبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** هز فعل، اللواء مفعول بہ مقدم، بنو عجل ترکیب اضافی کے بعد فاعل، به جار مجرور هز کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، غدا فعل ناقص، هو ضمیر اس کا اسم، راسا اس کی خبر، لهم جار مجرور غدا کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، غدا فعل ناقص، کل اس کا اسم، لهم جار مجرور غدا کے متعلق، ذنبا خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** هزَّ (ن) هزًّا ہلانا، حرکت دینا، اللِواء جھنڈا، علم جمع الوية و ألويات، غدا بمعنی صار، رأس سر، مراد سردار، جمع رؤوس، ذَنَبٌ دُم، تابع، جمع أذناب مراد معمولی لوگ، خدام۔

**ترجمہ:** بنوعجل نے ممدوح کے نام کا جھنڈا لہرایا، تو وہ ان سب کے سردار بن گئے، اور دیگر تمام لوگ بنوعجل کے خدام بن گئے۔

**مطلب:** یعنی بنوعجل کو ممدوح کی زیر قیادت، فتح مندی نصیب ہوئی، اور اس طرح وہ ان کا سردار بن گیا، اور بنوعجل جو ممدوح کی معمولی فوج سمجھے جاتے تھے، ابن علی کی قیادت وسیادت نے انھیں بلند مرتبہ کر دیا، اور ان کی ماتحتی نے بنوعجل کو لوگوں کا مخدوم بنا دیا، گویا بنوعجل کے لیے ممدوح کی اتباع ذریعۂ عظمت ثابت ہوئی۔

| اَلتَّارِكِيْنَ مِنَ الْأَشْيَاءِ أَهْوَنَهَا | (۲۷) | وَالرَّاكِبِيْنَ مِنَ الْأَشْيَاءِ مَا صَعُبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** التارکین اسم فاعل، هم ضمیر اس کا فاعل، من الأشیاء جار مجرور حال مقدم، أهونها بعد الاضافت ذوالحال، پھر التارکین کا مفعول بہ اور شبہ جملہ ہو کر، أمدح فعل محذوف کا مفعول بہ ہے، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، الواکبین اسم فاعل، هم ضمیر اس کا فاعل، من الأشیاء جار مجرور حال مقدم، ما موصولہ، صعبا فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور ذوالحال، پھر الراکبین کا مفعول بہ، شبہ جملہ فعلیہ ہو کر أمدح فعل محذوف کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** التارکین ترك (ن) چھوڑنا، اشیاء واحد شئ چیز، أهون اسم تفضیل، زیادہ آسان، سہل، هَانَ (ن) آسان ہونا، الواکبین رکِب (س) سوار ہونا، یہاں معنی ہوگا اختیار کرنا، صعُب (ک) صعْبا و صعوبة دشوار ہونا، مشکل ہونا۔

**ترجمہ:** یہ ایسے لوگ ہیں جو آسان چیزوں کو خاطر میں نہیں لاتے، اور دشوار گذار کاموں کو انجام دیا کرتے ہیں۔

**مطلب:** شاعر بنوعجل کے عالی حوصلہ اور بلندی ہمتی کی تعریف میں کہتا ہے، کہ یہ لوگ اتنے

بلند خیال ہیں کہ آسان کاموں کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے، جب کہ کتنا ہی دشوار گذار کام ہو، اسے انجام دینے سے چوکتے بھی نہیں ہیں اور یہی چیز ان کے بلند حوصلہ ہونے کی دلیل ہے، اور اسی بنا پر وہ دوسروں کے مخدوم اور ان سے ممتاز ہیں۔

| مُبَرْقِعِي خَيْلِهِمْ بِالْبِيْضِ مُتَّخِذِيْ | (۲۸) | هَامَ الْكُمَاةِ عَلٰى أَرْمَاحِهِمْ عَذَبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** مبرقعي خيلهم پیہم اضافتوں کے بعد امدح فعل محذوف کا مفعول بہ اول، بالبيض یہ جار مجرور مبرقعي اسم فاعل کے متعلق ہے، متخذی هام الكماة بھی اضافتوں کے بعد أمدح کا مفعول بہ ہے، على أرماحهم ، متخذي کے متعلق ہے اور عذبا اس کا مفعول بہ ہے جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مبرقعي اسم فاعل، بَرْقَعَ مبرقعة (فعللۃ) برقع پہنانا، اوڑھانا، بيض أبيض کی جمع ہے، سفید تلواریں، متخذی اسم فاعل، اتَّخَذَ اتخاذا لینا، بنانا، (افتعال) هام واحد هامة سر، کھوپڑی، الكماة واحد كَمِيٌّ مسلح بہادر، أرماح واحد رمح نیزے، عذَبٌ واحد عذبة نیزے کا پر، کسی چیز کا کنارہ۔

**ترجمہ:** یہ لوگ چمکتی ہوئی تلواروں سے اپنے گھوڑوں کو برقع اوڑھا دیا کرتے ہیں، اور مسلح بہادروں کی کھوپڑیوں کو اپنے نیزوں کا پر بنا ڈالتے ہیں

**مطلب:** یعنی بنو عجل اتنے ماہر جنگ جو اور فن کار بہادر ہیں، جو میدان جنگ میں اتنی مستعدی کے ساتھ چاروں طرف شمشیر زنی کرتے ہیں، کہ ان کی تلواریں ان کے گھوڑوں کے لیے برقع کا کام کرتی ہیں اور دشمن کا کوئی بھی وار نہ ان تک پہنچتا ہے، اور نہ ہی ان کے گھوڑوں کو لگ سکتا ہے، اور جب وہ دشمنوں پر نیزہ مارتے ہیں تو ان کے نیزے دشمن کی کھوپڑی میں گھس کر اسے کھینچ لاتے ہیں، اور ایسا لگتا ہے کہ کھوپڑیاں ہی نیزے کا سرا ہیں، جو نیزوں کے ساتھ مل جاتی ہیں۔

| إِنَّ الْمَنِيَّةَ لَوْ لَا قَتْهُمْ وَقَفَتْ | (۲۹) | خَرْقَاءَ تَتَّهِمُ الْإِقْدَامَ وَالْهَرَبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** إن حرف مشبہ بالفعل، المنية اس کا اسم، لو شرطیہ، لاقت فعل با فاعل، هم مفعول بہ، جملہ ہو کر شرط، وقفت فعل، هي ضمیر ذوالحال، خرقاء حال اول، تتهم فعل با فاعل، الإقدام والهرب معطوف علیہ معطوف ہو کر تتهم کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر حال ثانی اور وقفت کا فاعل، جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ اور پھر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** المنية موت، جمع منايا ومُنٰى ، لاقت لاقى ملاقاة (مفاعلۃ) ملنا،

ملاقات کرنا، وقفت وقف (ض) ٹھہرنا، رکنا، خرقاء اخرق کا مؤنث ہے، بے وقوف، گم کردۂ عقل، خَرِقَ (س ک) خُرْقًا وخَراقةً بے وقوف ہونا، تتّهم اتّهم اتّهاما (افتعال) تہمت لگانا، الزام تراشی کرنا، الإقدام (افعال) پیش قدمی کرنا، آگے بڑھنا، الهرب هرب (ن) هربًا بھاگنا، پیچھے ہٹنا۔

**ترجمه:** بلاشبہ! اگر موت کا بنوعجل سے سامنا ہو جاتا ہے، تو وہ گم کردۂ عقل بن کر ٹھہر جاتی ہے، اور وہ پیش قدمی کرنے اور پیچھے ہٹنے دونوں میں اپنی ہتک سمجھتی ہے۔

**مطلب:** یعنی بنوعجل اتنے بلند عزم اور بے باک ہیں، کہ موت بھی اُن کا سامنا کرنے سے کتراتی ہے، اور اگر بھولے سے کبھی میدان مقابلہ میں ان سے سامنا بھی ہو جاتا ہے، تو مبہوت ہو کر رک جاتی ہے، اور یہ فیصلہ نہیں کر پاتی کہ آگے بڑھے یا پیچھے ہٹ جائے؛ اس لیے کہ آگے بڑھنے میں جان کا خطرہ ہے، اور پیچھے بھاگنے میں گرفتاری کا اندیشہ، لہٰذا موت دونوں چیزوں کو مورد الزام سمجھ کر، بے وقوف عورت کی طرح اپنی جگہ ساکت کھڑی رہتی ہے، اور بنوعجل پر قبضہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیتی ہے۔

| مَرَاتِبُ صَعِدَتْ وَالْفِكْرُ يَتْبَعُهَا | (۳۰) | فَجَازَ وَهُوَ عَلٰى اٰثَارِهَا الشُّهُبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** مراتب موصوف، صعدت فعل، هي ضمیر ذوالحال، و حالیہ، الفكر مبتدا، يتبعها فعل، فاعل، مفعول بہ جملہ ہو کر خبر، اور جملہ اسمیہ ہو کر حال، پھر صعدت کا فاعل اور جملہ فعلیہ ہو کر صفت اور خبر محذوف لك کا مبتدا، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے ترتیب، جاز فعل، هو ضمیر ذوالحال، و حالیہ، هو مبتدا، على اثارها ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر جاز کا فاعل، الشهبا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مراتب واحد مرتبة رتبہ، درجہ، صعدت، صعِد (س) صَعْدًا وصُعُودا چڑھنا، بلند ہونا، الفكر تخیل، سوچ، جمع افكار، يتبع، تبع (س) تَبَعًا پیچھے چلنا، اتباع کرنا، اثار واحد أثر نشان قدم، جاز (ن) جوزا آگے بڑھنا، الشهب واحد شهاب ستارے۔

**ترجمه:** آپ کے مرتبے بلند ہوتے رہے، اور میرا تخیل ان کے پیچھے چلتا رہا، تو میرا تخیل ان کے پیچھے چلتے ہوئے ستاروں سے بھی آگے بڑھ گیا (مگر آپ کے درجات تک نہ پہنچ سکا)

**مطلب:** شاعر ممدوح کی بلندی مراتب اور رفع درجات کو بتا رہا ہے، کہ اگر چہ میں بلند خیالی میں بہت مشہور ہوں، لیکن ممدوح کے خیالات کی پرواز اس سے بھی اونچی ہے، چناں چہ میں نے موازنہ کر کے دیکھا ہے، ان کے مراتب کے تعاقب میں میرا تخیل ستاروں کو بھی پیچھے چھوڑ گیا؛ لیکن پھر بھی ممدوح

کے درجات کا کوئی سراغ نہ مل سکا، معلوم یہ ہوا، کہ ممدوح کی بلند خیالی ستاروں سے بھی آگے کسی اور دنیا میں پرواز کر رہی ہے، جہاں تک رسائی ناممکن ہے، ممدوح کے پیش نظر تو یہ ہے، کہ:

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

| فَآلَ مَا امْتَلَأتْ مِنْهُ وَلَا نَضَبَا | (۳۱) | مَحَامِدٌ نَزَفَتْ شِعْرِي لِيَمْلَأَهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** محامد موصوف، نزفت فعل با فاعل، شعري مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ، ل حرف حرف، أن ناصبہ محذوف، یملأ فعل با فاعل، ھا مفعول بہ جملہ ہوکر بتاویل مفرد ہوتے ہوئے ل کا مجرور اور نزفت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر محامد کی صفت اور مبتدا، اس کی خبر لك محذوف ہے، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے ترتیب، ال فعل، ھو ضمیر ذوالحال، ما نافیہ، امتلأت فعل با فاعل، منه جار مجرور اسی کے متعلق جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا نافیہ، نضب فعل فاعل جملہ ہوکر معطوف، پھر حال اور ال کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مَحَامِد واحد مَحْمَدَة قابلِ تعریف کارنامہ، لائق ستائش کام، نَزَفَتْ، نزف ماءُ البئر (ض) نزفا کنوئیں کا پانی نکالنا، کھینچنا، شعر شعر جمع أشعار، یملأ ملأ (ف) بھرنا، ال (ن) أولاً لوٹنا، نضب (ن ض) نضبًا نضوباً، الماء پانی کا خشک ہونا، سوکھنا۔

**ترجمہ:** آپ کے کارناموں نے میرے تمام اشعار کو اپنی طرف کھینچ لیا، تاکہ وہ آپ کے کارناموں کو سمو سکیں؛ لیکن میرے اشعار اس حال میں لوٹے، کہ نہ تو آپ کے کارنامے ان میں سما سکے، اور نہ ہی میرے اشعار ختم ہوئے۔

**مطلب:** یعنی ممدوح کی خوبیوں کا سمندر اتنا گہرا اور کشادہ ہے، کہ میں نے اپنے اشعار سے انھیں بھرنے کی بہت کوشش کی، لیکن کامیابی حاصل نہ ہوئی، اور تھک ہار کر میرے اشعار واپس آگئے؛ مگر آپ کے کارناموں کا احاطہ نہ کر سکے؛ لیکن میں نے پھر سے عزم و ہمت جٹائی ہے، اور اس کوشش میں لگا ہوں، کہ کسی نہ کسی دن، ضرور آپ کی خوبیوں کو اپنے شعری قالب میں ڈھال کر ہی رہوں گا۔

| مَنْ يَسْتَطِيعُ لِأَمْرٍ فَائِتٍ طَلَبَا | (۳۲) | مَكَارِمٌ لَكَ فُتَّ الْعَالَمِينَ بِهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** مکارم موصوف، لك جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم، فُتَّ فعل با فاعل، العالمین مفعول بہ، بها جار مجرور فُتَّ کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر مکارم کی صفت اور مبتدا، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، من مبتدا، یستطیع فعل فاعل، ل حرف جر، أمر فائت ترکیب توصیفی کے بعد مجرور ہوکر یستطیع کے متعلق، طلبا مفعول بہ، جملہ ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مکارم واحد مَکْرُمَۃٌ کارنامہ، شرافت وبزرگی کا کام، فُتَّ ، فَتَّ (ن) فَتًّا آگے بڑھنا، تجاوز کرنا، یستطیع استطاعۃ (استفعال) قدرت رکھنا، قادر ہونا، فائت ، فَاتَ (ن) فَوْتًا چھوٹنا، حد سے آگے بڑھنا۔

**ترجمہ:** آپ اپنے کارناموں کے طفیل اہل جہاں سے آگے نکل گئے، کسی فوت شدہ مسئلے کو کون حاصل کرسکتا ہے۔

**مطلب:** یعنی ممدوح فضل وکمال اور شرافت وعظمت کے اس مقام پر پہنچ گئے ہیں، جہاں تک دوسروں کے لیے رسائی ممکن ہی نہیں ہے؛ اپنے مکارمِ اخلاق کی بدولت آج ممدوح نے تمام دنیا والوں کو پیچھے چھوڑ کر، ستاروں سے بھی آگے اپنی ایک نئی دنیا بسالی ہے، اور انسان تو انسان کوئی پرندہ بھی وہاں پر نہیں مار سکتا ہے۔

| إِلَيَّ بِالْخَبَرِ الرُّكْبَانُ فِي حَلَبَا | (۳۳) | لَمَّا أَقَمْتَ بِأَنْطَاكِيَةَ اخْتَلَفَتْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لمّا شرطیہ، أقمت فعل با فاعل، بانطاکیة جار مجرور ہوکر أقمت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر شرط، اختلفت فعل، الرکبان فاعل، إلیَّ بالخبر اور في حلب تینوں جار مجرور ہوکر اختلفت کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** أقمت إقامة (افعال) قیام کرنا، انطاکیة شہر حلب کے کنارے ایک شہر کا نام، اختلفت اختلافا بکذا (افتعال) لانا، لے جانا، الرّکبان واحد راکب سوار، حلب ملک شام کے بڑے شہروں میں سے ایک ہے۔

**ترجمہ:** شہر انطاکیہ میں آں جناب کے دوران قیام، قافلہ والے میرے پاس شہر حلب میں خبریں لایا کرتے تھے۔

**مطلب:** یعنی ممدوح مقام انطاکیہ میں قیام پذیر ہوکر اپنی سخاوت ودریا دلی کا دروازہ کھولے ہوئے تھے، اور ہر وارد وصادر کو داد ودہش سے نوازا کرتے تھے، اسی دوران انہوں نے چند قافلہ والوں کو بھی نوازا، اتفاق سے وہ اہل قافلہ شہر حلب سے گذرے اور ان کی زبانی مجھے آپ کی فیاض وفراخ دلی کا علم ہوا، اور میں بغیر کسی تاخیر کے میں فوراً انطاکیہ روانہ ہوگیا۔

| أَحُثُّ رَاحِلَتَيَّ الْفَقْرَ وَالْأَدَبَا | (۳۴) | فَسِرْتُ نَحْوَكَ لَا أَلْوِي عَلَى أَحَدٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف برائے تفریع، سرت فعل، ھو ضمیر ذوالحال، نحوك ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ، لا الوي فعل با فاعل، علی احد جار مجرور فعل کے متعلق، جملہ ہوکر حال اول، أحث فعل با

فاعل، راحلتي مضاف مضاف الیہ ہوکر مبدل منہ، الفقر و الأدب معطوف علیہ معطوف ہوکر بدل، اور احث کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر حال ثانی اور سرت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** سرت سار (ض) چلنا، سفر کرنا، الوي ، لوی (ض) لوی موڑنا، (س) مڑنا، احث ، حث (ن) حثا ابھارنا، آمادہ کرنا، شوق دلانا، راحلتي راحلة کا تثنیہ، جمع رواحل سواری، الفقر محتاجی، مفلسی، فقر (ک) فقراً محتاج ہونا، الأدب تمیز، تہذیب، جمع آداب.

**ترجمہ:** چناں چہ میں فقر و ادب کی اپنی دونوں سواریوں کو برانگیختہ کر کے کسی کی جانب مڑے بغیر، آپ کی طرف چل پڑا۔

**مطلب:** شاعر کہتا ہے کہ ممدوح تک پہنچنے کے لیے، نہ تو میرے پاس کوئی سواری تھی، اور نہ ہی کوئی ذریعۂ قرابت، البتہ مجھے اتنا معلوم ہوگیا تھا، کہ آپ حاجت مندوں کو محروم نہیں کرتے، اور شعر و ادب کے انتہائی قدرداں ہیں، اور چوں کہ یہ دونوں چیزیں میرے اندر موجود تھیں (سب سے بڑا محتاج بھی میں ہی ہوں، اور شعر و ادب کا ذخیرہ بھی میرے پاس ہے) اس لیے بغیر کسی تاخیر کے، میں نے فوراً آپ کے دربارِ دُربار کا رخ کیا، (اور مانگنے پہنچ گیا)

| أَذَاقَنِي زَمَنِي بَلْوَى شَرِقْتُ بِهَا | (۳۵) | لَوْ ذَاقَهَا لَبَكَى مَا عَاشَ وَانْتَحَبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** أذاق فعل، ن وقایہ، ي متکلم مفعول بہ اول، زمني ترکیب اضافی کے بعد فاعل، بلوى موصوف، شرقت فعل با فاعل، بها جار مجرور ہوکر اسی کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر بلوى کی صفت اور مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، لو شرطیہ، ذاق فعل با فاعل، ها مفعول بہ، جملہ ہوکر شرط، ل جزائیہ، بکی فعل با فاعل، ما مصدریہ ظرفیہ، عاش و انتحبا فعل فاعل اور معطوف علیہ معطوف ہو کر بکی کا مفعول فیہ، جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** أذاق (افعال) إذاقة چکھانا، بلوى مصیبت، جمع بلايا ، بلی (ن) بلوا آزمائش میں ڈالنا، شرقت ، شرق (س) شرقا حلق میں پھانس لگنا، اٹکنا، پھندا لگنا، انتحب انتحابا (افتعال) آواز سے رونا، پھوٹ پھوٹ کر رونا۔

**ترجمہ:** زمانے، نے مجھے ایسی مصیبت سے دوچار کیا ہے، جس سے مجھے پھانس لگ گئی ہے، اگر زمانہ وہ مصیبت جھیل لے، تو تاحیات پھوٹ پھوٹ کر روئے۔

**مطلب:** متنبی اپنی غربت و افلاس کی شکایت کر کے کہتا ہے، کہ افلاس و بدحالی نے میرا برا حال کر رکھا ہے، اور فقر و فاقہ کی وجہ سے، مجھ پر مصیبتوں کے وہ پہاڑ ٹوٹے ہیں، کہ اگر زمانے کو اس کا کچھ

حصہ مل جائے، تو وہ پاش پاش ہو جائے، اور اپنی پوری زندگی اس مصیبت کا رونا روتا پھرے، مگر میں ہوں کہ صبر کرتا رہا، تا آں کہ آپ سے ملاقات ہوگئی۔

| وَإِنْ عَمِرْتُ جَعَلْتُ الْحَرْبَ وَالِدَةً | (۳۶) | وَالسَّمْهَرِيَّ أَخًا وَالْمَشْرَفِيَّ أَبَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، إن شرطیہ، عمرت فعل فاعل جملہ ہو کر شرط، جعلت فعل با فاعل، الحرب، السّمهري، المشرفي معطوف علیہ معطوف ہو کر مفعول بہ اول، و الدة مفعول ثانی، اخا مفعول بہ ثالث اور أبا رابع، جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** عمرت، عمر (س) زندہ رہنا، السمهري مضبوط نیزہ، حبشہ کے ایک گاؤں کی طرف نسبت ہے، المشرفي مشرف نامی جگہ کی بنی ہوئی تلوار۔

**ترجمہ:** اگر میں زندہ رہا (اگر زندگی نے میرا ساتھ دیا) تو جنگ کو والدہ، سمہری نیزے کو برادر اور مشرفی تلوار کو والدہ بنالوں گا۔

**مطلب:** یعنی اگر زندگی نے میرے ساتھ کچھ اور دن تک وفاداری کی، تو میں اپنے آپ کو ہمیشہ کے لیے جنگ کے نام کر دوں گا، اور پوری طاقت و توانائی کے ساتھ میدان مقابلہ میں اتروں گا، ہر دیکھنے والے کو یہ احساس ہوگا کہ جنگ سے ماں کی طرح مجھے محبت ہوگی، بھائیوں کی طرح مجھے سمہری نیزے کا تعاون حاصل ہوگا، اور سایۂ پدری کی طرح مشرفی تلوار میری سائبان ہوگی۔

| بِكُلِّ أَشْعَثَ يَلْقَى الْمَوْتَ مُبْتَسِمًا | (۳۷) | حَتَّى كَأَنَّ لَهُ فِي قَتْلِهِ أَرَبَا |
|---|---|---|
| قُحٍّ يَكَادُ صَهِيلُ الْخَيْلِ يَقْذِفُهُ | (۳۸) | مِنْ سَرْجِهِ مَرَحًا بِالْعِزِّ أَوْ طَرَبَا |

**دونوں کی ترکیب ایک ساتھ ملاحظہ ہو:** ب حرف جر، کل مضاف، أشعث موصوف، يلقى فعل، هو ذوالحال، مبتسما حال اول، حتى عاطفہ، كأنّ حرف مشبہ بالفعل، له جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، في قتله ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر كأن کی خبر ثانی، اربا اس کا اسم، جملہ ہو کر حال ثانی پھر يلقى کا فاعل، الموت مفعول بہ، جملہ خبریہ ہو کر اشعث کی صفت اول، قح موصوف، يكاد فعل مقارب، صهيل الخيل ترکیب اضافی کے بعد اس کا اسم، يقذف فعل با فاعل، ه مفعول بہ، من حرف جر سرجه مضاف مضاف الیہ ہو کر جار مجرور يقذف کے متعلق، مرحا مصدر معطوف علیہ بالعز جار مجرور اسی کے متعلق، او عاطفہ، طربا معطوف، پھر يقذف کا مفعول لہ، جملہ فعلیہ ہو کر يكاد کی خبر، جملہ ہو کر قح کی صفت اور پھر اشعث کی صفت ثانی، پھر مضاف الیہ اور ب کا مجرور ہو کر جعلت فعل کے متعلق جو شعر (۳۶) میں ہے پھر وہ جزا بنے گا الخ۔

**ترجمہ:** موت میرے لیے زیادہ عذر خواہ ہے، اور صبر میرے لیے زیادہ بہتر ہے، اور خشکی میرے لیے زیادہ کشادہ ہے اور دنیا قابو پانے والے کی ہے۔

**مطلب:** شاعر اپنی عاجزی اور درماندگی کا تذکرہ کر رہا ہے، کہ ذلت و رسوائی کی زندگی گذارنے سے مر جانا ہی بہتر ہے، حوادثات زمانہ پر جزع فزع کرنے سے صبر زیادہ بہتر ہے، اور پھر خشکی میں آج بھی بہت سے ٹھکانے ہیں کہیں نہ کہیں سر چھپانے کی کوئی جگہ ضرور ملے گی، دنیا کی تمنا کرنا میرے بس کا نہیں ہے؛ اس لیے کہ دنیا تو انھی لوگوں کو ملتی ہے، جو اس پر پوری طرح قابو یافتہ ہوتے ہیں، مجھ جیسے راندۂ درگاہ اور زمانے کی مصیبتوں کے مارے ہوئے انسان کے لیے دنیا میں کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

## وقال يمدح أبا القاسم طاهر بن الحسين بن طاهر العلوى

متنبی نے، ابو القاسم طاہر بن حسین بن طاہر علوی کی تعریف میں درج ذیل اشعار کہے

| وَرُدُّوْا رُقَادِي فَهُوَ لَحظُ الحَبَائِبِ | (۱) | أَعِيدُوا صَبَاحِيْ فَهُوَ عِنْدَ الْكَوَاعِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أعيدوا فعل با فاعل، صباحي مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف تفصیلیہ، هو مبتدا، عند الكواعب ترکیب اضافی کے بعد خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، یہی ترکیب دوسرے مصرع میں بھی ہے۔

**حل لغات:** أعيدوا فعل امر، أعاد إعادة (افعال) کوئی چیز لوٹانا، واپس کرنا، كواعب واحد كاعب دوشیزہ، كعِب (س) كعُوْبا اُبھرنا، پورا ہونا، رقاد مصدر رقد (ن) رَقْدًا ورُقَادًا سونا، لحظ مصدر (ف) دیکھنا، ملاحظہ کرنا، الحبائب واحد حبيبة محبوبہ، معشوقہ۔

**ترجمہ:** میری صبح مجھے لوٹا دو؛ کیوں کہ وہ دوشیزہ خواتین کے پاس ہے، اور میری نیند مجھے واپس کر دو؛ اس لیے کہ وہ محبوبہ ہائے خواتین کا دیکھنا ہے۔

**مطلب:** شاعر اپنے محبوب سے وصال کی تمنا لیے ہوئے فریاد کر رہا ہے، کہ اے لوگو! محبوب کے رخ انور کو، میری صبح کا آفتاب بنا کر نمودار کر دو، تا کہ میری شب فرقت سفیدیٔ صبح میں تبدیل ہو جائے، اور مجھ پر رحم کھا کر، میرے محبوب کی جھلک دکھا دو، ورنہ شب ہجر کی بیداری ختم نہیں ہوگی اور محبوب

سے وصال اور اس کے دیدار کی تمنا لیے ہوئے، تاحیات میں غارِ فراق میں محبوس ومقید رہوں گا؛ اس لیے مہربانی کرکے دونوں چیزیں مجھے دلادو، تاکہ میری پریشانیاں ختم ہوجائیں۔

نیند بھی فرقت میں کہا بیٹھی قسم　　　　خواب میں بھی دیکھنا جاتا رہا

| عَلىٰ مُقْلَةٍ مِنْ فَقْدِكُمْ فِي غَيَاهِبِ | (۲) | فَإِنَّ نَهَارِيْ لَيْلَةٌ مُدْلَهِمَّةٌ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف برائے تفصیل، إن حرف مشبہ بالفعل، نهاري مضاف مضاف الیہ ہوکر اس کا اسم، ليلة موصوف، مدلهمة اسم فاعل، على حرف جر، مقلة موصوف، من حرف جر، فقدكم ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ہوکر صفت اول، في غياهب جار مجرور ظرف مستقر ہوکر مقلة کی صفت ثانی، پھر على کا مجرور ہوکر مدلهمة کے متعلق اور شبہ جملہ ہوکر ليلة کی صفت، پھر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** نهار دن، جمع أنهار، ليلة رات، جمع ليالي، مدلهمة، سیاہ، تاریک، الإدلهام (افعلال) تاریک ہونا، مقلة آنکھ، جمع مُقَل، فقد مصدر (ض) کھونا، گم کرنا، غياهب واحد غيهب تاریکی، اندھیری۔

**ترجمہ:** اس لیے کہ میرا دن، اس آنکھ کے لیے انتہائی تاریک رات ہوچکا ہے، جو آنکھ تمہیں کھودینے کی وجہ سے تاریکیوں میں ہے۔

**مطلب:** یعنی محبوب کے فراق اور اس کی جدائی کے غم میں رو رو کر میں نے اپنی آنکھیں گنوا لیں ہیں، اور دن میں سورج کی روشنی کے ہوتے ہوئے بھی میرے لیے سیاہی اور تاریکی کا ہی سماں رہتا ہے، اس لیے کہ میری آنکھیں جنہیں دیکھنے کے لیے کھلتی تھیں، جب وہ سامنے ہے ہی نہیں، تو دن کی روشنی میں، میں کیسے دیکھوں۔

| عَقَدْتُمْ أَعَالِيْ كُلِّ هُدْبٍ بِحَاجِبِ | (۳) | بَعِيْدَةُ مَا بَيْنَ الْجُفُوْنِ كَأَنَّمَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** بعيدة مضاف، ما موصولہ، بين الجفون ترکیب اضافی کے بعد صلہ، اور مضاف الیہ ہوکر هي مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ ہے، كأنما زائدة، عقدتم فعل بافاعل، أعالي كل هدب اضافتوں کے بعد مفعول بہ، بحاجب جار مجرور عقدتم کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** عقدتم، عقد (ض) عَقْدًا گرہ لگانا، باندھنا، أعالي أعلى کی جمع، اوپری حصہ، هدب کسی چیز کا کنارہ، پپوٹا مراد ہے، جمع أهداب، حاجب ابرو، پلک، جمع حواجب وحواجيب.

**ترجمہ:** دونوں پلکوں کے درمیانی فاصلے سے یہ احساس ہوتا ہے کہ، تم لوگوں نے ہر پلک کے اوپری حصوں کو ابرو سے باندھ دیا ہے۔

**مطلب:** شاعر فراق محبوب کے غم میں، اپنی بے خوابی اور شب بیداری کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ محبوب کی جدائی نے میرا سب کچھ ختم کر دیا، نہ دن میں سکون ملتا ہے اور نہ راتوں کو نیند آتی ہے، میری آنکھ کا حال یہ ہے کہ بے خوابی کی وجہ سے ایسا لگتا ہے کہ دونوں پلکوں میں دوری کر دی گئی ہے، اور اوپر کی ابرو کو کسی چیز سے باندھ دیا گیا ہے، تاکہ دونوں ایک دوسرے سے نہ مل سکیں، اور میں اسی طرح فراق کا درد سہتا رہوں۔

آنے کا وعدہ کر تو گئے تھے وہ خواب میں — لیکن ہمیں کو نیند نہ آئی تمام رات

| وَأَحْسَبُ أَنِّي لَوْ هَوِيتُ فِرَاقَكُمْ | (۴) | لَفَارَقْتُهُ وَالدَّهْرُ أَخْبَثُ صَاحِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، أحسب فعل با فاعل، أن حرف مشبہ بالفعل، ي اس کا اسم، لو شرطیہ، هويت فعل با فاعل، فراقكم ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ل جواب لو، فارقت فعل با فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر، ان کی خبر، پھر جملہ اسمیہ ہو کر احسب کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، الدهر مبتدا، اخبث صاحب ترکیب اضافی کے بعد خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أحسَب ، حَسِبَ (س) خیال کرنا، گمان کرنا، هوِيت ، هوِى (س) هوى خواہش کرنا، محبت کرنا، فارقت مُفارَقَةً (مفاعلة) باہم جدا ہونا، دهر زمانہ، جمع دهور، أخبث بہت برا، ناپاک، خبُث (ک) خَبَاثَةً برا ہونا، صاحب، دوست، ہم نشین، جمع اصحاب.

**ترجمہ:** میرا خیال ہے کہ اگر میں، تمہارے فراق کی خواہش کرتا، تو فراق سے مجھے جدائی مل جاتی، اور زمانہ انتہائی بدترین ساتھی ہے۔

**مطلب:** شاعر زمانے پر برہم ہو کر کہتا ہے، کہ یہ بدبخت ہمیشہ میری مرادوں اور چاہتوں کے الٹ پھیر میں لگا رہتا ہے، اور ہر موقع پر میری امیدوں اور تمناؤں کے خلاف ہی کرتا ہے، چناں چہ یہاں بھی اس نے اپنی بدظنی کا ثبوت پیش کر دیا، اور میں نے تمہارے وصال کی خواہش کی، مگر حوادث زمانہ کی بدولت مجھے فراق اور جدائی کا ایک سلسلہ دے دیا گیا، جو کاٹے نہیں کٹتا: اگر میں تم سے جدائی کی تمنا دل میں بساتا، تو یقیناً مجھے وصال اور تمہارا قرب نصیب ہو جاتا۔

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی — آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

| مِنَ الْبُعْدِ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ الْمَصَائِبِ | (۵) | فَيَا لَيْتَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ أَحِبَّتِي |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف برائے تفریع، یا لامحل لہ، لیت حرف مشبہ بالفعل، ما اسم موصول، بینی وبین احبتي ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہوکر صلہ اور اور مبدل منہ، من البعد جارمجرور ظرف مستقر ہوکر بدل اور لیت کا اسم، ما موصولہ، بینی الخ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہوکر صلہ اور لیت کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** احبة واحد حبیب دوست، بعد دوری بُعد (ک) دور ہونا، مصائب واحد مصيبة، پریشانی، آفت۔

**ترجمہ:** اے کاش! میرے اور میرے احباب کے درمیان موجود دوری، میرے اور مصائب کے درمیان ہوتی۔

**مطلب:** یعنی اگر زمانے کو، مجھے اور فراق کو ساتھ ہی رکھنا مقصود ہے، تو مجھے میرے احباب کا فراق نہ دے، بلکہ مجھ میں اور مصائب وآفات میں دوری پیدا کردے، تاکہ بہر حال مجھے اپنے ہم نشینوں اور دوستوں کا قرب نصیب ہو جائے، اور میری تاریک دنیا میں سپیدۂ صبح نمودار ہو جائے، اور میرے جہان رنج والم میں مسرت وخوشی کا سورج طلوع ہو جائے۔

| عَلَيْكِ بِدُرٍّ عَنْ لِقَاءِ التَّرَائِبِ | (۶) | أَرَاكِ ظَنَنْتِ السِّلْكَ جِسْمِي فَعُقْتِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أرى فعل با فاعل، ك مفعول بہ اول، ظننت فعل با فاعل، السلك ظننت کا مفعول بہ اول، جسمي ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ ثانی جملہ ہوکر أرى کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے علت، عقت فعل با فاعل، ہ مفعول بہ، علیك جار مجرور ظرف مستقر ہوکر صفت مقدم، بدر جار مجرور موصوف پھر عقت کے متعلق، عن حرف جر، لقاء الترائب مضاف مضاف الیہ ہوکر مجرور اور عقت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ظَنَّ (ن) ظنا گمان کرنا، خیال کرنا، السلك دھاگا، جمع أسلاك وسلوك سلك (ن) پرونا، عقت، عاق (ن) عوقاً روکنا، الترائب واحد تريبة سینے کی ہڈی، سینہ کے اوپر والا حصہ۔

**ترجمہ:** میرا خیال ہے، کہ تم نے دھاگے کو میرا جسم سمجھ لیا؛ اس لیے کہ تم نے اسے اپنے جسم کے موتیوں کے ذریعہ سینوں سے ملنے سے روک دیا ہے۔

**مطلب:** شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ محبوبہ مجھ سے اتنی متنفر ہو گئی ہے، کہ میرے ہم شکل کو بھی

اپنے قریب رکھنا اسے گوارہ نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ اپنے ہار کے دھاگے کو (جو میری ہی طرح کم زور و نحیف ہے) موتیوں کا فاصلہ کر کے، اپنے جسم سے الگ کیے ہوئے ہے، تا کہ دھاگا دیکھ کر اس کے دل میں میری قربت و وصال کا خیال نہ آجائے۔

| مِنَ السُّقْمِ مَا غَيَّرْتُ مِنْ خَطِّ كَاتِبِ | (۷) | وَلَوْ قَلَمٌ أُلْقِيتُ فِي شَقِّ رَأْسِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب**: و مستانفہ، لو شرطیہ، قلم ضمیمنی فعل محذوف کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اُلقیت فعل مجہول، ھو ضمیر نائب فاعل، في حرف جر، شق راسه ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر اُلقیت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، من السقم جار مجرور، ما غیرت کے متعلق، ماغیرت فعل با فاعل، من حرف جر، خط کاتب اضافت کے بعد مجرور اور ماغیرت کا متعلق ثانی، جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات**: اُلقیت القی إلقاء (افعال) ڈالنا، شق مصدر شگاف، پھٹن، جمع شقوق، شق (ن) پھاڑنا، سقم بیماری، جمع اسقام، سقِم (س) بیمار ہونا، غیرت (تفعیل) بدلنا، تبدیل کرنا، خط تحریر، نگارش، خط (ن) خطاً لکھنا، لکیر بنانا۔

**ترجمہ**: اگر مجھے کسی قلم کے سرے کے شگاف میں ڈال دیا جائے، تو بیماری کی وجہ سے، لکھنے والے کی تحریر میں، کسی تبدیلی کا سبب نہیں بنوں گا، (یا میری وجہ سے کاتب کی تحریر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی)

**مطلب**: متنبی اپنی بیماریٔ عشق کی درازی کو بتا رہا ہے، کہ فراق یار کے غم میں، میں اتنا لاغر اور کم زور ہو گیا ہوں، کہ اگر کسی کاتب کی قلم کے شگاف میں، مجھے ڈال دیا جائے، تو اس کی خوش خطی میں کسی طرح کی کوئی خرابی نہیں پیدا ہوگی، جب کہ معمولی سا تنکا قلم کی روانی اور تحریر کی جوانی کو ختم کر دیتا ہے؛ لیکن میں اس تنکے سے بھی زیادہ نحیف و ناتواں ہو گیا ہوں، اس لیے میں تحریر پر اثر انداز نہیں ہوں گا۔

| وَلَمْ تَدْرِ أَنَّ الْعَارَ شَرُّ الْعَوَاقِبِ | (۸) | تُخَوِّفُنِي دُونَ الَّذِي أَمَرَتْ بِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب**: تخوف فعل با فاعل، ن وقایہ، ي متکلم مفعول بہ اول، دون مضاف، الذي موصولہ، امرت فعل فاعل، به اسی کے متعلق جملہ ہو کر صلہ اور دون کا مضاف الیہ ہو کر شیئاً موصوف محذوف کی صفت، پھر تخوف کا مفعول بہ ثانی، جملہ خبریہ ہے، و ابتدائیہ، لم تدر فعل فاعل ان حرف مشبہ بالفعل، العار اس کا اسم، شرا لعواقب ترکیب اضافی کے بعد خبر، جملہ ہو کر لم تدر کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: تخوّف، خوّف، تخویفا (تفعیل) ڈرانا، خوف دلانا، امرت، امر

(ن) حکم کرنا، آڑر دینا، العار شرم، احساس ندامت، لم تدر، دری (ض) درایة جاننا، ادراک کرنا، عواقب واحد عاقبة انجام، منتہائے کار۔

**ترجمه:** یہ خاتون مجھے اس چیز سے ڈراتی ہے، جو اس کی حکم دی ہوئی چیز سے انتہائی کم درجے کی ہے، وہ یہ نہیں جانتی کی عار نہایت برا انجام ہے۔

**مطلب:** یعنی میری محبوبہ مجھے سفر کے خطرات و وساوس سے ڈرا کر، گھر رہنے کی تلقین کر رہی ہے، جب کہ جواں مرد عاشق ہوکر، میرے لیے گھر میں بیٹھنا انتہائی شرم اور عار کی بات ہے، اور اس کی ہلاکت سفر کے حادثات اور دوران سفر پیش آمدہ خطرات و آفات اور سفر کی صعوبات سے بھی زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔

| وَلَا بُدَّ مِنْ يَوْمٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ | (۹) | يَطُوْلُ اسْتِمَاعِيْ بَعْدَهُ لِلنَّوَادِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، لا نفی جنس کا، بد اس کا اسم، من حرف جر، یوم موصوف، أغر محجل دونوں صفت ہیں، یطول فعل، استماعي مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل، بعده ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ، للنوائب جار مجرور یطول کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر صفت ثالث، پھر من کا مجرور ہوکر ظرف مستقر لا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أغر روشن، خوبصورت، گھوڑے کی پیشانی کی چمک، جمع غُرٌ، محجل وہ گھوڑا جس کی ٹانگ کے بال سفید ہوں (تفعیل) سے ہے، یطول (ن) طَوْلا دراز ہونا، استماع (افتعال) بغور سننا، کان لگا کر سننا، نوادب واحد نادبة نوحہ کرنے والی عورت نَدَبَ (ن) ندبا میت کے اوصاف بیان کر کے رونا۔

**ترجمه:** میرے لیے ایک ایسا روشن اور تابناک دن کا وجود انتہائی ضروری ہے، جس کے بعد میں تا دیر نوحہ کرنے والی خواتین کے نوحے سنتا رہوں۔

**مطلب:** شاعر میدان عشق میں نامراد ہونے کے بعد، میدان کارزار کی تمنا کر رہا ہے، اور یہ سوچ رہا ہے کہ اے کاش! میرے لیے خوشیوں بھرا وہ دن جلدی آئے، جس میں میرے ہاتھ سے میرے دشمنوں کی لاشیں بچھا دی جائیں اور مدت مدیدہ تک ان پر ماتم کیا جائے، اور ایک مدت تک نوحہ کنندہ خواتین کے نوحے گونجتے رہیں، اور لوگ سنتے رہیں۔

| يَهُوْنُ عَلَى مِثْلِيْ إِذَا رَامَ حَاجَةً | (۱۰) | وُقُوْعُ الْعَوَالِيْ دُوْنَهَا وَالْقَوَاضِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یهون فعل، علی حرف جر، مثلي مضاف مضاف الیہ ہوکر ذو الحال، إذا ظرفیہ، رام فعل فاعل، حاجة مفعول بہ جملہ ہوکر حال اور علی کا مجرور ہوکر یهون کے متعلق، وقوع مصدر

مضاف، العوالي اور القواضب معطوف علیہ معطوف ہوکر مضاف الیہ، دونہا ترکیب اضافی کے بعد وقوع کا مفعول فیہ، شبہ جملہ ہوکر یھون کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: یھون ، ھَانَ (ن) ھونا الأمر آسان ہونا، معمولی ہونا، رام (ن) رَومًا ارادہ کرنا، وقوع مصدر (ف) واقع ہونا، العوالي واحد عالیة نیزے کا اوپری حصہ، مراد نیزہ، قواضب واحد قاضب تلواریں، لغوی معنی کاٹنا (ض)

**ترجمہ**: مجھ جیسا انسان جب کسی چیز کو اپنا ہدف خیال کر لیتا ہے، تو نیزوں اور تلواروں کا وار، اس کے لیے ہیچ ہو جایا کرتا ہے۔

**مطلب**: یعنی مجھ جیسا عالی حوصلہ اور بلند ہمت آدمی، جب کسی مقصد کو اپنا نشان عمل بنالیتا ہے، تو وہ اسے ہر حال میں حاصل کر کے ہی دم لیتا ہے، نہ زمانے کے حوادث اس کا راستہ روک سکتے ہیں، نہ نیزوں کی تیزی اس کی راہ میں آڑے آسکتی ہے اور نہ ہی تلواروں کا وار، اسے اپنے مقصد میں کام یابی پانے سے باز رکھ سکتا ہے؛ بلکہ وہ شخص مشکلات و مصائب کی پر تکلیف وادیوں سے گذر کر اپنا ہدف پالیتا ہے۔

| يَزُوْلُ وَبَاقِي عُمْرِهِ مِثْلُ ذَاهِبِ | (۱۱) | كَثِيْرُ حَيَاةِ الْمَرْءِ مِثْلُ قَلِيْلِهَا |
|---|---|---|

**ترکیب**: کثیر حیاة المرء پیہم اضافتوں کے بعد مبتدا، مثل قلیلھا اسی طرح ہوکر خبر اول، یزول فعل فاعل جملہ ہوکر خبر ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، باقی عمرہ اضافتوں کے بعد مبتدا، مثل ذاھب ترکیب اضافی کے بعد خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: یزول ، زال (ن) زولا وزوالا ختم ہونا، زائل ہونا، جاتے رہنا، عمر جمع أعمار عمر۔

**ترجمہ**: انسان کی طویل زندگی، اس کی مختصر زندگی کی طرح ہے، جو ختم ہونے کی راہ پر گامزن ہے، اور انسان کی باقی ماندہ حیات، ختم شدہ زندگی کی طرح ہے۔

**مطلب**: شاعر قلیل و کثیر زندگی میں برابری ثابت کر کے، لوگوں کو شجاعت و جواں مردی پر برانگیختہ کرنا چاہتا ہے، اور یہ بتانا چاہ رہا ہے کہ زندگی طویل ہو یا مختصر، انجام کار کے اعتبار سے، ایک دن ضرور اسے ختم ہونا ہے، اس لیے بہتر یہی ہے کہ حاصل شدہ زندگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے انسان کارہائے نمایاں انجام دے کر ہی اپنی زندگی ختم کرے، تاکہ بعد میں کسی طرح کا افسوس اور پچھتاوا نہ رہے۔

| عِضَاضَ الْأَفَاعِيْ نَامَ فَوْقَ الْعَقَارِبِ | (۱۲) | إِلَيْكِ فَإِنِّيْ لَسْتُ مِمَّنْ إِذَا اتَّقٰى |
|---|---|---|

**ترکیب**: إلیك اسم فعل بمعنی کفي جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف برائے علت، إن حرف

مشبہ بالفعل، ي اس کا اسم، لست فعل ناقص، انا ضمیر اس کا اسم، من حرف جر، من موصولہ، إذا شرطیہ، اتقی فعل فاعل، عضاض الأفاعي ترکیب اضافی کے بعد اس کا مفعول بہ، جملہ ہوکر شرط، نام فعل فاعل، فوق العقارب مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول فیہ، جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر من کا صلہ اور پھر مجرور ہوکر ظرف مستقر اور لست کی خبر، جملہ فعلیہ ہوکر، إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** اِتَّقٰی ، اتقاءا (افتعال) پرہیز کرنا، ڈرنا، بچنا، عِضاض ، عضَّ (س) عضا دانت سے کاٹنا منہ مارنا، الأفاعي واحد أفعی اژدہا، سانپ، العقارب واحد عقرب بچھو۔

**ترجمہ:** رہنے دو، (دور ہٹو) اس لیے کہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں، جو اژدہوں کی کاٹ سے بچنے کے لیے، بچھوؤں پر سو جایا کرتے ہیں

**مطلب:** متنبی اپنی بلند شان اور خودداری کو بتا رہا ہے، کہ یہ بات تم اپنے دل سے نکال دو، کہ میں کمینوں کی طرح ذلت و درماندگی کی زندگی بسر کرنے پر رضامند رہوں گا، اور نہ ہی ان لوگوں کی زندگی مجھے پسند ہے، جو ایک بار کی مصیبت سے فرار ہوکر، زندگی بھر کا غم اوڑھ لیتے ہیں، میں تو میدان جنگ میں شہید ہوکر، اس شخص کی موت مروں گا، جسے سانپ کاٹتا ہے اور وہ مر جاتا ہے، بزدلی سے دل لگا کر میں اس شخص کی زندگی نہیں جینا چاہتا، جو سانپ کے ڈر سے بچھوؤں پر آ لیٹے، اور تاحیات ان کے دیئے ہوئے زخم پر آہ آہ کرتا پھرے۔

| أَعَدُّوا إِلَيَّ السُّوْدَانَ فِي كَفْرِعَاقِبِ | (١٣) | أَتَانِي وَعِيْدُ الْأَدْعِيَاءِ وَأَنَّهُمْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أتی فعل، ن وقایہ، ي مفعول بہ، وعید الأدعیاء مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، أن حرف مشبہ بالفعل، هم اس کا اسم، أعدوا فعل فاعل، إلی اور في کفر عاقب دونوں جار مجرور أعدوا کے متعلق، السودان اس کا مفعول بہ، جملہ ہوکر أن کی خبر اور جملہ اسمیہ ہوکر معطوف پھر اتی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** وعید دھمکی، وَعَدَ (ض) وَعیداً دھمکی دینا، ڈرانا، أدعیاء واحد دِعي دوغلا، دو رخا، أعدوا ، إعدادا (افعال) تیار کرنا، سودان واحد سودانی حبشی (نحو عرب و عربي) کفر عاقب شام کے ایک گاؤں کا نام۔

**ترجمہ:** مجھے دوغلوں کی دھمکی کے ساتھ یہ اطلاع بھی ملی، کہ انہوں نے کفر عاقب نامی گاؤں میں، میرے مقابلے کے لیے حبشیوں کو تیار کر رکھا ہے۔

**مطلب:** یعنی دشمن مسلسل میرے تعاقب میں ہیں، میرے قتل کی سازشیں کی جا رہی ہیں،

اور مجھے جان سے مارنے کے لیے، میرے مخالفین نے، کفر عاقب نامی گاؤں میں غلاموں کو مسلح کر رکھا ہے؛ اور میرے لیے ہر طرف خطرے ہی کی گھنٹی بج رہی ہے؛ مگر پھر بھی میں اپنے مشن سے باز نہ آؤں گا، اور جو سوچا ہے، اسے کر کے ہی دم لوں گا۔

| وَلَوْ صَدَقُوْا فِي جَدِّهِمْ لَحَذِرْتُهُمْ | (۱۴) | فَهَلْ فِيَّ وَحْدِيْ قَوْلُهُمْ غَيْرُ كَاذِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لو شرطیہ، صدقوا فعل فاعل، في حرف جر، جدهم ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ہو کر صدقوا کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ل جواب لو، حذرت فعل فاعل، هم مفعول بہ جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ف تفریعیہ، هل استفہامیہ، في جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال مقدم، و حدي مضاف مضاف الیہ ذوالحال اور کاذب اسم فاعل کے متعلق، قولهم ترکیب اضافی کے بعد مبتدا، غیر کاذب مضاف مضاف الیہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** جَدٌّ دادا، جمع جدود و أجداد ، حذِرت (س) حذرا بچنا، پرہیز کرنا، کاذب جھوٹا، کذب (ض) جھوٹ بولنا۔

**ترجمہ:** اگر وہ لوگ اپنے باپ دادا کے سلسلے میں سچے ہوتے، تو ضرور مجھے ان سے ڈر لگتا، کیا صرف میرے حوالے سے ہی ان کی بات سچی ہے۔

**مطلب:** یعنی جن لوگوں نے مجھے مارنے کی دھمکی دی ہے، اور میرے خلاف دشمنی کا محاذ بنا رکھا ہے، میں کیوں کر ان سے خوف کھا سکتا ہوں، جب کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے، کہ ان کا نسب ہی صحیح نہیں ہے، ہاں اگر وہ اپنے نسب میں سچے اور کھرے اترتے، تو ہو سکتا ہے، کہ میرے دل میں، ان کی طرف سے کچھ خوف آتا، مگر حقیقت حال جاننے کے بعد، تو ایک مکھی بھی ان کی پھونک سے نہ ہٹے گی، چہ جائے کہ مجھ جیسا شیر دل اور جواں عزم انسان ڈر جائے۔

| إِلَيَّ لَعَمْرِي قَصْدُ كُلِّ عَجِيْبَةٍ | (۱۵) | كَأَنِّي عَجِيْبٌ فِي عُيُوْنِ الْعَجَائِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إلي جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، ل برائے تاکید، عمري جملہ قسم ہے، قصد کل عجیبة اضافتوں کے بعد مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، کأن حرف مشبہ بالفعل، ي اس کا اسم، عجیب صیغہ صفت، في حرف جر، عیون العجائب مضاف مضاف الیہ ہو کر جار مجرور عجیب کے متعلق اور کأن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** قصد مصدر (ض) قصداً ارادہ کرنا، توجہ کرنا، عجیبة باعث تعجب، حیرت انگیز، جمع عجائب .

**ترجمہ**: میری زندگی کی قسم! ہر عجیب چیز میری طرف محوِ سفر ہے، ایسا لگتا ہے، کہ میں عجائبات کی نگاہوں میں باعث تعجب ہوں۔

**مطلب**: شاعر اپنی بلند ہمتی اور مصائب پر صبر کرنے کی کیفیت کو بتا رہا ہے، کہ دنیا کی تمام حیرت انگیز چیزیں میری طرف کھنچی چلی آتی ہیں، اور میں انھیں اپنے میں کا، ایک حیرت انگیز فرد معلوم ہوتا ہوں، اور اس قدر تیزی سے ان کا رخ میری طرف ہے، کہ عجائبات بھی مجھے دیکھ کر حیرت و تعجب میں پڑ جاتے ہیں، اور میرے عزم واستقلال پر انھیں بھی رشک ہوتا ہے۔

| بِأَيِّ بِلَادٍ لَمْ أَجُرَّ ذُؤَابَتِي | (۱۶) | وَأَيُّ مَكَانٍ لَمْ تَطَأْهُ رَكَائِبِي |
|---|---|---|

**ترکیب**: باي بلاد مضاف مضاف الیہ ہونے کے بعد جار مجرور ہوکر، لم اجر کے متعلق، لم اجر فعل با فاعل، ذؤابتي ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، اي مكان ترکیب اضافی کے بعد مبتدا، لم تطا فعل، ہ مفعول بہ، رکائبي ترکیب اضافی کے بعد فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: بلاد واحد بلدة ، بلد قدیم معنی شہر، اب یہ ملک کے لیے آتا ہے، یہاں آبادی مراد ہے، أجر، جرّ (ن) جرًا کھینچنا، ذؤابة، جوتے کے تسمے کا سرا، جمع ذوائب ، تطا ، وطِي (س) وطئًا روندنا، رکائب واحد رکاب سواری، مراد سواری کی اونٹنیاں۔

**ترجمہ**: کون سی آبادی ہے، جہاں میں نے اپنے جوتے کے تسمے کا سرا نہ گھسیٹا ہو، اور کون سی جگہ ہے، جہاں میری سواریوں نے قدم نہ رکھا ہو۔

**مطلب**: شاعر خود کو بہت بڑا سیاح اور انتہائی تجربہ کار بتلاتے ہوئے کہتا ہے، کہ میں نے دنیا کے ہر شہر اور ہر آبادی کا چکر لگایا ہے، اور تمام ممالک میں، میری سواریوں کے ٹاپوں کی گھن گرج گونج رہی ہے، میں انتہائی ماہر اور جہاں دیدہ ہوں؛ اس لیے مجھے مارنا اور میرے خلاف علم بغاوت بلند کرنا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔

| كَأَنَّ رَحِيلِي كَانَ مِنْ كَفِّ طَاهِرٍ | (۱۷) | فَأَثْبَتَ كُورِي فِي ظُهُورِ الْمَوَاهِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب**: کان حرف مشبہ بالفعل، رحیلی بعد الاضافت اس کا اسم، کان فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، من حرف جر، کف طاھر بعد الاضافت جار مجرور ہوکر ظرف مستقر کان کی خبر، جملہ فعلیہ ہوکر کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، اثبت فعل فاعل، کوري ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، في الخ بعد الاضافت مجرور ہوکر اثبت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** رحیل روانگی، سفر، رحل (ف) رحلا ورحیلا سفر کرنا، طاهر ممدوح کا نام ہے، اثبت (افعال) جمانا، پختہ کرنا، کور کجاوہ، جمع أکوار، ظهور واحد ظهر پشت، المواهب واحد هبة عطیہ، بخشش۔

**ترجمہ:** ایسا لگتا ہے، کہ طاہر کی ہتھیلی سے میرے سفر کا آغاز ہوا تھا، چناں چہ انہوں نے میرے کجاوے کو، بخششوں کی پشت پر کس دیا تھا۔

**مطلب:** متنبی اپنے تمام اسفار کو، طاہر بن حسین کا تحفہ بتا کر، مزید اس سے لینے کی کوشش میں ہے، چناں چہ کہتا ہے، کہ طاہر بن حسین کے عطایا ہی کے طفیل، میں نے مشرق ومغرب تک کر دنیا گھوم ڈالی، ممدوح کی طرف سے ملنے والے ہدایا مجھے زادراہ، اور پریشانی سفر سے، مطمئن کئے ہوئے تھے، اور میں پوری بے خوفی کے ساتھ، بے فکر ہو کر محو سفر رہا، اور ممدوح کی بخششوں سے مجھے یہ احساس ہو رہا تھا، کہ میں عطیات کی پشت پر سفر کر رہا ہوں۔

| وَهُنَّ لَهُ شِرْبٌ وُرُوْدَ الْمَشَارِبِ | (۱۸) | فَلَمْ يَبْقَ خَلْقٌ لَمْ يَرِدْنَ فِنَاءَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، لم یبق فعل، خلق موصوف، لم یردن فعل، هن ضمیر مستتر ذوالحال، فناء ہ مضاف مضاف الیہ ہو کر لم یردن کا مفعول بہ، و حالیہ، هن مبتدا، له جار مجرور ظرف مستقر خبر اول، شرب خبر ثانی، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور لم یردن کا فاعل، ورود المشارب ترکیب اضافی کے بعد لم یردن کا مفعول مطلق، جملہ ہو کر خلق کی صفت اور لم یبق کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یبق ، بَقِيَ (س) بقاءا باقی رہنا، ثابت رہنا، یردن ؛ ورد (ض) ورودًا گھاٹ پر آنا، فناء صحن، جمع أفنية ، شِرْبٌ گھاٹ، حصۂ آب، جمع أشراب ، المشارب گھاٹ، واحد مشرب پانی پینے کی جگہ۔

**ترجمہ:** چناں چہ کوئی مخلوق ایسی نہیں رہ گئی، جس کے صحن خانہ میں طاہر کی بخششیں گھاٹ پر وارد ہونے کی طرح نہ آئی ہوں، حالاں کہ ممدوح کی بخششیں اس کے لیے، حصۂ آب تھیں۔

**مطلب:** شاعر ابوالقاسم کی وسعتِ فیاضی، اور کشادگیٔ فراخ دلی کو بتا رہا ہے، کہ ممدوح کا فیضان اتنا عام اور عالمی سطح پر ہو رہا ہے، کہ خود مخلوق کے گھروں پر، ان کی بخششیں دستک دے کر، ان کی حاجت روائی کر رہی ہیں، اور جس طرح گھاٹ کا پانی ہر خاص وعام کو سیراب کرتا ہے، اسی طرح ابوالقاسم کے عطیے سے بھی پوری قوم انسانی بہرہ ور ہو رہی ہے، اور ممدوح کی نعمتیں از خود لوگوں کی ضروریات معلوم کر کے، ان کی تکمیل کیا کرتی ہیں۔

| فَتًى عَلَّمَتْهُ نَفْسُهُ وَجُدُودُهُ | (۱۹) | قِرَاعَ الْعَوَالِي وَابْتِذَالَ الرَّغَائِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** فتى موصوف، علمت فعل، ہ مفعول بہ مقدم، نفسه وجدوده ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہوکر علمت کا فاعل، قراع العوالي الخ مرکب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہوکر علمت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر، فتى کی صفت اور پھر هو مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** جدود واحد جد دادا، نانا، دوسری جمع اجداد ، قراع مصدر قارع مقارعة وقراعًا (مفاعلة) ایک دوسرے پر حملہ آور ہونا، یہاں مراد نیزہ چلانا، العوالي واحد عالية نیزے کی نوکیں مراد نیزے، ابتذال (افتعال) سخاوت کرنا، خرچ کرنا، الرغائب واحد رغيبة پسندیدہ چیز، عمدہ چیز۔

**ترجمہ:** ممدوح ایسا جواں مرد ہے، جسے اس کی فطرت، اور اس کے آباء واجداد نے، نیزوں کا چلانا اور پسندیدہ چیزوں کا خرچ کرنا سکھایا ہے۔

**مطلب:** یعنی ہمارے ممدوح نے، شجاعت وبہادری کی تعلیم اور فیاضی وسخاوت پر آمادگی کے لیے، کسی استاد اور معلم کے سامنے زانوئے تلمذ نہیں کیا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر، ان کے اندر شجاعت ودلیری اور فیاضی وکرم گستری کی خوبیاں ودیعت کر رکھی ہیں؛ مزید یہ کہ، آباء واجداد کی صحبتِ شجاعت، اور اُن کے خرچیلے ہاتھوں سے ممدوح کے اِن کارناموں کو اور بھی جلا ملی ہے۔

| فَقَدْ غَيَّبَ الشُّهَّادَ عَنْ كُلِّ مَوْطِنٍ | (۲۰) | وَرَدَّ إِلَى أَوْطَانِهِ كُلَّ غَائِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف برائے تفریع، قد تحقیقیہ، غیب فعل با فاعل، الشهاد مفعول بہ، عن حرف جر، کل موطن ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہوکر غیب کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بعینہٖ یہی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** غيب (تفعیل) غائب کرنا، شهاد واحد شاهد حاضر، موجود، شَهِدَ (س) المجلس حاضر باش ہونا، موطن وطن جمع مواطن، أوطان ، وطن کی جمع، غائب حاضر کی ضد ہے، غاب (ض) غائب ہونا، غائب سے مراد یہاں مسافر ہے۔

**ترجمہ:** ممدوح نے ہر اہل وطن کو، وطن سے دور کر دیا ہے، اور ہر مسافر کو، اس کے وطن لوٹا دیا ہے۔

**مطلب:** شاعر بتانا یہ چاہتا ہے، کہ ممدوح کے فیض وکرم کا دریا اس قدر تیزی سے رواں دواں ہے، کہ ان کی بخششوں کا سمندر، ان لوگوں کو بھی اپنے پاس کھینچ لایا، جنہیں سفر سے دور کا بھی

واسطہ نہ تھا، لیکن ممدوح کی سخاوت اوران کی اثر انگیزی نے لوگوں کو اپنا گھر بار چھوڑ کر، سفر کرنے پر مجبور کر دیا، اسی طرح وہ لوگ جو فکر روزی اور تلاش رزق میں اپنے وطن سے دور بہت دور تھے، ممدوح نے انھیں اس قدر نوازا کہ وہ بوجھل ہو کر اپنے گھروں کو چل دیئے، اور اب انھیں تلاش معاش کے لیے نکلنے کی ضرورت نہیں ہے۔

| كَذَا الْفَاطِمِيُّوْنَ النَّدٰى فِي أَكُفِّهِمْ | (۲۱) | أَعَزُّ امِّحَاءً مِنْ خُطُوْطِ الرَّوَاجِب |
|---|---|---|

**ترکیب**: كذا خبر مقدم، الفاطميون مبتدا، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، الندى ذوالحال، في أكفهم جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال، اور مبتدا، اعز اسم تفضیل، امحاء اسی کی تمیز، من الخ، ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور اعز کے متعلق، شبہ جملہ فعلیہ ہو کر خبر، اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: الفاطميون حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد باعتبار نسب، الندى مصدر (س) بخشش کرنا، سخی ہونا، سخاوت کرنا، أكف واحد كف ہتھیلی، اعز زیادہ دشوار گذار، عزّ (ض) عزا دشوار ہونا، مشکل ہونا، امحاء دراصل انمحاء تھا، ن کو م میں مدغم کر دیا امحاء ہو گیا، مٹانا، محو کرنا، خطوط واحد خط لکیر، نشان، رواجب، راجبة کی جمع، انگلیوں کے سرے سے ملے ہوئے جوڑوں کی لکیریں۔

**ترجمہ**: بنو فاطمہ کا یہی حال ہے، کہ ان کی ہتھیلیوں سے سخاوت کا مٹنا انگلیوں کے پوروں کے نشانات مٹنے سے زیادہ دشوار گذار ہے۔

**مطلب**: یعنی بنو فاطمہ پر ممدوح کے اس قدر احسانات وانعامات ہیں، کہ تاحیات وہ ان سے الگ نہیں ہو سکتے، اور جس طرح انگلیوں کے پوروں والے نشانات کا ختم ہونا، دشوار ہے، بنی فاطمہ سے ممدوح کی فیاضی وکرم گستری کے نشانات وعلامات کا ختم ہونا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

| أُنَاسٌ إِذَا لَاقَوْا عِدًى فَكَأَنَّمَا | (۲۲) | سِلَاحُ الَّذِي لَاقَوْا غُبَارُ السَّلَاهِب |
|---|---|---|

**ترکیب**: أناس موصوف، إذا شرطیہ، لاقوا فعل با فاعل، عدى مفعول بہ، جملہ ہو کر جملہ شرط، ف جزائیہ، كانما، لا عمل له، سلاح مضاف، الذي موصولہ، لاقوا فعل فاعل، جملہ ہو کر صلہ اور سلاح کا مضاف الیہ ہو کر مبتدا، غبار السلاهب ترکیب اضافی ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر جزا اور جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر أناس کی صفت، پھر یہ مبتدا محذوف هؤلاء کی خبر ہے، اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: أناس واحد ناس لوگ، لاقو ملاقاة (مفاعلة) ملنا، سامنا کرنا، عدى اسم جنس ہے بمعنی بہت دشمن، سلاح ہتھیار، جمع أسلحة، سلاهب، سلهب کی جمع، دراز قد گھوڑے، قد آور گھوڑے۔

**ترجمہ:** یہ ایسے لوگ ہیں، کہ جب دشمنوں سے ان کا سامنا ہوتا ہے، تو جن دشمنوں سے یہ ملتے ہیں ان کے ہتھیار دراز قد گھوڑوں کے غبار بن جاتے ہیں۔

**مطلب:** شاعر بنو فاطمہ کے جنگ وجدال کی مہارت اور ان کی مقابلہ پسندی اور بے خوفی کے متعلق کہتا ہے کہ یہ اتنے نڈر اور بے باک لوگ ہیں، کہ جب بھی میدان کارزار میں مخالفین کا سامنا ہوتا ہے، تو مارتے ہوئے یہ لوگ دشمنوں کی صفوں میں گھس جاتے ہیں، اور مخالفین کی طرف سے چلنے والے نیزوں اور تلواروں کی انھیں کوئی فکر نہیں ہوتی، ان کی ہمت ومردانگی کے سامنے دشمنوں کی تمام واریں گھوڑوں کے غبار کی حیثیت رکھتی ہیں۔

| دَوَامِي الْهَوَادِيْ سَالِمَاتِ الْجَوَانِبِ | (٢٣) | رَمَوْا بِنَوَاصِيْهَا الْقِسِيَّ فَجِئْنَهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** رموا فعل با فاعل، بنواصیها مضاف مضاف الیہ ہوکر جار مجرور رموا کے متعلق، القسی مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، جئن فعل، ہن ضمیر ذوالحال، ھا مفعول بہ، دوامي الخ اور سالمات الخ دونوں ترکیب اضافی کے بعد حال اول اور ثانی ہیں پھر جئن کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** رموا، رمی (ض) رمیا ورمایة پھینکنا، رمی السهم تیر اندازی کرنا، نواصي، ناصية کی جمع پیشانی، القسی واحد قوس کمانیں، دوامي، دامية کی جمع، خون آلود، هوادي واحد هادية گردن، سالمات واحد سالمة محفوظ، سلم (س) سلامة محفوظ رہنا، الجوانب واحد جانب پشت، پہلو۔

**ترجمہ:** انہوں نے گھوڑوں کی پیشانیوں کو کمانوں پر دے مارا، تو یہ گھوڑے کمانوں پر اس حال میں چڑھ بیٹھے، کہ ان کی گردنیں خون آلود اور ان کے پہلو محفوظ تھے۔

**مطلب:** متنبی نے اس شعر میں گھوڑوں کی وفاداری اور ان کی بہادری کو بتایا ہے، کہ جب دشمنوں نے بنو فاطمہ پر تیر اندازی شروع کی، تو انہوں نے اپنے گھوڑوں سے کا مقابلہ کر ڈالا اور انھیں تیر چلانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی، گھوڑے اتنی تیزی سے دشمن کی طرف نکلے، کہ سیدھے ان کی کمانوں پر جا گرے، اور دشمنوں کے تمام وار کو ناکام کر دیا، البتہ اس اقدام میں گھوڑوں کی گردنوں پر تھوڑی بہت خراش آئی تھی؛ لیکن پہلو سمیت ان کے تمام اعضائے بدن صحیح سالم تھے۔

| وَأَكْثَرُ ذِكْرًا مِنْ دُهُوْرِ الشَّبَائِبِ | (٢٤) | أُولٰئِكَ أَحْلٰى مِنْ حَيَاةٍ مُعَادَةٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أولائك مبتدا، احلی اسم تفضیل، من حرف جر، حیاة الخ موصوف صفت ہوکر

مجرور اور احلی کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، اکثر اسم تفضیل ممیز، ذکرا تمیز، من الخ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور اکثر کے متعلق، شبہ جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اور او لائك کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حلی (ک ن س) حلاوۃ شیریں ہونا، مزے دار ہونا، معادۃ اسم مفعول، لوٹائی ہوئی چیز، أعاد (افعال) إعادۃ واپس کرنا، لوٹانا، دھور واحد دھر زمانہ، الشبائب واحد شبیبۃ جوانی، جوان زندگی۔

**ترجمہ:** بنو فاطمہ دوبارہ دی ہوئی زندگی سے بھی زیادہ شیریں ہیں، اور زمانہ ہائے شباب سے زیادہ قابل تذکرہ ہیں۔

**مطلب:** شاعر بنو فاطمہ کی اہمیت و برتری کو بتا رہا ہے، کہ جس طرح ایک انسان کو دوبارہ بخشی ہوئی حیات کا مزہ انتہائی شیریں معلوم ہوتا ہے، یہی حال بنو فاطمہ کا بھی ہے، کہ یہ لوگ مخلوق کے دلوں میں رچ بس گئے ہیں اور ان کی عظمت اور ان کا وقار انتہائی بلند اور پاکیزہ ہے، اور زمانہ اور اس کی مستی بھری جوانیوں سے بھی زیادہ لوگ بنو فاطمہ کو یاد کر کے مسرور و مگن رہتے ہیں، اور ایک عجیب طرح کی لذت محسوس کرتے ہیں۔

| مِنَ الْفِعْلِ، لاَ فَلَّ لَهَا فِي الْمَضَارِبِ | (۲۵) | نَصَرْتَ عَلِيًّا يَا ابْنَهُ بِبَوَاتِرٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** نصرت فعل با فاعل، علیا مفعول بہ، ب حرف جر، بواتر مبین، من الفعل جار مجرور ظرف مستقر بیان پھر ب کا مجرور ہوکر نصرت کے متعلق، جملہ ہوکر جواب ندا، یا ابنہ ندا اور جملہ ندائیہ ہے، لا مشابہ بلیس، فل اس کا اسم، لھا اور في المضارب دونوں جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر اول، اور ثانی، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** بواتر واحد باتر شمشیر براں، تیز تلوار، علیا سے حضرت علیؓ مراد ہیں، فل دندانہ جمع فلول، فلَّ (ن) فلاًّ دندانے پڑنا، المضارب واحد مضرب دھار، مراد تلوار کی دھار۔

**ترجمہ:** اے فرزند علیؓ! تم نے ان کے کارنامے کی، ایسی شمشیر براں سے اعانت کی ہے، جس کی دھاروں میں کوئی دندانہ نہیں ہے۔

**مطلب:** متنبی کا ممدوح چوں کہ علوی ہے؛ اس لیے اس کے کارناموں کو حضرت علی بن ابی طالب کی طرف منسوب کر کے کہتا ہے، کہ تم نے اپنے کارناموں اور شاندار روایتوں سے، حضرت علیؓ اور ان کے خاندان کا نام روشن کر دیا، اور تمہارے تمام کارنامے عیوب و نقائص سے بالکل اسی طرح پاک صاف ہیں، جیسا کہ تمہاری تلوار میں کسی طرح کی کوئی خرابی یا کمی نہیں آئی ہے۔

| أبُوكَ وَأَجْدىٰ مَالَكُمْ مِنْ مَنَاقِبِ | (۲٦) | وَأَبْهَرُ اٰيَاتِ التِّهَامِيِّ أَنَّهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ابهر ایات التهامی مسلسل اضافتوں کے بعد مبتدا، ان حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیراس کا اسم، أبوك مضاف مضاف الیہ ہوکر ان کی خبراور جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، أجدى اسم تفضیل، ما موصولہ، لکم جار مجرور ظرف مستقر صلہ اور أجدى کے متعلق، من مناقب بھی جار مجرور أجدى کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر معطوف اور مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أبهر اسم تفضیل، زیادہ روشن، زیادہ نمایاں، بهر (ف) النظر خیرہ کرنا، چکا چوند کرنا، ایات، اية کی جمع نشانی، تهامی مکہ مکرمہ کی طرف منسوب ہے، مکہ کا ایک نام تهامه بھی ہے، أجدى زیادہ نفع بخش، أجدى إجداء (افعال) نفع دینا، فائدہ پہنچانا، مناقب واحد منقبة عمدہ خصائل، اچھے کردار، بلند کارنامے۔

**ترجمہ:** نبی تہامی کی روشن ترین دلیل یہ ہے کہ وہ تمہارے والد ہیں، اور یہ بات تمہارے تمام قابل فخر کارناموں میں سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔

**مطلب:** متنبی اپنے ممدوح طاہر علوی اوران کے بلند رتبہ خاندان کو یہ بتانا چاہتا ہے، کہ تمہارا آل نبی میں سے ہونا انتہائی فخر اور اعزاز کی بات ہے، اس لیے کہ جس خاندان کو نبی کا سایہ نصیب ہو جاتا ہے، اس کی تمام پشتیں سرخ رو اور سربلند ہو جاتی ہیں، تو تمہارا کیا پوچھنا، تم تو خانوادۂ رسول ہی کے چشم و چراغ ہو، و كفى به فخرا و ابتهاجا .

| فَمَا ذَا الَّذِي تُغْنِي كِرَامُ الْمَنَاصِبِ | (۲۷) | إِذَا لَمْ تَكُنْ نَفْسُ النَّسِيبِ كَأَصْلِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، لم تکن فعل ناقص، نفس النسیب ترکیب اضافی کے بعد اس کا اسم، ك حرف جر، أصله مضاف مضاف الیہ ہوکر ظرف مستقر خبر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، ماذا مبتدا، الذي اسم موصول، تغني فعل، كرام المناصب مرکب اضافی کے بعد فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اور خبر، جملہ اسمیہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** النسيب رشتہ دار، نسبتی، جمع انسباء، ونُسَباء، تغنى أغنى إغناء (افعال) غنی کرنا، بے نیاز کرنا، كرامُ واحد كريم شریف، بزرگ تر، المناصب واحد منصب رتبہ، درجہ، اصل۔

**ترجمہ:** اگر کسی شریف النسب کی ذات اپنی اصل کی طرح نہ ہو، تو شریف الاصلی کیا کام دے سکتی ہے۔

**مطلب:** یعنی انسان اپنی فطرت اور خلقت کے اعتبار سے شریف ہوتا ہے، اور اس کے اخلاق وعادات میں شرافت وکرامت کی جھلک نمایاں رہتی ہے، اور بدکرداری نہ صرف انسان کی عزت کے لیے جان لیوا ثابت ہوتی ہے؛ بلکہ اس کی خاندانی بزرگی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے، نیز یہ کہ خاندانی شرافت کسی کی بھی بدعملی اور بداخلاقی کے کام نہیں آسکتی، بلکہ ایک خراب آدمی کی وجہ سے پورے خاندان کا پاکیزہ ماحول اور صاف ستھری فضا خراب ہوجاتی ہے۔

| وَمَا قَرُبَتْ أَشْبَاهُ قَوْمٍ أَبَاعِدٍ | (۲۸) | وَلاَ بَعُدَتْ أَشْبَاه قَوْمٍ أَقَارِب |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ما نافیہ، قربت فعل، اشباہ مضاف، قوم اباعد مرکب توصیفی ہے کے بعد مضاف الیہ اور فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع کی بھی یہی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** قربت (ک) قرابۃ نزدیک ہونا، قریب ہونا، أشباہ واحد شبہ مشابہ، أباعد، أبعد کی جمع منتہی الجموع، بعدت (ک) دور ہونا، أقارب، أقرب کی جمع، قریب تر، بہت نزدیک

**ترجمہ:** دور کی قوم کے مشابہ لوگ، نزدیک نہیں ہو سکتے، اور قریب قوم کی مشابہت رکھنے والے دور نہیں ہو سکتے۔

**مطلب:** یعنی انسان کی شرافت وکرامت میں، اس کے کردار کا نمایاں رول رہتا ہے، اگر کوئی قوم ذلیلوں اور کم رتبوں کی مشابہت اختیار کرتی ہے، تو اس کا عالی نسب اسے رذالت سے دور نہیں کر سکتا، اسی طرح اگر ذلیل اور بے حیثیت لوگ اونچے اور بلند رتبہ انسانوں کے اخلاق واقدار کی پاس داری کر کے، انھی کے رنگ میں رچ بس جاتے ہیں، تو ان کا کردار انھیں شریف اور معزز افراد کی فہرست میں لا کھڑا کرتا ہے۔

| إِذَا عَلَوِيٌّ لَمْ يَكُنْ مِثْلَ طَاهِرٍ | (۲۹) | فَمَا هُوَ إِلاَّ حُجَّةٌ لِلنَّوَاصِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، علوي فعل محذوف، لم یکن کا اسم، جملہ ہوکر مفسَّر، لم یکن فعل ناقص، ھو اس کا اسم، مثل طاھر ترکیب اضافی کے بعد خبر، جملہ فعلیہ ہوکر مفسِر اور جملہ شرط، ف جزائیہ، ما نافیہ، ھو مبتدا، إلاّ حصریہ، حجۃ موصوف، للنواصب جار مجرور ظرف مستقر ہوکر صفت اور مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** علوی حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے، حجۃ دلیل جمع حجج، نواصب واحد ناصبي خارجی لوگ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف علم عداوت کے حاملین۔

**ترجمہ:** اگر کوئی علوی ممدوح کی طرح نہ ہو، تو وہ دشمنان علی کے حق میں دلیل ہی ہوگا۔

**مطلب:** شاعر اپنے ممدوح کی شرافت و بزرگی کو مختلف پیرائے میں ڈھال کر بیان کر رہا ہے، کہ طاہر قدیم زمانے سے ہی بلند کردار اور اعلیٰ اطوار کے مالک رہے ہیں، اور ایسا کیوں نہ ہو، اگر حضرت علی کے خانوادے سے تعلق رکھنے کے باوجود بھی کسی میں خوش اخلاقی اور پاکیزہ مزاجی نہ ہو، تو یقیناً وہ حضرت علیؓ کے بلند حسب نسب اور معروف خاندان پر برائی کا دھبہ ہوگا۔

| يَقُوْلُوْنَ: تَأْثِيْرُ الْكَوَاكِبِ فِيْ الْوَرٰى | (۳۰) | فَمَا بَالُهُ تَـأْثِيْـرُهُ فِيْ الْكَوَاكِـبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** يقولون فعل فاعل جملہ ہوکر، جملۂ قول، تاثير الكواكب ترکیب اضافی کے بعد مبتدا، في الورى جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، جملہ قولیہ ہے، ف تفریعیہ، ما مبتدا، باله مرکب اضافی کے بعد مفسَّر، تأثيره مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا، في الكواكب جار مجرور ظرف مستقر خبر، جملہ ہوکر مفسِر پھر ما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تـأثيـر مصدر أثرٌ تـأثير (تفعیل) اثر انداز ہونا، اثر دکھانا، جمع تـأثيرات، كواكب واحد كوكب ستارہ، الورى مخلوق، بال، حال۔

**ترجمہ:** لوگ مخلوق پر ستاروں کی اثر انگیزی کے قائل ہیں، تو اس شخص کا کیا حال ہوگا، جو بذات خود ستاروں پر اثر انداز ہے۔

**مطلب:** یعنی ماہرین علومِ نجوم کے خیال کے مطابق، ستارے انسانی زندگی کے نشیب وفراز میں موثر بنتے ہیں، اور بہت سے انسانی امور میں، ستاروں کا اہم رول رہتا ہے، اور لوگ ستاروں کی اثر اندازی کا گن گاتے ہیں، اور ہمارے ممدوح تو ستاروں سے بھی بلند کردار ہیں، اس لیے کہ یہ خود ستاروں اور سیاروں کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں، اندازہ لگایئے! کہ وہ کتنے عظیم اور بلند رتبہ ہیں۔

| عَلَا كَتَدَ الدُّنْيَا إِلٰى كُلِّ غَايَةٍ | (۳۱) | تَسِيْرُ بِهٖ سَيْرَا الذَّلُوْلِ بِرَاكِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** علا فعل فاعل، كتدالنيا ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، إلى حرف جر، كل مضاف، غاية موصوف، تسير فعل با فاعل، به جار مجرور اسی کے متعلق، سير الذلول مرکب اضافی کے بعد مفعول مطلق، براكب جار مجرور سير مصدر کے متعلق ہے، جملہ ہوکر غاية کی صفت، پھر مضاف الیہ ہوکر إلى مجرور، اور علا کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** علا (ن) عُلوا بلند ہونا، كتد مونڈھا، دونوں کندھوں کے درمیان کا حصہ، جمع أكتاد كتود، غاية جمع غايات مقصد، ذلول سدھایا ہوا جانور، فرماں بردار، تذليل (تفعیل) گھوڑے کو سدھانا۔

**ترجمہ:** ممدوح دنیا کے مونڈھے پر سوار ہو کر، ہر مقصد تک اس طرح پہنچ گیا، کہ دنیا اسے لے کر سدھائے ہوئے جانور کے سواری لے کر چلنے کی طرح محو سفر ہو گئی۔

**مطلب:** شاعر بتانا یہ چاہتا ہے، کہ پوری کائنات ممدوح کی تابع ہے اور ہمہ وقت ان کے حکم کی اطاعت کے لیے کمربستہ رہتی ہے، اور وہ جیسا چاہتا ہے اس میں تصرف کرتا رہتا ہے، جس طرح ایک سدھایا ہوا جانور بغیر کسی تکلیف اور اعراض وانکار کے، اپنے شہ سوار کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے، اور اپنے سوار کے حکم کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرتا، دنیا کی اطاعت ممدوح کے لیے اسی درجے کی ہے۔

| وَحُقَّ لَهُ اَنْ يَّسْبِقَ النَّاسَ جَالِسًا | (۳۲) | وَيُدْرِكَ مَا لَمْ يُدْرِكُوْا غَيْرَ طَالِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، حق فعل مجہول، له جار مجرور حق کے متعلق، أن ناصبہ، یسبق فعل، ھو ضمیر ذوالحال، جالسا حال پھر یسبق کا فاعل، الناس مفعول بہ جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، یدرك فعل، ھو ذوالحال، غیر طالب مرکب اضافی کے بعد حال ہو کر فاعل، ما موصولہ، لم یدرکوا فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ پھر یدرك کا مفعول بہ، جملہ ہو کر معطوف اور حق کا نائب فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حق (ض) حقا علی أحد واجب ہونا، لأحد لائق ہونا، یسبق سبق (ض) سبقًا آگے بڑھنا، سبقت لے جانا، یدرك إدراك (افعال) پانا، حاصل کرنا۔

**ترجمہ:** ممدوح کو بجا طور پر یہ حق حاصل ہے، کہ وہ بیٹھے بٹھائے لوگوں سے آگے بڑھ جائیں، اور بغیر کدوکاوش کے وہ سب کچھ حاصل کرلیں، جسے اور لوگ نہیں پا سکتے۔

**مطلب:** یعنی ممدوح اپنی شرافتِ نسبی اور کرامتِ حسبی کی بدولت بغیر کسی محنت ومشقت کے وہ تمام چیزیں حاصل کرلیتے ہیں، جنہیں پانے کے لیے لوگ سر، دھڑ ہر چیز کی بازی لگا دیتے ہیں، اور تمام عمر پوری توانائی صرف کرنے کے باوجود بھی لوگوں کو ان کی مطلوبہ چیزیں ہم دست نہیں ہو پاتیں؛ مگر ہمارے ممدوح عظیم سے عظیم کاموں کو بھی بہ آسانی بغیر کسی کوشش کے حاصل کرلیتے ہیں۔

| وَيُحْذٰى عَرَانِيْنَ الْمُلُوْكِ وَإِنَّهَا | (۳۳) | لِمَنْ قَدَمَيْهِ فِيْ أَجَلِّ الْمَرَاتِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و عاطفہ، یحذی فعل مجہول، ھو ضمیر نائب فاعل، عرانین الملوك مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، إن حرف مشبہ بالفعل، ھا اس کا اسم، لم الخ اور فی الخ ترکیب اضافی کے بعد دونوں جار مجرور ظرف مستقر ہو کر إن کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یحذی، حذا (ن) حذوا جوتا بنانا، مراد پہنانا، عرانین واحد عِرنین

ناک کا سخت حصہ، ناک، اجل جل (ض) جلالۃ معزز ہونا، برتر ہونا، قدم پاؤں، جمع أقدام .

**ترجمہ**: ممدوح کو یہ بھی حق حاصل ہے، کہ انھیں شاہان دنیا کی ناکوں کا جوتا پہنایا جائے، یقیناً ممدوح کے قدم کی برکت سے شاہانِ دنیا کی ناکیں بلندرتبے کی حامل ہوں گی۔

**مطلب**: شاعر اپنے ممدوح کی سراپا برکت وشرافت کا اظہار یوں کرتا ہے، کہ طاہر کے قدم بھی اتنے مبارک ہیں، اگر کسی بادشاہ کو ان کی زیارت اور بوسہ کا شرف مل جائے، تو اس کی شان ملوکیت میں چار چاند لگ جائے، لہٰذا اگر شاہان دنیا اپنی عزت وشہرت میں اضافے کے خواہاں ہیں، تو انھیں چاہیے، کہ اپنی اپنی ناک لاکر ممدوح کے قدموں میں ڈال دیں، اورتا حیات شرافت وکرامت کا لیبل لگالیں۔

| لِتَفْرِيقِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّوَائِبِ | (۳۴) | يَدٌ لِلزَّمَانِ الْجَمْعُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب**: يد موصوف، للزمان جار مجرور ظرف مستقر ہوکر صفت اور خبر مقدم، الجمع مصدر، بيني وبينه ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہوکر مصدر کا ظرف، ل حرف جر، تفريق مصدر، ہ مضاف الیہ، بيني وبين النوائب مرکب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد تفریق مصدر کا ظرف، پھر مجرور ہوکر الجمع کے متعلق اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: يد نعمت، احسان، جمع أيادي ، الجمع (ف) اکٹھا کرنا، جمع کرنا، تفريق (تفعیل) الگ کرنا، جدا کرنا، النوائب، نائبة کی جمع مصیبت، آفت۔

**ترجمہ**: مجھے اور ممدوح کو یکجا کرنے میں زمانے کا بڑا احسان ہے؛ اس لیے کہ ممدوح نے میرے اور مصائب کے مابین دوری پیدا کر دی ہے۔

**مطلب**: شاعر زمانے کا شکریہ ادا کر کے کہتا ہے، کہ زمانے نے ممدوح کا قرب دلا کر، مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے، جب سے مجھے ممدوح کی قربت ملی ہے، میری تمام مصیبتیں اور پریشانیاں ختم ہو گئیں ہیں، ممدوح کے کرم کا اثر یہ ہے کہ اس نے اپنے ہوتے ہوئے، کبھی کوئی پریشانی مجھ تک پھٹکنے بھی نہ دیا، اور میں بے پرواہ ہوکر انتہائی خوش وخرم زندگی کی راہ پر گامزن ہوں۔

| وَشِبْهُهُمَا شَبَّهْتُ بَعْدَ التَّجَارِبِ | (۳۵) | هُوَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَابْنُ وَصِيِّهِ |
|---|---|---|

**ترکیب**: هو مبتدا، ابن رسول الله پیہم اضافتوں کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، ابن وصيه ترکیب اضافی کے بعد معطوف اول، و عاطفہ، شبههما مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف ثانی پھر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، شبهت فعل فاعل، بعد التجارب مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ابن بیٹا، جمع بنون ، وابناء ، وصي بمعنی موصٰی مراد حضرت علی، جمع أوصیاء ، شبه ہم شکل ہم رنگ، جمع اشباه ، تشبیه (تفعیل) مشابہ قرار دینا، تجارب واحد تجربة تجربہ۔

**ترجمہ:** ممدوح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے وصی حضرت علی کے فرزند ہیں، اور ان حضرات کے مشابہ ہیں، میں نے بڑے تجربوں کے بعد یہ تشبیہ دی ہے۔

**مطلب:** یعنی ممدوح کی شرافت و بزرگی، دراصل ان کے عظیم خانوادے کا فرزند ہونے کے وجہ سے ہے، وہ حضرت فاطمہ کی آل میں ہیں؛ اس لیے بواسطۂ دختر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندوں میں ان کا شمار ہے، ممدوح نے حضور پاکؐ اور حضرت علی کی رنگت بھی پائی ہے، اور میں جو کچھ کہہ رہا ہوں، وہ انتہائی تجربے اور آزمودے کی بات ہے۔

| بِأَقْتَلَ مِمَّا بَانَ مِنْكَ لِعَائِبِ | (۳٦) | يَرٰى أَنَّ مَا بَانَ مِنْكَ لِضَارِبٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یری فعل فاعل، أن حرف مشبہ بالفعل، ما موصولہ، بان فعل فاعل، منك اور لضارب دونوں جار مجرور ہوکر بان کے متعلق، جملہ ہوکر صلہ اور أن کا اسم، ب حرف جر، أقتل اسم تفضیل، من حرف جر، ما موصولہ، بان فعل فاعل، منك اور لعائب جار مجرور بان کے متعلق جملہ ہو کر صلہ اور مجرور ہوکر اسم تفضیل کے متعلق، پھر شبہ جملہ ہوکر ب کا مجرور اور ظرف مستقر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، پھر یری کا مفعول بہ اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** بان (ض) بیانا ظاہر ہونا، رونما ہونا، عائب عیب لگانے والا، عاب (ض) عیبا عیب لگانا۔

**ترجمہ:** ممدوح کا نظریہ یہ ہے کہ تمہاری طرف سے تلوار مارنے والے کے سامنے جو کچھ نظر آتا ہے، وہ اس عیب سے زیادہ جان لیوا نہیں ہے، جو تمہاری طرف سے کسی حرف گیری کرنے والے کو نظر آئے۔

**مطلب:** یعنی ممدوح کی نگاہ عادلانہ میں تلوار سے مارنا اور قتل کرنا یہ کم درجے کا عیب ہے، اس سے بڑا جرم وہ ہے، جو عیب لگانے والے اور دوسرے کی عزت سے کھلواڑ کرنے والے ذلیل انسانوں سے صادر ہوتا ہے، اور ممدوح عیب جو انسانوں کو، قاتلوں کی بہ نسبت زیادہ مستحق عتاب خیال کرتے ہیں۔

سچ ہے: جراحات السنان لها التیام ولا یلتام ماجرح اللسان

☆☆☆☆☆

| أَلَا أَيُّهَا الْمَالُ الَّذِي قَدْ أَبَادَهُ | (۳۷) | تَعَزَّ فَهٰذَا فِعْلُهُ بِالْكَتَائِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ألا حرف تنبیہ، ایھا حرف ندا ادعو فعل کے قائم مقام ہے، المال موصوف، الذي موصولہ، قد تحقیقیہ، اباد فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ ہوکر صلہ، پھر المال کی صفت اور أدعو کا مفعول بہ جملہ ہوکر نداء، تعز فعل فاعل، جملہ ہوکر جواب ندا جملہ ندائیہ ہے، ف برائے تعلیل، ھذا مبتدا، فعل مصدر مضاف، ہ مضاف الیہ، بالکتائب جار مجرور مصدر کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** اباد (افعال) إبادة ہلاک کرنا، مراد خرچ کرنا، تعز فعل امر (تفعل) صبر کی تلقین کرنا، دلاسہ دلانا، الکتائب واحد کتیبة لشکر، فوجی دستہ۔

**ترجمہ:** سن اے وہ مال جسے ممدوح نے ہلاک کر دیا ہے، صبر سے کام لے؛ اس لیے کہ فوجی دستوں کے ساتھ بھی ممدوح کا یہی رویہ رہتا ہے۔

**مطلب:** چوں کہ ممدوح انتہائی سخی اور کرم گستر واقع ہوا ہے؛ مال اس کے ہاتھ میں رکتا ہی نہیں ہے، آنے سے پہلے ہی ممدوح اس کے مصارف متعین کر دیا کرتا ہے، اس لے مال کو اپنی ہلاکت پر شکوہ ہے، شاعر اسے صبر وضبط کی تلقین کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ اے مال تمہیں زیادہ شکوہ شکایت نہیں کرنی چاہئے؛ اوران دشمنوں کو دیکھ کر صبر کرنا چاہیے جنھیں ایک لمحے میں ممدوح ہست سے نیست کر دیا کرتا ہے۔

| لَعَلَّكَ فِي وَقْتٍ شَغَلْتَ فُؤَادَهُ | (۳۸) | عَنِ الْجُوْدِ أَوْ كَثَّرْتَ جَيْشَ مُحَارِبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لعل حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، في حرف جر، وقت موصوف، شغلت فعل با فاعل، فواده مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، عن الجود جار مجرور شغلت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، أو عاطفہ، کثرت فعل فاعل، جیش محارب ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ جملہ ہوکر معطوف اور وقت کی صفت ہوکر مجرور پھر ظرف مستقر ہوکر لعل کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** شغل (ف) شغلا بکذا مشغول ہونا، عن کذا غافل کرنا، بے نیاز کرنا، فؤاد دل، جمع أفئدة، جود مصدر جاد (ن) سخاوت کرنا، کثرت (تفعیل) زیادہ کرنا، جیش لشکر، جمع جیوش، محارب جنگ جو، سپاہی، لڑاکا، حارب محاربة (مفاعلة) جنگ کرنا، لڑنا۔

**ترجمہ:** شاید تم نے کسی وقت ممدوح کے دل کو کرم گستری سے غافل کر دیا ہوگا، یا تم کسی جنگ جو (مقابل) کی کثرتِ افواج کا سبب بنے ہوگے۔

**مطلب:** شاعر مال کو الزام دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ ممدوح نے تمہیں اپنے پاس سے بغیر کسی

سبب کے الگ نہیں کیا، بلکہ تمہیں اپنے پاس نہ ٹھہرانے کی دو وجہ ہوسکتی ہے، ایک تو یہ کہ ہوسکتا ہے کبھی تمہیں روکنے کی وجہ سے، اس کا خرچیلا من ملال کا شکار ہو گیا ہو، اور اسے اپنے فیاض ذہن کو تنگ دستی اور دست کشی کے لیے مجبور کرنا پڑا ہو، دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہے، کہ ممدوح کے دشمنوں نے کبھی تم پر ناز نخرے کر کے، ان کے خلاف رسہ کشی کی ہوگی، لہٰذا تمہیں ہلاک کر کے ممدوح نے اپنے دشمنوں کا بھی منھ بند کر دیا ہے۔

| سَقَاهَا الْحِجىٰ سَقْيَ الرِّيَاضَ السَّحَائِب | (۳۹) | حَمَلْتُ إِلَيْهِ مِنْ لِسَانِي حَدِيْقَةً |
|---|---|---|

**ترکیب:** حمل فعل فاعل، إليه جار مجرور حملت کے متعلق، من لساني ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال مقدم، حديقة موصوف، سقىٰ فعل، ها مفعول بہ، الحجي فاعل، سقي مصدر، الرياض اسی کا مفعول بہ، السحائب سقى کا فاعل، شبہ جملہ ہو کر سقى فعل کا مفعول مطلق، جملہ ہو کر حديقة کی صفت اور پھر ذوالحال ہو کر حملت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حمل (ض) حملا اُٹھانا، بہ صلہ ل اُٹھا کر لانا، حديقة باغ، جمع حدائق، سقى (ض) سقيا سیراب کرنا، سینچنا، حجى عقل، جمع احجاء، رياض واحد روضة باغ، سحائب واحد سحابة بادل۔

**ترجمہ:** ممدوح کی خدمت میں، میں ایسا باغ لایا ہوں، جسے میری عقل نے اس طرح سیراب کیا ہے، جیسے بادل باغوں کو سیراب کرتے ہیں۔

**مطلب:** شاعر اپنے شاعرانہ قصیدے کی تعریف میں کہتا ہے، کہ میں نے ممدوح محترم کی خدمت میں، ایسا قصیدہ پیش کیا ہے، جس کی ہر کڑی کو ذہن و دماغ اور ہر لڑی کو عقل و خرد کے دھاگوں سے باندھا گیا ہے، اور اسی طرح اہتمام اور کمال توجہ سے سیراب کیا گیا، جس طرح کہ آسمان کے بادل، کھیتوں اور زمینی باغات کو سیراب کیا کرتے ہیں۔

| لِأَشْرَفِ بَيْتٍ فِي لُؤَيِّ بْنِ غَالِب | (۴۰) | فَحُيِّيْتَ خَيْرَ ابْنٍ لِخَيْرِ أَبٍ بِهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف برائے تفریع، حييت فعل مجہول، انت ضمیر نائب فاعل، بها جار مجرور حييت کے متعلق، خير مضاف، ابن موصوف، ل حرف جر، خير مضاف، اب موصوف، ل حرف جر، اشرف مضاف، بيت موصوف، في حرف جر، لوی الخ ترکیب اضافی کے بعد مجرور، پھر ظرف مستقر ہو کر بیت کی صفت اور اشرف کا مضاف الیہ پھر ل کا مجرور، اور ظرف مستقر ہو کر اب کی صفت، پھر خیر کا مضاف الیہ ہو کر ابن کی صفت اور خیر اول کا مضاف الیہ، پھر ادعو فعل جو یا حرف

ندا کے قائم مقام محذوف ہے، اس کا مفعول بہ، جملہ ہو کر جواب ندا، جملہ ندائیہ ہے۔

**حل لغات:** حييت ، حياة تحية (تفعیل) سلام کرنا، درازی عمر کی دعا دینا۔

**ترجمہ:** تو اے معزز ترین خانوادے یعنی لوی بن غالب کے بہترین باپ کے بیٹے، تمہیں اس باغ کے ذریعے سلام ہو۔

**مطلب:** شاعر اپنے ممدوح کو ان کی خاندانی شرافت کے وسیلے سے مبارک بادی اور سلام دے رہا ہے، بہترین باپ سے آقائے دو جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد ہے، اور معزز ترین خاندان سے شاعر نے خاندان ہاشمی بن عبد مناف کا کنایہ کیا ہے۔

## وقال يمدح كافورا سنة ست وأربعين وثلاث مائة ، وهي من محاسن شعره، أنشده إياها في سلخ شهر رمضان

متنبی نے کافور کی تعریف کرتے ہوئے ۳۴۶ھ میں درج ذیل اشعار کہے، یہ اس کے بہترین اشعار میں سے ایک ہیں، جنہیں اس نے ماہ رمضان کے اختتام پر کہا تھا

| | | |
|---|---|---|
| مَنِ الْجَآذِرُ فِي زِيِّ الْأَعَارِيْبِ | (۱) | حُمْرَ الْحُلٰى وَالْمَطَايَا وَالْجَلَابِيْبِ |

**ترکیب:** من مبتدا استفہامیہ، الجاذر ذوالحال، في زي الخ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اول، حمر مضاف، الحلی معطوف علیہ، المطايا والجلابيب دونوں معطوف ہیں، پھر مضاف الیہ ہو کر حال ثانی اور مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ استفہامیہ ہے۔

**حل لغات:** جاذر نیل گائے کی بچیاں، واحد جوذر ، زي لباس، ڈریس، بھیس، حلیہ، جمع أزياء ، الأعاريب عرب کی دیہاتی عورتیں، یہ اعراب کی جمع ہے، اور اعراب ، اعرابی کی جمع ہے، الجلابيب جلباب کی جمع چادر، مراد پردے کی وہ چادر جو خواتین اوڑھتی ہیں، یعنی دوپٹہ، اوڑھنی وغیرہ۔

**ترجمہ:** دیہاتی عرب عورتوں کے لباس میں، سرخ زیورات، سرخ سواریاں اور سرخ چادروں والی، یہ کون سی نیل گائے کی بچیاں ہیں۔

**مطلب:** شاعر عورتوں کی شرافت اور ان کی عزت کو بتا رہا ہے کہ، سونے کے زیورات میں ملبوس، اونٹوں پر سوار، دولت مند گھرانے کی عورتوں کے مثل سرخ چادروں سے آراستہ یہ عورتیں اتنی حسین اور پر کشش معلوم ہو رہی ہیں، ایسا لگتا ہے کہ نیل گائے کی خوب صورت بچیاں ہیں، جو جنگل و بیان سے نکل کر آبادی اور انسانوں کی بستی میں آ گئی ہیں۔

| إِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ شَكًّا فِي مَعَارِفِهَا | (۲) | فَمَنْ بَلَاكَ بِتَسْهِيدٍ وَتَعْذِيبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إن شرطیہ، کنت فعل ناقص، أنت ضمیر اس کا اسم، تسأل فعل فاعل، شكاً مفعول لہ، في حرف جر، معارفها ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور تسأل کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر کنت کی خبر اور جملہ شرط، ف جزائیہ، من مبتدا، بلا فعل فاعل، ك مفعول بہ، بتسهيد الخ معطوف علیہ معطوف ہو کر جار مجرور بلا کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر من کی خبر اور جملہ اسمیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** تسأل ، سأل (ف) سُؤالاً سوال کرنا، پوچھنا، شكا مصدر (ن) شبہ کرنا، شک کرنا، معارف شناخت، پہچان واحد معرفة عرف (ض) پہچاننا، بلا (ن) بلاء آزمانا، امتحان لینا، تسهيد مصدر (تفعیل) بے خوابی میں مبتلا کرنا، تعذيب مصدر (تفعیل) مبتلائے عذاب کرنا، عذاب دینا۔

**ترجمہ:** اگر ان عورتوں کی شناخت کے حوالے سے کسی شک کی بنا پر تم ان کے متعلق دریافت کر رہے ہو، تو آخر کس چیز نے تمہیں بے خوابی اور عذاب میں مبتلا کر دیا ہے؟

**مطلب:** یعنی اگر تم ان عورتوں کو نہیں پہچانتے اور اسی وجہ سے تمہیں وہ نیل گائے معلوم ہو رہی ہیں، تو آخر وہ کون سی حسینائیں ہیں، جنھوں نے تمہارا چین وسکون غارت کر دیا ہے، اور جن کے جال محبت میں پھنس کر، تم درد و الم کی راتیں گذار رہے ہو، یعنی تم انھیں اچھی طرح جانتے ہو لیکن بنے بنائے جاہل ظاہر ہو رہے ہو۔

| لَا تَجْزِنِي بِضَنًى بِي بَعْدَهَا بَقَرٌ | (۳) | تَجْزِي دُمُوعِي مَسْكُوبًا بِمَسْكُوبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لاتجز فعل، ن وقایہ، ي مفعول بہ، ب حرف جر، ضنًى مصدر موصوف، بي جار مجرور ظرف مستقر ہو کر اسی کی صفت، بعدها مرکب اضافی کے بعد مصدر کا مفعول فیہ، پھر مجرور ہو کر فعل کے متعلق، بقر موصوف تجزي فعل فاعل، دموعي ترکیب اضافی کے بعد مبدل منہ، مسكوبا موصوف، بمسكوب جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت اور بدل، پھر تجزي کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو

کر ضِنًی کی صفت اور لا تجزني کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** جزی (ض) جزاءا بدلہ دینا، ضنًی مصدر (س) لاغر ہونا، دبلہ ہونا، بقر اسم جنس، گائے، جمع بقرات ، دموع واحد دمع آنسو، مسکوب اسم مفعول، سکب (ن) سکوبا پانی بہانا، پانی گرانا۔

**ترجمہ:** وہ نیل گائیں جو اپنے زوال آنسوؤں کے بدلے، میرے بہتے ہوئے آنسوؤں کا بدلہ دیا کرتی ہیں، اپنے فراق کے بعد، میرے اندر پیدا شدہ لاغری کے بدلے اپنی کم زوری کا بدلہ نہ دیں۔

**مطلب:** شاعر اپنی محبوبہ کو خطاب کر کے کہتا ہے، کہ خدا کرے میرے اور محبوبہ کے درمیان صرف جدائی اور فراق ہی کی خلیج رہے، کم زوری اور لاغری کی کوئی دیوار نہ حائل ہونے پائے، اس لیے کہ ایک دوسرے کے فراق میں تو ہم صبر کر کے رہ جائیں گے؛ مگر لاغری کا بدلہ مجھ سے زیادہ محبوبہ کے حسنِ نازک اور جمالِ عالم تاب کے لیے خطرناک ثابت ہوگا، اللہ کرے ہم اس سے محفوظ رہیں۔

| سَوَائِرٌ رُبَّمَا سَارَتْ هَوَادِجُهَا | (۴) | مَنِيعَةً بَيْنَ مَطْعُوْنٍ وَمَضْرُوْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** سوائر، هن مبتدا محذوف کی خبر ہے، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ربما لاعمل لہ، سارت فعل، هوادجها مرکب اضافی کے بعد ذو الحال، منیعة مصدر حال، پھر سارت کا فاعل، بین الخ معطوف علیہ معطوف اور مضاف مضاف الیہ ہو کر منیعة کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** سوائر واحد سائرة چلنے والی عورتیں، سار (ض) سیرا چلنا، هوادج، هودج کی جمع، ہودے، ہودج، منیعة محفوظ، صحیح سالم، منع (ف) منعا روکنا، مطعون نیزہ زدہ، طعن (ف) طعنا نیزہ مارنا، مضروب تلوار زدہ، تلوار کا زخم خوردہ۔

**ترجمہ:** وہ مسلسل محوِ سفر ہیں، بسا اوقات ان کے ہودے تیر و تلوار کے زخم خوردہ انسانوں کے بیچ محفوظ چلا کرتے ہیں۔

**مطلب:** یعنی نیل گائے کی ہم شکل محبوبائیں ہمہ وقت عازمِ سفر رہا کرتی ہیں، ان کے آس پاس تیر و تلوار اور کاری نیزوں کی بارشیں ہوتی ہیں، مگر ان کے ہودج تمام خطرات سے صحیح سالم بچ نکلتے ہیں، اور بغیر کسی پریشانی کے منزلِ مطلوب تک ان کی رسائی ہو جاتی ہے۔

| وَرُبَّمَا وَخَدَتْ أَيْدِي الْمَطِيِّ بِهَا | (۵) | عَلَى نَجِيعٍ مِنَ الْفُرْسَانِ مَصْبُوْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ربما لاعمل لہ، وخدت فعل، أیدی المطی بعد الاضافت فاعل، بها جار مجرور وخدت کے متعلق، علی حرف جر، نجیع موصوف، من الفرسان جار مجرور ظرف مستقر ہو کر

صفت اول، مصبوب صفت ثانی، پھر مجرور اور وخدت کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** وخدت ، وخد (ض) وخدا تیز دوڑنا، لمبے لمبے فاصلے پر قدم رکھنا، الفرسان فارس کی جمع، شہ سوار، گھوڑ سوار، مصبوب (مفعول) صب (ن) صبا بہانا، انڈیلنا، أیدی سے مراد گھوڑے کی اگلی ٹانگیں، نجیع خون۔

**ترجمہ:** اور بسا اوقات گھوڑوں کی اگلی ٹانگیں، ہودوں کو لے کر شہ سواروں کے بہتے ہوئے خون پر انتہائی تیز دوڑتی ہیں۔

**مطلب:** پہلے شعر کی تفصیل ہے، کہ محبوبہ خواتین کی سواریاں لاشوں اور مقتولوں کے درمیان سے تیزی سے گذر جاتی ہیں، دوران سفر انھیں یہ احساس بھی نہیں رہتا کہ وہ خون پر چل رہی ہیں یا مٹی اور سڑک پر۔

| كَمْ زَوْرَةٍ لَكَ فِي الْأَعْرَابِ خَافِيَةٍ | (٦) | أَدْهَى وَقَدْ رَقَدُوْا مِنْ زَوْرَةِ الذِّئْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** کم خبریہ ممیز، زورة موصوف، ل حرف جر، ك ذوالحال، في الأعراب جار مجرور زورة مصدر کے متعلق، خافية اس کی صفت اول، أدهى اسم تفضیل، من زورة الذئب ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ادهى کے متعلق شبہ جملہ ہوکر صفت ثانی، پھر کم کی تمیز اور مبتدا، و حالیہ، قد تحقیقیہ، رقدوا فعل فاعل جملہ ہوکر لك کے ك سے حال، پھر ل کا مجرور اور ظرف مستقر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** زورة مصدر زار (ن) زیارت کرنا، ملاقات کے لیے جانا، خافية پوشیدہ طور پر، خَفِي (س) چھپنا، پوشیدہ ہونا، أدهى دَهِيَ (س) دهاءا چالاک ہونا، ہوشیاری سے کام لینا، رقدوا ، رقدا (ن) سونا، محو خواب ہونا، ذئب بھیڑیا، جمع ذئاب .

**ترجمہ:** کتنی مرتبہ ان دیہاتیوں میں، چھپ چھپا کر، بھیڑیئے کی ہوشیاری سے زیادہ چالاکی کے ساتھ تمہاری ملاقات ہوئی ہے (محبوبہ سے) جب کہ اور لوگ محو خواب تھے۔

**مطلب:** شاعر محبوبہ سے وصال کی منظر کشی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ بارہا ایسا ہوا ہے، لوگ خراٹے کی نیند میں دنیا و مافیہا سے بے خبر تھے، اور ہم بھیڑیئے کی طرح پوشیدہ طور پر محبوبہ کے قافلے میں داخل ہوئے، اور اس سے دل بھر کے ملاقات کی، پھر اسی طرح خاموشی سے واپس آگئے، جیسے بھیڑیا چرواہوں کو غافل دیکھ کر، بکریوں میں گھس کر ان پر حملہ کر دیتا ہے، ہم نے وہی طرز اپنا کر محبوبہ سے ملاقات کی۔

| وَأَنْثَنِي وَبَيَاضُ الصُّبْحِ يُغْرِي بِي | (۷) | أَزُورُهُمْ وَسَوَادُ اللَّيْلِ يَشْفَعُ لِي |
|---|---|---|

**ترکیب:** أزور فعل،ضمیر أنا ذوالحال، هم مفعول بہ، و حالیہ، سواد الليل مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا، يشفع فعل بافاعل، لي جار مجرور اسی کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر حال اور أزور کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع کی بھی یہی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** سواد تاریکی شب، سیاہی، جمع سود، يشفع (ف) شفاعة سفارش کرنا، أنثني (ض) ثنيا لوٹنا، واپس ہونا، بياض، سواد کی ضد، سفیدی، جمع بيض، يغري (افعال) إغراء بھڑکانا، برانگیختہ کرنا۔

**ترجمہ:** میں دیہاتیوں کے پاس اس حال میں آیا کرتا تھا، کہ سیاہی شب میرے حق میں سفارش کیا کرتی تھی، اور میں ان کے پاس سے اس حالت میں واپس ہوتا تھا، کہ سپیدۂ صبح مرے خلاف لوگوں کو بھڑکایا کرتا تھا۔

**مطلب:** شاعر اپنی آمد ورفت کی کیفیت کو بتا رہا ہے کہ، چوں کہ میں رات میں جاتا تھا اس لیے رات کی تاریکی مجھے لوگوں کی نظروں سے بچا کر ایک طرح سے میری مدد کرتی تھی، اور صبح کے وقت اکثر لوگ بیدار ہو جاتے ہیں؛ اس لیے وہ وقت میرے لیے دشمن ثابت ہوتا تھا اور میری ملاقات کے حوالے سے لوگوں کو بھڑکا کر انھیں میرے خلاف جنگ پر آمادہ کیا کرتا تھا۔

| وَخَالَفُوهَا بِتَقْوِيضٍ وَتَطْنِيبِ | (۸) | قَدْ وَافَقُوا الْوَحْشَ فِي سُكْنَى مَرَاتِعِهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** قد برائے تحقیق، وافقو فعل فاعل، الوحش مفعول بہ، في الخ اضافتوں کے بعد جار مجرور فعل کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، خالفوا فعل فاعل، ھا مفعول بہ، ب حرف جر، تقويض الخ معطوف علیہ معطوف ہوکر مجرور اور خالفوا کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** وافقوا موافقة (مفاعلة) موافقت کرنا، مطابقت کرنا، الوحش جنگلی جانور، جمع وحوش و وُحشان، مراتع، مرتع کی جمع چراگاہ، خالفوا مخالفة (مفاعلة) مخالفت کرنا، مخالف ہونا، ضد، موافقت، تقويض مصدر (تفعیل) توڑنا، مسمار کرنا، منہدم کرنا، تطنيب خیمہ گاڑنا، خیمہ لگانا (تفعیل)۔

**ترجمہ:** یہ دیہاتی لوگ جنگلی جانوروں کی چراگاہوں میں بود وباش کے اعتبار سے ان ہی کی طرح ہیں، لیکن خیمہ نصب کرنے اور اکھاڑنے میں ان کی طرح نہیں ہیں۔

**مطلب:** شاعر دیہاتیوں کی بے فکر اور من مانی زندگی کے متعلق بتا رہا ہے، کہ جنگلی جانوروں

کی طرح یہ لوگ بھی جہاں چاہتے ہیں شکار کر کے کھا لیتے ہیں، اور جس جنگل اور ویرانے میں دل کہتا ہے زندگی بسر کر لیتے ہیں، ان کا رہن سہن بالکل وحشیوں اور درندوں کی طرح ہے؛ البتہ صرف خیمہ لگانے اور اکھاڑنے میں یہ جانوروں سے الگ ہیں؛ اس لیے کہ یہ لوگ خیمہ ڈال کر بسیرا کرتے ہیں، اور جنگلی جانور خیموں کو اپنے لیے قید و بند سمجھ کر، اس سے بھاگتے ہیں۔

| وَصَحْبُهَا وَهُمْ شَرُّ الْأَصَاحِيْب | (۹) | جِيْرَانُهَا وَهُمْ شَرُّ الْجِوَارِ لَهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** جیرانها مضاف مضاف الیہ ہو کر خبر، هم مبتدا محذوف کی جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، هم مبتدا، شر الجوار ترکیب اضافی کے بعد خبر، لها جار مجرور جوار کے متعلق، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بھی یہی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** جیران پڑوسی، واحد جار، صحب ، صاحب کی جمع، ساتھی، أصاحیب واحد أصحاب ساتھی۔

**ترجمہ:** یہ دیہاتی جنگلی جانوروں کے پڑوسی ہیں، اور اُن کے برے پڑوسی ہیں، اور یہ ان کے ساتھی ہیں، اور ان کے لیے اُن کی صحبت بہت بری ہے۔

**مطلب:** یعنی بود و باش اور خورد و نوش کے اعتبار سے، یہ دیہاتی اگر چہ بظاہر جنگلی جانوروں کے پڑوسی ہیں، لیکن حقیقت میں یہ ان کے پڑوسی اور ساتھی نہیں؛ بلکہ ان کی جانوں کے دشمن ہیں اور بھوک کی حالت میں، ان کا شکار کر کے کھا لیتے ہیں، دوستی اور جوار کا کوئی تعلق نہ ان کی بھوک کو روک سکتا ہے، اور نہ ہی ان کے شکار میں آڑے آ سکتا ہے، تو پھر پڑوسی اور دوست کے کیا معنی؟

| وَمَالُ كُلِّ أَخِيْذِ الْمَالِ مَحْرُوْب | (۱۰) | فُؤَادُ كُلِّ مُحِبٍّ فِيْ بُيُوْتِهِمْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** فؤاد کل محب اضافتوں کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، مال مضاف، کل مضاف الیہ مضاف، أخیذ المال بعد الاضافت اور محروب یہ دونوں أجل موصوف محذوف کی صفت ہیں، پھر مال کا مضاف الیہ ہو کر معطوف اور مبتدا، في بیوتهم ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** فؤاد دل جمع افئدۃ ، محب عاشق، جمع محبین ، أخیذ بمعنی ماخوذ أخذ (ن) لینا، پکڑنا، محروب لٹا ہوا، اسم مفعول، حَرَبَ (ن) سب کچھ چھین لینا، لوٹ لینا۔

**ترجمہ:** ہر عاشق کا دل اور ہر چھنے ہوئے مال والے کا مال، ان دیہاتیوں کے گھروں میں مل جایا کرتا ہے۔

**مطلب:** یعنی ان دیہاتیوں کی عورتیں، اپنے پرکشش حسن و جمال کی وجہ سے لوگوں کے ذہن و دماغ پر حکمرانی کر کے ان کا دل لوٹ لیتی ہیں، اسی طرح ان کے مرد، لوگوں کا مال چوری کر کے لوٹ لے جاتے ہیں، اور اپنے گھروں میں سجا لیتے ہیں، اگر کوئی تلاش کرے، تو ان کے گھروں میں دل اور مال دونوں یک جا ملیں گے۔

| مَا أَوْجُهُ الْحَضَرُ الْمُسْتَحسناتُ بِهٖ | (۱۱) | كَأَوْجُهِ الْبَدْوِيَّاتِ الرَّعَابِيْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ما مشابہ بلیس، أوجه مضاف، الحضر المستحسنات موصوف صفت ہوکر مضاف الیہ، به، المستحسنات کے متعلق پھر ما کا اسم، ك حرف جر، أوجه مضاف، البدويات الرعابيب موصوف صفت ہوکر مضاف الیہ، پھر مجرور ہوکر ظرف مستقر ما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أوجه، وجه کی جمع چہرہ، الحضر شہر، حضر حضارة (ن) شہری ہونا، شہر کا باشندہ ہونا، المستحسنات پسندیدہ، محبوب، واحد مستحسن، البدويات، بذوية کی جمع دیہاتی عورتیں، الرعابيب رعبوبة کی جمع، بھرے بدن کی عورت۔

**ترجمہ:** شہر کے مانے جانے حسین چہرے، دیہاتی فربہ خواتین کے چہروں کو نہیں پا سکتے۔

**مطلب:** یعنی جو پرکشش اور قاتل حسن دیہاتی عورتوں میں ہوا کرتا ہے، شہری عورتوں میں اس قدر جاذب نظر حسن نہیں ہوتا، کیوں کہ دیہاتی عورتوں کا حسن فطری اور قدرتی ہوتا ہے، جب کہ شہری عورتیں ٹیپ ٹاپ اور مصنوعی حسن سے لوگوں کو فریب دیتی ہیں۔

| حُسْنُ الْحِضَارَةِ مَجْلُوْبٌ بِتَطْرِيَةٍ | (۱۲) | وَفِي الْبَدَاوَةِ حُسْنٌ غَيْرُ مَجْلُوْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** حسن الحضارة ترکیب اضافی کے بعد مبتدا، مجلوب اسم مفعول، بتطرية جار مجرور اسی کے متعلق شبہ جملہ ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، في البداوة جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، حسن موصوف، غير مجلوب مرکب اضافی کے بعد صفت اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حسن جمال، خوب صورتی حَسُنَ (ک) خوب صورت ہونا، حضارة تمدن، شہریت جمع حضارات، مجلوب لایا ہوا حاصل کردہ، جلب (ن ض) لانا، حاصل کرنا، تطرية (تفعیل) نرم و نازک بنانا، مراد میک اپ کرنا، بداوة جنگل، گاؤں، جمع باديات۔

**ترجمہ:** شہر کا حسن، حسن کاری (میک اپ) کے ذریعہ حاصل کردہ ہوتا ہے، جب کہ دیہاتی حسن فطری ہوا کرتا ہے۔

**مطلب:** شاعر نے اس سے پہلے والے شعر کی دلیل میں یہ شعر کہا ہے، کہ دیہاتی عورت کے حسن کی خوبی اس معنی کر کے ہے، کہ وہ قدرتی اور فطری ہوتا ہے، شہریت کی طرح اس میں میک اپ وغیرہ کی آمیزش نہیں رہتی، اور شہری حسن میں اس قدر میک اپ رہتا ہے، کہ اس کی چمک دمک فطری حسن کا نام ونشان مٹا دیتی ہے۔

| أَيْنَ الْمَعِيْزُ مِنَ الْأرَامِ نَاظِرَةً | (۱۳) | وَغَيْرَ نَاظِرَةٍ فِي الْحُسْنِ والطِّيْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أين ظرفیہ، المعیز، تقع فعل محذوف کا فاعل، من حرف جر، الارام ذوالحال، ناظرة حال اول، و حالیہ، غیر ناظرة ترکیب اضافی کے بعد حال ثانی، پھر من کا مجرور ہوکر تقع کے متعلق، في حرف جر، الحسن الخ معطوف علیہ معطوف ہوکر في کا مجرور اور تقع کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے

**حل لغات:** معیز بکریاں، ماعز اور معز کی جمع، ارام ، رئم کی جمع، سفید ہرن، ناظرة دیکھنے والی (ن) دیکھنا، الطیب پاکیزگی، طاب (ض) طیبا پاکیزہ ہونا۔

**ترجمہ:** سفید ہرنیاں خواہ دیکھ رہی ہوں یا نہ دیکھ رہی ہوں، حسن ولطافت میں بکریوں کو ان سے کیا نسبت ہے؟

**مطلب:** شاعر شہری عورتوں کو بکریوں اور دیہاتی خواتین کو ہرنیوں سے تشبیہ دے کر کہتا ہے، کہ سفید ہرنیوں کی دراز قد خوب صورتی، سرمیلی آنکھیں اور پرکشش نگاہیں بکریوں میں کیوں کر آسکتی ہیں، یعنی شہری عورتیں کسی بھی وصف میں دیہاتی عورتوں کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔

| أَفْدِيْ ظِبَاءَ فَلَاةٍ مَا عَرَفْنَ بِهَا | (۱۴) | مَضْغَ الْكَلَامِ وَلَا صَبْغَ الْحَوَاجِيْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أفدي فعل فاعل، ظباء مضاف، فلاة موصوف، ماعرفن فعل فاعل، بها جار مجرور اس کے متعلق، مضغ الكلام مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا نافیہ، صبغ الحواجيب بعد الاضافت معطوف پھر ما عرفن کا مفعول بہ، جملہ ہوکر فلاة کی صفت پھر ظباء کا مضاف الیہ ہوکر أفدي کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أفدي ، فدی (ض) فداية قربان ہونا، فداکاری کا اظہار کرنا، ظباء ، ظبی کی جمع ہرن، فلاة جنگل، میدان، جمع فلوات، مضغ (ف) چبانا، صبغ (ف ن ض) رنگنا، رنگین کرنا، حواجب ، حاجب کی جمع، ابرو، بھوں۔

**ترجمہ:** میں ان دیہاتی خواتین پر فدا ہوں، جو باتوں کے چبانے اور ابرو کے رنگنے سے

ناواقف ہیں۔

**مطلب:** شاعر کو عربی دیہاتی خواتین کی خوب صورتی پر ناز ہے، اسی وجہ سے وہ اُن کے پاکیزہ حسن اور غیر مصنوعی گفتگو پر فدا ہو کر کہتا ہے، کہ چوں کہ دیہاتی عورتیں چکنی چپڑی باتوں اور مصنوعی حسن اور بناوٹی میک اپ سے پاک صاف ہوتی ہیں، اس لیے ان کی طرف، ہر کسی کا دل متوجہ ہوتا ہے، اور ہر کوئی ان کا قرب حاصل کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔

| وَلَا بَـرَزْنَ مِنَ الْحَـمَّامِ مَاثِلَةً | (۱۵) | أَوْرَاكُهُنَّ صَقِيلَاتِ الْعَرَاقِيْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لابرزن فعل، هن ضمیر مستتر ذوالحال، من الحمام جار مجرور لابرزن کے متعلق، ماثلة اسم فاعل، أوراكهن ترکیب اضافی کے بعد ماثلة کا فاعل، شبہ جملہ ہو کر حال اول، صقیلات العراقیب مرکب اضافی کے بعد حال ثانی پھر لا برزن کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** برز (ن) بروزا نکلنا، ظاہر ہونا، میدان کی طرف نکلنا، حمام غسل خانہ، جمع حمامات، ماثلة نمایاں، مثل (ن ک) مثولاً سامنے آنا، ظاہر ہونا، أوراك، ورك کی جمع سرین، صقیلات واحد صیقلة چمکیلا، صقل (ن) صقلاً صاف کرنا، پالش کرنا، عراقیب، عرقوب کی جمع ایڑی کے اوپر کی موٹی رگیں، پٹھا۔

**ترجمہ:** اور یہ عورتیں غسل خانوں سے اس طرح نہیں نکلتیں، کہ ان کی سرینیں نمایاں اور ان کے پٹھے چمک رہے ہوں۔

**مطلب:** شاعر دیہاتی اور شہری عورتوں کے غسل میں فرق کو ظاہر کر کے کہتا ہے، کہ شہر کی عورتیں نہانے کے بعد اپنی کمر پر پٹکا باندھ کر، غسل خانے سے باہر آتی ہیں اور دیکھنے والے اچھی طرح ان کی سرین کا ابھار اور ایڑیوں کی چمک کا مطالعہ کرتے ہیں، جب کہ دیہاتی عورتیں غایت حیا کی وجہ سے، ایسا کرنے میں عار اور شرم محسوس کرتی ہیں۔

| وَمِنْ هَوٰى كُلِّ مَنْ لَيْسَتْ مُمَوَّهَةً | (۱۶) | تَرَكْتُ لَوْنَ مَشِيْبِي غَيْرَ مَخْضُوْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، من حرف جر، هوى مضاف، كل مضاف الیہ مضاف، من موصول، لیست فعل ناقص، هي ضمیر اس کا اسم، مموهة خبر، جملہ ہو کر صلہ، پھر کل کا مضاف الیہ ہو کر مجرور اور ترکت فعل کے متعلق، لون مشیبي مرکب اضافی کے بعد ترکت کا مفعول بہ اول، غیر الخ مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** هوى مصدر (س) چاہنا، پسند کرنا، مموهة (تفعیل) ملمع سازی کرنا، سونا چاندی کا پانی چڑھانا، لون رنگ، جمع الوان، مشيب بڑھاپا، شاب (ض) شيبا بالوں کا سفید ہونا، مخضوب رنگا ہوا، رنگین خضب (ض) خضابا وخضبا رنگین کرنا، رنگنا۔

**ترجمه:** اور اس خاتون کی محبت میں، جو بناؤ سنگار سے پاک صاف ہے، میں نے اپنے بڑھاپے کا رنگ علی حالہ باقی چھوڑ رکھا ہے۔

**مطلب:** شاعر دیہاتی محبوبہ سے حد درجہ لگاؤ کا اظہار کر رہا ہے اور یہ بتا رہا ہے، کہ چوں کہ میری محبوبہ فطرت اصلی کی دلدادہ ہے اور اسے بناؤ سنگار سے سخت نفرت ہے؛ اس لیے میں نے اپنے سفید بالوں کو خضاب وغیرہ سے پاک صاف کر رکھا ہے، اور کسی طرح کا کوئی رنگ نہیں لگایا ہے، تا کہ میری محبوبہ کو تکلیف نہ ہو، پھر میرا یہ عمل تو اس کے طرزِ عمل سے ہم آہنگ بھی ہے۔

| وَمِنْ هَوَى الصِّدْقِ فِي قَوْلِي وَعَادَتِهِ[1] | (۱۷) | رَغِبْتُ عَنْ شَعْرٍ فِي الْوَجْهِ مَكْذُوْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، من حرف جر، هوى مضاف، الصدق مصدر، في حرف جر، قولي وعادته ترکیب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد مجرور اور الصدق کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر هوى کا مضاف الیہ اور من کا مجرور ہو کر رغبت کے متعلق، عن حرف جر، شعر موصوف، في الوجه جار مجرور صفت اول، مكذوب صفت ثانی پھر عن کا مجرور اور رغبت کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** رغب عن كذا (س) اعراض کرنا، منہ موڑنا، مكذوب اسم مفعول، جھوٹا، كذب (ض) جھوٹ بولنا۔

**ترجمه:** اپنے قول وفطرت میں صداقت پسند ہونے کی بنا پر، اپنے چہرے کے کسی بھی جھوٹے بال سے میں نے اعراض کیا ہے۔

**مطلب:** یعنی میں سچائی کا عادی اور حقیقت گو ہوں، اس لیے اپنے سفید بالوں کو خضاب سے رنگین کر کے کالا بنا کر انھیں جھوٹا سفید دکھانے میں، مجھے کوئی دل چسپی نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ بتقاضائے فطرت میں نے اپنے آپ کو فریب اور مکاری سے بہت دور رکھا ہے۔

| لَيْتَ الْحَوَادِثَ بَاعَتْنِي الَّذِي أَخَذَتْ | (۱۸) | مِنِّي بِحِلْمِي الَّذِي أَعْطَتْ وَتَجْرِبَتِي |
|---|---|---|

**ترکیب:** ليت حرف مشبہ بالفعل، الحوادث اس کا اسم، باعت فعل فاعل، ي مفعول بہ اول، الذي موصول، أخذت فعل فاعل، مني جار مجرور أخذت کے متعلق، جملہ ہو کر صلہ اور باعت

[1] کتابی نسخے میں وعادته ہے لیکن اس کی جگہ وعادتي زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

کا مفعول بہ ثانی، ب حرف جر، حلمي ترکیب اضافی کے بعد موصوف، الذي اسم موصول، اعطت فعل فاعل، جملہ ہو کر صلہ پھر صفت اور معطوف علیہ، و عاطفہ، تجریبی مرکب اضافی کے بعد معطوف اور ب کا مجرور پھر باعث کے متعلق جملہ ہو کر لیت کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حوادث ، حادثة کی جمع، مصیبت، آفت، نو پید چیز، حلم عقل، فہم، جمع احلام و حُلوم ، تجریب، (تفعیل) تجربہ کرنا، آزمانا۔

**ترجمہ:** کاش حوادثات زمانہ، مجھ کو عطا کردہ عقل و خرد اور تجربے کے بدلے، میری لی ہوئی جوانی بیچ دیتے۔

**مطلب:** شاعر زمانے کے ساتھ اپنے کیے ہوئے سودے پر افسوس کر کے کہتا ہے، کہ کتنا اچھا ہوتا اگر زمانہ میری جوانی مجھے واپس کر دیتا اور اس بڑھاپے میں دی ہوئی عقل و فہم اور تجربہ واپس لے لیتا، اس لیے کہ اب مجھے اچھی طرح جوانی کے بیش قیمت اور گراں مایہ ہونے کا احساس ہو گیا ہے، اور میں نے بخوبی یہ ادراک کر لیا ہے، کہ جوانی عقل و خرد اور تجربے سے بھی زیادہ گراں قیمت تھی۔

| قَدْ يُوجَدُ الْحِلْمُ فِي الشُّبَّانِ وَالشِّيْبِ | (١٩) | فَمَا الْحَدَاثَةُ مِنْ حِلْمٍ بِمَانِعَةٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، ما مشابہ بلیس، الحداثة اس کا اسم، من حلم جار مجرور مانعة کے متعلق، مانعة اسم فاعل شبہ جملہ ہو کر ب کا مجرور اور ظرف مستقر ما کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، قد تقلیلیہ، یوجد فعل مجہول، الحلم نائب فاعل، فی حرف جر، الشبان الخ معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور یوجد کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** الحداثة مصدر حدث (ک) نیا ہونا، نو عمر ہونا، نو خیز ہونا، شبان جوان، واحد شاب

**ترجمہ:** اس لیے کہ نو عمری عقل و خرد سے مانع نہیں ہے، چناں چہ کبھی تو یہ جوانوں میں پائی جاتی ہے اور کبھی سفید بال والے بوڑھوں میں۔

**مطلب:** یعنی ایسا ضروری نہیں ہے، کہ بڑھاپے ہی کی عمر میں انسان عقل و فہم کا خواب دیکھتا ہے، بلکہ ایسا بہت ہوتا ہے کہ بعض نوجوان انتہائی اعلیٰ بصیرت کے مالک ہوتے ہیں، جب کہ ان کے بالمقابل بہت سے بوڑھے انتہائی نادان، کم عقل اور گم کردہ فہم ہوتے ہیں۔

| قَبْلَ اكْتِهَالٍ أَدِيبًا قَبْلَ تَأْدِيبِ | (٢٠) | تَرَعْرَعَ الْمَلِكُ الْأُسْتَاذُ مُكْتَهِلًا |
|---|---|---|
| مُهَذَّبًا كَرَمًا مِنْ قَبْلِ تَهْذِيبِ | (٢١) | مُجَرِّبًا فَهِمًا مِنْ قَبْلِ تَجْرِبَةٍ |

**ترکیب:** ترعرع فعل، الملك الأستاذ موصوف صفت ہو کر ذوالحال، مكتهلا اسم

فاعل، قبل اکتهال ترکیب اضافی کے بعد اسم فاعل کا مفعول فیہ اور حال اول، ادیبا صیغۂ صفت، قبل تادیب مرکب اضافی کے بعد اسی کا مفعول فیہ پھر حال ثانی، مجربا اسم فاعل، فهما اسی کا مفعول لہ، من حرف جر، قبل تجربة ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہوکر اسم فاعل کے متعلق اور حال ثالث، مهذبا اسم مفعول، کرما اسی کا مفعول بہ، من الخ ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہوکر مهذب کے متعلق شبہ جملہ ہوکر حال رابع، پھر ترعوع کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ترعرع جوان ہونا، نشو ونما ہونا، ملك بادشاہ، جمع ملوك ، أستاذ معلم، ماہر، مدبر، جمع أساتذة ، مكتهل ، اكتهال (افتعال) ادھیڑ عمر کا ہونا، أديب ہوشیار، مؤدب، جمع أدباء ، مجرب تجربہ کار (تفعیل) تجربہ کرنا، آزمانا، فهم سمجھ دار فهِم (س) سمجھنا، مهذب شائستہ، تهذيب (تفعیل) بنانا، سنوارنا، كرم مصدر، كرم (ک) شریف ہونا۔

**ترجمه:** بادشاہ استاذ ادھیڑ عمر کی منزل کو پہنچنے سے پہلے، ادھیڑ عمر کی حالت میں، اور ادب دیئے جانے سے پہلے باادب بن کر، اسی طرح سمجھ داری کی بنا پر تجربہ سے پہلے جان کاری کی حالت میں اور شرافت کی بنا پر شائستہ بنائے جانے سے پہلے بحالت شائستگی پروان چڑھا ہے۔

**مطلب:** شاعر بادشاہ کی فطری ذکاوت و ذہانت اور پیدائشی بیدار مغزی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ بادشاہ سلامت کو عقل وخرد اور تہذیب وادب سیکھنے کے لیے کسی کے سامنے زانوے تلمذ تہ کرنے کی ضرورت نہیں پیش آئی، بلکہ وہ بچپن ہی سے انتہائی باادب، اعلیٰ بصیرت کے حامل، اخلاق و اقدار میں پختہ اور تہذیب وشائستگی میں نمایاں رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ نوخیزی اور نوعمری ہی میں ان کی ذات سے ان بلند صفات کا صدور ہو رہا ہے۔

| حَتّٰى أَصَابَ مِنَ الدُّنْيَا نِهَايَتَهَا | (٢٢) | وَهَمُّهُ فِي ابْتِدَاءَاتٍ وَتَشْبِيْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** حتى عاطفہ، أصاب فعل هو ضمیر ذوالحال، من حرف جر، الدنيا ذوالحال، نهايتها مرکب اضافی کے بعد حال اور مجرور ہوکر أصاب کے متعلق، و حالیہ، همه مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا، في حرف جر، ابتدا الخ معطوف علیہ معطوف ہوکر مجرور اور ظرف مستقر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور أصاب کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أصاب إصابة (افعال) پانا، حاصل کرنا، نهاية غایت، انتہاء، جمع نهايات، هم حوصلہ، جمع هموم ، ابتداءات ، ابتدءة کی جمع آغاز، ابتداء، تشبيب دور جوانی کا تذکرہ کرنا، شروع قصیدے میں غزل یا شعر کہنا، (تفعیل)

**ترجمه**: یہاں تک کہ بادشاہ نے دنیا کی انتہا پر بسیرا کرلیا، جب کہ ان کا حوصلہ (عزم و ارادہ) ابھی بالکل ابتداء ہی میں تھا۔

**مطلب**: یعنی ممدوح چوں کہ فطرتاً انتہائی عالی قدر اور بلند حوصلہ رہا ہے؛ اس لیے ابتدائے عمر اور آغاز جوانی ہی میں تخت و تاج پر براجمان ہوکر، ساری دنیا کو اپنی ذکاوت و ذہانت تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا، اور پوری کائنات ممدوح کی بلند ہمتی اور عظیم ارادی کی معترف اور مقر ہوگئی۔

| يُدَبِّرُ الْمُلْكَ مِنْ مِصْرٍ إِلَى عَدَنٍ | (۲۳) | إِلَى الْعِرَاقِ فَأَرْضِ الرُّوْمِ فَالنُّوْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب**: يدبر فعل فاعل، الملك مفعول بہ، من مصر، إلى عدن، دونوں جار مجرور يدبر کے متعلق، إلى حرف جر، العراق معطوف علیہ، ف عاطفہ، أرض الروم ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف، ف عاطفہ، النوب معطوف، پھر إلى کا مجرور ہوکر يدبر کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: يدبر (تفعیل) غور و فکر کرنا، انتظام کرنا، مصر ایک ملک کا نام، عدن یمن کا ایک شہر، نوب بھی ملک کا نام۔

**ترجمه**: ممدوح مصر سے عدن اور سرزمین عراق، سرزمین روم اور سرزمین نوب تک انتظام سلطنت کرتا ہے۔

**مطلب**: شاعر کافور کی وسعتِ مملکت اور کشادگیٔ سلطنت کو بیان کرکے کہتا ہے، کہ بادشاہ سلامت کی حکومت کا دائرہ بہت وسیع ہے، چناں چہ ملک مصر، عدن اور نوب وغیرہ کی پوری آبادی انھی کے زیر نگیں ہیں، اور ان علاقوں میں آپ ہی کا تصرف کارفرما ہے۔

| إِذَا أَتَتْهَا الرِّيَاحُ النُّكْبُ مِنْ بَلَدٍ | (۲۴) | فَمَا تَهُبُّ بِهَا إِلَّا بِتَرْتِيْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب**: إذا شرطیہ، أتت فعل، ها مفعول بہ مقدم، الرياح النكب موصوف صفت ہوکر فاعل، من بلد جار مجرور ہوکر أتت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، ما تهب فعل فاعل، بها جار مجرور اسی کے متعلق إلا حصریہ، بترتيب بھی جار مجرور ہوکر ماتهب کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات**: رياح واحد ريح ہوا، نكب بے رخی، بے سمت بہنے والی، واحد نكباء، تهب هب (ن) هبوبا ہوا چلنا بہنا۔

**ترجمه**: جب کسی ملک سے ان ممالک میں بے سمت ہوائیں آتی ہیں، تو وہ یہاں آکر سلیقے سے چلا کرتی ہیں۔

**مطلب**: یعنی بادشاہ کا نظم و انتظام اتنا ٹھوس اور مستحکم ہے، کہ دوسرے ممالک میں بے سمت چلنی والی ہوائیں بھی ان کے زیر اقتدار علاقوں میں آکر، حدود و ضوابط اور اصول و قوانین کی پابند ہو جاتی ہیں، اور ممدوح کے ممالک میں انھیں من مانی چلنے کی اجازت نہیں ہوتی، جب بے جان ہواؤں پر پابندی کا یہ عالم ہے، تو جان دار انسانوں پر اصول و قوانین کے نفاذ کا کیا حال ہوگا۔

| إلَّا وَمِنْهُ لَهَا إِذْنٌ بِتَغْرِيبِ | (۲۵) | وَلَا يُجَاوِزُهَا شَمْسٌ إِذَا شَرَقَتْ |
|---|---|---|

**ترکیب**: و مستانفہ، لا یجاوز فعل، ھا مفعول بہ، شمس ذوالحال، إذا ظرفیہ، شرقت فعل فاعل جملہ ہوکر لا یجاوز کا مفعول فیہ، إلا حصریہ، و حالیہ، منه جار مجرور ظرف مستقر ہوکر حال مقدم، لها جار مجرور إذن کے متعلق، بتغریب بھی اسی کے متعلق شبہ جملہ ہوکر ذوالحال، پھر حال ہے شمس کا اور لا یجاوز کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: یجاوز مجاوزة (مفاعلة) آگے بڑھ جانا، شرقت (ن) شروقا چمکنا، إذن مصدر (س) اجازت دینا، تغریب (تفعیل) ڈوبنا، چھپنا، دور ہونا۔

**ترجمہ**: کوئی سورج طلوع ہونے کے بعد اس وقت تک، ان کے ملک سے آگے نہیں بڑھتا، جب تک کہ ان کی طرف سے اسے ڈوبنے کی اجازت نہ مل جائے۔

**مطلب**: پہلے ہی شعر کی طرح ہے، یعنی جس طرح ہوائیں ممدوح کی اجازت کے بغیر نہیں چل سکتیں، اسی طرح سورج بھی ان کے حکم کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا، البتہ ممدوح کی اجازت کے بعد وہ اپنی رفتار بڑھانے اور ڈوبنے کا مستحق ہو جاتا ہے۔

| وَلَوْ تَطَلَّسَ مِنْهُ كُلُّ مَكْتُوبِ | (۲۶) | يُصَرِّفُ الْأَمْرَ فِيهَا طِينُ خَاتِمِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب**: یصرف فعل، الأمر مفعول بہ، فیها جار مجرور یصرف کے متعلق، طین الخ ترکیب اضافی کے بعد فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، لو وصلیہ، تطلس فعل، منه جار مجرور اسی کے متعلق، کل الخ مرکب اضافی کے بعد فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: یصرف (تفعیل) پھیرنا، چلانا، مراد معاملات کا انتظام کرنا، طین گیلی مٹی، گارا، خاتم مہر، انگوٹھی، جمع خواتم و ختم، تطلس (تفعل) مٹنا، مٹ جانا، مکتوب منقش، لکھا ہوا۔

**ترجمہ**: ممدوح کے زیر اقتدار ممالک میں، ان کے مہر کی مٹی نظام معاملات کو دیکھتی ہے (چلاتی ہے) خواہ ان کی ہر تحریر مٹ جائے۔

**مطلب**: یعنی وہ ممالک جہاں بادشاہ کی حکومت کا سکہ چلتا ہے، ان تمام ملکوں میں بادشاہ کی

مہر ہی نظام مملکت چلانے کے لیے کافی ہے، تمام معاملات وامور ان کی مہر ہی سے انجام پاتے ہیں، خواہ مہر کے نشانات اور حروف ہوں، یا نہ ہوں، بادشاہ کو زیادہ دیکھ بھال نہیں کرنی پڑتی ہے۔

| مِنْ سَرْجِ كُلِّ طَوِيْلِ الْبَاعِ يَعْبُوْب | (۲۷) | يَحُطُّ كُلَّ طَوِيْلِ الرُّمْحِ حَامِلُهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یحط فعل، کل الخ اضافتوں کے بعد مفعول بہ، حاملہ مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، من حرف جر، سرج الخ مضاف مضاف الیہ ہو کر فرس محذوف کی صفت اول، یعبوب صفت ثانی، پھر من کا مجرور اور یحط کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حطّ (ن) حطًّا اترنا، نازل ہونا، رمح نیزہ، جمع رماح، حامل حمل (ض) حملاً لادنا، اٹھانا، سرج زین جمع سروج، طویل الباع دراز قد، جمع أبواع و بیعان مراد طاقت ور، باہمت، یعبوب تیز رفتار گھوڑا، جمع یعابیب.

**ترجمہ:** کافوری کا انگشتری بردار، ہر دراز نیزے والے انسان کو، ہر دراز قد تیز رفتار گھوڑے کی زین سے اُتار دیتا ہے۔

**مطلب:** یعنی ممدوح کی مہر حکومت لوگوں کی نگاہ میں اتنی عظیم رتبہ ہے، کہ بڑے سے بڑا شہ سوار بھی اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ہے، اور کتنی بھی سرعت اور تیزی میں ہو، اس انگشتری کی عظمت کے سامنے ہتھیار ڈال کر نیچے اترنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اور دل سے ہر کوئی اس کا احترام کرتا ہے۔

| قَمِيْصُ يُوْسُفَ فِي أَجْفَانِ يَعْقُوْب | (۲۸) | كَأَنَّ كُلَّ سُؤَالٍ فِي مَسَامِعِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** کان حرف مشبہ بالفعل، کل سؤال مرکب اضافی کے بعد ذوالحال، في حرف جر، مسامعہ ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر ظرف مستقر حال اور کان کا اسم، قمیص یوسف مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، في اجفان الخ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اور کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مسامع کان، سننے کا آلہ واحد مسمع، قمیص کرتا، جمع اقمصة وقمص، اجفان جفن کی جمع پلکیں، پپوٹے۔

**ترجمہ:** گویا کہ ممدوح کے کانوں کے لیے ہر سوال، حضرت یعقوبؑ کی آنکھوں کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کی طرح ہے۔

**مطلب:** یعنی بادشاہ اتنا وسیع الظرف اور فراخ دل ہے، کہ جب بھی کوئی سائل اس کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے، تو اس کو وہی خوشی حاصل ہوتی ہے، جو خوشی حضرت یوسفؑ کی قمیص ڈالنے

کے بعد، حضرت یعقوبؑ کو ان کی بینائی واپس ہونے پر ہوئی تھی، یعنی ہر سائل کو دل کھول کر نوازتا ہے اور کبھی کسی کو محروم واپس نہیں کرتا۔

| فَقَدْ غَزَتْهُ بِجَيْشٍ غَيْرِ مَغْلُوْبِ | (۲۹) | إِذَا غَزَتْهُ أَعَادِيْهِ بِمَسْئَالَةٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، غزت فعل، ہ مفعول بہ، اعادیه ترکیب اضافی کے بعد فاعل، بمسئالة جار مجرور غزت کے متعلق جملہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، قد برائے تحقیق، غزت فعل فاعل، ہ مفعول بہ، ب حرف جر، جیش موصوف، غیر مغلوب مرکب اضافی کے بعد صفت پھر مجرور ہوکر غزت کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** غزا (ن) غزوا حملہ کرنا، یورش کرنا، اعادی، عدو کی جمع الجمع ہے دشمن، جیش لشکر، جمع جیوش، مغلوب شکست خوردہ، غلب علی أحد (ض) غالب ہونا، غالب آنا۔

**ترجمہ:** جب بھی ممدوح کے دشمن ان پر کسی سوال کے ذریعے یورش کرتے ہیں، تو وہ ان پر ایک نا قابل شکست لشکر کے ذریعے حملہ آور ہوتے ہیں۔

**مطلب:** شاعر کافور کی دریا دلی کو مختلف پیرائے میں ڈھال کر واضح کر رہا ہے، اور یہ بتا رہا ہے کہ ممدوح دشمن کا مقابلہ تو بہ آسانی کر لیتے ہیں؛ لیکن اگر یہی دشمن کوئی سوال اور درخواست لے کر ان سے مقابلہ کرتے ہیں، تو بادشاہ اپنے ضرب المثل اور عام کرم گستری کے سامنے ہتھیار ڈال دیتے ہیں اور اس مسئلے میں ان کے دشمن انھیں شکست دے ڈالتے ہیں۔

| مِمَّا أَرَادَ وَلَا تَنْجُوْ بِتَجْبِيْبِ | (۳۰) | أَوْ حَارَبَتْهُ فَمَا تَنْجُوْ بِتَقْدِمَةٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أو عاطفہ، حاربت فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، ما تنجو فعل فاعل، ب حرف جر، تقدمة موصوف، من حرف جر، ما موصولہ، اراد فعل فاعل جملہ ہوکر صلہ پھر مجرور ہوکر ظرف مستقر اور تقدمة کی صفت اور ب کا مجرور ہوکر ما تنجو کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ولا الخ بھی جملہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حاربته، حارب محاربة (مفاعلة) لڑنا، جنگ کرنا، تنجو نجا (ن) نجاة نجات پانا، بچ نکلنا، تقدمة پیش قدمی، تجبیب (تفعیل) بھاگنا، راہ فرار اختیار کرنا۔

**ترجمہ:** یا اگر ممدوح کے دشمن ان سے برسرپیکار ہو جائیں، تو وہ ان کے ارادے سے نہ تو کسی پیش قدمی سے بچ سکتے ہیں اور نہ ہی راہ فرار اختیار کر کے۔

**مطلب:** یعنی ہر چند کہ ممدوح اپنے سائل اور درخواست گذار دشمنوں کے سامنے ہتھیار ڈال

کر شکست تسلیم کر لیتے ہیں؛ لیکن مقابل میں نکلنے والے دشمنوں کی خیر نہیں رہتی، ممدوح کے عزم وعمل کے درمیان نہ تو دشمن کا حملہ آڑے آسکتا ہے اور نہ ہی اس کا بھاگنا، بہر دو صورت اسے موت کے گھاٹ اترنا پڑتا ہے۔

| أَضْرَتْ شَجَاعَتُهُ أَقْصٰى كَتَائِبِهٖ | (۳۱) | عَلَى الْحِمَامِ فَمَا مَوْتٌ بِمَرْهُوْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أضرت فعل، شجاعته بعد الاضافت فاعل، أقصى الخ اضافتوں کے بعد مفعول بہ، على الحمام جار مجرور أضرت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، ما مشابہ بلیس، موت اس کا اسم، بمرهوب جار مجرور ما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أضرت (افعال) عادی بنانا، شوق دلانا، أقصى انتہائی دور، أقصى عن شيئ دور کرنا، برطرف کرنا، (افعال) كتائب واحد كتيبة فوجی دستہ، فوج کا حصہ، حمام موت، مرهوب قابل اندیشہ رهب (س) خوف کھانا، ڈرنا۔

**ترجمہ:** کافور کی بہادری نے، اس کے تمام فوجی دستوں کو موت کا دلدادہ بنا دیا ہے، چناں چہ اب کوئی موت ڈرنے کے لائق نہیں ہے۔

**مطلب:** یعنی ممدوح کی شجاعت وجواں مردی کا اثر اس کی تمام فوجوں پر بھی نمایاں ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کا ہر فوجی دستہ ہمہ وقت لڑنے مرنے کو تیار رہتا ہے، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک موت کوئی قابل خوف شئ ہے ہی نہیں؛ بلکہ ہر وقت انھیں موت کی تمنا اور آرزو رہا کرتی ہے۔

| قَالُوْا هَجَرْتَ إِلَيْهِ الْغَيْثَ قُلْتُ لَهُمْ | (۳۲) | إِلٰى غُيُوْثِ يَدَيْهِ وَالشَّآبِيْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** قالوا فعل فاعل جملہ ہو کر جملہ قول، هجرت فعل فاعل، إليه جار مجرور اسی کے متعلق، الغيث مفعول بہ، جملہ ہو کر مقولہ جملہ قولیہ ہے، قلت فعل فاعل، لهم جار مجرور اسی کے متعلق جملہ قول، إلى حرف جر، غيوث الخ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، شأبيب معطوف پھر إلى کا مجرور ہو کر هجرت فعل محذوف کے متعلق اور مقولہ، جملہ قولیہ ہے۔

**حل لغات:** هجرت، هجر (ن) هجرا چھوڑنا، قطع تعلق کرنا، غيث بادل، بروقت برسنے والا بادل، جمع غيوث، شابيب شؤبوب کی جمع بارش کی بوچھار۔

**ترجمہ:** لوگوں نے مجھ سے از راہ ملامت کہا کہ تم بروقت ہونے والی بارش ان کے پاس (سیف الدولۃ) چھوڑ آئے ہو، میں نے انھیں جواب دیا کہ میں ان کے دونوں ہاتھوں سے ہونے والی بر وقت بارش اور بوچھاروں (کافور) کے پاس آگیا ہوں۔

**مطلب:** شاعر کہتا ہے کہ سیف الدولۃ سے قطع تعلق کے بعد لوگوں نے مجھے ملامت کیا اور یہ کہا کہ تم اس کی عظیم نعمت کو چھوڑ کر کیوں آگئے، میں نے ان سے صرف اتنا کہا کہ سیف الدولۃ سے بھی زیادہ بوجھل بادل اوراس سے زیادہ نعمت کی بوچھار کرنے والے آسمان کا دامن میں نے تھاما ہے، اس لیے وہاں سے آنے کی مجھے چنداں فکر نہیں ہے، بلکہ کافور کے دربار میں مجھے زیادہ راحت ملی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| إِلَى الَّذِيْ تَهَبُ الدَّوْلَاتِ رَاحَتُهٗ | (۳۳) | وَلَا يَمُنُّ عَلٰى اٰثَارِ مَوْهُوْبِ |
| وَلَا يَرُوْعُ بِمَغْدُوْرٍ بِهٖ أَحَــدًا | (۳۴) | وَلَا يُفَزِّعُ مَوْفُوْرًا بِمَكْنُوْبِ |

**ترکیب:** إلى حرف جر، الذي موصولہ، تهب فعل، الدولات مفعول بہ، راحته مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا يمن فعل فاعل، على الخ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور لایمن کے متعلق، جملہ ہوکر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، لايروع فعل فاعل، بمغدور اور به دونوں جار مجرور لا يروع کے متعلق، أحدا مفعول بہ، جملہ ہوکر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، لا يفزع فعل فاعل، موفوراً مفعول بہ، بمنكوب جار مجرور لايفزع کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، پھر الذي کا صلہ اور إلى کا مجرور ہوکر هجرت فعل محذوف کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** الدولات واحد دولة سلطنت، حکومت، بادشاہت، دولت، راحة ہتھیلی، جمع راحات، يمن منّ (ن) منًّا احسان جتانا، اثار، أثر کی جمع نقش قدم، يروع راع (ن) روعًا خوف زدہ کرنا، گھبرانا، مغدور، غدر (ض ن) غدراً دھوکہ دینا، بدعہدی کرنا، بے وفائی کرنا، يفزع (تفعيل) دہشت زدہ کرنا، موفوراً پرامن، بےخوف، وفر (ض) وفراً مامون ہونا، منكوب مصیبت زدہ، (ن)

**ترجمہ** (۳۳) : میں اس شخص کی خدمت میں آگیا ہوں، جس کی ہتھیلی سیم و زر دیا کرتی ہے، اور جو عطا کردہ چیزوں پر احسان نہیں جتاتا۔

**ترجمہ** (۳۴) : اور جو کسی کے ساتھ بدعہدی کر کے کسی کو خوف زدہ نہیں کرتا، اور نہ ہی کسی مصیبت زدہ کے ذریعے، کسی پُرامن شخص کو مبتلائے مصیبت کرتا ہے۔

**مطلب:** شاعر کافور کی فراخ دلی اوراس کے انعامات کا تذکرہ کر کے کہتا ہے، کہ مجھے سیف الدولۃ کا دربار چھوڑنے پر کوئی رنج وملال نہیں ہے؛ بلکہ اگر کافور کی خدمت میں نہ آتا تو یقیناً مجھے زندگی بھر حسرت وافسوس کا ہاتھ ملنا پڑتا، کیوں کہ یہ ایسا داتا ہے، جو داد و دہش کرنے کے بعد احسان نہیں جتاتا، نہ

ہی کسی کے ساتھ بے وفائی کر کے، دوسروں کے دلوں میں خوف وحراست کا بیج بوتا ہے اور نہ ہی کسی مبتلائے مصیبت کا حوالہ دے کر، کسی بھی پرامن شخص کو رنج وغم میں مبتلا کرتا ہے۔

| ذَا مِثْلِهِ فِي أَحَمِّ النَّقْعِ غِرْبِيْبِ | (۳۵) | بَلٰى يَرُوْعُ بِذِيْ جَيْشٍ يُجَدِّلُهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** بلى اثباتیہ، یروع فعل فاعل، ب حرف جر ،ذی مضاف، جیش موصوف، یجدل فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر جیش کی صفت پھر مضاف الیہ ہوکر مجرور اور یروع کے متعلق، ذا مثله اضافتوں کے بعد یروع کا مفعول بہ، فی حرف جر، أحم مضاف، النقع غربیب مرکب توصیفی کے بعد مضاف الیہ ہوکر مجرور اور یروع کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یجدل ، تجدیل (تفعیل) پچھاڑنا، پٹخ دینا، احم سیاہ، حم (س) حمًّا کالا ناہونا، النقع غبار، دھول، جمع نِقاع ونُقوع، غربیب انتہائی سیاہ، بہت کالا، جمع غرابیب

**ترجمہ:** کیوں نہیں، وہ ایک صاحب لشکر کے ذریعے جسے خاک میں لٹا دیتا ہے، اس جیسے لشکر والے کو نہایت سیاہ غبار والے تاریک لشکر میں دہشت زدہ کرتا ہے۔

**مطلب:** شاعر کافور کی انصاف پسندی اور عدل پروری کو بیان کر رہا ہے، کہ ممدوح ناحق کسی پر ظلم وزیادتی نہیں کرتے؛ لیکن اگر کوئی ان سے ٹکر لیتا ہے، تو اسے چھوڑتے بھی نہیں، اور اتنا زبردست انتقام لیتے ہیں کہ ایک دشمن کا حشر دیکھ کر، ان کے دیگر مخالفین پست ہمت اور ضعیف حوصلہ ہو جاتے ہیں اور ممدوح سے جنگ آزمائی کا خیال اپنے دل سے نکال دیتے ہیں۔

| مَا فِي السَّوَابِقِ مِنْ جَرْيٍ وَتَقْرِيْبِ | (۳۶) | وَجَدْتُ أَنْفَعَ مَالٍ كُنْتُ أَذْخَرُهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** وجدت فعل فاعل، أنفع مضاف، مال موصوف، کنت فعل ناقص مع اسم، أذخر فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ ہوکر کنت کی خبر پھر جملہ ہوکر مال کی صفت اور مضاف الیہ ہوکر وجدت کا مفعول بہ اول، ما موصولہ، فی السوابق جار مجرور ہوکر مبین، من بیانیہ، جری الخ معطوف علیہ معطوف ہوکر بیان اور صلہ ہوکر وجدت کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أذخر، ذخر (ف) ذَخرا وذُخرا ذخیرہ کرنا، اسٹاک کرنا، سوابق، سابق کی جمع گھوڑ دوڑ کے میدان کا پہلا گھوڑا، دوسری جمع سابقون وسُبّاق آتی ہے، جری دوڑ، جری یجری جریا (ض) بہنا، دوڑنا، تقریب گھوڑوں کی تیز چال۔

**ترجمہ:** اپنے تمام جمع کردہ مالوں میں، مجھے زیادہ نفع بخش وہ دوڑ اور وہ تیز گامی لگی، جو پیش قدمی کرنے والے گھوڑوں میں پائی جاتی ہے۔

**مطلب:** متنبی اپنے جمع کردہ سرمائے کی سب سے اہم پونجی اپنے گھوڑوں کو قرار دے رہا ہے، اور وجہ یہ ہے کہ انھی گھوڑوں کی بدولت اسے کافور کے دربار میں حاضری کا شرف حاصل ہوا تھا، لہٰذا وہ اپنی زندگی کی سب سے قیمتی کمائی اور سب سے عمدہ ذخیرہ انھی گھوڑوں کو سمجھ رہا ہے۔

| لَمَّا رَأَيْنَ صُرُوْفَ الدَّهْرِ تَغْدُرُبِيْ | (۳۷) | وَفَيْنَ لِيْ وَوَفَتْ صُمُّ الْأَنَابِيْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لما شرطیہ، راین فعل فاعل، صروف الدهر ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ اول، تغدر فعل فاعل، بي جار مجرور تغدر کے متعلق جملہ ہوکر راین کا مفعول بہ ثانی جملہ فعلیہ ہوکر شرط، وفین فعل فاعل، لي جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، وفت فعل، صم الأنابيب مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل، جملہ ہوکر معطوف پھر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** صروف واحد صرف گردش زمانہ، انقلابات عصر، تغدر (ن ض) غدراً بدعہدی کرنا، بے وفائی کرنا، وفین ، وفی (ض) وفاءا پورا کرنا، وفاداری کرنا، صم واحد أصم ٹھوس، سخت، أنابيب واحد أنبوب پوروا، بانس کا گرہ۔

**ترجمہ:** پیش قدمی کرنے والے گھوڑوں نے، جب گردش ہائے زمانہ کو میرے ساتھ بے وفائی کرتے ہوئے پایا، تو انھوں نے میرے ساتھ وفاداری کا ثبوت دیا اور مضبوط نیزوں کا بھی یہی حال رہا۔ (یا انھوں نے بھی وفاداری نبھائی)

**مطلب:** یعنی جب پورا زمانہ میرے خلاف ہوگیا، ہوائیں میری مخالفت میں کمر بستہ ہو گئیں، اور انقلابات زمانہ میرے پیچھے پڑ گئے، تو ایسے نازک وقت میں صرف میرے گھوڑے اور ٹھوس نیزے میرے حق میں وفاداری کا نعرہ لگا رہے تھے، اور یہ زمانے کی مخالفتوں اور اس کی نازیبا حرکتوں کے سامنے سینہ سپر ہو گئے اور ہر وار کو ناکام بنا دیا۔

| فُتْنَ الْمَهَالِكَ حَتّٰى قَالَ قَائِلُهَا | (۳۸) | مَاذَا لَقِيْنَا مِنَ الْجُرْدِ السَّرَاحِيْبِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** فتن فعل فاعل، المهالك مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتی تفریعیہ، قال فعل، قائلها مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل، جملہ ہوکر جملہ مقول، ما موصولہ، ذا اسم اشارہ، لقينا فعل فاعل، من حرف جر، الجرد الخ مرکب توصیفی کے بعد مجرور اور لقينا کے متعلق پھر جملہ ہوکر ماذا مشارٌ الیہ کا اور ما کا صلہ ہوکر مقولہ، جملہ قولیہ ہے۔

**حل لغات:** فتن ، فات (ن) فوتاً وفواتا گذرنا، حد سے آگے بڑھنا، المهالك واحد مهلك جائے ہلاکت، جنگل و بیابان مراد ہے، الجرد ، اجرد کی جمع کم بال والے گھوڑے،

سراحیب ، سرحوب کی جمع دراز قد گھوڑے۔

**ترجمه**: یہ گھوڑے جنگل و بیابان سے صحیح سالم نکل گئے، یہاں تک کہ اس کے کہنے والے نے کہا ہمیں ان کوتاہ مُو دراز قد گھوڑوں سے کیا ملا؟

**مطلب**: شاعر اپنے گھوڑوں کی برق رفتاری اور ان کی سلامت روی کی تعریف میں کہتا ہے، کہ یہ ایسے چالاک ہیں کہ ہلاکتوں اور مصیبتوں سے بہ آسانی باہر نکل آتے ہیں، اور دورانِ سفر ہلاکت کا کوئی شوشہ بھی ان کو چھو کر نہیں گذرتا، اور جنگل کے باشندوں کے لیے یہی بات وجہ تعجب ہے، کہ یہ حیوان ہوکر بھی انسانوں سے زیادہ چاق و چوبند اور ہوشیار ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| تَهْوِيْ بِمُنْجَرِدٍ لَيْسَتْ مَذَاهِبُهُ | (٣٩) | لِلُبْسِ ثَوْبٍ وَمَأْكُوْلٍ وَمَشْرُوْبِ |
| يَرْمِي النُّجُوْمَ بِعَيْنَيْ مَنْ يُحَاوِلُهَا | (٤٠) | كَأَنَّهَا سَلَبٌ فِيْ عَيْنِ مَسْلُوْبِ |

**تركيب**: تهوى فعل فاعل، ب حرف جر، منجرد، موصوف الرجل محذوف کی صفت اول، ليست فعل ناقص، مذاهبه مرکب اضافی کے بعد اس کا اسم، ل حرف جر، لبس مضاف، ثوب الخ معطوف علیہ معطوف ہوکر مضاف الیہ اور ل کا مجرور ہوکر ظرف مستقر ليست کی خبر، پھر جملہ ہوکر الرجل کی صفت ثانی، يرمي فعل فاعل، النجوم مفعول بہ اول، بعيني ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور يرمي کے متعلق، من موصولہ، يحاول فعل فاعل، ها ذوالحال، كأن حرف مشبہ بالفعل، ها اس کا اسم، سلب موصوف، في الخ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہوکر صفت اور كأن کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر حال پھر يحاول کا مفعول بہ، پھر جملہ ہوکر صلہ اور يرمى کا مفعول بہ ثانی، جملہ ہو کر الوجل کی صفت ثالث اور ب کا مجرور ہوکر تهوي کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات** (٣٩) : هوى بشيء (ض) هُوِيًّا لے جانا، منجرد سنجیدہ، اپنے کام میں مشغول (انفعال) مذاهب ، مذهب کی جمع مسلک، دھرم، مراد آمد و رفت، لبس (س) پہننا، ثوب کپڑا، جمع أثواب و ثياب .

**ترجمه**: یہ گھوڑے ایک ایسے سنجیدہ انسان کو لے کر دوڑ رہے ہیں، جس کی آمد و رفت کپڑے پہننے اور کھانے پینے کے لیے نہیں ہوتی ہے۔

**حل لغات** (٤٠) : يرمى ، رمى (ض) رميا پھینکنا، ڈالنا، تیر چلانا، يحاول محاولة (مفاعلة) کوشش کرنا، جد و جہد کرنا، سلب چھینی ہوئی چیز، جمع أسلاب، سلب (ن) زبردستی لینا، چھیننا

**ترجمه**: وہ شخص ستاروں پر اس کی دونوں نگاہوں کا تیر چلایا کرتا ہے، جو اسے حاصل کرنے

کے لیے کوشاں رہتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ ستارے چھنے ہوئے انسان کی نگاہ میں چھنی ہوئی چیز ہیں۔

**مطلب**: شاعر کافور کو گرم کرنے کے بعد اپنے مقصد کی طرف رجوع کرتے ہوئے اپنے مقاصد کو بتلا رہا ہے، کہ آپ کے پاس میں کھانے، پینے اور آرائش وزیبائش کے لیے نہیں آیا ہوں، بلکہ میرے آنے کا واحد مقصد جاہ ومنصب کا حصول اور عہدے کی تلاش ہے، اور عہدہ بھی کوئی معمولی نہیں؛ بلکہ ستاروں پر کمندیں ڈالنے کا ارادہ ہے اور اسے حاصل کر کے ہی دم لینا ہے۔

گر ہمتیں بلند ہوں کامل ہو شوق بھی وہ کام کون سا ہے، جو انسان نہ کر سکے

| | | |
|---|---|---|
| حَتّٰى وَصَلْتُ إِلٰى نَفْسٍ مُحَجَّبَةٍ | (۴۱) | تَلْقَى النُّفُوْسَ بِفَضْلٍ غَيْرِ مَحْجُوْبٍ |
| فِيْ جِسْمٍ أَرْوَعَ صَافِي الْعَقْلِ تُضْحِكُهُ | (۴۲) | خَلَائِقُ النَّاسِ إِضْحَاكَ الْأَعَاجِيْبِ |

**تركيب**: حتی تفریعیہ، وصلت فعل فاعل، إلى حرف جر، نفس موصوف، محجبة صفت اول، تلقى فعل فاعل، النفوس مفعول بہ، ب حرف جر، فضل موصوف، غير محجوب ترکیب اضافی کے بعد صفت پھر مجرور ہو کر تلقى کے متعلق، جملہ ہو کر نفس کی صفت ثانی، في حرف جر، جسم موصوف، أروع صفت اول، صافي العقل مضاف مضاف الیہ ہو کر صفت ثانی، تضحك فعل، ہ مفعول بہ، خلائق الناس بعد الاضافت فاعل، إضحاك الأعاجيب ترکیب اضافی کے بعد تضحك کا مفعول مطلق، جملہ ہو کر جسم کی صفت ثالث پھر في کا مجرور ہو کر ظرف مستقر نفس کی صفت ثالث، پھر إلى کا مجرور ہو کر وصلت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: محجبة باپردہ، تحجيب چھپانا (تفعیل) غير محجوب بے پردہ، مراد عام احسان، أروع خوش گوار، بہتر، ہوشیار، جمع رَوع وأرواع، صافي العقل روشن دماغ، صفا (ن) صفاءا خالص ہونا، تضحك، أضحك إضحاكاً (افعال) ہنسانا، خلائق واحد خليقة، عادت، خصلت، أعاجيب، أعجوبة کی جمع، حیرت انگیز، باعث تعجب۔

**ترجمه**: یہاں تک کہ میں ایک ایسی ذات کے پاس آپہنچا، جو پردے میں رہ کر لوگوں سے کھلے ہوئے احسان کے ساتھ ملا کرتی ہے، وہ ذات روشن عقل کے حامل ایک ایسے عمدہ جسم میں ہے، جسے لوگوں کے اخلاق عجائبات کی طرح ہنسنے پر مجبور کرتے ہیں۔

**مطلب**: شاعر سفر کے بعد اپنی منزل کو بتا رہا ہے کہ میں سفر کی صعوبتوں کو جھیل کر اس بادشاہ کے دربار میں آگیا ہوں، جو عام لوگوں سے نہیں ملتے اور پردہ کرتے ہیں، البتہ ان کے احسانات عوام و خواص سب کو یکساں عام ہیں، احسانات وانعامات میں کسی سے کوئی پردہ نہیں ہے، اور اسے دیکھنے والے

اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ انتہائی حسین وجمیل اور خوب صورت ہے، اس کی گفتگو اس کے بلند فہم اور روشن ضمیر ہونے پر دلالت کرتی ہے، لوگوں سے عام اختلاط نہ ہونے کی وجہ سے، ان کے اخلاق واطوار ممدوح کے شایان شان نہیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ انسانوں کی بہت سے عادتیں ان کے لیے وجہ تعجب اور باعث حیرت ہوتیں ہیں۔ (یہ دونوں شعر ہجو بھی بن سکتے ہیں)

| وَلِلْقَنَا وَلِإِدْلَاجِي وَتَأْوِيبِي | (۴۳) | فَالْحَمْدُ قَبْلُ لَهُ وَالْحَمْدُ بَعْدُ لَهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، الحمد مصدر مبتدا، قبل اسی کا مفعول فیہ، له جار مجرور ظرف مستقر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، الحمد مبتدا، بعد اسی کا ظرف، لها جار مجرور ظرف مستقر ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، ل حرف جر، القناء معطوف علیہ، و عاطفہ، ل حرف جر، إدلاجي مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، تأويبي ترکیب اضافی کے بعد معطوف پھر ل کا مجرور ہو کر معطوف ثانی پھر مجرور ہو کر لها کا معطوف اور خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حمد مصدر (س) تعریف کرنا، یہاں شکریہ کے معنی میں ہے، القنا واحد قناة نیزے کی لکڑی مراد نیزہ، إدلاج مصدر (افعال) رات کے شروع یا آخری حصہ میں چلنا، تأويب مصدر (تفعیل) دن بھر چلنا۔

**ترجمہ:** چناں چہ سب سے پہلے تو کافور کا شکریہ، اور اس کے بعد تیز رفتار گھوڑوں، نیزوں، آغاز شب میں چلنے اور دن بھر سفر کرنے کا شکریہ۔

**مطلب:** یہاں بھی شاعر کافور تک رسائی حاصل ہونے پر اس کا اور ذریعۂ مواصلات کا شکریہ ادا کر رہا ہے۔

| وَقَدْ بَلَغْنَكَ بِي يَا خَيْرَ مَطْلُوبِ | (۴۴) | وَكَيْفَ أَكْفُرُ يَا كَافُوْرُ نِعْمَتَهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، کیف استفہامیہ، أكفر فعل فاعل، يا كافور جملۂ ندا، نعمت مضاف، ها ذوالحال، و حالیہ، قد تحقیقیہ، بلغن فعل فاعل، ك مفعول بہ، بي جار مجرور بلغن کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر جواب ندا، یاخیر الخ ندا، جملہ ندائیہ ہو کر پھر حال اور نعمة کا مضاف الیہ ہو کر أكفر کا مفعول بہ، أكفر فعل اپنے متعلقات سے مل کر جملہ ہو کر جواب ندا اور جملہ ندائیہ ہے۔

**حل لغات:** أكفر (ن) كُفرا و كفرانًا ناشکری کرنا، انکار کرنا، نعمة احسان، جمع أنعم، بلغ أحدا بكذا کسی کو پہنچانا (ن) مطلوب مقصود، طلب (ن) چاہنا۔

**ترجمہ:** اے کافور! میں ان گھوڑوں کا احسان ناشناس کیوں کر بنوں، جب کہ اے بہترین

مقصود انھوں نے مجھے تم تک پہنچادیا ہے۔

**مطلب:** شاعر بظاہر تو اپنے گھوڑوں کا شکریہ ادا کررہا ہے؛ لیکن اگر دیکھا جائے تو اس ضمن میں وہ کافور کو یہ بتانا بھی چاہتا ہے کہ میں تمہارے پاس آگیا ہوں، لہٰذا تمہارے لیے یہ ضروری ہے کہ میرا اعزاز واکرام کرو اور بدلے میں مجھ سے شکریے کے اشعار سنو، کیا تمہیں نہیں معلوم، کہ میں جب گھوڑوں کا شکریہ ادا کرسکتا ہوں، تو تمہاری کتنی مدح وثنا کروں گا۔

| فِي الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ عَنْ وَصْفٍ وَتَلْقِيْبِ | (۴۵) | يَا أَيُّهَا الْمَلِكُ الْغَانِي بِتَسْمِيَةٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یا حرف ندا ادعوا فعل کے قائم مقام ہے، ایھا بعد الاضافت اس کا مفعول بہ، الملك موصوف، الغاني اسم فاعل، بتسمية جار مجرور اسم فاعل کے متعلق، في حرف جر، الشرق والغرب معطوف علیہ معطوف ہوکر جار مجرور الغاني کے متعلق، اسی طرح عن الخ بھی معطوف علیہ معطوف ہوکر جار مجرور اسم فاعل الغاني کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر ملك کی صفت اور ادعو کا مفعول بہ جملہ خبریہ ہے، پھر یہ جملہ ندا ہے، اگلا شعر جواب نداء ہے۔

**حل لغات:** ملك بادشاہ! فرماں روا، حاکم، جمع ملوك، الغاني بے نیاز، غَنِيَ عن شيءٍ (س) غِنًى بے نیاز ہونا، مستغنی ہونا، وصف صفت، جمع اوصاف، وصف (ض) وصفا صفت بیان کرنا، تلقيب مصدر (تفعیل) لقب دینا، لقب رکھنا۔

**ترجمہ:** اے وہ بادشاہ جو صرف نام کی بنا پر مشرق ومغرب میں وصف ولقب سے بے نیاز ہے۔

**مطلب:** یعنی لوگوں پر ممدوح کے اس قدر احسانات وانعامات ہیں کہ ہر کوئی ان کا نام سن کر ان کی رفعت وعظمت کے گن گاتا ہے اور ممدوح کے تعارف کے لیے، ان کی کسی صفت یا کسی خاص لقب کا تذکرہ کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

| مِنْ أَنْ أَكُوْنَ مُحِبًّا غَيْرَ مَحْبُوْبِ | (۴۶) | أَنْتَ الْحَبِيْبُ وَلٰكِنِّي أَعُوْذُ بِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أنت الحبيب مبتدا خبر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ ہے، و عاطفہ، لٰكن حرف مشبہ بالفعل، ي اس کا اسم، أعوذ فعل فاعل، به جار مجرور اسی کے متعلق، من حرف جر، أن ناصبہ، أكون فعل ناقص، أنا ضمیر اس کا اسم، محبا موصوف، غير محبوب ترکیب اضافی کے بعد صفت اور أكون کی خبر، جملہ ہوکر بتاویل مصدر من کا مجرور اور اعوذ کے متعلق جملہ ہوکر لكن کی خبر اور جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف پھر جواب ندا، جملہ ندائیہ ہے۔

**حل لغات:** اعوذ عاذ (ن) عوذا پناہ مانگنا، محب عاشق، احب (افعال) چاہنا، محبت کرنا، دل لگی کرنا۔

**ترجمہ:** تم ہی محبوب ہو، لیکن میں محبوب سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں، کہ غیر پسندیدہ عاشق رہوں۔

**مطلب:** شاعر کافور سے اپنی محبت کا اظہار بھی کر رہا ہے اور اپنے لیے درخواست عنایت بھی، اس لیے کہ سب سے ناکام عاشق وہی ہے، جہاں ایک طرف سے تو فدا کاری ہی فدا کاری ہو، اور دوسری طرف کا عشق بالکل سرد اور نفرت سے متاثر ہو؛ اس لیے شاعر محبوب سے درخواست کر رہا ہے کہ مجھے تو آپ سے لینا اور مانگنا ہے، اس لیے میں تو محبت کروں گا ہی؛ لیکن آپ بھی کچھ نظر عنایت کر دیجیے، تاکہ میرے دل کو سکون وقرار مل جائے۔

## وقال يمدحه في شوال سنة سبع وأربعين وثلاث مائة

متنبی نے ماہ شوال ۳۴۷ھ میں کافور کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے

| أُغَالِبُ فِيْكَ الشَّوْقَ وَالشَّوْقُ أَغْلَبُ | (۱) | وَأَعْجَبُ مِنْ ذَا الْهَجْرِ وَالْوَصْلُ أَعْجَبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** اغالب فعل، انا ضمیر ذوالحال، فیك جار مجرور اغالب کے متعلق، الشوق ذوالحال، و حالیہ، الشوق مبتدا، اغلب خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر اغالب کا مفعول بہ، و حالیہ، أعجب فعل، ضمیر انا ذوالحال، من حرف جر، ذا اسم اشارہ، الهجر مشار الیہ پھر مجرور ہو کر أعجب کے متعلق، و حالیہ، الوصل مبتدا، اعجب خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر اعجب کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر حال ہے پھر اغالب کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أغالب غالب آنا، غالب آنے کی کوشش کرنا (مفاعلة) اغلب اسم تفضیل، غلب علی أحد (ض) غالب آنا، أعجب (س) تعجب کرنا، حیرت کرنا، الهجر فراق، جدائی، هجر (ن) هجرا چھوڑنا، وصل مصدر وصال، قرب، وصل (ض) وصلاً ملنا، جوڑنا، اعجب اسم تفضیل۔

**ترجمہ:** میں تمہارے سلسلے میں شوق پر غالب آنا چاہتا ہوں اور شوق زیادہ غالب آنے والا

ہے، اور مجھے اس فراق پر تعجب ہے، حالاں کہ وصال زیادہ باعث تعجب ہے۔

**مطلب:** شاعر ممدوح کے سلسلے میں اپنے اور شوق کے درمیان مقابلہ آرائی کو بیان کرتا ہے، کہ میرے اور شوق کے مابین کافور کے حوالے سے مسابقہ ہے اور ہر بار شوق ہی کی جیت ہوتی ہے، اور محبوب کے سلسلے میں پیش آمدہ فراق پر شاعر اظہار تعجب کر رہا ہے، جب کہ وصال اور قرب کو زیادہ حیرت انگیز ہونا چاہیے، کیوں کہ زمانہ تفریق کا عادی ہے اور اس کے باوجود وصال کا تسلسل یقیناً باعث تعجب ہے، اور ہجر اس لیے باعث تعجب ہے کہ یہ بہت دراز اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔

| بِغَيضًا تُنَائِي أَوْ حَبِيبًا تُقَرِّبُ | (٢) | أَمَا تَغْلَطُ الْأَيَّامُ فِيَّ بِأَنْ أَرَى |
|---|---|---|

**ترکیب:** أ ہمزۂ استفہام برائے تعجب، ما نافیہ، تغلط فعل، أيام فاعل، في جار مجرور تغلط کے متعلق، ب حرف جر، أن ناصبہ، أرى فعل فاعل، بغيضا موصوف، تنائي فعل فاعل جملہ ہو کر صفت اور معطوف علیہ، او عاطفہ، حبيبًا موصوف، تقرب فعل فاعل جملہ ہو کر صفت اور معطوف پھر أرى کا مفعول بہ اور مجرور ہو کر بتاویل مفرد تغلط کے متعلق، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔

**حل لغات:** تغلط ، غلِطَ (س) غلطی کرنا، بغيض، مبغوض، ناپسندیدہ، بغض (ن ک س) دشمنی کرنا، عداوت رکھنا، تنائي ، نَايَ مُنايَاة دور کرنا (مفاعلة) تقرب (تفعيل) تقريب قریب کرنا، پاس رکھنا۔

**ترجمہ:** کیا زمانے میرے سلسلے میں یہ غلطی نہیں کرسکتا، جو میں یہ مشاہدہ کرسکوں کہ ایک ناپسندیدہ شی کو وہ مجھ سے دور کر دیتا اور ایک محبوب چیز کو میرے قریب کر دیتا۔

**مطلب:** یعنی زمانہ کا ہر کام میری منشا اور چاہت کے خلاف ہوتا ہے، چوں کہ مجھے محبوب کا وصال اور قرب مقصود ہے، اس لیے زمانہ برابر میری مخالفت میں لگا ہے اور ہر آن وہ میرے فراق کے لیے کوشاں رہتا ہے، کاش کبھی زمانے سے یہ غلطی ہو جائے کہ وہ میری خواہش کے مطابق ہی چلنے لگے، تا کہ مجھے حبیب کا قرب میسر ہو جائے، اس لیے کہ قصد وارادے سے تو زمانہ ایسا ہرگز نہیں کرسکتا۔

| عَشِيَّةَ شَرْقِيَّ الْحَدَالَى وَغُرَّبُ | (٣) | وَلِلّٰهِ سَيْرِي مَا أَقَلَّ تَئِيَّةً |
|---|---|---|
| وَأَهْدَى الطَّرِيقَيْنِ الَّذِي أَتَجَنَّبُ | (٤) | عَشِيَّةَ أَحْفَى النَّاسِ بِي مَنْ جَفَوْتُهُ |

**دونوں کی ترکیب ایک ساتھ ہے:** و مستانفہ، لله جار مجرور ہو کر ظرف مستقر خبر مقدم، سیری ترکیب اضافی کے بعد مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ما أقل فعل تعجب، ہ ضمیر محذوف ممیز، تئية تمیز پھر ما أقل کا فاعل، عشية مضاف، شرقي مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا،

الحدالی و غرب معطوف علیہ معطوف ہوکر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر عشية کا مضاف الیہ اور مبدل منہ، عشية مضاف، احفی اسم تفضیل، الناس مضاف الیہ، بی جار مجرور احفی کے متعلق شبہ جملہ ہوکر مبتدا، من موصولہ، جفوت فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اور مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، أهدى الطريقين ترکیب اضافی کے بعد مبتدا، الذي موصولہ، أتجنب فعل فاعل جملہ ہوکر صلہ اور خبر، جملہ اسمیہ ہوکر معطوف پھر عشية کا مضاف الیہ اور بدل، اس کے بعد ما أقل کا مفعول فیہ جملہ فعلیہ تعجبیہ ہے۔

**حل لغات (۳):** سير مصدر سار (ض) سيراً چلنا، عموماً رات کے چلنے کو سیر کہتے ہیں، لله سیری سے شاعر نے اپنی برق رفتاری کو بتایا ہے، تثية ، ۃ وحدت کی ہے (تفعل) رکنا، ٹھہرنا، قیام کرنا، مجرد (ض) پناہ لینا، عشية شام، جمع عشايا و عشيات ، شرقي مشرق، حدالیٰ ملک شام میں ایک جگہ کا نام ہے، غرب ملک شام کی ایک پہاڑی کا نام۔

**ترجمہ (۳):** میری تیز گامی کی قدر اللہ ہی کر سکتا ہے، اس شام کو کتنا کم رکنے کی نوبت آئی، جس شام کو میرے دونوں مشرقی جانب حدالہ نامی جگہ اور غرب کی پہاڑیاں تھیں۔

**حل لغات (۴):** أحفى زیادہ اکرام کرنے والا، حفِي (س) حفًا وحفاية بأحد ، آؤ بھگت کرنا، عزت کرنا، جفوت (ن) جفاوة بدسلوکی کرنا، سنگ دلی سے پیش آنا، أهدى زیادہ سیدھا، هدى (ض) هداية سیدھی راہ بتانا، طريقين ، طريق کا تثنیہ جمع طرق، أتجنب (تفعل) بچنا، دور ہونا۔

**ترجمہ (۴):** جس شام کو میرا سب سے بڑا قدرداں وہ شخص تھا، جس کے ساتھ میں سنگ دلی سے پیش آ رہا تھا، اور دو راہوں میں زیادہ سیدھی وہ راہ تھی، جس سے میں دور ہو رہا تھا۔

**مطلب:** شاعر نے ان دونوں شعروں میں سیف الدولۃ کا در چھوڑنے پر اظہار افسوس کیا ہے، کہ اللہ خوب جانتے ہیں، میں نے سیف الدولۃ کا در چھوڑنے میں کتنی جلدی کی، حالاں کہ وہ میرا اتنا قدرداں اور زرنواز تھا کہ اسے میں لفظوں میں نہیں بیان کر سکتا، ہمیشہ اس نے میرے ساتھ خیر خواہی کر کے اپنے قریب رکھنے کی کوشش کی؛ لیکن میں نے اس کے احسان کا صلہ یہ دیا، کہ ہر موڑ پر اس کی ناقدری کی اور ہر آن اس سے بے وفائی کرتا رہا، تا آں کہ اس کے پاس سے رخصت ہو گیا، سچی بات تو یہ ہے کہ متنبی سیف الدولۃ کے احسانات کا حوالہ دے کر کافور کی غیرت کو آواز دے رہا ہے۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆

| وَكَمْ لِظَلَامِ اللَّيْلِ عِنْدَكَ مِنْ يَدٍ | (۵) | تُخَبِّرُ أَنَّ الْمَانَوِيَّةَ تَكْذِبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، کم خبریہ ممیز، لظلام اللیل ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہوکر ید کی صفت اول، عندك مضاف مضاف الیہ ہوکر اس کی صفت ثانی، من حرف جر، ید موصوف اپنی صفتوں سے مل کر مجرور اور کم کی تمیز ہوکر مبتدا، تخبر فعل فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل، المانویۃ اس کا اسم، تکذب فعل فاعل جملہ ہوکر خبر' جملہ اسمیہ ہوکر تخبر کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر پھر خبر کم کی، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ظلام تاریکی، ظلمت، ظلِم (س) ظلامًا تاریک ہونا، سیاہ ہونا، ید جمع أیدی احسان، تخبر (تفعیل) خبر دینا، بتلانا، المانویۃ مان نامی شخص کی طرف منسوب ایک فرقے کا نام، جن کا عقیدہ یہ ہے کہ خیر کا تعلق روشنی سے ہے اور شر کا تعلق ظلمت و تاریکی سے۔

**ترجمہ:** اور تمہارے اوپر تاریکیٔ شب کا کتنا احسان ہے، جس نے فرقۂ مانویہ کے جھوٹ کو نمایاں کردیا۔

**مطلب:** یعنی راتوں نے سیاہی کی حالت میں دشمنوں سے تمہاری حفاظت کر کے، تمہیں بچا لیا اور فرقۂ مانویہ کے اُس زعم باطل کو بے بنیاد ثابت کردیا، کہ رات خالق شر ہے اور اُس میں خیر کا کوئی کام ہوتا ہی نہیں، رات کے احسانات کا تذکرہ آئندہ شعر میں ہے۔

| وَقَاكَ رَدَى الْأَعْدَاءِ تَسْرِيْ إِلَيْهِمِ | (٦) | وَزَارَكَ فِيْهِ ذُوْ الدَّلَالِ الْمُحَجَّبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** وقی فعل فاعل، ك ذوالحال، ردی الأعداء مضاف مضاف الیہ ہوکر وقا کا مفعول بہ ثانی، تسری فعل فاعل، إلیهم تسری کے متعلق جملہ ہوکر حال اور مفعول بہ اول جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، زار فعل، ك مفعول بہ، فیہ زار کے متعلق، ذو مضاف، الدلال الخ موصوف صفت ہوکر مضاف الیہ اور فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** وقي (ض) وقاية بچانا، حفاظت کرنا، ردًى مصدر ردِی (س) ہلاک ہونا، زار (ن) زیارةً ملاقات کرنا، الدلال مصدر ناز و نخرہ، دل (ض) دلالاً و دلًا (س) ناز و نخرے کرنا، اترانا۔

**ترجمہ:** ظلمت شب نے آپ کو اس وقت دشمنوں کی ہلاکت سے بچالیا، جب آپ ان کی طرف محو سفر تھے، اور اسی تاریکیٔ شب میں نزاکت شعار باپردہ محبوب سے آپ کو ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

**مطلب:** یعنی کون کہتا ہے کہ رات اور تاریکیٔ رات خالق شر ہے، کیا دنیا نہیں جانتی، کہ اسی

رات میں آپ کے دشمن آپ پر حملہ نہ کر سکے اور آپ انھیں مارتے ہوئے بچ نکلے، اور ظلمت شب ہی کی بدولت آپ کو محبوبہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے، کیا یہ سب راتوں کے خیر میں سے ہے، یا شر اور شرارت ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| وَيَوْمٍ كَلَيْلِ الْعَاشِقِيْنَ كَمَنْتُهُ | (۷) | أُرَاقِبُ فِيْهِ الشَّمْسَ أَيَّانَ تَغْرُبُ |
| وَعَيْنِي إِلَى أُذْنَيْ أَغَرَّ كَأَنَّهُ | (۸) | مِنَ اللَّيْلِ بَاقٍ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَوْكَبُ |
| لَهُ فَضْلَةٌ عَنْ جِسْمِهِ فِيْ إِهَابِهِ | (۹) | تَجِيْئُ عَلَى صَدْرٍ رَحِيْبٍ وَتَذْهَبُ |

**تینوں کی ترکیب ایک ساتھ ہے** : و بمعنی رب، یوم موصوف مجرور ك برائے تشبیہ، ليل العاشقين مضاف مضاف الیہ ہو کر یوم کی صفت اور كمنته کے متعلق، كمنت فعل، انا ضمیر ذوالحال، ہ مفعول بہ، اراقب فعل، انا ضمیر ذوالحال، فيه جار مجرور اسی کے متعلق، الشمس مبدل منہ، أيان ظرفیہ جواپنے مابعد کی طرف مضاف ہے، تغرب فعل فاعل جملہ ہو کر مضاف الیہ اور بدل پھر یہ أراقب کا مفعول بہ ہے، و حالیہ، عيني مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، إلى حرف جر، أذني مضاف، اغر یہ فرس محذوف موصوف کی صفت اول، كان حرف مشبہ بالفعل، ہ ذوالحال، باق اسم فاعل، بين عينيه اضافتوں کے بعد باق کا مفعول فیہ، كوكب اس کا فاعل، شبہ جملہ ہو کر حال اور كان کا اسم، من الليل جار مجرور ظرف مستقر ہو کر كان کی خبر اور جملہ اسمیہ ہو کر فرس محذوف کی صفت ثانی، له جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، فضلة مصدر موصوف، عن جسمه اور في إهابه دونوں ترکیب اضافی کے بعد فضلة کے متعلق، تجيئ فعل فاعل، على حرف جر، صدر رحيب مرکب توصیفی کے بعد مجرور ہو کر تجيئ کے متعلق جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، تذهب فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف اور فضلة کی صفت، پھر یہ مبتدا مؤخر ہے، جملہ اسمیہ ہو کر فرس کی صفت ثالث، پھر أذني کا مضاف الیہ اور إلى کا مجرور ہو کر عيني مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور أراقب کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر پھر حال ہے كمنت کی ضمیر کا اور كمنت کا فاعل ہو کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات** (۷) : كمنت كمن (ن) كمنا چھپنا، اراقب مراقبة (مفاعلة) دیکھنا، نگرانی کرنا۔

**ترجمه**: اور بعض دن جو شب عشاق کی طرح دراز تھے، میں اس میں چھپا بیٹھا سورج کے غروب ہونے کا انتظار کرتا رہا۔

**حل لغات** (۸) : أذني، اذن کا تثنیہ، جمع آذان کان، كوكب ستارہ جمع كواكب،

اغر سفید پیشانی والا گھوڑا، تحقیق آ چکی ہے۔

**ترجمہ:** اور میری نگاہ سفید پیشانی والے ایسے گھوڑے کے دونوں کانوں پر جمی ہوئی تھی، گویا کہ وہ رات کا کوئی ٹکڑا تھا، جس کی آنکھوں کے درمیان کوئی ستارۂ شب رہ گیا ہو۔

**حل لغات (۹):** فضلة زیادتی، اضافہ، زائد حصہ، جمع فضلات وفضال ، إهاب کچی کھال جمع أُهُب واَهَب ، صدر سینہ جمع صدور، رحيب کشادہ، وسیع، رحُبَ (ک) رحابة وسیع ہونا۔

**ترجمہ:** اس کی کھال اس کے جسم سے کچھ زیادہ ہے، جو اس کے کشادہ سینہ پر آمد ورفت کرتی رہتی ہے۔

**مطلب تینوں کا:** شاعر نے ان اشعار میں دن اور رات کا موازنہ کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ دن کا شر اور اس کی تباہی، رات کی بہ نسبت زیادہ خطرناک ہے، دن میں انسان اپنے محبوب وغیرہ سے بھی نہیں مل پاتا ہے؛ لیکن رات میں بہ آسانی یہ کام ہو جاتا ہے، اور تمام عاشقوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دن کے جلدی گذرنے اور رات کے نہ صرف آنے، بلکہ دراز ہونے کی تمنائیں کیا کرتے ہیں، اور ان کی نگاہ ہمیشہ سورج کی ٹکیے کے چھپنے کی منتظر رہتی ہے، جیسا کہ یہی صورت حال میرے ساتھ بھی پیش آئی، میں بھی دن ختم ہونے کا شدت سے منتظر تھا اور آنکھوں کو گھوڑے کے کانوں پر جمائے ہوئے تھا، کہ کہیں کسی دشمن کو دیکھ کر گھوڑے کے کان تو نہیں کھڑے ہو رہے ہیں، رات کی سیاہی میں اس کی پیشانی اتنی خوب صورت نظر آرہی تھی کہ ستاروں میں اور اس میں کوئی فرق ہی نہیں تھا، اور وہ گھوڑا بھی خوب، خوب رو اور صحت مند تھا اور دوڑتے ہوئے جب قدم رکھتا، تو اس کی تندرستی مزید نمایاں ہو جاتی تھی۔

| شَقَقْتُ بِهِ الظَّلْمَاءَ أُدْنِي عِنَانَهُ | (۱۰) | فَيَطْغَى وَأُرْخِيهِ مِرَارًا فَيَلْعَبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** شققت (ن) چیرنا، پھاڑنا، مراد سفر کرنا، الظلماء تاریکی، جمع ظلمات (س) تاریک ہونا، أدني أدنى إدناءا (افعال) قریب کرنا، عنان لگام، جمع أعنة ، يطغى (ف) سرکش ہونا، حد سے آگے بڑھنا أرخي إرخاءا (افعال) ڈھیل دینا، ڈھیلا چھوڑنا، يلعب (س) کھیلنا۔

**ترجمہ:** میں نے اس گھوڑے کے ذریعے تاریکیٔ شب کو چیر ڈالا، میں اس کی لگام کو اپنی طرف کھینچتا تو وہ سرکشی دکھاتا، اور جب بھی میں اسے ڈھیلی چھوڑتا، تو وہ مستی کرنے لگتا۔

**مطلب:** شاعر اپنے گھوڑے کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ اسی کی ہمت ومردانگی کی بدولت میں نے تاریکی کا سفر کیا، میں جب بھی اس کی لگام کی رسی کھینچتا تو وہ سرکش ہو کر اَڑ جاتا اور ایسا لگتا

تھا کہ اسے چلنے میں تکلیف ہو رہی ہے، لیکن جوں ہی میں وہ رسی ڈھیلی کرتا، میرا گھوڑا افراطِ مسرت سے کھل اٹھتا اور شوق و مستی میں تیز گامی کو اپنا لیا کرتا تھا۔

| وَأَنْزِلُ عَنْهُ مِثْلَهُ حِيْنَ أَرْكَبُ | (۱۱) | وَأَصْرَعُ أَيَّ الْوَحْشِ قَفَّيْتُهُ بِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، أصرع فعل فاعل، أي الوحش مضاف مضاف الیہ ہوکر ذوالحال، قفيته فعل فاعل مفعول بہ، به جار مجرور قفيت کے متعلق جملہ ہوکر حال اور أصرع کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ ہے، أنزل فعل فاعل، عنه جار مجرور ظرف مستقر ہوکر ذوالحال، مثله بعد الاضافت حال اور أنزل کے متعلق، حين مضاف، اركب فعل فاعل جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ اور أنزل کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** اصرع ، صرعه (ف) صرعًا چت کرنا، زمین پر گرا دینا، پچھاڑ دینا، الوحش جنگلی جانور جمع وُحوش ، قفيت (تفعیل) پیچھا کرنا، پیچھے چلنا، أنزل (ض) اترنا، اركب (س) سوار ہونا۔

**ترجمہ:** اور اس کے ذریعے میں جس جنگلی جانور کا پیچھا کرتا اسے چت کر دیتا، اور جب میں اس پر سے اترتا، تو وہ اتنا ہی تازہ دم رہتا، جتنا کہ میرے سوار ہونے کے وقت ہوا کرتا تھا۔

**مطلب:** یعنی میرا گھوڑا اتنا چست و پھرت اور تازہ خون والا تھا، کہ اسے کتنا بھی دوڑاؤ تھکن اس کے پاس پھٹکتی نہیں تھی، اور اس پر سوار ہوکر تیز سے تیز جنگلی جانور کا بہ آسانی شکار کر لیا جاتا تھا، اتنا دوڑنے بھاگنے کے باوجود گھوڑے میں کسی بھی طرح کی کوئی تھکاوٹ اور کسل مندی نہیں آتی تھی، بلکہ ہمہ وقت وہ بدستور تازہ دم اور تیز نفس رہا کرتا تھا۔

| وَإِنْ كَثُرَتْ فِي عَيْنِ مَنْ لَا يُجَرِّبُ | (۱۲) | وَمَا الْخَيْلُ إِلَّا كَا الصَّدِيْقِ قَلِيْلَةٌ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ما نافیہ، الخيل مبتدا، إلا حصریہ، كالصديق جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر اول، قليلة خبر ثانی جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و برائے ترتیب، إن وصلیہ، كثرت فعل فاعل، في حرف جر، عين مضاف، من موصولہ، لا يجرب فعل فاعل، جملہ ہوکر صلہ، پھر مضاف الیہ اور مجرور ہوکر كثرت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** خيل گھوڑوں کا گروہ، جمع خيول ، صديق دوست، جمع أصدقاء ، كثرت كثُر (ک) بڑھنا، زیادہ ہونا، دوچند ہونا، يجرب (تفعیل) تجربہ کرنا، آزمانا، عملی طور پر پرکھنا۔

**ترجمہ:** گھوڑے تو اچھے دوست کی طرح کم یاب ہیں، ہر چند کہ ناتجربہ کاروں کی نگاہ میں

ان کی بھر مار ہے۔

**مطلب:** شاعر گھوڑوں کی وفاداری کا اچھے دوست کی ہم دردی وغم گساری سے موازنہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ جس طرح دوستی کا ہاتھ تو ہر کوئی بڑھاتا ہے، مگر برے وقت میں ایک سچا، مخلص اور وفا شعار دوست ہی انسان کے کام آتا ہے، اسی طرح گھوڑے تو بکثرت پائے جاتے ہیں؛ لیکن عمدہ اور نفیس گھوڑا شاذ ونادر ہی ہاتھ آتا ہے، جب کہ تجربوں سے عاری لوگ ہر گھوڑے کی عمدگی کا نعرہ لگاتے رہتے ہیں۔

| وَأَعْضَائِهَا فَالْحُسْنُ عَنْكَ مُغَيَّبُ | (۱۳) | إِذَا لَمْ تُشَاهِدْ غَيْرَ حُسْنِ شِيَاتِهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، لم تشاهد فعل فاعل، غير مضاف، حسن مضاف الیہ مضاف، شياتها ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، أعضائها مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف پھر حسن کا مضاف الیہ اور غير کا مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ جملہ فعلیہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، الحسن مبتدا، مغيب خبر، عنك جار مجرور مغيب کے متعلق، جملہ ہوکر جزا جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** تشاهد، شاهد مشاهدة (مفاعلة) دیکھنا، معائنہ کرنا، شيات گھوڑوں کے عمومی رنگ کے علاوہ رنگ، واحد الشية، مغيب غائب کردہ، پوشیدہ، (تفعيل) چھپانا۔

**ترجمہ:** اگر گھوڑوں کے رنگ اور اعضاء کی خوبی کے علاوہ کوئی اور چیز تمہیں نظر نہیں آتی، تو تمہیں حسن سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ (یا حسن تمہاری نگاہ سے پوشیدہ ہے)

**مطلب:** یعنی گھوڑوں کا ظاہری رنگ وروپ ان کا حقیقی حسن اور ان کی واقعی عمدگی نہیں ہے، بلکہ ان کا حسنِ اصلی اور جودتِ حقیقی ان کی وفادار فطرت اور تیز رفتار چال ہے، جس کا اندازہ انہی لوگوں کو ہوتا ہے، جو گھوڑوں کے نشیب وفراز اور ان کی رنگ ونسل کے ماہر ہوتے ہیں، اور جس نے صرف ظاہری چمک دمک کو دیکھ کر گھوڑوں کی عمدگی کا فیصلہ کر دیا، اسے گھوڑوں کی حقیقت کا پتہ ہی نہیں۔

| فَكُلُّ بَعِيدِ الْهَمِّ فِيهَا مُعَذَّبُ | (۱۴) | لَحَا اللّٰهُ ذِي الدُّنْيَا مُنَاخًا لِرَاكِبٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لحا فعل، الله فاعل، ذي اسم اشارہ، الدنيا ممیز، مناخا اسم مفعول، لراكب جار مجرور اسی کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر تمیز اور مشار الیہ ہوکر لحا کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، كل بعيد الهم ترکیب اضافی کے بعد مبتدا، معذب خبر، فيها جار مجرور معذب اسم مفعول کے متعلق، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** لحا فلانا (ن) لحيا ملامت کرنا، عیب لگانا، اصل معنی درخت کو چھیلنا، مناخا قیام گاہ، جائے پناہ، أناخ إناخة (افعال) اونٹ بٹھانا، راكب سوار، جمع ركاب (ن) سوار

ہونا، بعید الھم بلند حوصلہ، ھم جمع ھموم حوصلہ۔

**ترجمہ:** اس دنیا پر اللہ کی لعنت ہو، جو ایک سوار کے لیے قیام گاہ ہے، کیوں کہ یہاں ہر حوصلہ مند (عالی حوصلہ) مبتلائے عذاب رہا کرتا ہے۔

**مطلب:** یعنی ہر چند کہ یہ دنیا مسافر زندگی کے لیے اسٹیشن اور عازم حیات کی نظر میں ایک پلیٹ فارم ہے، لیکن وہ لوگ جن کے قلوب عزم وحوصلے سے لبریز ہیں اور جو اس دنیا میں کچھ کرگذرنے کا اچھا جذبہ لے کر پیدا ہوئے ہیں، ان کے لیے یہ عذاب خانہ اور قید خانہ کی طرح ہے، اور ایسے بلند ہمت لوگوں کو دنیا کبھی راس نہیں آئی، اس لیے کہ یہ ان کے عزم وحوصلے میں آڑے آتی ہے۔

| أَلاَ لَيتَ شِعْرِيْ هَلْ أَقُوْلُ قَصِيْدَةً | (۱۵) | فَلاَ أَشْتَكِيْ فِيْهَا وَلاَ أَتَعَتَّبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** الا حرف تنبیہ، لیت حرف مشبہ بالفعل، شعری بعد الاضافت اس کا اسم، ھل استفہامیہ، اقول فعل فاعل، قصیدۃ موصوف، ف برائے نتیجہ، لا اشتکي فعل فاعل، فیھا جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا أتعتب فعل فاعل جملہ ہوکر معطوف اور قصیدۃ کی صفت ہوکر اقول کا مفعول بہ، جملہ ہوکر لیت کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** قصیدۃ شعری مجموعہ، جمع قصائد، أشتکي اشتکاء (افتعال) شکایت کرنا، أتعتب، تعتّب تعتّبًا (تفعل) عتاب کرنا، اظہار خفگی کرنا۔

**ترجمہ:** کاش میں کسی طرح یہ جان لیتا، کہ کوئی ایسا قصیدہ کہوں گا، جس میں شکایت اور عتاب کے اظہار سے رہائی ملے گی۔ (یا جس میں شکایت وعتاب کے اظہار کی ضرورت نہ ہوگی)

**مطلب:** یعنی میں نے ساری زندگی شعر وقصیدے میں گذار دی، لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میرے اشعار زمانے کی شکایتیں اور غم وغصے سے خالی ہوں، میری تمنا یہ ہے کہ زندگی میں کوئی موقعہ ایسا بھی ہم دست ہو، جب میرے اشعار بالکل صاف اور زمانے کے آلام ومصائب پر ناراضگی اور برہمی سے خالی ہوں، اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے، جب میری جھولی بھر دی جائے اور میرا پیٹ بدہضمی کا شکار ہوجائے۔

| وَبِيْ مَا يَذُوْدُ الشِّعْرَ عَنِّيْ أَقَلُّهُ | (۱۶) | وَلٰكِنَّ قَلْبِيْ يَا ابْنَةَ الْقَوْمِ قُلَّبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، بي جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، ما موصولہ، یذود فعل، الشعر مفعول بہ، عني جار مجرور یذود کے متعلق، اقلہ مضاف مضاف الیہ ہوکر یذود کا فاعل، جملہ ہوکر صلہ اور مبتدا موخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و برائے عطف وترتیب، لکن حرف مشبہ بالفعل، قلبہ بعد

الاضافت اس کا اسم، قلب خبر، جملہ اسمیہ ہوکر جواب نداء، یا ابنة القوم ندا منادی ہوکر جملہ ندا، جملہ ندائیہ ہے۔

**حل لغات:** یذود، ذاد احدا (ن) ذوداً بھگانا، ہٹانا، دفع کرنا، قُلّب بہت الٹ پھیر کرنے والا، تقلیب (تفعیل) الٹ پھیر کرنا، مراد بہت بڑا حیلہ گر۔

**ترجمہ:** اور میں ایسے مصائب کا شکار ہوں، جن کا ادنیٰ سا حصہ، (یا جن کا ایک ذرہ) میرے شعر کو ختم کرسکتا ہے، لیکن اے شرفاء زادی میرا دل بہت بڑا حیلہ گر ہے۔

**مطلب:** یعنی میں آلام ومصائب کی اس پرخار وادی میں پھنسا ہوں، کہ اس کا ایک کانٹا بھی میری تمام شعری لیاقتیں ختم کرنے کے لیے کافی ہے، لیکن آفات وشدائد کی کثرت ہجوم کے باوجود بھی میرے اشعار گوئی کا سلسلہ جاری ہے اور میرے فن پر ان کا کوئی اثر نہیں ہوا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں دل کا بہت چالاک اور انتہائی بیدار مغز ہوں، مصائب کو بھانپ کر، اس سے بچ نکلنا بہ آسانی مجھے آتا ہے، اور اپنی چالاکی ہی کی وجہ سے اپنا پیٹ پال رہا ہوں، ورنہ حوادث زمانہ، نہ جانے کب میرا صفایا کر کے صفحۂ ہستی سے میرا نام ونشان مٹا دیتے۔

| وَأَخْلاَقُ كَافُوْرٍ إِذَا شِئْتُ مَدْحَهُ | (۱۷) | وَإِنْ لَمْ أَشَأْ تُمْلِيْ عَلَيَّ فَأَكْتُبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، اخلاق کافور بعد الاضافت مبتدا، إذا ظرفیہ، شئت فعل فاعل، مدحه مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، إن شرطیہ محضہ، لم اشأ فعل فاعل جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اور پھر اخلاق کا ظرف ہے، (یا کافور کو مبدل منہ مان کر اسی سے بدل مانیں پھر مبتدا بنائیں) تملي فعل فاعل، علي جار مجرور تملي کے متعلق جملہ ہوکر خبر اول، فاكتب فعل فاعل جملہ فعلیہ ہوکر خبر ثانی، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** اخلاق، خُلق کی جمع، بمعنی خصلت، عادت، تُملي إملاء (افعال) لکھوانا، املا کرانا۔

**ترجمہ:** اور کافور کے اخلاق کچھ اس طرح کے ہیں، کہ میں ان کی مدح کرنا چاہوں یا نہ چاہوں، وہ املا کراتے ہیں اور میں لکھا کرتا ہوں۔ (یا وہ مجھے مضامین مہیا کرتے ہیں اور میں لکھتا رہتا ہوں)

**مطلب:** شاعر اپنی شعر گوئی میں کافور کے مکارم اخلاق کو کارگر مان کر کہتا ہے، کہ اس کے اخلاق اس قدر عظیم ہیں اور اس کی صفات اتنی بلند رتبہ ہیں، کہ انھیں سوچ کر بے اختیار میری زبان سے اشعار نکلنے لگتے ہیں، اور مجھے وہ اتنا متاثر کرڈالتے ہیں کہ اگر میں ان کی تعریف نہ بھی کرنا چاہوں، تو ان کے اخلاق کی پاکیزگی میری زبان سے مدحیہ اشعار ہی نکلواتی ہے۔

| إِذَا تَرَكَ الإِنْسَانُ أَهْــلاً وَرَاءَهُ | (۱۸) | وَيَمَّمَ كَافُورًا فَمَا يَتَغَرَّبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، ترك فعل، انسان فاعل، اهلا مفعول بہ، وراءہ مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، یمّم فعل فاعل، کافورا مفعول بہ، جملہ ہوکر معطوف اور شرط، ف جزائیہ، ما یتغرب فعل فاعل جملہ ہوکر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** اهل اہل خانہ، خاندانی لوگ، جمع اهلون و أهال ، یمم (تفعیل) ارادہ کرنا، قصد کرنا، یتغرب ، تغرب تغربا (تفعل) پردیسی بننا، اجنبیت کا احساس کرنا۔

**ترجمہ:** جب کوئی انسان اپنے پیچھے اپنے اہل وعیال کو چھوڑ کر، کافور کا قصد کرتا ہے، تو اسے اجنبیت کا احساس نہیں ستاتا۔

**مطلب:** یعنی کافور اتنا ملنسار اور خوش اخلاق ہے، کہ اس سے ملنے کے بعد ہر کوئی اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے، اور پھر وہ کتنے دن بھی کافور کے پاس رہ جائے، اسے ہرگز یہ احساس نہیں ہوتا، کہ وہ اپنے وطن سے دور بہت دور کافور کے پاس ہے، بلکہ کافور کی مہمان نوازی اور اس کی ملنساری، اس سے ملنے والوں کو یہ احساس دلاتی ہے، کہ آدمی اپنے کنبے کے کسی عزیز ترین فرد کے پاس ہی ہے۔

| فَتًى يَمْلَأُ الْأَفْعَالَ رَأْيًا وَحِكْمَةً | (۱۹) | وَنَادِرَةً أَحْيَانَ يَرْضَى وَيَغْضَبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** فتی موصوف، یملأ فعل فاعل، أفعال ممیز، رایا، حکمة اور نادرة تینوں تمیز، پھر مفعول بہ، أحیان مضاف، یرضی ویغضب دونوں جملہ فعلیہ اور معطوف علیہ معطوف ہوکر مضاف الیہ اور یملأ کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت اور هو مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** فتی جوان، جمع فتیان وفتية ، یملأ ملأ (ف) بھرنا، راي رائے، نظریہ، جمع اراء ، حکمة دانش مندی کی بات، دانائی، جمع حِکَم ، نادرة نایاب، کم یاب، جمع نوادر ، أحیان واحد حين حالت، وقت۔

**ترجمہ:** کافور ایسا جواں مرد ہے، جو مسرت وغضب دونوں حالتوں میں اپنے کارناموں کو، درستگی رائے، حکمت اور نادر ونایاب باتوں سے پر کیے رہتا ہے۔

**مطلب:** یعنی اللہ نے کافور کو اس قدر سلامت فہم اور پختہ تجربوں سے نوازا ہے، کہ وہ جب بھی لب کشائی کرتا ہے، سامعین کو کار آمد مفید باتیں، پختہ کاری سے بھرپور تجربے اور فہم وتدبر سے لبریز حکمتیں اور یکتا مثال فہم کے نمونے پیش کرتا ہے، اور اس کی یہ طلاقت لسانی حالت غضب اور خوشی دونوں میں یکساں ہوا کرتی ہے، ایسا نہیں کہ خوشی کی مستی سے جھوم کر فہم وتدبر کو بھول جائے، اور ایسا بھی نہیں کہ

غصے کی گرمی اور ذہن کا انتشار اس کی عقل وخرد پر کچھ اثر دکھا سکیں۔

| إِذَا ضَرَبَتْ بِالسَّيْفِ فِي الْحَرْبِ كَفُّهُ (۲۰) | تَبَيَّنْتَ أَنَّ السَّيْفَ بِالْكَفِّ يَضْرِبُ |
|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، ضربت فعل، بالسیف اور في الحرب دونوں جار مجرور ہوکر ضربت کے متعلق، کفه بعد الاضافت اس کا فاعل، جملہ ہوکر شرط، تبینت فعل فاعل، أن حرف مشبہ بالفعل، السیف اس کا اسم، بالکف جار مجرور یضرب کے متعلق، یضرب فعل فاعل جملہ ہوکر أن کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر تبینت کا مفعول بہ، جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** ضرب بالسیف تلوار سے مارنا، (ض) کف ہتھیلی جمع أکف، تبینت اچھی طرح معلوم کرنا، واضح ہونا، (تفعل)

**ترجمہ:** میدان جنگ میں جب ان کی ہتھیلی تلوار سے وار کرتی ہے، تو تمہیں بخوبی یہ معلوم ہو جاتا ہے، کہ تلوار ہتھیلی سے وار کر رہی ہے۔

**مطلب:** یعنی کافور ہر میدان کا کھلاڑی اور ہر مقابلے کا شیر ہے، اور اس کی مہارت کی ہلکی سی جھلک اس وقت معلوم ہوتی ہے، جب وہ میدان جنگ میں دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتار کر اپنی ہتھیلی کی مضبوطی اور کلائیوں کا کمال دکھاتا ہے، لوگ یہ سمجھتے ہیں، کہ تلوار کا کمال ہے، مگر در حقیقت یہ کافور کی اس تجربہ کار ہتھیلی کا کارنامہ ہوتا ہے، جس کے بل پر تلوار میں دم خم پیدا ہوتا ہے۔

| تَزِيدُ عَطَايَاهُ عَلَى اللَّبْثِ كَثْرَةً (۲۱) | وَتَلْبَثُ أَمْوَاهُ السَّمَآءِ فَتَنْضُبُ |
|---|---|

**ترکیب:** تزید فعل، عطایاه مضاف مضاف الیہ ہوکر ممیز، کثرة تمیز پھر تزید کا فاعل، علی اللبث جار مجرور تزید کے متعلق جملہ فعلیہ ہوا، و عطف وترتیب کا ہے، تلبث فعل، أمواه السماء بعد الاضافت فاعل، جملہ ہوکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، تنضب فعل فاعل جملہ ہوکر معطوف، جملہ معطوفہ ہے۔

**حل لغات:** تزید زاد زیادة (ض) بڑھنا، زیادہ ہونا، عطایا واحد عطیة بخشش، لبث مصدر، (س) ٹھہرنا، رکنا، أمواه واحد ماء پانی، دوسری جمع أمیاه آتی ہے، (کتاب میں سحاب کا لفظ زائد ہے، اصل مخطوطے میں نہیں ہے) تنضب نضب الماءُ (ن) نضباً پانی کا خشک ہونا، سوکھ جانا۔

**ترجمہ:** کافور کی بخششیں رکنے کے باوجود کثرت میں بڑھ جایا کرتی ہیں، حالاں کہ آسمان کی بارشیں رکنے کے بعد خشک ہو جاتی ہیں۔

**مطلب:** شاعر کافور کے احسانات کو آسمان کے انعامات سے بھی زیادہ نفع بخش اور پائے دار ثابت کر کے کہتا ہے کہ کافور کی نعمتیں رکنے کے باوجود بھی بہت زیادہ رہتی ہیں، اس لیے کہ وہ ایک کے بعد دوسرا احسان کر دیا کرتا ہے؛ لیکن آسمان کی بخششیں جب رک جاتی ہیں، تو زمین انھیں اپنے اندر جذب کر کے خشک کر دیتی ہے اوران میں تجدید نہیں ہو پاتی، جب کہ کافور کے بعد دیگرا احسان کرتا رہتا ہے۔

| أَبَا الْمِسْكِ هَلْ فِي الْكَأْسِ فَضْلٌ أَنَالُهُ | (۲۲) | فَإِنِّي أُغَنِّي مُنْذُحِيْنٍ وَتَشْرَبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أبا المسك مضاف مضاف الیہ ہوکر منادی ہے، حرف ندا یا محذوف کا اور جملۂ ندا ہے، هل استفہامیہ، في الكأس جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، فضل موصوف، أنال فعل فاعل، ہ مفعول بہ جملہ ہوکر صفت اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جواب ندا جملہ ندائیہ ہے، ف برائے تعلیل، إن حرف مشبہ بالفعل، ي اس کا اسم، اغني فعل، انا ضمیر ذوالحال، منذحين جار مجرور أغني کے متعلق، و حالیہ، تشرب فعل فاعل جملہ ہوکر حال اور اغني کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ابوالمسك کافور کی کنیت ہے، كأس پیالہ، جام، جمع كؤوس وأكواس، فضل مصدر، زیادتی، باقی ماندہ، پس خوردہ، فضل (ک) فضالة زیادہ ہونا، فضل کی جمع فضول آتی ہے، أنال نال (س) نیلا پانا، حاصل کرنا، أغني غنّى تغنية (تفعیل) گانا گانا، شعر سنانا مراد ہے۔

**ترجمہ:** اے ابوالمسک کیا تیرے جام میں میرے لیے کچھ پس خوردہ ہے، کیوں کہ میں عرصۂ دراز سے گا رہا ہوں اور تم پیتے جا رہے ہو۔

**مطلب:** بالآخر متنبی نے اپنا سکوت توڑ ہی دیا، اور کافور پر تعریض کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تم کیسے مردہ احساس کے مالک ہو، میں مسلسل تمہیں اپنے اشعار سے محظوظ کر رہا ہوں اور تم مست ہو کر جام پر جام چڑھا رہے ہو، تم نے کبھی یہ بھی سوچا کہ اس کیف وسرور میں میرا بھی کچھ حصہ ہونا چاہیے، تم تو اتنی بڑی سلطنت پر قابض ہو کہ کہیں بھی ایک کونہ دے کر میری تمنا پوری کر سکتے ہو، بتاؤ اب بھی تمہاری غیرت کو جوش نہیں آئے گا تو کب وہ حرکت کرے گی۔

| وَهَبْتَ عَلَى مِقْدَارِ كَفَّيْ زَمَانِنَا | (۲۳) | وَنَفْسِي عَلَى مِقْدَارِ كَفَّيْكَ تَطْلُبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** وهبت فعل، أنت ضمیر ذوالحال، على حرف جر، مقدار الخ پیہم اضافتوں کے بعد مجرور ہوکر وهبت کے متعلق، و حالیہ، نفسي مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا، على حرف جر،

مقدار کفیك اضافتوں کے بعد مجرور اور تطلب کے متعلق، تطلب فعل فاعل جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور وھبت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مقدار اندازہ، پیمانہ، جمع مقادیر، کفي ، کف کا تثنیہ ہے، بمعنی ہتھیلی جمع أکف.

**ترجمہ:** آپ نے ہمارے زمانے کی دونوں ہتھیلیوں کے مطابق بخشش کی ہے، حالاں کہ میرا دل آپ کی دونوں ہتھیلیوں کی مقدار کا خواہش مند ہے۔

**مطلب:** یعنی آپ نے جو کچھ ہمیں دیا ہے وہ ہماری حیثیت کے مطابق ہے؛ لیکن ہم تو آپ کی شایان شان بخشش کے منتظر ہیں، آپ اپنی حیثیت کے مطابق ہمیں عطا کیجئے۔ (اگلے شعر میں تفصیل ہے)

| فَجُوْدُكَ يَكْسُوْنِي وَشُغْلُكَ يَسْلُبُ | (۲۴) | إِذَا لَمْ تَنُطْ بِيْ ضَيْعَةً أَوْ وِلَايَةً |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، لم تنط فعل فاعل، بي جار مجرور لم تنط کے متعلق، ضیعة اور ولایة معطوف علیہ معطوف ہو کر مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، جودك مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، یکسوني فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہو کر خبر اور جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، شغلك الخ بھی پہلے کی طرف جملہ ہو کر معطوف اور جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** تنط نَاطَ أحداً نوطاً (ن) لٹکانا، مراد سپرد کرنا، دینا، ضیعة جاگیر، علاقہ، جائے داد، جمع ضِیَاع وضَیَعَات ، ولایة حکومت، ولایات جمع ہے، ممالک بھی معنی ہے، یکسو کسا (ن) کسوا وکسوة کپڑے پہنانا، لباس عطا کرنا، شغل مشغلہ جمع أشغال مراد غفلت، لاپرواہی، یسلب (ن) زبردستی چھین لینا۔

**ترجمہ:** اگر آپ کوئی جاگیر یا علاقہ میرے سپرد نہیں کرتے، تو آپ کی بخشش مجھے لباس عطا کرے گی اور آپ کی غفلت اسے چھین لے گی۔

**مطلب:** یعنی سیف الدولۃ کو چھوڑ کر میں آپ کے پاس صرف کھانے اور پہننے نہیں آیا ہوں، بلکہ حاکم اور والی بننے کی تمنا لے کر میں آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں، لہٰذا حسب وعدہ یا تو کوئی جاگیر میرے نام کر دیجئے جہاں صرف میری حکومت کا ڈنکا بجے، یا کوئی علاقہ میرے حوالے کیجئے، جس میں صرف میرا ہی حکم چلے، ورنہ ان معمولی انعامات کا کیا بھروسہ آج آپ کی نظر کرم ہے، تو مل رہا ہے، کل آپ مزید مشغول ہو جائیں گے، تو ہم بھوکے مریں گے۔

| وَأَبْكِي مَنْ أُحِبُّ وَأَنْدُبُ | (۲۵) | يُضَاحِكُ فِي ذَا الْعِيدِ كُلٌّ حَبِيبَهُ حِذَائِي |
|---|---|---|

**ترکیب:** یضاحك فعل، فی حرف جر، ذالعید اسم اشارہ مشار الیہ ہوکر مجرور اور یضاحك کے متعلق، کل فاعل، حبیبه بعدالاضافت مفعول بہ،اور حذائي بعدالاضافت مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عطف وترتیب کا، ابکی فعل فاعل، من موصولہ، احب و اندب دونوں فعل فاعل جملہ اور معطوف علیہ معطوف ہوکر صلہ اور أبکی کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یضاحك ، ضاحك مضاحكة (مفاعلة) ایک دوسرے کے ساتھ ہنسنا، عید مسلمانوں کا سب سے بڑا تہوار، جمع أعیاد، أندب ندب (ن) نَدْبًا مُردے کے حالات بیان کر کے رونا، نوحہ کرنا۔

**ترجمہ:** اس عید میں ہر کوئی میرے سامنے اپنے محبوب کے ساتھ ہنس کھیل رہا ہے، جب کہ میں اپنے محبوب کو رورہا ہوں اور اس پر آنسو بہا رہا ہوں۔

**مطلب:** شاعر کافور کی خفتہ مزاجی کو ابھار کر، بیدار کرنے کی کوشش کر رہا ہے، اور عید جیسی اہم نعمت کا حوالہ دے کر کہتا ہے، کہ بڑی تکلیف ہوتی ہے جب میں آج کے دن اپنی نگاہوں کے سامنے لوگوں کو اپنے اہل وعیال کے ساتھ مست اور مگن دیکھتا ہوں؛ اس لیے کہ میرے بھی اپنے دوست واحباب ہیں، میرے سینے میں بھی مچلتا ہوا دل ہے، میں چاہتا ہوں کہ کوئی علاقہ آپ میرے نام کر دیں، تاکہ میں بھی اپنوں کے ساتھ خوشیوں اور مسرتوں سے لبریز تہواروں کے مواقع پر فرحت وانبساط کے ترانے گایا کروں۔

| وَأَيْنَ مِنَ الْمُشْتَاقِ عَنْقَاءُ مُغْرِبُ | (۲۶) | أَحِنُّ إِلَى أَهْلِي وَأَهْوَى لِقَاءَهُمْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** احن فعل فاعل، إلی حرف جر، أهلي بعدالاضافت مجرور اور احن کے متعلق، جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، أهوی فعل فاعل، لقاء هم مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ جملہ فعلیہ ہوکر معطوف جملہ معطوفہ ہے، و برائے ترتیب، أین ظرفیہ، من المشتاق جار مجرور ظرف مستقر پھر یہ خبر مقدم، عنقاء مغرب موصوف صفت ہوکر مبتدا موخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أحِنّ حَنَّ (ض) حنینا مشتاق ہونا، آرزومند ہونا، أهوی هوی هوًی (س) خواہش کرنا، عنقاء ایک نادر پرندہ، مغرب أغرب (افعال) مغرب میں جانا، مراد دور نکل جانا۔

**ترجمہ:** میرے دل میں اپنے اہل خانہ کے لیے تڑپ ہے، اور میں ان سے ملاقات کا متمنی ہوں، لیکن کہاں ایک آرزومند اور کہاں دور جانے والا عنقاء۔

**مطلب:** یعنی جس طرح عنقاء سے وصال اور اس کی تلاش دشوار ہے، اسی طرح میں بھی

ہزار ہا کوششوں کے باوجود بھی اپنے اہل خانہ سے نہیں مل پا رہا ہوں، جب کہ حالت یہ ہے کہ ہر آن میرا دل ان سے ملاقات کے لیے بے چین رہتا ہے، اور ہمہ وقت ان کے دیکھنے کی امنگ جواں رہتی ہے، کاش کافور اس سلسلے میں میری رہنمائی کرتے اور مجھے میرا مطلوب عطا کر کے، میرے اپنوں سے ملا دیتے۔

| فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا أَبُو الْمِسْكِ أَوْهُمُ | (۲۷) | فَإِنَّكَ أَحْلَى فِي فُؤَادِي وَأَعْذَبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، إن شرطیہ، لم یکن فعل تام، إلا حصریہ، ابو المسك بعد الاضافت معطوف علیہ، أو عاطفہ، هم معطوف پھر لم یکن کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، إن حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، أحلی اسم تفضیل، في فوادي مضاف مضاف الیہ ہو کر جار مجرور أحلی کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، اعذب اسم تفضیل معطوف پھر إن کی خبر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** أحلی زیادہ شیریں، حلی (ن) حلاوۃ شیریں ہونا، أعذب بہت میٹھا، عذُب (ک) میٹھا ہونا۔

**ترجمہ:** اگر ایسا ہے کہ کافور یا اہل خانہ دونوں میں سے صرف کسی ایک ہی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے، تو یقیناً آپ میرے دل کے لیے زیادہ شیریں اور میٹھے ہیں۔

**مطلب:** یعنی اگر میری دونوں مرادیں بیک وقت پوری نہیں ہو سکتیں، اور کافور یا اہل خانہ ان دونوں میں سے کسی ایک ہی کی شرف زیارت سے مجھے صبر کرنا پڑے گا، تو اس صورت میں، میں اپنے اہل خانہ کے مقابلے کافور کو زیادہ ترجیح دوں گا؛ کیوں کہ آپ کی محبت اہل خانہ اور اعزاء و اقارب کی الفت و قرابت سے بھی زیادہ ہے، لہٰذا میں آپ ہی کے حضور عید کر کے، اہل وطن کو یہیں سے عید کی مبارکبادی دے دوں گا۔

| وَكُلُّ امْرِئٍ يُوْلِي الْجَمِيلَ مُحَبَّبٌ | (۲۸) | وَكُلُّ مَكَانٍ يُنْبِتُ الْعِزَّ طَيِّبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، کل مضاف، امرئ موصوف، یولي فعل فاعل، الجمیل مفعول بہ، جملہ ہو کر صفت اور مضاف الیہ ہو کر مبتدا، محبب خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و برائے عطف و ترتیب، اور بقیہ میں ترکیب پہلے ہی مصرع کی طرح ہے۔

**حل لغات:** یُولي الی ایلاءا دینا، المعروف بھلائی کرنا (افعال) ینبت (افعال) اگانا، پیدا کرنا، العز مصدر، عزت، عز (ض) محبوب ہونا، الطیب عمدہ، اچھی چیز، (ض) عمدہ ہونا۔

**ترجمہ:** ہر احسان نواز انسان ہر دل عزیز ہوتا ہے، اور ہر عزت دہندہ مقام عمدہ ہوا کرتا

ہے۔(یا عمدگی کا حامل ہوا کرتا ہے)

**مطلب:** یعنی میرا اپنے اہل خانہ اور عزیزوں کے مقابلے میں آپ کو ترجیح دینا، صرف اس لیے ہے، کہ آپ نے مجھ پر اس قدر احسان کیے ہیں، جس سے میں بوجھل ہو گیا ہوں، اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کے دربار میں مجھے وہ سرخ روئی اور سرفرازی نصیب ہوئی ہے، کہ اگر میں آپ کو چھوڑ کر چلا جاتا، تو یقیناً ان چیزوں سے محروم ہو جاتا، لہٰذا یہی وہ آپ کی ذرہ نوازی ہے، جو مجھے آپ سے دوام وابستگی پر مجبور کرتی ہے۔

| يُرِيْدُ بِكَ الْحُسَّادُ مَا اللّٰهُ دَافِعٌ | (۲۹) | وَسُمْرُ الْعَوَالِي وَالْحَدِيْدُ الْمُذَرَّبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** يريد فعل، بك جار مجرور اس کے متعلق، الحساد فاعل، ما موصولہ، الله مبتدا، دافع معطوف علیہ، و عاطفہ، سمر العوالي بعد الاضافت معطوف اول، الحديد المذرب مرکب توصیفی کے بعد معطوف ثانی پھر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ اور يريد کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حساد واحد حاسد جلنے والا، حسد کرنے والا (ن) دافع دور کرنے والا (ف) ہٹانا، دور کرنا، سمر، اسمر کی جمع گندم گوں رنگ، عوالي واحد عالية نیزے، حديد لوہا، جمع حدائد مراد تلوار، المذرب دھاردار، ذرب السيف ذربا (تفعیل اور، ن) تلوار تیز کرنا۔

**ترجمہ:** حاسدین آپ کے ساتھ جو کچھ چاہتے ہیں، اسے اللہ دفع کرنے والا ہے، اور گندم گوں نیزے اور تیز تلواریں دفع کرنے والی ہیں۔

**مطلب:** یعنی آپ کے دشمن اور حاسدوں کی بدخواہی کے سلسلے میں، اللہ پاک آپ کی حفاظت کریں گے، اسی طرح نیزے اور تیر و تلوار بھی آپ کی اعانت میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گی، دشمنوں کی شرارت کا تذکرہ آئندہ اشعار میں ہے۔

| وَدُوْنَ الَّذِيْ يَبْغُوْنَ مَا لَوْ تَخَلَّصُوْا | (۳۰) | إِلَى الشَّيْبِ مِنْهُ عِشْتَ وَالطِّفْلُ أَشْيَبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، دون مضاف، الذي اسم موصول، يبغون فعل فاعل، جملہ ہو کر صلہ اور مضاف الیہ ہو کر خبر مقدم، ما موصولہ، لو حرف شرط، تخلصوا فعل فاعل، إلى الشيب اور منه دونوں جار مجرور ہو کر تخلصوا کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، عشت فعل، انت ضمیر ذوالحال، و حالیہ، الطفل اشیب مبتدا خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال اور عشت کا فاعل، جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر الذي کا صلہ اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يبغون، بغى (ض) بغيا وبغية چاہنا، طلب کرنا، تخلصوا (تفعل) بچ:

نکلنا، خلاصی پانا، عشت عاش (ض) عیشا زندگی جینا، طفل بچہ، جمع اطفال ، اشیب سفید بال والا، مراد بوڑھا، جمع شِیبٌ (ض) سفید ہونا۔

**ترجمہ:** جو کچھ حاسدین چاہتے ہیں، ان میں سے پہلی چیز کا جواب تو یہ ہے کہ اگر یہ حاسدین بڑھاپے تک زندہ بچ نکلے، تو یقیناً آپ بعافیت بقید حیات رہیں گے، (زندہ بخیر رہیں گے) جب کہ ان حاسدوں کے بچے بھی بڑھاپے کا شکار ہو جائیں گے۔

**مطلب:** یعنی آپ کے دشمنوں کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہوسکتی، کہ آپ کی سلطنت پر زوال آجائے اور آپ کا جاہ وحشم ختم ہو جائے، بلکہ اگر حاسدین بدخواہی سے باز نہ آئے، تو خود ان کی زندگیوں پر زوال آئے گا اور اگر اس وقت وہ موت سے بچ بھی گئے، تو بڑھاپے کی عمر میں فطری موت سے ہرگز نہیں بچ سکیں گے، اور آپ اس وقت بھی تازہ دم اور سریع الحرکت رہ کر ان کے بچوں کا بھی بڑھاپا دیکھ لیں گے۔

| إِذَا طَلَبُوْا جَدْوَاكَ أُعْطُوْا وَحُكِّمُوْا | (۳۱) | وَإِنْ طَلَبُوْا الْفَضْلَ الَّذِيْ فِيْكَ خُيِّبُوْا |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، طلبوا فعل فاعل، جدواك مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر شرط، أعطوا و حکموا دونوں فعل مجہول اپنے نائب فاعل کے ساتھ جملہ فعلیہ اور معطوف علیہ معطوف ہوکر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، و عطف وترتیب کا ہے، إن شرطیہ، طلبوا فعل فاعل، الفضل موصوف، الذي اسم موصول، فیك جار مجرور ظرف مستقر ہوکر صلہ اور صفت ہوکر مفعول بہ، جملہ ہوکر شرط، خیبوا فعل اور نائب فاعل جملہ ہوکر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** جدوی بخشش، جدی (ن) جدوا عطیہ دینا، حکموا (تفعیل) فیصلے کا اختیار دینا، حکم بنانا، الفضل برتری، عظمت، اعزاز جمع أفضال ، خیبوا ناکام بنانا، تخییب (تفعیل) نامراد کرنا۔

**ترجمہ:** اگر حاسدین آپ کی بخشش کے طالب ہوں، تو مکمل اختیار کے ساتھ انھیں یہ بخشش ملے گی؛ لیکن اگر وہ آپ کا خصوصی فضل مانگیں گے، تو محرومی ان کے ہاتھ آئے گی۔

**مطلب:** یعنی اگر حاسدین کا مقصد آپ کے عطایا اور بخشش سے لطف اندوز ہونا ہے، تو انھیں اس کا پورا موقعہ دیا جائے گا، اس لیے کہ کریم کے لیے انکار ومنع ایک عار ہے، لیکن اگر یہ آپ کے اس فضل واعزاز پر دست درازی کریں گے جو اللہ نے خاص آپ کو عطا کیا ہے، تو ان کے ہاتھ کاٹ لیے جائیں گے، اور چاروں خانے انھیں چت کر دیا جائے گا۔

| وَلَوْ جَازَ أَنْ يَحْوُوْ عُلَاكَ وَهَبْتَهَا | (۳۲) | وَلٰكِنْ مِنَ الْأَشْيَاءِ مَا لَيْسَ يُوْهَبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لو شرطیہ، جاز فعل، ان ناصبہ، یحوو فعل فاعل، علاك مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ ہوکر بتاویل مفرد جاز کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر شرط، وھبت فعل فاعل، ھا مفعول بہ، جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، و برائے ترتیب، لکن استدارک کے لیے، من الأشیاء جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، ما موصولہ، لیس فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، یوھب فعل ھو ضمیر نائب فاعل جملہ ہوکر خبر پھر جملہ ہوکر ما کا صلہ اور مبتدا موخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** جاز (ن) جوازا ممکن ہونا، یحوو حوی (ض) حوایة جمع کرنا، اکٹھا کرنا، مراد ہے حاصل کرنا، علا معنوی بلندی، شرف وعزت کی رفعت، علا (ن) علوا بلند ہونا، وھب (ف) دینا، عطیہ کرنا۔

**ترجمہ:** اگر حاسدین کے لیے آپ کی رفعت وبلندی کا حصول ممکن ہوتا، تو یقیناً آپ یہ بلندی انھیں بخش دیتے، لیکن بعض چیزیں ہبہ کے لائق نہیں ہوتیں، (یا کچھ چیزوں کا عطیہ نہیں کیا جاتا)

**مطلب:** یعنی اگر شرف وعظمت اور رفعت وشرافت کا ہبہ کرنا کسی انسان کے بس میں ہوتا، تو کافورا پنے حاسدین کو یہ چیزیں بھی ہبہ کرنے سے گریز نہ کرتے، مگر یہ تو اللہ کی قدرت اور اس کے قبضے میں ہے، اس لیے انسان انھیں بخشنے پر قادر ہی نہیں ہے؛ لہٰذا شرف وعزت کی چاہت حاسدین کے لیے بے سود ہے۔

| وَأَظْلَمُ أَهْلِ الظُّلْمِ مَنْ بَاتَ حَاسِدًا | (۳۳) | لِمَنْ بَاتَ فِي نَعْمَائِهِ يَتَقَلَّبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، أظلم أھل الظلم اضافتوں کے بعد مبتدا، من موصولہ، بات فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، حاسدا خبر، ل حرف جر، من موصولہ، بات فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، في نعمائه ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور یتقلب کے متعلق جو فعل فاعل ہے، جملہ ہوکر بات کی خبر اور پھر جملہ ہوکر من کا صلہ اور مجرور ہوکر بات اول کے متعلق، جملہ ہوکر صلہ اور مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أظلم بہت بڑا ظالم، ظلم أحدا (ض) ظلم کرنا، بات برائے تبدیل حالت، بات بیتوتة (ض) رات گذارنا، نعماء واحد نعمة انعام، یتقلب الٹ پلٹ کرنا، لوٹ پوٹ ہونا، (تفعل)

**ترجمہ:** سب سے بڑا ظالم وہ ہے، جو اس شخص کے ساتھ حسد کرنے لگے، جس کی نعمتوں میں وہ پلا بڑھا ہے۔

**مطلب:** یعنی آپ کے یہ حاسدین آپ ہی کا نمک کھا کر پلے بڑھے ہیں اور آج اس پوزیشن میں آگئے کہ آپ ہی کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا، اس سے بڑی احسان ناشناسی کیا ہو سکتی ہے، کہ آدمی جس پلیٹ میں کھائے، اسی میں چھید بھی کرنے لگے۔

| وَأَنْتَ الَّذِيْ رَبَّيْتَ ذَالْمُلْكِ مُرْضَعًا | (۳۴) | وَلَيْسَ لَـهُ أُمٌّ سِـوَاكَ وَلَا أَبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، أنت مبتدا، الذي موصولہ، ربّيت فعل فاعل، ذالملك بعد الاضافت ذو الحال، مرضعًا حال اول، و حالیہ، لیس فعل ناقص، له جار مجرور ظرف مستقر ہو کر لیس کی خبر مقدم، ام معطوف علیہ، و عاطفہ، لا تاکیدیہ، اب معطوف پھر موصوف، سواك بعد الاضافت صفت اور لیس کا اسم جملہ ہو کر حال ثانی، پھر ربيت کا مفعول بہ جملہ ہو کر الذي کا صلہ اور أنت کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ربّيت ربّى تربية (تفعیل) پرورش کرنا، پالنا، مرضعا شیر خوار، رضع (ض ف) دودھ پینا، ارضعه (افعال) دودھ پلانا، أم ماں جمع امهات ، مُلك سے صاحب ملک مراد ہے۔

**ترجمہ:** اور آپ ہی نے شیر خوارگی کی حالت میں بادشاہ کی پرورش کی تھی، جب کہ آپ کے علاوہ نہ اس کی کوئی ماں تھی نہ باپ۔

**مطلب:** یہاں بادشاہ سے مراد کافور کے مولیٰ کا وہ بچہ ہے، جسے اس کے والدین کی وفات کے بعد کافور نے پالا پوسا تھا، اسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے، کہ جب وہ بچہ یتیم ہو گیا تھا، تو آپ ہی کی وہ ذات والا صفات تھی، جس نے اس کے دل سے احساس یتیمی کو ختم کر کے، ایک حقیقی ماں باپ کی طرح، اس کی پرورش کی تھی، اور اس پر کافور نے یہ عظیم احسان کیا تھا۔

| وَكُنْتَ لَهُ لَيْثَ الْعَرِيْنِ لِشِبْلِهِ | (۳۵) | وَمَا لَكَ إِلَّا الْهِنْدُ وَانِيَّ مِخْلَبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، کنت فعل ناقص مع اسم کے، له جار مجرور کنت کے متعلق، لیث العرین مضاف مضاف الیہ ہو کر ذو الحال، لشبله ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اول، و حالیہ، ما مشابہ بلیس، ل حرف جر، ك مستثنیٰ منہ، إلا حرف استثناء، الهندوانی مستثنیٰ پھر مجرور اور ما کا اسم، مخلب خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال ثانی اور کنت کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** لیث شیر، جمع لیوث ، العرین جنگل، جھاڑی، کچھار، جمع عُرُنٌ ، شِبْلٌ شیر کا بچہ، جمع اشبال وشِبال واشْبُل، مخلب پنجہ، جمع مخالب .

**ترجمہ:** اور آپ کی حیثیت بادشاہ کے لیے، اپنے بچے کی خاطر پہاڑی کے شیر کی سی تھی، جب کہ آپ کے پاس ہندی تلواروں کے علاوہ کوئی پنجہ بھی نہ تھا۔

**مطلب:** یعنی آپ نے ہر ممکن ایک جاں باز شیر کی طرح بادشاہ کی حفاظت کی ہے، اور اس کی داخت و پرداخت میں کسی بھی طرح کی کوئی کسر نہیں باقی رکھی، اور جس طرح جنگل کا راجہ اپنے پنجے سے اپنے بچوں کی حفاظت وحمایت کرتا ہے، اسی طرح آپ نے تلوار کے پنجے سے اس بچے کی دیکھ بھال کی ہے، بعض حضرات نے اس سے پہلے والے شعر میں مذکور الملك سے کافور کی سلطنت اور اس کا ملک مراد لیا ہے، اس صورت میں یہاں بھی له سے الملك بمعنی سلطنت ہی مراد ہوگا اور شعر کا ترجمہ اور مطلب اسی حساب سے بدل جائے گا۔

| لَقِيْتَ الْقَنَا عَنْهُ بِنَفْسٍ كَرِيْمَةٍ | (۳۶) | إِلَى الْمَوْتِ فِي الْهَيْجَا مِنَ الْعَارِ تَهْرُبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لقیت فعل فاعل، عنه جار مجرور اسی کے متعلق، ب حرف جر، نفس موصوف، کریمة صفت اول، إلى الموت الخ تینوں جار مجرور ہو کر تھرب فعل کے متعلق، جملہ ہو کر صفت ثانی اور مجرور ہو کر لقیت کے متعلق، القنا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** لقیت (س) ملاقات کرنا، مراد نیزوں کا سامنا کرنا، قنا نیزے واحد قَناة، هیجا لڑائی، جنگ، مراد میدان جنگ، عار شرم، تہمت، جمع أعيار، تھرب، هرب (ن) بھاگنا۔

**ترجمہ:** آپ نے ان کی طرف سے ایک ایسی شریفانہ ذات کے ذریعے دفاع کرتے ہوئے نیزوں کا استقبال کیا، جو میدان جنگ میں عار سے بھاگ کر، موت کی پناہ لیا کرتی ہے۔

**مطلب:** یعنی آپ نے ان کی حفاظت میں اپنی جان کو بھی داؤ پر لگا دیا، اور میدان مقابلہ میں ڈٹ کر دشمنوں کے نیزوں کا مقابلہ کیا، دوران جنگ آپ کو اپنی جان کی ذرا بھی پرواہ نہ تھی، اس لیے کہ آپ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں، جو موت سے بھاگ کر، زندگی بھر شرم اور تہمت کی موت مرا کرتے ہیں، بلکہ آپ کے لیے جان دینا تو آسان ہے، لیکن کسی طرح کی عار برداشت نہیں ہے۔

| وَقَدْ يَتْرُكُ النَّفْسَ الَّتِيْ لَا تَهَابُهُ | (۳۷) | وَيَخْتَرِمُ النَّفْسَ الَّتِيْ تَتَهَيَّبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، قد برائے تقلیل، یترك فعل فاعل، النفس موصوف، التي اسم موصول، لا تھاب فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ ہو کر صلہ اور صفت ہو کر مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و برائے ترتیب، یخترم فعل فاعل، النفس موصوف، التي موصولہ، تتھیب فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ، پھر النفس کی صفت ہو کر مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تهاب ، هاب يهاب (س) ڈرنا، خوف کرنا، يخترم ، اختراما (افتعال) ہلاک کرنا، تہس نہس کرنا، تتهيب ، تهيب (تفعل) بہت ڈرنا، ڈرتے رہنا۔

**ترجمہ:** کبھی موت اس ذات سے گریزاں رہتی ہے، جو اس سے نہیں ڈرتی، اور کبھی اس جان کو ہلاک کر دیتی ہے، جو اس سے ڈرتی رہتی ہے۔

**مطلب:** یعنی موت کا مسئلہ فہم وخرد سے بالاتر ہے، یہ کبھی اس انسان کو تو آ دبوچتی ہے، جو موت سے مسلسل ڈرتا رہتا ہے اور اس کا نام سن کر کانپنے لگتا ہے؛ لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال دیتا ہے، موت اس سے کنارہ کش ہو جایا کرتی ہے، اور وہ زندہ بخیر رہ کر موت کے پنجوں سے چھٹکارا پالیتا ہے، اس لیے بہتر یہی ہے، کہ انسان بہادر بن کر موت کی آنکھ سے آنکھ ملانا سیکھے، نہ یہ کہ بزدل رہے اور موت کا نام سن کر جامے سے باہر ہو جائے۔

| وَمَا عَـدِمَ اللَّاقُوْكَ بَأْسًا وَشِدَّةً | (۳۸) | وَلٰكِنَّ مَنْ لَا قَوْ أَشَـدُّ وَأَنْجَبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، ما نافیہ، عدم فعل، لاقو اسم فاعل، ك مفعول بہ پھر عدم کا فاعل، بأسًا و شدةً دونوں مفعول بہ ہیں، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، لكن حرف مشبہ بالفعل، من موصولہ، لا قوا فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور لكن کا اسم، أشد و أنجب یہ دونوں خبر ہیں، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** عدِم (س) عدما گم کرنا، معدوم ہونا، کھونا، باس بہادری، خوف، طاقت، بَؤُسَ (ک) طاقت ور ہونا، شدة سختی، طاقت، جمع شِدَادٌ شَدَّ (ن) سخت کرنا، لاقوا ملاقاة (مفاعلة) باہم ملنا، أنجب زیادہ شریف، نجُبَ (ک) نجابة شریف ہونا۔

**ترجمہ:** آپ سے مڈبھیڑ کرنے والوں کے پاس طاقت و بہادری کی کمی نہ تھی، لیکن اُن کے حریف ان سے بھی زیادہ مضبوط اور شریف تھے۔

**مطلب:** یعنی آپ نے جنہیں شکست دی ہے، وہ کوئی معمولی لوگ نہ تھے، بلکہ انتہائی مضبوط اور طاقت ور تھے؛ مگر ان کی بدقسمتی کہ وہ آپ جیسے شیر دل بہادر سے ٹکرا گئے، اور ان کی ساری توانائی آپ نے خاک میں ملا دی، وہ بری طرح ناکام رہے اور چاروں خانے چت ہو کر شکست تسلیم کر کے بھاگ گئے۔

| ثَنَاهُمْ وَبَرْقُ الْبِيْضِ فِي الْبَيْضِ صَادِقٌ | (۳۹) | عَلَيْهِمْ وَبَرْقُ الْبِيْضِ فِي الْبِيْضِ خُلَّبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ثنا فعل فاعل، هم ذوالحال، و حالیہ، برق البيض مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، في البيض اور عليهم دونوں جار مجرور، صادق اسم فاعل محذوف کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، برق البيض مرکب اضافی کے بعد مبتدا، في البيض جار مجرور خلب کے

متعلق پھر خبر اور جملہ اسمیہ ہو کر معطوف پھر مبتدا اول کی خبر، اور جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر ثنا کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ثنی (ض) ثنیًا پھیرنا، موڑنا، برق بجلی، چمک، جمع بُرُوْقٌ ، بیض، ابیض کی جمع سفید، مراد چمکتی ہوئی تلوار، بَیض واحد بَیضۃ لوہے کی خود، جنگی ٹوپی، خُلَّب بے بارش کا بادل، بجلی کی جھوٹی چمک، خلب (ن ض) خَلْبًا دام فریب میں پھنسانا۔

**ترجمہ:** کافور نے اپنے حریفوں کو اس حال میں واپس کیا، کہ تلواروں کی چمک ان کے خودوں میں سچی تھی، جب کہ خودوں کی چمک تلواروں میں جھوٹی تھی۔

**مطلب:** یعنی کافور نے اپنے دشمنوں کے ہر ارادے کو پست کر دیا، اور انھیں ایسی شکست فاش ہوئی کہ وہ اب کبھی کافور کے مقابلے میں نہیں نکل سکتے، اور وجہ یہ ہے کہ جب بھی وہ کافور سے زور آزمائی کا ارادہ کریں گے، تو ان کی جنگی ٹوپیاں ان کا یہ ارادہ بدل ڈالیں گی، اس لیے کہ کافور نے ان پر ایسی ضرب لگائی ہے، جس کے نشانات اور جس کی چمک ان کے خودوں سے نمایاں ہے، اور دوران حملہ تلواروں سے جو چمک ظاہر ہوئی وہی سچی تھی، کیوں کہ اس نے دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا، اور وہ چمک جو خودوں میں دیکھنے کو ملی وہ ایک فریب تھی، اس لیے اس نے کوئی کارنامہ انجام نہیں دیا، اور تو اور وہ چمک اپنے پہنے ہوئے کے سروں کو بھی نہ بچا سکی اور وہ سب مر گئے۔

| سَلَلْتَ سُيُوْفًا عَلَّمَتْ كُلَّ خَاطِبٍ | (۴۰) | عَلٰى كُلِّ عَوْدٍ كَيْفَ يَدْعُوْ وَيَخْطُبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** سللت فعل فاعل، سیوفًا موصوف، علمت فعل فاعل، کل خاطب مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ اول، علی حرف جر، کل عود مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر علمت کے متعلق، کیف استفہامیہ، یدعو ویخطب فعل فاعل جملہ فعلیہ اور معطوف علیہ معطوف ہو کر علمت کا مفعول بہ ثانی، جملہ ہو کر سیوفا کی صفت اور سللت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** سللت ، سلَّ (ن) السیفَ تلوار سونتنا، میان سے باہر نکالنا، خاطب مقرر، واعظ، خطیب، خطب (ن) تقریر کرنا، خطبہ دینا، عود لکڑی، مراد ممبر، جمع أعواد ، یدعو لہ (ن) دعا کرنا، علیہ بددعا کرنا۔

**ترجمہ:** آپ نے ایسی تلواریں نکالیں، جنھوں نے ممبر پر خطبہ دینے والے ہر خطیب کو، دعا اور خطابت کا سلیقہ سکھا دیا۔

**مطلب:** یعنی آپ نے اپنی تلواروں کے بل پر ممالک کو فتح کر کے، پوری دنیا میں تہلکہ مچا دیا اور چاروں طرف آپ کے نام کا کلمہ پڑھا جانے لگا، یہاں تک کہ مساجد کے واعظ اور خطباء حضرات بھی

اپنی تقریروں اور دعاؤں میں آپ کے لیے دعائیں اور نیک تمنائیں کرنے لگے۔

| وَيُغْنِيْكَ عَمَّا يَنْسِبُ النَّاسُ أَنَّهُ | (۴۱) | إِلَيْكَ تَنَاهَى الْمَكْرُمَاتُ وَتُنْسَبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، يغني فعل، ك مفعول بہ، عن حرف جر، ما موصولہ، ينسب فعل، الناس فاعل جملہ ہو کر صلہ اور مجرور ہو کر يغني کے متعلق، أن حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، إليك جار مجرور تناهی فعل کے متعلق، المكرمات اس کا فاعل، جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، تنسب فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف پھر أن کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر يغني کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يغني (افعال) بے نیاز کرنا، ينسب نسب (ض) منسوب ہونا، نسبت کرنا، تناهى تناهيا (تفاعل) منتہی ہونا، ختم ہونا، مَكْرُمَات واحد مَكْرُمَة اچھے کارنامے، شرافت کے کام۔

**ترجمہ:** لوگوں کی بیان کردہ نسبتوں سے آپ کو یہ بات بے نیاز کر دیتی ہے، کہ تمام شرافتوں کا منتہی اور جائے انتساب آپ ہی ہیں۔

**مطلب:** یعنی لوگ اپنی بزرگی و برتری کو خاندانی شرف وعزت سے ملا کر ثابت کرتے ہیں؛ لیکن آپ کا کیا کہنا آپ تو بذات خود ہی شرافت وکرامت کا حسین سرچشمہ اور عزت وعظمت کا انوکھا سنگم ہیں، آپ کو اظہار شرافت کی چنداں ضرورت نہیں؛ بلکہ شرافت وکرامت ہی آپ سے وابستگی کے اظہار میں اپنی بڑائی اور عزت سمجھتی ہیں۔

| وَأَيُّ قَبِيلٍ يَسْتَحِقُّكَ قَدْرُهُ | (۴۲) | مَعَدُّ بْنُ عَدْنَانٍ فِدَاكَ وَيَعْرُبُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، أي قبيل مرکب اضافی کے بعد مبتدا، يستحق فعل، ك مفعول بہ مقدم، قدره بعد الاضافت فاعل، جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، معد موصوف، ابن عدنان مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، یعربُ معطوف پھر صفت اور مبتدا، فداك مضاف مضاف الیہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** قبيل قبیلہ، خاندان، جمع قبائل، يستحق (استفعال) استحقاق والا ہونا، حق دار ہونا، قدر حیثیت، مرتبہ، جمع أقدار، معد بن عدنان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ، يعرب بن قحطان عرب کا دوسرا مشہور قبیلہ۔

**ترجمہ:** کس قبیلے کی حیثیت آپ کی مستحق ہو سکتی ہے، معد بن عدنان اور یعرب بن قحطان دونوں آپ پر فدا ہیں، (نثار ہیں)

**مطلب:** یعنی پورے عرب میں کوئی آپ کا ہم پلہ اور ہم حیثیت نہیں ہوسکتا، آپ کی عظمت و شرافت کا پورا عرب قائل ہے، یہاں تک معد بن عدنان اور یعرب بن قحطان نامی دونوں نامور قبیلے بھی آپ کی مدحت میں لب کشاں ہیں، حقیقت تو یہ ہے کہ متنبی چور دل سے کافور کو گالیوں سے نواز رہا ہے، جب اس کا کوئی نسب ہی نہیں ہے، تو خاندانی شرافت کیا آسمان سے اترے گی۔

| لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أَرَاكَ فَأَطْرَبُ | (۴۳) | وَمَا طَرَبِي لَمَّا رَأَيْتُكَ بِدْعَةً |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ما مشابہ بلیس، طربي مرکب اضافی کے بعد اس کا اسم، بدعة خبر جملہ اسمیہ ہوکر جزاء مقدم، لمّا حرف شرط، رایت فعل فاعل، ك مفعول بہ، جملہ ہوکر شرط، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ل قسمیہ، قد تحقیقیہ، کنت فعل ناقص، أنا ضمیر اس کا اسم، أرجو فعل فاعل، أن ناصبہ، أرى فعل فاعل، ك مفعول بہ، جملہ ہوکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، أطرب فعل فاعل جملہ ہوکر معطوف پھر أرجو کا مفعول بہ اور جملہ ہوکر کنت کی خبر پھر جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم، قسم محذوف ہے، أي واللّٰه لقد الخ .

**حل لغات:** طرب مصدر طرِب (س) خوشی سے جھوم اٹھنا، بدعة انوکھا، نرالا، بدُعَ (ک) بَدَاعَةً باکمال ہونا، ارجو، رجا (ن) رجائًا پُر امید ہونا، أرى رأى (ف) رُؤية دیکھنا۔

**ترجمہ:** آپ کو دیکھ کر، میرا سرمست ہو جانا، کوئی انوکھی بات نہیں تھی، بخدا مجھے یہی توقع تھی کہ آپ کو دیکھ کر میں خوشی سے اچھل پڑوں گا۔

**مطلب:** یعنی آپ کو دیکھ کر، میرا خوشی سے جھوم اٹھنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے، بلکہ میں نے پہلے سے ہی اپنے ذہن میں آپ کی بلندئ شان اور رفعت مقام کا تصور کر لیا تھا اور جب آپ کے دربار میں حاضر ہوکر آپ کی زیارت کی، تو میری خوشی کی انتہاء نہ رہی، اس لیے کہ آپ میری سوچ سے بھی کہیں زیادہ بلند مقام کے مالک ہیں، اور ظاہر ہے جب انسان اپنے خوابوں کی حقیقت پالیتا ہے، تو اس کی خوشی میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ شاعر کافور کی کھنچائی کر رہا ہو، اور اس کا مقصد یہ ہو کہ آپ تو بالکل کارٹون ہیں، واقعی آپ کا حسب نسب تلاش کرنے کے بعد بھی نہیں مل سکتا، اور جس طرح عجائبات کو دیکھ کر بے اختیار لوگوں کو ہنسی آجاتی ہے، ٹھیک اسی طرح آپ سے مل کر بھی لوگ قہقہے مارنے لگتے ہیں۔

| كَأَنِّي بِمَدْحٍ قَبْلَ مَدْحِكَ مُذْنِبُ | (۴۴) | وَتَعْذُلُنِي فِيكَ الْقَوَافِي وَهِمَّتِي |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، تعذل فعل، ي ذوالحال، ن وقایہ، فیك جار مجرور تعذل کے

متعلق، القوافي وهمتي مرکب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد تعذل کا فاعل، کان حرف مشبہ بالفعل، ي اس کا اسم، بمدح جار مجرور ہوکر مذنب اسم فاعل کے متعلق، قبل مدحك اضافتوں کے بعد مذنب کا ظرف، شبہ جملہ ہوکر کان کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر حال اور تعذل کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تعذل عذل (ن) ملامت کرنا، سرزنش کرنا، قوافي ، قافية کی جمع قصائد، شعر کا آخری کلمہ، همة حوصلہ، ہمت، ارادہ، جمع هِمَمٌ، مذنب اسم فاعل، اذنب إذنابا (افعال) قصور کرنا۔

**ترجمہ:** میرے قصیدے اور میرے حوصلے آپ کے سلسلے میں میری سرزنش کرتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ آپ کی تعریف سے پہلے، میں نے کسی کی مدح سرائی کر کے جرم کیا ہے۔

**مطلب:** یعنی آپ تک پہنچنے سے پہلے میں نے جہاں بھی جس کی بھی تعریف میں مدحیہ قصائد کیے ہیں، میرا عزم وارادہ اور میرے تمام اشعار وقصائد مجھے میرے ماضی پر لعن طعن کرتے ہیں، اور ان کا مقصد یہ احساس دلانا ہے، کہ میں نے اول وہلہ ہی میں کیوں نہیں آپ کے دربار میں حاضری دی، تا کہ میرے تمام اشعار آپ ہی کے نام ہوتے، اوران میں صرف آپ ہی کی مدح وستائش ہوتی۔

| أُفَتَّشُ عَنْ هٰذَا الْكَلَامِ وَيُنْهَبُ | (۴۵) | وَلٰكِنَّهُ طَالَ الطَّرِيْقُ وَلَمْ أَزَلْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لکن حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، طال فعل، الطریق فاعل، جملہ ہوکر لکن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و برائے ترتیب، لم أزل فعل ناقص، أنا ضمیر اس کا اسم، أفتش فعل مجہول، أنا ضمیر نائب فاعل، عن حرف جر، هذا الكلام اسم اشارہ مشار الیہ ہوکر مجرور اور أفتش کے متعلق، جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، ینهب فعل مجہول مع نائب فاعل جملہ ہوکر معطوف اور لم أزل کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** طال (ن) طولاً دراز ہونا، طریق راستہ، جمع طُرُق، أفتش، تفتیشا (تفعیل) تلاش کرنا، ڈھونڈنا، ینهب (س) نہبا لوٹنا

**ترجمہ:** لیکن (میں کیا کروں) راہ مصر دراز تھی، اور شعر کے سلسلے میں ہمیشہ میری تلاشی لی جاتی رہی اور اُسے ہر آن لوٹا جاتا رہا۔

**مطلب:** شاعر کافور کے دربار میں دیر سے پہنچنے کی وجہ بتا رہا ہے، کہ آپ کی مدح سرائی کا گن گانے سے تاخیر کا باعث ایک تو راستۂ مصر کی طوالت تھی اور دوسرے یہ کہ لوگ ہمیشہ میری اور میرے

اشعار کی تلاش وجستجو میں لگے رہتے تھے، اور موقعہ ملتے ہی مجھے لب کشائی پر مجبور کردیا کرتے تھے، حقیقت میں یہ بتارہا ہے کہ ہر کوئی میرے اشعار کا قدرداں تھا اور مجھے انعام واکرام سے نوازا جاتا تھا، لہٰذا تم بھی نوازنا شروع کرو۔

| وَغَرَّبَ حَتّٰی لَیْسَ لِلْغَرْبِ مَغْرِبُ | (۴۶) | فَشَرَّقَ حَتّٰی لَیْسَ لِلشَّرْقِ مَشْرِقٌ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، شرق فعل فاعل، جملہ خبریہ ہے، حتی عاطفہ، لیس فعل ناقص، للشرق جار مجرور ظرف مستقر ہوکر لیس کی خبر مقدم، مشرق اسم مؤخر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بعینہ یہی ترکیب ہوگی۔

**حل لغات:** شرّ ق تشریق، مشرق میں دور تک جانا، (تفعیل) اسی طرح غرّب مغرب میں جانا۔

**ترجمہ:** چناں چہ میرا شعر مشرق کی آخری حد تک پہنچ گیا، اور اسی طرح مغرب میں بھی اس کی آخری حد تک جا پہنچا، لفظی ترجمہ ہوگا، کہ میرا شعر مشرق میں اتنی دور تک چلا گیا کہ اب مشرق کا کوئی مشرق نہیں رہا، اس طرح مغرب میں اتنی دور چلا گیا کہ اب مغرب کا کوئی مغرب نہ رہا۔

**مطلب:** یعنی دنیا کے کونے کونے میں میرے اشعار پہنچ گئے اور ہر طرف میری شہرت و نیک نامی کا چرچا ہونے لگا، جگہ جگہ سے ہدایا تحائف بھی آنے لگے، اور لوگ مجھے دیکھنے اور مجھ سے ملنے کے لیے بے چین ہو گئے، لہٰذا اے کافور تم مجھے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھو کہ میں از خود تمہارے پاس آیا ہوں، تمہیں نہیں آنا پڑا۔

| جِدَارٌ مُعَلًّی أَوْ خِبَاءٌ مُطَنَّبُ | (۴۷) | إِذَا قُلْتُهُ لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ وُصُوْلِهٖ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، قلت فعل فاعل، ہ مفعول بہ جملہ ہوکر شرط، لم یمتنع فعل، من حرف جر، وصوله مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر لم یمتنع کے متعلق، جدار معلی اور خباء مطنب دونوں مرکب توصیفی اور معطوف علیہ معطوف ہوکر یمتنع کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** جدار دیوار جمع جُدران وَجُدُر، وجُدُور، معلی بلند و بالا، تعلية (تفعیل) بلند کرنا، خباء خیمہ، جمع أخبية، مطنب نصب کردہ چیز، طنّب (تفعیل) الخيمة خیمہ گاڑنا، جدار معلی سے مراد شہر اور خباء مطنب سے مراد دیہات ہے۔

**ترجمہ:** جب میں وہ اشعار کہتا تھا، تو ان کے پھیلنے سے نہ تو کوئی بلند قد دیوار مانع ہوتی تھی

اور نہ ہی کوئی نصب کردہ خیمہ۔

**مطلب**: یعنی میرے اشعار میں اتنی کشش اور جان ہوا کرتی تھی، کہ انھیں روکنا تو درکنار اہل شہر اور دیہاتی دونوں بڑھ بڑھ کر ان کا استقبال کیا کرتے تھے، اپنی مجالس ومحافل میں ان اشعار کی معنویت کا تذکرہ کرتے تھے، اور اس طرح عرب وعجم اور شہر اور گاؤں ہر جگہ میری شخصیت ایک بلند فکر اور نیک سوچ کے مالک کی حیثیت سے متعارف ومشہور تھی، خلاصہ یہ کہ ہر طرح سے کافور کو خوش کرکے، اس کی ذہن سازی کررہا ہے، تاکہ وہ کسی قدر اسے اس کا مطلوب دے دے، اور بعد میں متنبی اسے گالی دینے لگے۔

# من قافية الدال

## وقال عند خروجه من مصر

متنبّی نے مصر سے روانگی کے وقت یہ اشعار کہے

| عِـيْدٌ بِـأَيَّةِ حَالٍ عُـدْتَّ يَا عِـيْدُ | (۱) | بِمَا مَضٰى أَمْ لِأَمْرٍ فِيْكَ تَجْدِيْدُ |
|---|---|---|

**ترکیب**: عید مبتدا محذوف هذا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ب حرف جر، أية حالٍ مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر عدت کے متعلق، عدت فعل فاعل، جملہ ہوکر جواب ندا، یا عید جملۂ ندا، جملہ ندائیہ ہے، ب حرف جر، ما موصولہ، مضی فعل فاعل جملہ ہوکر صلہ اور مجرور ہوکر معطوف علیہ، أم عاطفہ، ل حرف جر، أمر موصوف، فيك جار مجرور تجديد کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر صفت اور مجرور ہوکر معطوف پھر یہ عُدتَّ فعل محذوف کے متعلق ہے، جملہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: عید جمع أعياد تہوار، عاد (ن) لوٹنا، مضی (ض) مضيا گذرنا، أمر مسئلہ، جمع أُمُوْر، تجديد (تفعيل) جدت، انوکھا پن۔

**ترجمہ**: یہ عید ہے، اے عید تم کس حال میں واپس آئی ہو، سابقہ حالات کے ساتھ، یا نئی صورت حال کے ساتھ۔

**مطلب**: عید کے موقعہ پر شاعر خود عید سے مخاطب ہوکر اس کی آمد کی کیفیت کو معلوم کررہا ہے، کہ میں وطن سے دور کئی عیدیں گذار چکا ہوں، عیدیں اگرچہ لوگوں کے لیے الفت ومحبت کا پیغام لایا کرتی ہیں، مگر مجھے ان عیدوں سے ہمیشہ رنج والم ہی ملا ہے، اور اہل خانہ کی عدم موجودگی ہر سال مجھے خون

کے آنسو رلاتی رہی ہے، تو کیا اس سال بھی وہی صورت حال ہے، یا کچھ تبدیلی ہے؟

| | | |
|---|---|---|
| أَمَّا الْأَحِبَّةُ فَالْبَيْدَاءُ دُوْنَهُمْ | (۲) | فَلَيْتَ دُوْنَكَ بِيْدًا دُوْنَـهَا بِيْـدُ |

**ترکیب:** أمّا تفسیریہ، الأحبة مبتدا اول، ف زائدہ، البیداء مبتدا ثانی، دونهم بعد الاضافت خبر، جملہ اسمیہ ہوکر مبتدا اول کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف زائدہ، لیت حرف مشبہ بالفعل، دونك مضاف مضاف الیہ ہوکر لیت کی خبر مقدم، بیدا موصوف، دونها خبر مقدم، بید مبتدا مؤخر جملہ ہوکر صفت اور لیت کا اسم، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أحبة واحد حبیب دوست، البیداء بیاباں، صحرا، جمع بِیْد وَبَیْدَوَات.

**ترجمہ:** جہاں تک احباء کا تعلق ہے، تو میرے اور ان کے بیچ بیاباں کی خلیج حائل ہے، کاش اے عید تیرے سامنے بیاباں ہی بیاباں ہوتے۔

**مطلب:** یعنی اس عید سعید کے موقع پر بھی میں اپنے اعزاء واقارب سے نہ مل سکا، اور وہ مجھ سے دور بہت دور وطن میں، میری یادوں کے سہارے عید منا رہے ہیں، میری حرمان نصیبی کہ مجھے اس بار بھی ان کے ساتھ عید کرنے کا موقعہ نہ مل سکا اور میرے اور میرے دوستوں کے درمیان دوری کی خلیج بدستور حائل ہے، کاش ایسا ہو جاتا کہ میرے اور عید کے درمیان بھی دوری کی کوئی دیوار کھڑی ہو جاتی، اور جس طرح مجھے اپنے دوستوں سے قربت نصیب نہیں، عید بھی میرے پاس نہ آتی۔

| | | |
|---|---|---|
| لَوْلَا الْعُلٰى لَمْ تَجُبْ بِي مَا أَجُوْبُ بِهَا | (۳) | وَجْنَاءُ حَرْفٌ وَلَا جَرْدَاءُ قَيْدُوْدُ |

**ترکیب:** لولا کا مدخول مبتدا ہوتا ہے اور اس کی خبر محذوف رہتی ہے، چناں چہ العلی مبتدا، مطلوبة خبر محذوف جملہ اسمیہ خبریہ ہے، لم تجب فعل، بي جار مجرور اسی کے متعلق، ما موصولہ، أجوب فعل فاعل، بها جار مجرور اسی کے متعلق جملہ ہوکر صلہ اور لم تجب کا مفعول بہ، وجناء حرف مرکب توصیفی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، لا تاکیدیہ، جرداء قیدود مرکب توصیفی کے بعد معطوف اور لم تجب کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** العلی بلندی (ن) بلند ہونا، تجب، جَابَ (ن) جَوْبًا طے کرنا، قطع کرنا، وَجْنَاء مضبوط اور ٹھوس اونٹنی، جمع وُجْنٌ، حرف اس کی ضد، دبلی، کم زور اونٹنی، جمع حُرُوْف، جرداء چھوٹے بال کی گھوڑی جمع جُرْدٌ، قیدود دراز قد لمبی گردن گھوڑی۔

**ترجمہ:** اگر حصول بلندی پیش نظر نہ ہوتی، تو دبلی پتلی ٹھوس اونٹنی اور کوتاہ مو دراز قد گھوڑی مجھے لے کر ان بیابانوں کو ہرگز نہ طے کرتی، جنہیں میں ان کو لے کر طے کر رہا ہوں۔

**مطلب:** یعنی جو کچھ بھی میں کر رہا ہوں، دوستوں کی جدائی، گھر والوں سے دوری، وطن سے محرومی یہ سب صرف اس لیے ہے، کہ میرا مقصد بلندی مرتبہ کا حصول اور رفعت مقام کی تلاش ہے، ورنہ اگر یہ چیزیں میرے پیش نظر نہ ہوتیں، تو میں کوئی پاگل یا دیوانہ نہیں ہوں، کہ خود بھی جنگل و بیاباں میں چکر لگاؤں اور ان بے زبان جانوروں کو بھی دوڑاؤں، اور میں مسلسل محو سفر رہوں، حتی کہ عید جیسے اہم تہوار پر بھی، اپنے اہل خانہ سے نہ ملوں۔ شعر:

حصول رفعتوں کے واسطے تو دوڑنا ہوگا گھروں میں بیٹھتے ہیں وہ، جو ہمت ہار جاتے ہیں

| وَكَانَ أَطْيَبَ مِنْ سَيْفِي مُعَانَقَةً | (۴) | أَشْبَاهُ رَوْنَقِهِ الْغِيدُ الْأَمَالِيدُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، کان فعل ناقص، اطیب اسم تفضیل، من حرف جر، سیفی مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر أطیب کے متعلق شبہ جملہ ہوکر ممیز، معانقة تمیز اور پھر کان کی خبر مقدم، أشباہ رونقه اضافتوں کے بعد مبدل منہ، الغید الأمالید مرکب توصیفی ہوکر بدل اور کان کا اسم، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أطیب زیادہ بہتر، طاب (ض) طِيبًا عمدہ ہونا، معانقة (مفاعلة) ایک دوسرے سے گلے ملنا، أشباہ شِبه کی جمع، مشابہ، غِید نرم و نازک حسینہ، غیداء واحد ہے، أمالید أُملود اور أُملودة کی جمع، استوار قامت حسینہ۔

**ترجمہ:** اور تلوار کو گلے لگانے کے بجائے، چمک دمک میں تلوار کی مشابہ خمیدہ گردن اور نرم و نازک استوار قامت حسیناؤں کا معانقہ، میرے لیے زیادہ خوش گوار ہوتا۔

**مطلب:** یعنی چوں کہ بچپن ہی سے رفعت وعزت اور حصول بلندی میرے پیش نظر رہی ہے، اور مجھے اچھی طرح احساس تھا، کہ محنت و مجاہدہ کے بغیر کوئی اچھی چیز ہم دست نہیں ہوسکتی؛ اس لیے شروع ہی سے میں نے تیر و تلوار سے دوستی کی، گھوڑوں کو اپنا ہم سفر بنایا، جنگلوں و بیابانوں کو اپنی راہ منتخب کیا اور حصول بلندی کے لیے چل پڑا، اگر یہ جذبہ میرے اندر کار فرما نہ ہوتا، تو ممکن ہے کہ نرم و نازک حسیناؤں سے میں دوستی کرتا اور ان کی ناز برداری میں اپنی زندگی صرف کر دیتا۔

| لَمْ يَتْرُكِ الدَّهْرُ مِنْ قَلْبِي وَلَا كَبِدِي | (۵) | شَيْئًا تُتَيِّمُهُ عَيْنٌ وَلَا جِيدُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لم یترك فعل، الدهر فاعل، من حرف جر، قلبي اور كبدي دونوں مرکب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد مجرور ہوکر لم یترك کے متعلق، شیئا موصوف، تتیم فعل، ہ مفعول بہ مقدم، عین ولا جید مرکب عاطفی کے بعد تتیم کا فاعل، جملہ ہوکر شیئا کی صفت اور لم یترك کا

مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** كَبِدٌ جگر، کلیجہ، جمع أكباد وكُبُود ، تتيم (تفعیل) قید کرنا، غلام بنانا، جيد گردن، جمع أجياد۔

**ترجمہ:** زمانے، نے میرے قلب وجگر میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی ہے، جسے کوئی فتنہ خیز نگاہ، یا صراحی دار گردن اپنا اسیر بنا سکے۔

**مطلب:** یعنی حصول بلندی کی راہ میں، میں نے بہت سی پُر خطر راہوں اور پُر خار وادیوں کا سفر کیا ہے اور مجھ پر طرح طرح کے آلام ومصائب آئے ہیں؛ اس لیے میرے دل سے حسن اور حسیناؤں کی محبت ختم ہوگئی ہے اور دنیا کی رونقیں اور چہل پہل مجھے بکواس وخرافات معلوم ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ اب مجھ پر نہ تو حسن کا جادو چل سکتا ہے، اور نہ ہی عشق کی ہتھکڑی مجھے گرفتار کر سکتی ہے۔

| يَا سَاقِيَيَّ أَخَمْرٌ فِي كُؤُوسِكُمَا | (٦) | أَمْ فِي كُؤُوسِكُمَا هَمٌّ وَتَسْهِيدُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ياساقيي جملہ ندائیہ ہے، أ استفہامیہ، خمر مبتدا، في حرف جر، كؤوسكما مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور پھر ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، أم عاطفہ، في كؤوسكما پہلے کی طرح خبر مقدم، هم وتسهيد مرکب عاطفی کے بعد مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ساقيي ساقي کا تثنیہ، سقى (ض) سقاءا پلانا، خمر شراب، جمع خُمُور ، كُؤُوس ، كأس کی جمع، پیالہ، جام، گلاس، هم غم، جمع هُموم ، تسهيد مصدر (تفعیل) بے خوابی میں مبتلا کرنا۔

**ترجمہ:** اے میرے دونوں جام بردار، تمہارے جاموں میں شراب ہے، یا غم اور بے خوابی ہے۔

**مطلب:** شاعر اپنے جام برداروں کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے، کہ سچ سچ بتاؤ، تم مجھے شراب پلا رہے ہو یا درد والم کی دوا دے رہے ہو، شراب پینے کے بعد تو کیف وسرور اور مستی آنی چاہئے؛ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارا جام پینے سے میرے اندر مسلسل سستی اور کاہلی کا اضافہ ہو رہا ہے، آخر بتاؤ تو کیا بات ہے؟

| أَصَخْرَةٌ أَنَا مَا لِي لَا تُحَرِّكُنِي | (٧) | هٰذِي الْمُدَامُ وَلَا هٰذِي الْأَغَارِيدُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أ استفہامیہ، صخرة خبر مقدم، أنا مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ما مبتدا، ل حرف جر، ي ذوالحال، لا تحرك فعل، ن وقایہ، ي متکلم مفعول بہ، هذي (دراصل هذه تھا ضرورت شعری کی وجہ سے ہ کو ي میں تبدیل کردیا) المدام الخ اسم اشارہ ومشار الیہ اور مرکب عاطفی کے بعد لا تحركني کا فاعل، جملہ ہو کر حال اور مجرور ہو کر ما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** صخرة چٹان، ٹھوس پتھر، جمع صَخر وصُخر وصُخور، تحرك (تفعیل) حرکت دینا، المُدام شراب، أغاريد واحد أُغرودة نغمے، گانے۔

**ترجمہ:** کیا میں چٹان تو نہیں، کہ یہ شراب اور گانے میرے اندر کوئی حرکت نہیں پیدا کر پا رہے ہیں۔

**مطلب:** شاعر اپنی خاموش مزاجی اور سرد حالی پر تعجب کر کے کہتا ہے، کہ آخر مجھے کیا ہو گیا ہے، کہ گانوں اور نغموں کی آواز بھی میرے اندر کوئی انقلاب نہیں پیدا کر پا رہی ہے، سمجھ میں نہیں آ رہا ہے، کہ کیا ماجرا ہے، جب کہ یہ بکثرت یہ دیکھا گیا ہے کہ نغموں کی جھنکار اور گانوں کی کشش سخت سے سخت چیز کو بھی طرب و مستی میں مبتلا کر دیتی ہے، کیا بات میں چٹان ہو گیا ہوں کیا؟

| إِذَا أَرَدْتُ كُمَيْتَ الْخَمرِ صَافِيَةً | (۸) | وَجَدْتُهَا وَحَبِيْبُ النَّفْسِ مَفْقُوْدُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، أردت فعل فاعل، كميت الخمر مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، صافية حال، پھر أردت کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، وجدت فعل فاعل، ها ذوالحال، و حالیہ، حبيب النفس بعد الاضافت مبتدا، مفقود خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور وجدت کا مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** كُمَيْتٌ سرخ اور سیاہی مائل، صافية خالص، صاف شفاف، مفقود گم شدہ، فقد (ض) گم کرنا، ضائع کرنا۔

**ترجمہ:** جب بھی مجھے سرخ سیاہی مائل چھنی ہوئی شراب کی خواہش ہوتی ہے، تو وہ ہم دست ہو جایا کرتی ہے، لیکن میرا محبوب مجھے نہیں مل پا رہا ہے۔

**مطلب:** یعنی میں جب جس طرح کی شراب چاہتا ہوں، لے کر پی لیتا ہوں؛ مگر نہ اس میں کیف و سرور ہوتا ہے اور نہ ہی فرحت و انبساط کی کوئی جھلک نظر آتی ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے، کہ شراب اگر چہ مجھے ہم دست ہو جاتی ہے، لیکن میرا دل اپنے دوستوں اور ہم خیالوں کی تلاش میں سر گرداں رہتا ہے اور لاکھ ہاتھ پیر مارنے کے باوجود بھی ان سے شرف ملاقات نہیں ہو سکتا؛ اسی لیے شراب بے مزہ، بے کیف اور لذت و سرور سے خالی معلوم ہوتی ہے۔

| مَا ذَا لَقِيْتُ مِنَ الدُّنْيَا وَأَعْجَبُهُ | (۹) | أَنِّي بِمَا أَنَا شَاكٍ مِنْهُ مَحْسُوْدُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ماذا استفہام کے لیے، لقيت فعل فاعل، من حرف جر، الدنيا ذوالحال، و حالیہ، اعجبه مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، أني حرف مشبہ بالفعل مع اسمہ، ب حرف جر، ما موصول،

انا مبتدا، شاك اسم فاعل، منه جار مجرور اسی کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر مماله اور مجرور، ہوکر محسود اسم مفعول کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر ان کی خبر، پھر جملہ ہوکر اعجبه کی خبر اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے، پھر حال اور مجرور ہوکر لقیت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** اعجب سب سے زیادہ تعجب خیز (س) تعجب کرنا، شاك شکایت کنندہ، شکی (ن) شکوا وشکایة شکایت کرنا، محسود وہ شخص جس سے حسد کیا جائے، حسد (ض ن) حسد کرنا، دوسرے کی خوشی دیکھ کر جلنا۔

**ترجمہ:** مجھے دنیا سے کیا ملا، جب کہ زمانے میں سب سے زیادہ تعجب خیز بات تو یہ ہے، کہ مجھے جس چیز سے شکایت ہے، لوگ اسی کے حوالے سے مجھ پر حسد کرتے ہیں۔

**مطلب:** یعنی میں آج تک ولایت وسلطنت کے حصول کے لیے کوشاں رہا، برابر کافور کی سفارش کرتا رہا، لیکن محرومی وحرمان نصیبی کے سوا اس دنیا سے مجھے اور کچھ نہیں ملا ہے، اور تعجب تو اس پر ہے، کہ تمام لوگ بالخصوص میرے ہم پیشہ شعراء کو، مجھ سے اس لیے جلن ہے، کہ میں کافور کے دربار میں نہایت عیش ومستی کی زندگی گذار رہا ہوں، حالاں کہ سب سے زیادہ شکایت مجھے کافور ہی سے ہے۔

| أَنَا الْغَنِيُّ وَأَمْـوَالِي الْمَـوَاعِيدُ | (۱۰) | أَمْسَيْتُ أَرْوَحَ مُثْرٍ خَازِنًا وَيَـدًا |
|---|---|---|

**ترکیب:** امسیت فعل ناقص، انا ضمیر ممیز، خازناً ویدًا دونوں تمیز ہیں، پھر أمسیت کا اسم، أروح مثر بعد الاضافت خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، أنا الغني مبتدا خبر جملہ اسمیہ ہے، أموالي بعد الاضافت مبتدا، المواعید خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أَرْوَحَ زیادہ آرام کنندہ، أَرَاحَ إِرَاحة (افعال) آرام پہنچانا، سکون دینا، مُثْرٍ أثری إثراء (افعال) مال دار ہونا، دولت مند ہونا، خازن خزانچی، جمع کرنے والا، جمع خَزَنَةٌ وَخُزَّان، خَزَنَ (ن) خَزْنا جمع کرنا، اسٹاک کرنا، ید بمعنی قبضہ، مواعید، میعاد کی جمع مقررہ وقت، ٹائم۔

**ترجمہ:** (میں سب سے زیادہ آرام والا مال دار ہوں) جمع کرنے اور قبضہ کرنے کے لحاظ سے، میں سب سے بڑا آرام دہندہ مال دار ہوں، میں ایسا دولت مند ہوں، جس کے مال صرف وعدے ہیں۔

**مطلب:** شاعر کافور پر طنز کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ کم بخت صرف وعدے کر کر کے، مجھ سے مدحیہ اشعار کہلواتا رہا، اور آج تک ایک انچ حکومت میرے قبضہ، تصرف میں نہ کر سکا، میں اس سے اب کیا خاک امید رکھوں، میں نے تو یہ سمجھ لیا کہ میں دنیا کا سب سے زیادہ سکون والا مالدار ہوگیا ہوں، کیوں کہ

میرا سارا اثاثہ کافور کے وعدے ہیں، اور میں انھیں جمع کرنے، قبضہ کرنے اور ان کی دیکھ بھال کرنے کرانے سے بالکل مستغنی ہوگیا ہوں۔

| إِنِّي نَزَلْتُ بِكَذَّابِيْنَ ضَيْفُهُمْ | (۱۱) | عَنِ الْقِرٰى وَعَنِ التَّرْحَالِ مَحْدُوْدُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إن حرف مشبہ بالفعل، ي اس کا اسم، نزلت فعل فاعل، ب حرف جر، کذابین موصوف، ضیفھم مرکب اضافی کے بعد مبتدا، عن القری وعن الترحال دونوں جار مجرور اور مرکب عاطفی کے بعد محدود اسم مفعول کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر ضیفھم کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر کذابین کی صفت اور مجرور ہوکر نزلت کے متعلق، جملہ ہوکر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** کذابین واحد، کذّاب جھوٹا، کافور اور اس کے اہل خانہ کو مراد لیا ہے، ضیف مہمان، جمع أضیاف، وضُیُوف، وَضِیاف، قری مصدر مہمانی کا کھانا، قری (ض) میزبانی کرنا، ترحال کوچ، سفر، روانگی، ارتحل إرتحالا (افتعال) کوچ کرنا، محدود روکا ہوا، حدَّ من کذا (ن) حداً روک لگانا، تحدید کرنا، حد بندی کرنا۔

**ترجمہ:** میرا قیام کچھ اس طرح کے جھوٹوں کے پاس ہے، جن کا مہمان مہمانی کے کھانے سے محروم ہے اور اسے سفر کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔

**مطلب:** آہستہ آہستہ متنبی زبان کھول رہا ہے، چناں چہ یہاں اس نے کافور اور اس کے اہل خانہ کے بخل کو نمایاں کیا ہے، کہ یہ کم بخت اتنے ذلیل ہیں کہ نہ تو مہمان کی میزبانی کر پا رہے ہیں اور نہ ہی صاف زبان سے اسے بھگا رہے ہیں، بھوک و پیاس اور وعدے کے بیچ پھنسا کر روک رکھا ہے۔

| جُوْدُ الرِّجَالِ مِنَ الْأَيْدِي وَجُوْدُهُمْ | (۱۲) | مِنَ اللِّسَانِ فَلَا كَانُوْا وَلَا الْجُوْدُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** جود الرجال مضاف مضاف الیہ مبتدا، من الأیدي جار مجرور ظرف مستقر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، جودھم من اللسان کی بھی یہی ترکیب ہوگی، ف تفریعیہ، لا نافیہ، کانوا فعل تام، ھم ضمیر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا تاکیدیہ، الجود معطوف اور کانوا کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** جود بخشش، سخاوت، جاد (ن) جوداً بخشش کرنا، لسان زبان، جمع ألسنة.

**ترجمہ:** جواں مردوں کی سخاوت ان کے ہاتھوں سے ہوتی ہے، اور ان لوگوں کی سخاوت محض زبان سے، لہٰذا نہ یہ رہیں اور نہ ان کی سخاوت۔

**مطلب:** یعنی جو لوگ داد و دہش کرتے ہیں، تو ان کے اموال ہمیشہ ان کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں اور فوراً وہ نواز دیا کرتے ہیں، لیکن جب ان بدبختوں کو دینا ہی نہیں ہے، تو کیا یہ ہاتھوں میں

مال رکھیں، صرف زبان سے وعدے کر کر کے اپنا مقصد پورا کر لیتے ہیں، اللہ کرے کہ ان کی یہ عادت انھیں لے ڈوبے، اور یہ بھی مریں اور ان کے مال واسباب بھی تباہ وبرباد ہو جائیں۔

| مَا يَقْبِضُ الْمَوْتُ نَفْسًا مِنْ نُفُوسِهِمْ | (۱۳) | إِلاَّ وَفِي يَدِهِ مِنْ نَتْنِهَا عُـوْدُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ما نافیہ، یقبض فعل، الموت فاعل، نفسا موصوف، من نفوسهم ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت اور ذوالحال، إلا حصریہ، و حالیہ، في حرف جر، یدہ مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور ظرف مستقر ہو کر حال اول، من حرف جر، نتنها ترکیب اضافی کے بعد مجرور اور خبر مقدم، عود مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ ہو کر حال ثانی پھر یقبض کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** قبض (ض) قبضاً پکڑنا، لینا، نَتْنٌ بدبو، سڑن، نَتَنَ (ض س ک) بدبودار ہونا، عود لکڑی جمع عِیدان واعواد .

**ترجمہ:** موت جب بھی ان میں سے کسی کی روح قبض کرتی ہے، تو اس حال میں کرتی ہے، کہ بدبو کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں کوئی لکڑی ضرور ہوتی ہے۔

**مطلب:** یعنی کافور کا خاندان اتنا ذلیل اور کمینہ ہے، کہ مرنے کے وقت ان کے جسموں سے بدبو پھیلنے لگتی ہے اور موت بھی جب ان کے پاس آتی ہے، تو اپنا منہ بسور لیتی ہے، اور جس طرح لکڑی وغیرہ کے ذریعے کسی گندی چیز کو ہٹایا جاتا ہے، موت اسی طرح لکڑی لے کر ان کی روح قبض کرتی ہے (مذمت میں مبالغہ آرائی کر رہا ہے)

| مِنْ كُلِّ رِخْوِ وِكَاءِ الْبَطْنِ مُنْفَتِقٍ | (۱۴) | لاَ فِي الرِّجَالِ وَلاَ النِّسْوَانِ مَعْدُوْدُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** من حرف جر، کل الخ اضافتوں کے بعد مجرور ہو کر ظرف مستقر خبر مقدم، منفتق مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، لا عاطفہ، الرجال معطوف علیہ، و عاطفہ، لا تاکیدیہ، النسوان معطوف پھر مجرور ہو کر خبر مقدم، معدود مبتدا جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** رِخْوٌ نرم رخِيَ (س) رِخوة نرم ہونا، آسان ہونا، وِکاءٌ بندھن، بندش، جمع أوكِئة ، بطن پیٹ، جمع بُطُون ، منفتق (انفعال) وفتق (ض) پھاڑنا، چیرنا، نسوان ، إمراة کی جمع، من غیر لفظها ، معدود اسم مفعول، عدَّ (ن) شمار کرنا، گننا۔

**ترجمہ:** ان لوگوں کے اس پیٹ کا: نہ ھن ڈھیلہ ہے، جو لحم وشحم کی کثرت سے پھٹا پڑتا ہے، نہ ان کا شمار مردوں میں ہے اور نہ ہی عورتوں میں۔

**مطلب:** شاعر تنگ آکر کافور اور اس کے تمام قریبی لوگوں پر عیب تراشی کرتے ہوئے کہتا ہے،

کہ یہ سب کے سب ہجڑے ہیں، ان سے کوئی بھی انسان کسی طرح کی کوئی توقع نہ رکھے، یہ کبھی بھی کسی کے کام آنے والے نہیں ہیں، جب انھیں اپنی نسل کا پتا نہیں ہے، تو دوسروں کی یہ کیا خبر گیری کریں گے۔

| أَوْخَانَهُ فَلَهُ فِي مِصْرَ تَمْهِيدُ | (۱۵) | أَكُلَّمَا اغْتَالَ عَبْدُ السُّوْءِ سَيِّدَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أ استفہامیہ، کلّما حرف شرط، اغتال فعل، عبد السوء مضاف مضاف الیہ فاعل، سیدہ بعد الاضافت مفعول بہ، جملہ ہوکر معطوف علیہ، أو عاطفہ، خان فعل فاعل، ہ مفعول بہ جملہ ہوکر معطوف اور شرط، ف جزائیہ، له جار مجرور خبر مقدم، في مصر جار مجرور، تمهید کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** اغتال، اغتیالا (افتعال) دھوکہ دے کر غفلت میں قتل کرنا، عبد السوء بدکردار نوکر، عبد جمع عباد و عبید غلام، سید سردار جمع سادات، خان (ن) خیانت کرنا، تمهید (تفعیل) ہموار کرنا، مہیا کرنا۔

**ترجمہ:** کیا جب بھی کوئی بدکردار غلام، دھوکے سے اپنے آقا کو قتل کردے، یا اس کے ساتھ خیانت کرے تو ملکِ مصر میں اس کے لیے فضا سازگار ہو جاتی ہے۔

**مطلب:** متنبی اہل مصر کو کافور کے خلاف بھڑکا رہا ہے، کہ ان مصریوں کو کیا ہو گیا ہے، جنھوں نے ایک ایسے مجرم کی قیادت تسلیم کرلی ہے، جس نے اولاً تو اپنے آقا کو دھوکہ دے کر قتل کیا، اور پھر اس کے بیٹے کو حکومت دینے کا وعدہ کر کے برسر اقتدار ہوا؛ لیکن یہاں بھی اس نے بدعہدی کی اور اپنی عیاری و مکاری کے بل پر، آج بھی تخت نشین ہے، کیا اہل مصر کی آنکھوں پر، پردہ پڑ گیا ہے، یا وہ جان بوجھ کر کافور کے جرائم پر پردہ ڈال رہے ہیں، یا اتنے بزدل اور کمزور ہو گئے ہیں کہ کافور کے خلاف بغاوت نہیں کر پا رہے ہیں، یا مصر کا یہ رواج ہے کہ ہر مجرم اور ظالم و غاصب کو اپنے دامن میں پناہ دے دیتا ہے۔ (کافور پر اپنے آقا اخشیدی کے قتل کا الزام تھا، اسی کی وضاحت کر رہا ہے)

| فَالْحُرُّ مُسْتَعْبَدٌ وَالْعَبْدُ مَعْبُوْدُ | (۱۶) | صَارَ الْخَصِيُّ إِمَامَ الْآبِقِيْنَ بِهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** صار فعل ناقص، الخصي اس کا اسم، إمام الابقین مرکب اضافی کے بعد خبر، بها، صار کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف عاطفہ، الحر مستعبد اور العبد معبود دونوں مبتدا خبر جملہ اسمیہ ہیں۔

**حل لغات:** الخصي وہ شخص جس کے فوطے نکال لیے گئے ہوں، جمع خِصية و خصيان، خصی (ض) خصی کرنا، ابقین، ابق کی جمع بھگوڑا، (س ن ض) فرار ہونا، بھاگنا، الحر آزاد جمع

احرار، معبود جس کی عبادت کی جائے مراد قابل تعظیم، مستعبد غلام بنایا ہوا، استعباد (استفعال) غلام بنانا۔

**ترجمہ:** یہ خصی (کافور) ملک مصر میں، آقا کو چھوڑ کر بھاگنے والے غلاموں کا سردار بن چکا ہے، چناں چہ آزاد غلام ہے، اور غلام کو عزت دی گئی ہے۔

**مطلب:** کافور کی بادشاہت پر طنز کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ اپنے آقاؤں کے ساتھ بدعہدی کر کے بھاگنے والے جتنے بھی غلام ہیں، وہ سب کافور کے یہاں آ کر پناہ لیتے ہیں، اور یہاں ان کا اچھا اعزاز و اکرام ہوتا ہے اور وجہ یہ ہے کہ وہ کافور کے ہم پیشہ اور ہم کار رہتے ہیں، چناں چہ اخشیدی کا بیٹا جو شاہی خاندان کا تھا آج غلامی اور ماتحتی کی زندگی گذارنے پر مجبور ہے، جب کہ یہ مفقود النسل (کافور) پارسا بن کر ملک مصر میں حکومت چلا رہا ہے۔

| فَقَدْ بَشِمْنَ وَمَا تَفْنَى الْعَنَاقِيْدُ | (۱۷) | نَامَتْ نَوَاطِيْرُ مِصْرٍ عَنْ ثَعَالِبِهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** نامت فعل، نواطیر مصر مرکب اضافی کے بعد فاعل، من حرف جر، ثعالبها ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر نامت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، قد برائے تحقیق، بشمن فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، ما نافیہ، تفنی فعل، العناقید فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف جملہ معطوفہ ہے۔

**حل لغات:** نواطیر واحد ناطِر اور ناطُور انگور اور کھیت وغیرہ کا محافظ، امراء و سردار مراد ہیں، ثعالب، ثعلب کی جمع لومڑی، غلام اور ذلیل لوگ مراد ہیں، بشمن (س ض) بدہضمی سے دوچار ہونا، عناقید واحد عُنقُوْد بمعنی انگور کے خوشے اور گچھے۔

**ترجمہ:** اشراف مصر اپنی لومڑیوں سے بے خبر ہو کر محو خواب ہیں، چناں چہ ان لومڑیوں کو ہیضہ ہو گیا ہے، اور انگور کے گچھے بچ بھی گئے ہیں۔

**مطلب:** اس شعر میں بھی شاعر اہل مصر کو کافور اور اس کی غاصبانہ حکومت کے خلاف بھڑکا رہا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے، تمام مصری اپنے غلاموں کو آزاد چھوڑ کر، غفلت کی نیند سو رہے ہیں، انھیں یہ بھی نہیں معلوم، کہ یہ غلام کبھی کوئی چیز دیکھے نہیں ہیں؛ اس لیے اپنے پیٹ کی وسعت سے زیادہ بھر لیتے ہیں، اور اتنا کھا لیتے ہیں کہ بدہضمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں، لیکن اے اہل مصر ابھی بھی بہت کچھ بچا ہے، لہٰذا غفلت سے بیدار ہو کر، ان ذلیل غلاموں سے ملک کی باگ ڈور چھین لو۔

☆☆☆☆☆

| لَوْ أَنَّهُ فِي ثِيَابِ الْحُرِّ مَوْلُوْدُ | (۱۸) | اَلْعَبْدُ لَيْسَ لِحُرٍّ صَالِحٍ بِأَخٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** العبد مبتدا، لیس فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، ل حرف جر، حر موصوف، صالح صفت پھر مجرور ہوکر لیس کے متعلق، باخ جار مجرور ظرف مستقر ہوکر لیس کی خبر جملہ ہوکر العبد کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، لو وصلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، فی حرف جر، ثیاب الحر مضاف مضاف الیہ ہوکر مجرور اور مولود اسم مفعول کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ثیاب لباس، ڈریس، جمع اثیاب ، مولود پیدا کیا گیا، ولد (ض) پیدا کرنا، نیست سے ہست کرنا۔

**ترجمہ:** غلام کسی شریف آزاد آدمی کا بھائی نہیں ہوسکتا، خواہ وہ آزاد ہی کے لباس میں پیدا کیا گیا ہو۔

**مطلب:** کافور پر طعن کرکے کہتا ہے، کہ یہ کلو ہمیشہ غلام ہی رہے گا، خواہ مصر نہیں سارے عرب پر غاصبانہ حکومت قائم کرلے، اور مقتول بادشاہ کے بیٹے سے اس کی برادرانہ نسبت کا حوالہ دینا کسی بھی طرح درست نہیں ہے، اس لیے کہ کافور فطری طور پر ذلیل اور خسیس ہے، لہٰذا آزاد لباسی نہ تو اسے آزاد بنا سکتی ہے، اور نہ ہی اس کی پیدائشی خست وخفت کو کم کرسکتی ہے۔

| إِنَّ الْعَبِيْدَ لَأَنْجَاسٌ مَنَاكِيْدُ | (۱۹) | لَا تَشْتَرِ الْعَبْدَ إِلَّا وَالْعَصَا مَعَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لا تشتر فعل فاعل، العبد ذوالحال، إلا حصریہ، و حالیہ، العصا مبتدا، معه مرکب اضافی کے بعد خبر جملہ اسمیہ ہوکر حال اور مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے؛ إن حرف مشبہ بالفعل، العبید اس کا اسم، ل تاکیدیہ، أنجاس مناکید مرکب توصیفی کے بعد خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** لا تشتر فعل نہی، اشتری اشتراء (افتعال) خریدنا، مول لینا، العصا لاٹھی، ڈنڈا، جمع عِصِيّ ، انجاس نَجِسٌ کی جمع ناپاکی، گندگی (س) ناپاک ہونا، پراگندہ ہونا، مَنَاكِيد ، مَنْكُود کی جمع، منحوس، لاخیرہ۔

**ترجمہ:** غلام کو ڈنڈے کے بغیر کبھی نہ خریدو، یقیناً یہ غلام ناپاک اور منحوس ہوتے ہیں۔

**مطلب:** یہاں تو متنبی نے اشارۃً اہل مصر کو کافور کا علاج بھی بتادیا، کہ یہ اور اس جیسے تمام غلاموں کا واحد علاج لاٹھی اور ڈنڈا ہے، اس لیے اے اہل مصر اٹھو اور اس بھگوڑے ظالم کو مار کر، تخت وتاج اس سے چھین لو اور کسی صالح اور شریف النسل آدمی کو برسر اقتدار لاؤ، اور میری یہ نصیحت پلے سے باندھ لو

کہ آئندہ جب بھی تم میں سے کوئی کسی غلام کوخریدے، تو اس کے ساتھ ایک مضبوط ڈنڈا ضرور لے لے، اس لیے کہ لات کے یہ بھوت باتوں اور ہاتھوں سے نہیں سدھرتے۔

| يُسِيئُ بِيْ فِيْهِ عَبْدٌ وَهُوَ مَحْمُوْدُ | (۲۰) | مَا كُنْتُ أَحْسَبُنِي أَبْقَى إِلَى زَمَنٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ما نافیہ، کنت فعل ناقص، أنا ضمیر اس کا اسم، أحسب فعل فاعل، ن وقایہ، ي متکلم مفعول بہ اول، ابقی فعل فاعل، إلی حرف جر، زمن موصوف، یسیئ فعل، بي اور فیه دونوں جار مجرور یسیئ کے متعلق، عبد ذوالحال، و حالیہ، هو محمود مبتدا خبر جملہ اسمیہ ہوکر حال اور یسیئ کا فاعل، جملہ ہوکر زمن کی صفت اور مجرور ہوکر أبقی کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر أحسبني کا مفعول بہ ثانی اور جملہ ہوکر کنت کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أحسب (س ض) خیال کرنا، گمان کرنا أبقی (س) زندہ رہنا، باقی رہنا، یسیئ أسَاءَ (افعال) إساءة بدسلوکی کرنا، برائی سے پیش آنا، محمود تعریف کیا ہوا، حمد (س) حمدا تعریف کرنا، اچھائی بیان کرنا۔

**ترجمہ:** یہ بات میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھی، کہ مجھے ایسے دن دیکھنے پڑیں گے، جن میں ایک غلام میرے ساتھ سوئے ادب سے پیش آتا رہے گا اور اس کی تعریف بھی ہوتی رہے گی۔

**مطلب:** یعنی میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا، کہ میری مدح وستائش اور تعریفی قصائد کے بدلے، کافور مجھے محرومی اور بدسلوکی کا انعام دے گا، کاش اس کی ذلیل حرکتیں مجھے پہلے ہی معلوم ہو جاتیں، تو میں اپنا قیمتی وقت اس کی تعریف وتوصیف میں ضائع نہ کرتا، افسوس تو اس پر ہے، کہ میں امید لے کر برابر اس کی تعریف کرتا رہا اور وہ بے پرواہ ہوکر میری طرف سے غفلت کی خلیج گہری کرتا رہا۔

| وَأَنَّ مِثْلَ أَبِي الْبَيْضَاءِ مَوْجُوْدُ | (۲۱) | وَلَا تَوَهَّمْتُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ فُقِدُوا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لا نافیہ، توهمت فعل فاعل، أن حرف مشبہ بالفعل، الناس اس کا اسم، قد تحقیقیہ، فقدوا فعل مع نائب فاعل جملہ ہوکر أن کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، أن حرف مشبہ بالفعل، مثل أبی البیضاء اضافتوں کے بعد اس کا اسم، موجود خبر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف اور توهمت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** توهمت (تفعل) خیال کرنا، گمان کرنا، فَقَد (ض) گم کرنا، بصیغۂ مجہول ناپید ہونا، ختم ہونا، أبو البیضاء کافور کو بطور استہزاء کہا ہے، اس لیے کہ وہ بہت کالا تھا۔

**ترجمہ:** میں نے کبھی یہ تصور بھی نہ کیا تھا، کہ تمام لوگ ناپید ہو جائیں گے، اور ابو البیضاء جیسا

انسان موجود رہے گا۔

**مطلب:** یہاں شاعر نے حکومت کے حوالے سے کافور پر تعریض کی ہے، کہ میرے خیال میں بھی یہ بات نہ تھی، کہ دنیا کے تمام باصلاحیت اور قابل لوگ ناپید ہوجائیں گے، اور کافور جیسا نااہل اور بدمعاش غلام برسراقتدار ہوکر، پورے مصر میں اپنی حکومت کا سکہ جمالے گا۔

| تُطِيْعُهُ ذِی الْعَضَارِيْطُ الرَّعَادِيْدُ | (۲۲) | وَأَنَّ ذَاالْأَسْوَدَ الْمَثْقُوْبَ مِشْفَرُهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، أن حرف مشبہ بالفعل، ذا اسم اشارہ، الأسود موصوف، المثقوب اسم مفعول، مشفرہ ترکیب اضافی کے بعد اس کا نائب فاعل، شبہ جملہ ہوکر صفت اور ذا کا مشارالیہ ہوکر أن کا اسم، تطیع فعل، ہ مفعول بہ، ذي اسم اشارہ، العضاریط الخ مرکب توصیفی کے بعد مشارالیہ ہوکر تطیع کا فاعل، جملہ ہوکر أن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** المثقوب وہ شخص جس کے جسم میں سوراخ کردیا گیا ہو، ثقب (ن) سوراخ کرنا، مشفر ہونٹ، (اصل میں اونٹ کے لیے مستعمل ہے) جمع مَشَافِر، العضاریط واحد عضروط پیٹ پر کام کرنے والا مزدور، فقیر، الرعادید بزدل، کم ہمت، واحد رعدید۔

**ترجمہ:** اور میں یہ باور بھی نہ کرسکتا تھا، کہ ذلیل اور بزدل فقراء ہونٹوں میں سوراخ والے اس سیاہ آدمی کی بات مان لیں گے۔

**مطلب:** یعنی یہ جان کر بڑا عجیب سا لگ رہا ہے، کہ مصر کے غریب لوگ کافور کے دام فریب میں پھنس گئے، ان کی زندگی اگرچہ غریب تھی، لیکن ان کا ذہن ودماغ غریب نہیں ہونا چاہیے، کم از کم اتنا تو احساس ضرور ہونا چاہیے تھا کہ وہ لوگ اس کی اطاعت اور حاشیہ برداری سے پہلے اس کے ہونٹوں کو دیکھ کر، اس کی کمینگی کا پتہ لگالیتے۔

| لِكَيْ يُقَالَ عَظِيْمُ الْقَدْرِ مَقْصُوْدُ | (۲۳) | جَوْعَانُ يَأْكُلُ مِنْ زَادِي وَيُمْسِكُنِي |
|---|---|---|

**ترکیب:** جوعان مبتدا محذوف ھو کی خبر اول، یأکل فعل فاعل، من حرف جر، زادي مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر یأکل کے متعلق، جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، یمسك فعل فاعل، ن وقایہ، ي مفعول بہ، جملہ ہوکر معطوف اور خبر ثانی جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ل برائے تعلیل، کی ناصبہ، یقال فعل مع نائب فاعل، جملہ ہوکر جملہ قول، عظیم القدر مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا، مقصود خبر جملہ ہوکر مقولہ جملہ قولیہ ہے۔

**حل لغات:** جوعان بھوکا، جمع جیاع، جاع (ن) جوعًا، بھوکا رہنا، زَادٌ توشہ جمع

أزودة، يمسك إمساكاً (افعال) روکنا۔

**ترجمہ:** یہ ایک بھوکا آدمی ہے، جو میرے توشے سے کھاتا ہے، اور مجھے صرف اس لیے روک رکھا ہے، تاکہ یہ کہا جائے، کہ یہ بہت بلند حیثیت ہے اور لوگ اس کا قصد کیا کرتے ہیں۔

**مطلب:** یہاں بھی شاعر نے کافور کے بخل کو واضح کیا ہے، اور یہ کہہ کر بدنام کیا ہے، کہ یہ اتنے غیر مہذب لوگ ہیں، کہ ان کا مہمان بھی یہاں آکر اپنے پیسے خرچ کر کے اپنی جیب سے کھاتا پیتا ہے، اور مجھے صرف اسی لیے روک رکھا ہے، تاکہ لوگ کہیں کہ کافور واقعی بہت بڑا اور خرچیلا انسان ہے، یہی وجہ ہے کہ متنبی جیسا رند اور آزاد مزاج شاعر بھی ایک لمبی مدت سے یہاں قیام پذیر ہے۔

| إِنَّ امْـرَأً أَمَةٌ حُبْلٰى تُـدَبِّـرُهُ | (۲۴) | لَمُسْتَضَامٌ سَخِيْنُ الْعَيْنِ مَفْؤُوْدُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إن حرف مشبہ بالفعل، امرءًا موصوف، أمة حبلٰى مرکب توصیفی کے بعد مبتدا، تدبرہ فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہو کر مبتدا کی خبر جملہ اسمیہ ہو کر صفت اور إن کا اسم، ل تاکیدیہ، مستضام خبر اول، سخين العين مرکب اضافی کے بعد خبر ثانی، مفؤود خبر ثالث جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أمة لونڈی، باندی، جمع إماءٌ، حُبْلٰى حاملہ، جمع حُبَالٰى (أمة حبلٰى سے متنبی نے کافور کو مراد لیا ہے) تدبر، تدبير (تفعیل) نظم وانتظام کرنا، مستضام، استظام استظاماً (استفعال) ظلم سہنا، سخين گرمی سخُن (ک) سُخُونة گرم ہونا، مفؤود دل کا مریض فأد فَؤْدًا (ف) دل کا بیمار ہونا۔

**ترجمہ:** یقیناً یہ ایک ایسا انسان ہے، جو ایک حاملہ باندی کے زیر انتظام ہے، وہ مظلوم ہے، اسے سوزشِ چشم اور پریشانیٔ دل کی شکایت ہے۔

**مطلب:** متنبی نے واضح الفاظ میں کافور کو گالیاں دی ہیں، اور اسے ایک حاملہ عورت سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ یہ ایک حاملہ عورت کی طرح موٹے پیٹ کا انسان ہے اور وہی اس کا نظم و نسق سنبھال رہی ہے، اور کافور کا نہ تو ذہن و دماغ کام کر رہا ہے، اور نہ ہی اس کی عقل و خرد اس کے کام آرہی ہے، بلکہ وہ انتہائی بے وقوف اور عقل سے کورا ہے۔

| وَيْلُمِّهَا خُـطَّـةً وَيْلُمِّ قَابِلِهَا | (۲۵) | لِمِثْلِهَـا خُـلِقَ الْمَـهْـرِيَّـةُ الْقُـوْدُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ويلم مضاف، ها ممیز، خطة تمیز مضاف الیہ ہو کر کلمۂ تعجب ہے، اسی طرح ويلم قابلها بھی ہے، ل حرف جر، مثلها مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور خلق کے متعلق، خلق فعل مجہول، المهرية القود مرکب توصیفی کے بعد نائب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** وَیلمِها اصل میں ویل لأمه تھا،اہل عرب تعجب کے مواقع پر اس طرح کے کلمات کا استعمال کرتے ہیں، لام کا ہمزہ حذف کر کے اس کا ضمہ لام کو دیا، پھر لام اُولیٰ کی تنوین کو حذف کر کے ایک لام کا دوسرے میں ادغام کر دیا، خطة منصوب، پلان، جمع خُطَط ، المهرية مہرہ بن حیدان نامی قبیلہ کے مورث اعلیٰ کی طرف اونٹوں کی نسبت ہے، القود أقود اور قوداء کی جمع دراز پشت والی اونٹنی۔

**ترجمہ:** یہ انتہائی عجیب صورت حال ہے، اور اس صورت حال کو قبول کرنے والے بھی باعث تعجب ہیں، اسی طرح کی صورت حال سے راہ فرار اختیار کرنے کے لیے دراز پشت (گردن) مہری اونٹوں کو جنم دیا گیا ہے۔

**مطلب:** یعنی کافور کی شخصیت تو مضحکہ خیز ہے ہی، اس کی حکومت وغیرہ ساری چیزیں باعث تعجب ہیں، اور اس سے زیادہ تعجب خیز تو وہ لوگ ہیں، جو آنکھ بند کر کے، اس کی زیر قیادت زندگی بسر کر رہے ہیں، لہٰذا ان ناپاک حالتوں سے بچنے اور جان چھڑانے کے لیے مہری دراز گردن گھوڑے ہی زیادہ مناسب ہیں۔

| وَعِنْدَهَا لَـذَّ طَعْمَ الْمَوْتِ شَارِبُهُ | (۲۶) | إِنَّ الْمَنِيَّةَ عِنْدَ الذُّلِّ قِنْدِيْدُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، عندها مضاف مضاف الیہ ہو کر لذ فعل کا مفعول فیہ، طعم الموت مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، شاربه مضاف مضاف الیہ ہو کر لذ کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، إن حرف مشبہ بالفعل، المنية ذوالحال، عند الذل مضاف مضاف الیہ ہو کر حال اور پھر إن کا اسم، قنديد، إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** لَذَّ (س) لذًّا و لَذَاذًا خوش ذائقہ ہونا، لذت محسوس کرنا، طَعم مزہ، ذائقہ، طعِم (س) چکھنا، منية موت، جمع منايا، قنديد شکر، مصری کا ڈلا، جمع قناديد اس سے مراد شدت حلاوۃ ہے۔

**ترجمہ:** ایسے وقت میں ایک موت کا گھونٹ پینے والے کو اس کا مزہ لذیذ محسوس ہوتا ہے، بلا شبہ بوقت ذلت موت شہد ہوا کرتی ہے۔

**مطلب:** یعنی جب کافور کی بدبختی مسلسل جاری ہو، اور کسی مہمان کی خاطر مدارت تو درکنار، اس کی طرف نظر التفات بھی نہ اٹھتی ہو، تو اس طرح کی صورت حال میں ایک شریف النفس آدمی اپنے آپ کو موت کے حوالہ کر دینے میں ہی اپنی عافیت سمجھتا ہے، اس لیے کہ شریف کے نزدیک عزت کی موت ذلت سے لبریز عزت سے بہتر ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| أَقَوْمُهُ الْغُرُّ أَمْ آبَاؤُهُ الصِّيدُ | (٢٧) | مَنْ عَلَّمَ الْأَسْوَدَ الْمَخْصِيَّ مَكْرُمَةً |
| أَمْ قَدْرُهُ وَهُوَ بِالْفَلْسَيْنِ مَرْدُودُ | (٢٨) | أَمْ أُذْنُهُ فِي يَدِ النَّخَّاسِ دَامِيَةً |

**دونوں کی ترکیب ایک ساتھ ہے**: من مبتدا، علم فعل، الأسود المخصي یہ دونوں العبد موصوف محذوف کی صفت ہیں پھر یہ علم کا مفعول بہ اول ہے، مکرمة اس کا مفعول بہ ثانی ہے، أ ہمزۂ استفہام، قومه مرکب اضافی کے بعد موصوف، الغر صفت پھر معطوف علیہ، أم عاطفہ، اباؤه الصيد بھی پہلے کی طرح مرکب توصیفی ہوکر معطوف علیہ معطوف، أم عاطفہ، اذنه مرکب اضافی کے بعد ذوالحال، في حرف جر، يد النخاس مضاف مضاف الیہ مجرور ہوکر ظرف مستقر حال اول، دامية حال ثانی پھر معطوف علیہ معطوف، أم عاطفہ، قدره بعد الاضافت ذوالحال، و حالیہ، هو مبتدا، بالفلسين جار مجرور مردود اسم مفعول کے متعلق شبہ جملہ ہوکر خبر اور حال ہوکر معطوف، معطوف علیہ جملہ معطوفات سے مل کر علم کا فاعل جملہ ہوکر من کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: المخصي وہ آدمی جس کے خصیے نکال لیے گئے ہوں، خصی (ض) خصيا وخصاءا جانور کو خصی کرنا، مکرمة شرافت، عزت، جمع مکرمات، غر چمک دار مراد شریف، أغر کی جمع، صيد، اصيد کی جمع بمعنی بلند، متکبر، مراد عزت دار، النخاس غلام فروش، نَخَس (ک) نخاسة غلام بیچنا، دامية مجروح، زخمی، دَمِيَ (س) خون آلود ہونا، زخمی ہونا، قَدْرٌ حیثیت، مرتبہ جمع أقدار، الفلسين فَلْسٌ کا تثنیہ، جمع فلوس سکہ، روپیہ، مردود، ردی، نا قابل توجہ، رَدَّ (ن) لوٹانا، واپس کرنا۔

**ترجمہ**: اس سیاہ خصی کردہ غلام کو شرافت کس نے سکھلائی؟ کیا اس کی شریف قوم نے، یا اس کے باعزت آباؤ واجداد نے، یا اس کے کان نے، جب کہ وہ غلام فروش کے ہاتھوں خون آلود ہو رہا تھا، یا اس کی حیثیت نے جو دو پیسوں کی زیادتی کے بعد بھی نا قابل قبول بنی ہوئی تھی۔

**مطلب**: یعنی میں کیسے کافور کی بزرگی کا قائل ہو جاؤں، جب کہ اس کا شجرۂ نسب اچھی طرح مجھے معلوم ہے، میں بخوبی اس حقیقت سے واقف ہوں کہ نہ تو اس کا خاندان شریف تھا، اور نہ ہی اس کی نسل میں کوئی عزت دار آدمی پیدا ہوا پھر یہ کہاں سے شرافت کا دعویٰ کر رہا ہے، مجھے لگتا ہے کہ یہ سیاہ غلام جب اچھی قیمت پر نہیں بک رہا تھا، تو اس کے آقا نے غلام فروشوں کے ہاتھوں اس کا سودا کیا تھا، اور اسی وقت ان لوگوں نے اس کا کان پکڑ کر، اسے تہذیب و سلیقہ مندی سکھلائی تھی، تا کہ یہ مناسب قیمت پر فروخت ہو جائے، شاید اسی اعزاز و اکرام کا یہ دعویٰ کر رہا ہے، متنبی نے ان اشعار میں کافور کا جو استہزاء کیا ہے، ایک باغیرت انسان کے لیے وہ ڈوب مرنے کی بات ہے۔

| فِي كُلِّ لُؤْمٍ وَبَعْضُ الْعُذْرِ تَفْنِيدُ | (۲۸) | أَوْلَى اللِّئَامِ كُوَيْفِيرٌ بِمَعْذِرَةٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أولی اسم تفضیل مضاف، اللئام مضاف الیہ، ب حرف جر، معذرة مصدر، في كل لوم اضافت وغیرہ کے بعد معذرة کے متعلق،شبہ جملہ ہوکر مجرور اور اسم تفضیل کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر مبتدا، کویفیر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عطف وترتیب کا، بعض العذر مضاف مضاف الیہ مبتدا، تفنید خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** لئام، لئیم کی جمع کمینہ، بخیل، کوَیفیر، کافور کی تصغیر، معذرة مصدر، عَذَرَ (ض) معذرت قبول کرنا، لؤم ملامت، لام (ن) لوماً ملامت کرنا، تفنید (تفعیل) غلط ٹھہرانا، تکذیب کرنا۔

**ترجمہ:** ہر کمینگی کے سلسلے میں کافور تمام کمینوں میں زیادہ لائق معافی ہے، اور بعض معافی غلط ہوا کرتی ہے۔

**مطلب:** یعنی کافور کی نسل ہی خراب ہے، اس کے خاندان میں ذلت وبدبختی رواج پاتی چلی آ رہی ہے، اس لیے اور کمینوں کے بہ نسبت اس کی کمینگی زیادہ لائق معافی ہے، لیکن کیا کیا جائے، دل تو یہ چاہتا ہے کہ اسے مار ہی ڈالیں، اس لیے کہ یہ بدبخت ان کمینوں میں سے ہے، جن کو معاف کرنا خود کمینگی ہے، کیوں کہ تاحیات اس سے خیر کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی ہے، پھر بھی معاف کرنا ہی بہتر ہے، تاکہ ملک میں فتنہ وفساد نہ برپا ہو۔

| عَنِ الْجَمِيلِ فَكَيْفَ الْخَصِيَّةُ السُّودُ | (۳۰) | وَذَاكَ أَنَّ الْفُحُولَ الْبِيضَ عَاجِزَةٌ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ذاك مبتدا، أن حرف مشبہ بالفعل، الفحول البيض موصوف صفت ہوکر اس کا اسم، عاجزة اسم فاعل، عن الجميل جار مجرور عاجزة کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر أن کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر ذاك کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، کیف مبتدا، الخصية السود دونوں العبد موصوف محذوف کی صفت ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** فُحول، فَحل کی جمع، سانڈ، ہر حیوان کا نر، دیگر جمع فِحال أفحُل بھی آتی ہے، بیض، أبیض کی جمع شریف لوگ، سود، أسود کی جمع انتہائی سیاہ، بہت کالا۔

**ترجمہ:** اور کافور اس لیے معذور ہے کہ شریف نر لوگ کرم گستری سے لاچار ہیں، تو یہ خصی کردہ سیاہ غلام کس زمرے میں ہے۔ (یا اس کی کیا حیثیت ہے)

**مطلب:** یعنی ہر چند کہ کافور کی بدبختی اور اس کی کمینگی ناقابل معافی ہے، لیکن کیا کریں اب

کی شرارت دو وجہوں سے ہے، اول تو یہ کہ یہ خاندانی چور، بدمعاش اور بھگوڑا ہے، اسے کتنی بھی سزا دی جائے سدھرے گا نہیں، دوسرے اس لیے کہ اچھے اچھے شریف لوگ کرم گستری سے کتراتے ہیں، تو یہ ہجڑا کلوا احسان کردے، یہ توقع فضول ہے، متنبی نے اگر بظاہر اس شعر میں اس کے جرم پر پردہ ڈالنے کی شکایت کی ہے، تو بباطن اسے ہجڑا، اور کلو نہ جانے کیا کیا کہہ دیا ہے۔

# من قافية العين

## وقال يَرثي أبا شجاع فاتكا الكبير، وكان يعرف بالمجنون لكثرة عطائه وهو رُومي من أكبر غلمان ابن طغج، وذالک بعد خروج أبي الطيب من مصر، وهجا في هذه القصيدة كافوراً

متنبی نے ابوشجاع فاتک کبیر کے مرثیے میں درج ذیل اشعار کہے، اپنی بے پایاں بخشش کے سبب اسے پاگل کہا جاتا تھا، یہ ابن طغج کا بڑا لڑکا رومی النسل تھا، اور متنبی نے یہ اشعار مصر سے اپنی روانگی کے بعد کہے ہیں، اور اس نے ان میں کافور کی خوب مذمت کی ہے

| اَلْحُزْنُ يُقْلِقُ وَالتَّجَمُّلُ يَرْدَعُ | (۱) | وَالدَّمْعُ بَيْنَهُمَا عَصِيٌّ طَيِّعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** الحزن مبتدا، یقلق فعل فاعل جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، اسی طرح اگلا جملہ بھی ہے، و مستانفہ، الدمع ذوالحال، بینهما بعد الاضافت حال ہو کر مبتدا، عصي اور طيع دونوں خبر ہیں، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حُزن غم، جمع أحزان، حزِنَ (س) غم گین ہونا، يُقلِق إقلاقا (افعال) بے چین کرنا، پریشان کرنا، التجمل مصدر (تفعل) صبر جمیل اختیار کرنا، يَرْدَع رَدَعَ (ف) روکنا،

ہٹانا، باز رکھنا، عصي نافرمان، گناہ گار، جمع اعصیاء، عصی (ض) نافرمانی کرنا، طَیّع فرماں بردار، جمع طُوَّع و طائعون .

**ترجمہ**: غم بے چین کیے دے رہا ہے، اور صبر جمیل اظہار غم سے مانع ہو رہا ہے، اور ان دونوں صورت حال کے مابین اشکوں کی حالت یہ ہے کہ وہ نافرمان بھی ہیں اور فرماں بردار بھی۔

**مطلب**: یعنی ابو شجاع کی موت کا صدمہ ہمیں جینے نہیں دے رہا ہے، اور اس اندوہناک حالت کو یاد کرنے کے بعد کسی پل بھی چین نہیں آتا ہے، جب کہ صبر اور سکون کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آنسوؤں کو پی جائیں اور تمام پریشانیوں کو سہہ کر آنسو نہ چھلکنے دیں، آنسو بے چارے ان صورت حال سے پریشان ہیں کہ وہ کیا کریں؟ غم کی رعایت میں دریا بہائیں، یا صبر کا دامن تھام کر خود کو جذب کر لیں۔

ع یہ عجیب کیفیت ہے، نہ سکوں، نہ بے قراری

| هٰذَا يَجِيئُ بِهَا وَهٰذَا يَرْجِعُ | (۲) | يَتَنَازَعَانِ دُمُوعَ عَيْنِ مُسَهَّدٍ |
|---|---|---|

**ترکیب**: يتنازعان فعل فاعل، دموع عين مسهد اضافتوں کے بعد مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، هذا مبتدا، يجيئ فعل فاعل، بها جار مجرور اسی کے متعلق جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، یہی ترکیب دوسرے جملے میں بھی ہے۔

**حل لغات**: يتنازعان ، تنازعًا (تفاعل) کھینچا تانی کرنا، آپس میں جھگڑنا، مُسَهَّدٍ وہ شخص جس کی نیند اُڑا دی گئی ہو، سهَّدَ تسهيدا (تفعیل) بے خوابی میں مبتلا کرنا، جاء بكذا لانا (ض) رجع بكذا لوٹانا (ض)

**ترجمہ**: صبر و غم دونوں ایک مبتلائے بے خوابی کی آنکھ سے آنسوؤں کے سلسلے میں کھینچا تانی کرتے ہیں، چناں چہ احساس غم آنسوؤں کو رواں کر دیتا ہے، جب کہ صبر و ضبط اُنھیں لوٹا لے جاتا ہے۔

**مطلب**: یعنی صبر و غم کا آنسوؤں کے متعلق ایک دوسرے سے نزاع ہوتا ہے، غم انھیں جاری رکھ کر حزن کی رعایت کرنا چاہتا ہے، اور صبر انھیں روک کر تحمل و برداشت کی تلقین کرنا چاہتا ہے۔

| وَاللَّيْلُ مُعْيٍ وَالْكَوَاكِبُ ظُلَّعُ | (۳) | اَلنَّوْمُ بَعْدَ أَبِي شُجَاعٍ نَافِرٌ |
|---|---|---|

**ترکیب**: النوم مبتدا، بعد أبي شجاع اضافتوں کے بعد نافر اسم فاعل کا مفعول فیہ، شبہ جملہ ہو کر النوم کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، والليل معي اور الكواكب ظلع یہ دونوں بھی مبتدا خبر جملہ اسمیہ ہیں۔

**حل لغات**: نافر بدکنے والا، متنفر، (ن ض) نفر من كذا نفرت کرنا، اعراض کرنا، معي

اسم فاعل اغیی إعیاء (افعال) تھکانا، یہاں یہ لازم یعنی تھکنے کے معنی میں ہے، کواکب ستارے، واحد کَوْکَبٌ، ظُلَّعٌ چلنے میں لنگڑانے والا، ظلع (ف) لنگڑا کر چلنا۔

**ترجمہ:** ابوشجاع کی رحلت کے بعد نیند اڑ گئی ہے، راتیں تھکی تھکی سی ہیں، اور ستارے بوجھل ہو گئے ہیں۔

**مطلب:** یعنی ابوشجاع کے سانحۂ ارتحال نے اس کے متعلقین ومحبین کی زندگی اجیرن کردی ہے، چناں چہ ہم میں سے کسی کو نیند آتی ہی نہیں ہے، راتیں اتنی دراز وقت ہو گئی ہیں، کہ صبح ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں، اور ستارے بالکل بوجھل اور گراں بار ہو گئے ہیں، کہ ان میں چلنے پھرنے کی قوت ہی نہیں رہ گئی ہے، اور یہ بادلوں میں گھس کر چھپ بھی نہیں پارہے ہیں، کہ رات کا بسیرا ختم ہو اور سپیدۂ صبح نمودار ہو جائے۔

| وَتَحِسُّ نَفْسِي بِالْحِمَامِ فَأَشْجُعُ | (۴) | إِنِّي لَأَجْبُنُ عَنْ فِرَاقِ أَحِبَّتِي |
|---|---|---|

**ترکیب:** إن حرف مشبہ بالفعل، ي اس کا اسم، ل تاکیدیہ، اجبن فعل، انا ضمیر ذوالحال، عن حرف جر، فراق أحبتي اضافتوں کے بعد مجرور ہو کر اجبن کے متعلق، و حالیہ، تحس فعل، نفسي بعد الاضافت فاعل، بالحمام جار مجرور تحس کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، أشجع فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف پھر حال اور اجبن کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أَجْبُن جَبُنَ عن كذا بزدل ہونا، (ن) تُحِس أَحَسَّ إحساسًا (افعال) محسوس کرنا، حِمام موت، أشجع بہادر ہونا، دلیر ہونا، شجع (ک) شجاعة بہادر ہونا۔

**ترجمہ:** مجھ سے دوستوں کی جدائی برداشت نہیں ہو پاتی، حالاں کہ احساس موت کے وقت میں حوصلہ شعار ہو جایا کرتا ہوں۔

**مطلب:** یہاں بھی شاعر نے ابوشجاع کی موت پر حزن وملال کے اظہار کا تذکرہ کیا ہے، مگر الفاظ اور طرز بیان بدل کر کہتا ہے، کہ دوستوں کی جدائی میرے لیے ناقابل برداشت ہے، البتہ مجھے دنیا سے اپنی جدائی کا کوئی غم نہیں ہے، موت سے مجھے چنداں خوف نہیں، بلکہ میدان مقابلہ میں، میں خود موت کو دعوت دیا کرتا ہوں۔

| وَيَلُمُّ بِي عَتْبُ الصَّدِيقِ فَأَجْزَعُ | (۵) | وَيَزِيدُنِي غَضَبُ الْأَعَادِي قَسْوَةً |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، یزید فعل، ن وقایہ، ي ممیز، قسوة تمیز پھر یزید کا مفعول ہے، غضب الأعادي مرکب اضافی کے بعد فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عطف وترتیب کا ہے، یلم فعل،

بي جار مجرور اسی کے متعلق، عتب الصديق مضاف مضاف الیہ ہوکر يلم کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، أجزع فعل فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أعادي ، أعداء کی جمع بمعنی دشمن، قسوۃ سختی، سنگ دلی، قسا (ن) قسا وقسوة سنگ دل ہونا، يُلم إلماما بأحد (افعال) اترنا، نازل ہونا، عتب مصدر، ناراضگی، عتَبَ (ن ض) ناراض ہونا، أجزع (س) گھبرانا، جزع فزع کرنا۔

**ترجمہ:** دشمنوں کی ناراضگی میری سنگ دلی میں اضافہ کردیا کرتی ہے، اور جب دوست کی ناراضگی کا سامنا پڑتا ہے، تو میں بے چین ہوا اٹھتا ہوں۔

**مطلب:** یعنی میرا کچھ اس انداز کا مزاج بن گیا ہے، کہ میرا کوئی دشمن مجھ سے ناراض ہوتا ہے، تو میں اس پر اور خفا ہوکر، اس کے خلاف مزید کمربستہ ہوجاتا ہوں، لیکن میری رحم دلی کا عالم یہ ہے، کہ کسی دوست کی خفگی مجھ سے دیکھی نہیں جاتی اور ناراض یار کو منانے کے لیے ہر طرح کی تدابیر کا سہارا لے لیتا ہوں۔

| عَمَّا مَضٰى فِيها وَمَا يُتَوَقَّعُ | (٦) | تَصْفُوا الْحَيَاةُ لِجَاهِلٍ أَوْ غَافِلٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** تصفو فعل، الحياة فاعل، ل حرف جر، جاهل معطوف علیہ، أو عاطفہ، غافل اسم فاعل، عن حرف جر، ما موصولہ، مضى فعل فاعل، فيها جار مجرور مضى کے متعلق جملہ ہوکر صلہ اور معطوف علیہ، و عاطفہ، ما موصولہ، يتوقع فعل مجہول مع نائب فاعل جملہ ہوکر صلہ اور معطوف ہوکر عن کا مجرور پھر غافل کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر معطوف اور ل کا مجرور ہوکر تصفو کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تصفو صفا صفاءا (ن) صاف ہونا، خالص ہونا، يتوقع تَوَقُّعًا (تفعل) امید کرنا، امید باندھنا، مراد مستقبل کے حالات وواقعات۔

**ترجمہ:** زندگی ایک تو نادان کے لیے خوش گوار ہوتی ہے، اور ایک اس شخص کے لیے جو ماضی ومستقبل کے حالات سے بے خبر ہو۔

**مطلب:** یعنی عقل مند اور دانش ور کی نگاہ میں زندگی، اور اس میں پیش آمدہ حالات و واقعات انتہائی تلخ اور الم انگیز ثابت ہوتے ہیں، کیوں کہ وہ ماضی کو بھی دیکھتا ہے، مستقبل پر بھی اس کی نگاہ رہتی ہے، اور دوران زندگی درپیش احساسات وجذبات کا پورا نقشہ اس کی نگاہوں میں بسا رہتا ہے، جب کہ ایک جاہل اور دنیا سے غافل مست ہوکر زندگی گذارتا ہے، اسے نہ آج کی پرواہ ہوتی ہے اور نہ ہی آئندہ کی کوئی فکر۔

| وَيَسُوْمُهَا طلبَ الْمُحَال فتطمعْ | (۷) | وَلِمَنْ يُغالِطُ في الحَقَائِقِ نَفْسَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و عاطفہ، ل حرف جر، من موصول، يغالط فعل فاعل، في الحقائق جار مجرور اسی کے متعلق، نفسه بعد الاضافت مفعول بہ جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، يسوم فعل فاعل، ها مفعول بہ اول، طلب المحال بعد الاضافت مفعول بہ ثانی، جملہ ہوکر معطوف علیہ معطوف، ف عاطفہ، تطمع فعل فاعل جملہ ہوکر معطوف اور پھر من کا صلہ، پھر مجرور ہوکر یہ بھی تصفو کے متعلق ہوگا۔

**حل لغات:** يغالط مُغَالطة (مفاعلة) مغالطے میں ڈالنا، دھوکہ دینا، يسوم سَامَ (ن) سوماً اصلی معنی بھاؤ کرنا، مراد کسی چیز پر آمادہ کرنا، تطمع طَمِعَ (س) لالچ کرنا۔

**ترجمہ:** یا اس شخص کے لیے (زندگی پُر کیف ہوتی ہے) جو حقائق کے سلسلے میں اپنی ذات کو دھوکہ دیا کرتا ہے، اور اپنے آپ کو بتکلف طلب محال پر آمادہ کیا کرتا ہے، چناں چہ اس کے دل میں نا ممکنات کے حصول کی خواہش بڑھ جاتی ہے۔

**مطلب:** یعنی اس آدمی کی زندگی بھی رنج والم سے بہت دور رہتی ہے، جو اپنے آپ کو حقیقی اور واقعی امور کے سلسلے میں دھوکہ دیکر تسلی دے لیا کرتا ہے، اور اسی تسلی کے نتیجے میں وہ اپنی جان کو نا ممکنات کے حصول میں پھنسا دیتا ہے، نتیجۃً اس کے دل میں بھی مشکلات کے حصول کی لالچ بڑھنے لگتی ہے۔

| مَا قَوْمُهُ مَا يَوْمُهُ مَا الْمَصْرَعُ | (۸) | أَيْنَ الَّذِي الْهَرَمَانِ مِنْ بُنْيَانِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أين خبر مقدم، الذي اسم موصول، الهرمان مبتدا، من بنيانه مرکب اضافی کے بعد جار مجرور ہوکر ظرف مستقر خبر، جملہ ہوکر صلہ اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ما استفہامیہ مبتدا، قومه مضاف مضاف الیہ خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، بقیہ شعر میں بھی یہی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** هرمان، هرم کا تثنیہ مصر کی دو مشہور عمارتیں، جن کے قریب فراعنۂ مصر کے مجسمے ہیں، بنيان عمارت، بنى بناء تعمیر کرنا، (ض) المصرع پچھاڑنے کی جگہ، مراد موت، صرع (ف) پچھاڑنا، گرا دینا۔

**ترجمہ:** آج وہ شخص کہاں ہے، جس کی تعمیرات میں سے یہ دونوں ہرم ہیں، اس کی قوم کے کیا حالات ہیں، وہ کس دن مرا اور کیسے مرا، (یا کس حال میں اس کی وفات ہوئی)

**مطلب:** شاعر ابو شجاع کے اہل خانہ اور جملہ عقیدت مندوں سے از راہ تسلی کہہ رہا ہے، کہ ابو شجاع کی موت پر زیادہ غم نہ کیا جائے، رفتہ رفتہ یہ غم بھی کافور ہو جائے گا اور پھر کوئی اس کا نام بھی نہ لے گا، کیا یہ دو فلک بوس اہرام دیکھ کر بھی تسلی نہیں ہوتی، کہ اس کے معماروں کی موت پر یقیناً اہل مصر نے

اشکوں کا سیلاب بہایا ہوگا، لیکن آج زمانے نے ان کے تمام نشانات مٹا دیئے اور اب ان پر کوئی رونے والا نہیں ہے، اور ہم جو بعد میں آئے، ہمیں یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ اہرام کس نے بنائے تھے، وہ کب مرے اور اب ان کی قوم کس حال میں ہے۔

| تَتَخَلَّفُ الْآثَارُ عَــنْ أَصْـحَابِهَا | (۹) | حِـيْـنًا وَيُـدْرِكُهَا الفَنَـاءُ فَـتَـتْبَعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** تتخلف فعل، الآثار فاعل، عن حرف جر، أصحابها مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر تتخلف کے متعلق، حینا مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عطف وترتیب کا ہے، یدرك فعل، ھا مفعول بہ، الفناء فاعل جملہ ہوکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، تتبع فعل فاعل، جملہ ہوکر معطوف جملہ معطوفہ ہے۔

**حل لغات:** تتخلف تَخَلَّف تَخَلُّفًا پیچھے ہٹنا، مؤخر ہونا، (تفعل) الفناء مصدر فَنِيَ (س) فناءا مٹنا، فنا ہونا، تتبع تَبِع (س) تبعا پیچھے ہونا، پیچھے چلنا، ساتھ رہنا۔

**ترجمہ:** لوگوں کے بعد، کچھ دنوں تک ان کے کارناموں کے اثرات باقی رہتے ہیں، پھر فنا کا پنجہ انھیں آدبوچتا ہے اور یہ (آثار) اپنے سازندوں سے جا ملتے ہیں۔

**مطلب:** یعنی انسان کے مرنے کے بعد کچھ دنوں تک تو بہت شوق سے لوگ اس کے کارناموں کا تذکرہ کرتے ہیں اور اس کی یاد میں نہ جانے کتنے آنسو بہا ڈالتے ہیں؛ لیکن رفتہ رفتہ مرحوم سے لوگوں کی توجہ ہٹ جاتی ہے اور نہ وہ اسے یاد کرتے ہیں اور نہ ہی اس کے کارناموں کو، اور یہ تمام چیزیں فنا اور عدم کے حوالے کردی جاتی ہیں۔

| لَمْ يُرْضِ قَلْبَ أَبِي شُجَاعٍ مَبْلَغٌ | (۱۰) | قَبْلَ الْمَمَاتِ وَلَمْ يَسَعْهُ مَوْضِعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لم یرض فعل، قلب أبي شجاع اضافتوں کے بعد مفعول بہ، مبلغ فاعل، قبل الممات مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول فیہ جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، لم یسع فعل، ہ مفعول بہ مقدم، موضع فاعل جملہ ہوکر معطوف جملہ معطوفہ ہے۔

**حل لغات:** یرضِ أرضی إرضاءا (افعال) راضی کرنا، خوش کرنا، یسع وَسِعَ (س) سمونا، کشادہ ہونا، مبلغ منزل، مقصد، بلغ (ن) پہنچنا

**ترجمہ:** جیتے جی شرف وعزت کی کوئی منزل ابوشجاع کے دل کو مطمئن نہ کرسکی، اور روئے زمین کی کوئی جگہ ان کو اپنے اندر سمونہ سکی۔

**مطلب:** یعنی ابوشجاع اس قدر بلند عزم وارادے کا مالک تھا، کہ پوری زندگی عزت وشرافت

کے مراحل طے کرتا رہا، اور کبھی کسی مرتبہ کو اپنی آخری منزل نہ سمجھا؛ بلکہ ہر بلند مقام کے بعد ایک دوسرے اونچے درجے کے حصول میں کوشاں رہا کرتا تھا اور دنیا کی کوئی جگہ اس کو اپنے اندر سمو نہیں سکی تھی، جہاں بھی وہ جاتا اس کا لشکر اور اس کے مداح اتنی کثیر تعداد میں ہوتے، کہ بڑے سے بڑا میدان بھی اپنی تنگ دامانی کا شکوہ کرنے لگتا تھا۔

| كُنَّا نَظُنُّ دِيَارَهُ مَمْلُوءَةً | (۱۱) | ذَهَبًا فَمَاتَ وَكُلُّ دَارٍ بَلْقَعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** کنا فعل ناقص، نحن ضمیر اس کا اسم، نَظُن فعل فاعل، دیارہ مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ اول، مملوءۃ ذھبا ممیز تمیز ہو کر مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر کنا کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، مات فعل، ھُو ضمیر ذوالحال، و حالیہ، کل دار مضاف مضاف الیہ مبتدا، بلقع خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور مات کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** دیار، دار کی جمع گھر، محلات، ذھب سونا جمع أذھاب، بَلْقَع چٹیل میدان، جمع بَلاقِع۔

**ترجمہ:** ہم لوگ ابوشجاع کے محلات کو سونے سے پٹا ہوا خیال کرتے تھے، لیکن ان کی وفات کے وقت ان کا ہر محل بالکل خالی تھا۔

**مطلب:** یعنی ابوشجاع کے متعلق لوگوں کا گمان یہ تھا، کہ انھوں نے بہت ساری دولت جمع کر رکھی ہے، اور ان کے تمام محلات میں سونا ہی سونا ہے، لیکن ان کی وفات کے بعد جب ان کے مکانات کا جائزہ لیا گیا، تو ان میں ہتھیار و اسلحے کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا، اس دن ہمیں احساس ہوا کہ واقعی ممدوح انتہائی سخی اور کرم گستر انسان تھا۔

| وَإِذَا الْمَكَارِمُ وَالصَّوَارِمُ وَالْقَنَا | (۱۲) | وَبَنَاتُ أَعْوَجَ كُلُّ شَيْءٍ يَجْمَعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و عاطفہ، إذا مفاجاتیہ، المکارم سے لے کر بنات أعوج تک مرکب عاطفی کے بعد مبتدا، کل مضاف، شیئ موصوف، یجمع فعل فاعل جملہ ہو کر صفت اور کل کا مضاف الیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، کل دار پر بھی اس کا عطف کر سکتے ہیں، جو اس سے پہلے والے شعر میں ہے۔

**حل لغات:** مَكَارِم مَكْرُمَة کی جمع، شرف و عزت، نیکی، صوارم صارم کی جمع خوب تیز، بہت کاٹنے والی چیز، عموماً تلوار کے لیے مستعمل ہے، بنات أعوج عمدہ گھوڑے، بنات بنت کی جمع ہے، اعوج ایک مشہور گھوڑے کا نام تھا، دوران لڑائی اس کا مالک اسے لے کر اونٹ پر لاد کر بھاگنے لگا تھا، جس کی وجہ سے اس کی کمر ٹیڑھی ہو گئی تھی، اور وہ أعوج کے نام سے مشہور ہو گیا تھا، عمدہ گھوڑے آج

بھی اسی کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

**ترجمہ:** اور ہم کیا دیکھتے ہیں، کہ شرف وعزت، شمشیر براں، نیزے اور عمدہ قسم کے گھوڑے ہی ابوشجاع کا سارا سرمایہ ہیں۔

**مطلب:** یعنی ہم لوگوں کو ابوشجاع کے سرمائے سے سیم وزر کی توقع تھی؛ لیکن بسیار تلاش وجستجو کے بعد ہمیں صرف نیکی اور جنگی اسلحے ہی ہم دست ہو سکے، اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ابوشجاع کا مقصد زیست سیم وزر کا عطیہ اور ہتھیاروں کی ذخیرہ اندوزی تھی۔

| اَلْمَجْدُ أَخْسَرُ وَالْمَكَارِمُ صَفْقَةً | (۱۳) | مِنْ أَنْ يَعِيْشَ لَهَا الْهُمَامُ الْأَرْوَعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** المجد مبتدا، أخسر مميز، صفقة محذوف تمیز پھر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، المكارم مبتدا، صفقة یہ أخسر ممیز محذوف کی تمیز ہے، من حرف جر، أن ناصبہ، يعيش فعل، لها جار مجرور اسی کے متعلق، الهمام اور الأروع دونوں الرجل موصوف محذوف کی صفت ہیں، پھر یہ يعيش کا فاعل ہے، جملہ ہوکر مجرور اور أخسر اسم تفضیل جو محذوف ہے اسی کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر پھر ممیز اور اس کے بعد مکارم کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے

**حل لغات:** مجد شرف وعزت، بلندی، جمع أمجاد ، أخسر زیادہ خسارے والا، خسر (س) نقصان اُٹھانا، الهمام شریف، بلند حوصلہ جمع هِمام، مراد ابوشجاع، أروع ہوشیار، ذہین، جمع رُوّع و أرواع ، صفقة بیع کا معاملہ، جمع صفقات مراد حصہ، نصیبہ۔

**ترجمہ:** شرف وعزت اور نیکیاں حرماں نصیب ہیں، کہ ان کے لیے عالی حوصلہ شریف اور نہایت بیدار مغز بخی زندہ رہے۔

**مطلب:** یعنی ابوشجاع انتہائی بلند ہمت، بااخلاق، شریف العادت اور کریم المزاج انسان تھا، اس کے سانحۂ ارتحال سے سب سے بڑا نقصان شرافت وکرامت اور جود وسخاوت کو ہوا ہے، کہ ان کے درمیان سے ان کا عظیم قدرداں (ابوشجاع) اٹھ گیا، ایسا لگتا ہے، کہ کسی بھی نیک آدمی کے وجود سے مذکورہ اوصاف ہمیشہ کے لیے محروم رہیں گے۔

| وَالنَّاسُ أَنْزَلُ فِي زَمَانِكَ مَنْزِلاً | (۱۴) | مِنْ أَنْ تُعَايِشَهُمْ وَقَدْرُكَ أَرْفَعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، الناس مبتدا، أنزل اسم تفضیل، في حرف جر، زمانك بعد الاضافت مجرور ہوکر أنزل کے متعلق، من حرف جر، ان ناصبہ، تعايش فعل، انت ضمیر ذوالحال، هم مفعول بہ، و حالیہ، قدرك بعد الاضافت مبتدا، ارفع خبر جملہ اسمیہ ہوکر حال اور تعايش کا فاعل جملہ

ہوکر بتاویل مفرد من کا مجرور اور انزل اسم تفضیل کا متعلق ثانی، شبہ جملہ ہوکر ممیز، منزلا تمیز پھر الناس مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تعایش ، عایش معایشة (مفاعلة) کسی کے ساتھ زندگی جینا، قدر مرتبہ، رتبہ، جمع اقدار، ارفع بمعنی مرفوع رفع (ف) بلند ہونا، عالی ہونا۔

**ترجمہ:** اور آپ کے ہم عصر لوگ اتنے کم حیثیت ہیں کہ آپ کا ان کے ساتھ زندگی گذارنا مناسب نہیں ہے، اس لیے کہ آپ نہایت بلند مقام کے حامل ہیں

**مطلب:** ابوشجاع کو مخاطب کر کے کہتا ہے، کہ آپ کا اس دنیا سے روپوش ہو جانا ہی بہتر تھا، اس لیے کہ دنیا میں شرف وعزت کے حوالے سے، آپ کا کوئی بھی ہم پلہ ہے ہی نہیں، لہٰذا آپ کس کے ساتھ یہاں زندگی گذارتے آپ کے حق میں بہت اچھا ہوا، کہ اللہ نے آپ کو ان بے حیثیت دنیا والوں کے درمیان سے اٹھالیا۔

| بَرِّدْ حَشَايَ إِنِ اسْتَطَعْتَ بِلَفْظَةٍ | (۱۵) | فَلَقَدْ تَضُرُّ إِذَا تَشَاءُ وَ تَنْفَعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** برد فعل فاعل، حشاي مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ، بلفظة جار مجرور برّد کے متعلق جملہ ہوکر جزاء مقدم، إن شرطیہ، استطعت فعل فاعل جملہ ہوکر شرط، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ف تفریعیہ، ل برائے قسم، قد تحقیقیہ، تضر فعل فاعل، إذا ظرفیہ مضاف، تشاء وتنفع دونوں فعل فاعل جملہ اور مرکب عاطفی کے بعد إذا کا مضاف الیہ اور تضر کا مفعول فیہ، جملہ ہوکر جواب قسم، واللہ جملہ قسم محذوف ہے، جملہ قسمیہ ہے۔

**حل لغات:** برّ د ، تبرديد (تفعیل) ٹھنڈا کرنا، راحت پہنچانا، حشا دل، کل ما في البطن، جمع احشاء .

**ترجمہ:** اگر آپ کے بس میں ہو، تو میرے دل کو ٹھنڈک بخش دیجئے، خواہ ایک لفظ ہی کے ذریعہ سہی، اس لیے کہ (دور حیات میں) آپ جب چاہتے دشمنوں کو ضرر اور دوستوں کو نفع پہنچایا کرتے تھے۔

**مطلب:** یعنی جب تک آپ بقید حیات رہے، اپنے دوستوں کو اپنی شیریں گفتگو اور لذت دار زندگی سے محظوظ کرتے رہے، اور دوسری طرف آپ کے دشمن ہمہ وقت آپ سے خائف اور سہمے ہوئے رہا کرتے تھے، آج آپ نہیں ہیں، مگر اسی سابقہ عادت کی وجہ سے میں آپ سے مخاطب ہوں کہ ایک ہی بات کہیے، مگر ضرور کچھ بول کر، میرا دل ٹھنڈا کر دیجئے۔

| مَا يُسْتَرَابُ بِهِ وَلَا مَا يُوْجِعُ | (١٦) | مَا كَانَ مِنْكَ إِلَى خَلِيْلٍ قَبْلَهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** ما نافیہ، کان فعل تام، منك اور إلى خليل دونوں جار مجرور ہوکر کان کے متعلق، قبلها مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول فیہ، ما موصولہ، يستراب فعل مجہول، هو ضمیر نائب فاعل، به جار مجرور يستراب کے متعلق جملہ ہوکر صلہ اور پھر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا تاکیدیہ، مایوجع پہلے کی طرح مل ملاکر معطوف پھر کان کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** خليل جگری دوست، جمع أخِلّاء ، يستراب استراب استرابا (استفعال) بے چین کرنا، شک میں ڈالنا، يوجع إيجاعًا (انعال) تکلیف پہنچانا، درد میں مبتلا کرنا۔

**ترجمہ:** اس حادثے سے پہلے، آپ کی طرف سے کسی جگری دوست کو، کوئی ایسی بات نہیں پیش آئی، جو اس کے لیے تکلیف وبے چینی کا باعث ہو۔

**مطلب:** یعنی تاحیات آپ کی ذات سے، آپ کے جملہ متعلقین ومحبین کی خوشی اور اچھائی ہی ملتی رہی ہے، لیکن آپ کے سانحۂ ارتحال نے سب کے دلوں کو پژمردہ کردیا اور آپ سے زندگی میں پہلی بار لوگوں کو تکلیف پہنچی ہے؛ لیکن اس میں آپ کا ذرہ برابر کوئی قصور نہیں ہے۔

| إِلَّا نَفَاهَا عَنْكَ قَلْبٌ أَصْمَعُ | (١٧) | وَلَقَدْ أَرَاكَ وَمَا تُلِمُّ مُلِمَّةٌ |
|---|---|---|
| فَرْضٌ يَحِقُّ عَلَيْكَ وَهُوَ تَبَرُّعُ | (١٨) | وَيَدٌ كَأَنَّ قِتَالَهَا وَنَوَالَهَا |

**دونوں کی ترکیب ایک ساتھ ہے:** و مستانفہ، لقد برائے تحقیق، أرا فعل فاعل، ك ذوالحال، و حالیہ، ما نافیہ، تلم فعل، ملمة موصوف، إلا حرف استثناء، نفی فعل، ها مفعول بہ، قلب أصمع مرکب توصیفی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، يد موصوف، كأن حرف مشبہ بالفعل، قتالها ونوالها ترکیب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد کان کا اسم، فرض موصوف، يحق فعل، هو ضمیر ذوالحال، عليك جار مجرور يحق کے متعلق، و حالیہ، هو مبتدا، تبرع خبر جملہ اسمیہ ہوکر حال اور يحق کا فاعل، جملہ ہوکر صفت اور كأن کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر يد کی صفت اور معطوف ہوکر نفی کا فاعل، جملہ ہوکر ملمة کی صفت اور تلم کا فاعل، جملہ ہوکر حال اور أرى کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تُلم ألَمَّ إلمامًا (انعال) نازل ہونا، عموماً آفات ومصائب کے لیے مستعمل ہے، نفی (ض) ہٹانا، دور کرنا، أصمع بیدار دل، ہوشیار دماغ، جمع صُمعان و أصمعان ، قتال جدال (مفاعلۃ) جنگ وجدال کرنا، نوال عطیہ، بخشش نالَ (ن) نولاً دینا، عطا کرنا، فرض واجبی

حق، جمع فرائض ، یحق حقًا (ض) ثابت ہونا، تبرع صدقہ کرنا، تبرع تبرُّعًا (تفعل) نفلی کام کرنا، یہاں بمعنی مستحب ہے۔

**ترجمہ:** آپ کے متعلق میرا ہمیشہ کا یہ مشاہدہ رہا ہے، کہ جب بھی کوئی حادثہ پیش آیا ہے، تو اسے آپ کی ذات سے ایک بیدار دل نے دور کر دیا اور ایک ایسے ہاتھ نے دفع کر دیا ایسا لگتا ہے کہ اس کی لڑائی اور اس کی بخشش آپ کے اوپر فرض عین تھی، حالاں کہ وہ کام ان پر مستحب تھا۔

**مطلب:** یعنی جب بھی آپ کی زندگی میں کوئی ناگہانی حادثہ یا مصیبت پیش آتی تھی، تو آپ اسے انتہائی بیدار مغزی کے ساتھ دفع کر دیا کرتے تھے، اور اپنے ہاتھوں سے وہ نمایاں جوہر دکھلایا کرتے تھے ایسا لگتا تھا کہ اس جنگ کو ختم کر کے دشمنوں کو مار بھگانا اور اپنے مداحوں میں لطف و کرم کی بارش برسانا آپ پر واجب اور ضروری تھا، حالاں کہ یہ چیزیں مستحبات و نوافل کے قبیل کی ہوا کرتی تھیں۔

| يَـا مَنْ يُبَدِّلُ كُـلَّ يَـــوْمٍ حُـلَّةً | (۱۹) | أَنَّى رَضِيْتَ بِحُلَّةٍ لَا تُنْزَعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یا حرف ندا، من موصولہ، یبدل فعل فاعل، کل یوم مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ، حلة مفعول بہ جملہ ہو کر صلہ اور منادیٰ، أنی بمعنی کیف ، رضیت فعل فاعل، ب حرف جر، حلة موصوف، لاتنزع فعل، ھی ضمیر نائب فاعل جملہ ہو کر صفت اور مجرور ہو کر رضیت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر جواب ندا، جملہ ندائیہ ہے۔

**حل لغات:** یبدل تبدیل (تفعیل) تبدیل کرنا، حُلَّةٌ لباس، ڈریس، جمع حُلَلٌ ، تنزع، نَزَعَ (ف) اتارنا۔

**ترجمہ:** اے وہ شخص جو ہر دن ایک نیا لباس تبدیل کیا کرتا تھا، کس طرح ایک ناقابل تبدیل جوڑے (کفن) پر راضی ہو گیا؟

| مَازِلْتَ تَخْلَعُهَا عَلٰى مَنْ شَاءَهَا | (۲۰) | حَتّٰى لَبِسْتَ الْيَـوْمَ مَـا لَا تَخْلَعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ما زلت فعل ناقص، أنت ضمیر اس کا اسم، تخلع فعل فاعل، ھا مفعول بہ، علی حرف جر، من موصولہ، شاء فعل فاعل، ھا مفعول بہ، جملہ ہو کر صلہ اور مجرور ہو کر تخلع کے متعلق، جملہ ہو کر مازلت کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتی عاطفہ، لبست فعل فاعل، الیوم مفعول فیہ، ما موصولہ، لا تخلع فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور لبست کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تخلع، خَلَعَ (ف) خلعت اور جوڑا دینا، ھا کی ضمیر حلة کی طرف راجع ہے۔

**ترجمہ:** آپ پوری زندگی خواہش مندوں کو اپنے جوڑے اتار کر دیتے رہے، لیکن آج آپ

نے نا قابل تبدیل جوڑا (کفن) زیب تن کرلیا ہے۔

**مطلب (۱۹-۲۰)**: یعنی آپ جب تک زندہ رہے، شاہانہ زندگی بسر کی، اور صرف یہی نہیں کہ اپنا ہی خیال رکھا، بلکہ ایک دن ایک لباس پہن کر اگلے دن اسے ضرورت مندوں کے حوالے کر دیا کرتے تھے، اور پوری زندگی آپ کا یہی معمول تھا کہ جب بھی کوئی سائل آدھمکتا، آپ فوراً اپنا جوڑا اسے تھما دیتے، اور نئے پرانے کی کبھی کوئی پرواہ نہیں کی؛ لیکن دنیا سے جاتے وقت آپ ایک ایسا لباس پہن کر گئے ہیں جو کبھی آپ کے جسم پر سے نہیں اتر سکتا، چہ جائے کہ ہر دن آپ اس دنیا میں ایک لباس اتار کر دوسرا پہن لیا کرتے تھے۔

| حَتّٰى أتٰى الْأَمْـرُ الَّذِىْ لاَ يُـدْفَعُ | (۲۱) | مَا زِلْتَ تَدْفَعُ كُلَّ أَمْــرٍ فَـادِحٍ |
|---|---|---|

**ترکیب**: ما زلت فعل ناقص مع اپنے اسم کے، تدفع فعل فاعل، کل مضاف، أمر فادح مرکب توصیفی کے بعد مضاف الیہ ہوکر تدفع کا مفعول بہ جملہ ہوکر مازلت کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتی برائے تفریع، أتی فعل، الأمر موصوف، الذي موصولہ، لایدفع فعل اور نائب فاعل جملہ ہوکر صلہ اور الأمر کی صفت ہوکر أتی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: فادح گراں بار، بوجھل، فَدَحَ (ف) فدحًا گراں بار بنانا، أمر جمع أمور مسئلہ، مصیبت مراد ہے، تدفع دفعَ (ف) دفع کرنا

**ترجمہ**: آپ ہمیشہ ہر بڑی مصیبت کو دور کرتے رہے، یہاں تک کہ ایک نا قابل زوال مصیبت آن کھڑی ہوئی۔

**مطلب**: یعنی آپ نے ہمیشہ ہم لوگوں سے ہر آفت و مصیبت کو دور کیا ہے، اور آپ کے رہتے ہوئے دنیا کی کوئی طاقت ہمارا بال بیکا نہ کرسکتی تھی؛ لیکن خود آپ پر ایک ایسی چیز آکر قابض ہوگئی، جس کا علاج کسی بھی انسان کے پاس نہیں ہے۔

| فِيْمَـا عَــرَاكَ وَلاَ سُيُوْفُكَ قُطَّعُ | (۲۲) | فَظَلِلْتَ تَنْظُـرُ لاَ رِمَاحُكَ شُرَّعٌ |
|---|---|---|

**ترکیب**: ف برائے تفریع، ظللت فعل ناقص، أنت ضمیر اس کا اسم، تنظر فعل، أنت ضمیر مستتر ذوالحال، لا نافیہ، رماحك بعد الاضافت مبتدا، شرع اسم فاعل، في حرف جر، ما موصولہ، عرا فعل فاعل، ك مفعول بہ، جملہ ہوکر صلہ اور مجرور ہوکر شرع کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر رماح کی خبر پھر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا نافیہ، سیوفك بعد الاضافت مبتدا، قطع خبر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف، پھر حال اور تنظر کا فاعل، جملہ ہوکر ظللت کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** شُرَّع ، شارع کی جمع نیزے کو سیدھا کرنا، (ف) عَرَا ، عَرَاہ (ن) عَرْوًا پیش آنا، قُطَّع ، قَاطِع کی جمع، کاٹ دار، کاٹنے والی چیز، قطع (ف) کاٹنا۔

**ترجمہ:** چناں چہ آپ بے بس ہو کر دیکھتے رہے، اور پیش آمدہ مصیبت کے سلسلے میں نہ تو آپ کے نیزے کچھ کام آسکے اور نہ ہی آپ کی تلواریں۔

**مطلب:** یعنی موت سے پہلے ایک جواں مرد بہادر کی طرح ہر مصیبت آپ دور کرتے رہے، لیکن موت نے آپ کو بے بس کر دیا اور اس مرض کا کوئی علاج آپ کو ہم دست نہ ہو سکا، یہاں تک کہ آپ کی معین و مددگار اور ہم رکاب تلواریں اور نیزے بھی اس موقعہ پر آپ کا ساتھ چھوڑ کر ماتم کناں ہو گئے۔

| يَبْكِي وَمِنْ شَرِّ السِّلَاحِ الْأَدْمُعُ | (۲۳) | بِأَبِي الْوَحِيْدُ وَجَيْشُهُ مُتَكَاثِرٌ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ب حرف جر، أبي مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور مفدی خبر محذوف کے متعلق، الوحید ذوالحال، و حالیہ، جیشہ بعد الاضافت مبتدا، متکاثر خبر اول، یبکی فعل فاعل جملہ ہو کر خبر ثانی، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور مبتدا جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، من حرف جر، شر السلاح ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر خبر مقدم، ادمع مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ ہے۔

**حل لغات:** الوحید اکیلا، تنہا، جیش جمع جُیُوش ، فورس، لشکر، متاکثر بہت زیادہ، تکاثر تکاثرا (تفاعل) کثیر ہونا، شر جمع شُرور برائی، أدمُع واحد دَمْعٌ آنسو۔

**ترجمہ:** میرے والد اس شخص پر قربان ہوں، جو کثرت افواج کے باوجود تن تنہا تھا (موت کے وقت) اس کی فوجیں گریہ کناں تھیں، اور سب سے بدترین ہتھیار آنسوں ہیں۔

**مطلب:** یعنی واقعی ابوشجاع کی موت قابل رنج و ملال ہے، اس لیے کہ دنیاوی زندگی میں اس کے پاس فورس اور فوج کی اتنی کثرت تھی کہ پلک جھپکتے ہی بڑی سے بڑی مصیبت آسان کر لیا کرتا تھا، مگر افسوس آج موت کے وقت اس کا کوئی لشکر اس کے ساتھ نہیں تھا، اور اس عظیم مصیبت کا اس نے تنہا مقابلہ کیا اور یہی وجہ ہے کہ اسے شکست فاش ہوئی، اس کی بہادر فوج بھی گریہ کناں تھی، اور واقعی سب سے بدترین ہتھیار انسان کے آنسو ہیں، کیوں کہ یہ حسرت و ناامیدی کے سوا کچھ بھی نہیں دے سکتے۔

| فَحَشَاكَ رُعْتَ بِهِ وَخَدَّكَ تَقْرَعُ | (۲۴) | وَإِذَا حَصَلْتَ مِنَ السِّلَاحِ عَلَى الْبُكَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، إذا شرطیہ، حصلت فعل فاعل، من السلاح اور علی البکاء دونوں جار مجرور حصلت کے متعلق جملہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، حشاك مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ رعت کا جو فعل فاعل ہے، بہ ، رعت کے متعلق جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، خدك مضاف

مضاف الیہ تقرع کا مفعول بہ، تقرع فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف اور پھر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** حشا دل جمع احشاء ، رعت ، راع (ن ف) ڈرانا، دہشت زدہ کرنا، خَد جمع خُدود، رخسار، تقرع قرع (ف) قرعًا کھٹکھٹانا، ضرب لگانا، حصل من شيئ علی شيئ (ن) ایک چیز کو چھوڑ کر دوسری چیز حاصل کرنا۔

**ترجمہ:** اگر تم نے صرف گریہ وزاری کا ہتھیار حاصل کیا ہے، تو تم نے اپنے دل کو دہشت زدہ کرنے اور اپنے رخسار پر ضرب لگانے کا سامان بہم پہنچایا ہے۔

**مطلب:** یعنی رونا ایک ایسا ہتھیار ہے جو خود انسان کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، تیر و تلوار سے تو دشمن کا مقابلہ کیا جاتا ہے؛ لیکن آنسوؤں سے انسان اپنے آپ کو ہلکان کر لیتا ہے اور اپنے رخسار پر ضرب لگا لگا کر اپنی حیثیت وشباہت مجروح کر لیتا ہے، اس لیے کبھی بھی انسان کو آنسو کا ہتھیار نہیں اختیار کرنا چاہیے۔

| وَصَلَتْ إِلَيْكَ يَدٌ سَوَاءٌ عِنْدَهَا | (۲۵) | اَلْبَازِيُ الْأُشَيْهِبُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** وصلت فعل، إليك جار مجرور اسی کے متعلق، يد موصوف، سواء خبر مقدم، عندها مضاف مضاف الیہ ہو کر سواء کا ظرف، البازی الأشيهب اور الغراب الأبقع دونوں مرکب توصیفی اور مرکب عاطفی کے بعد مبتدا مؤخر، جملہ ہو کر صفت اور وصلت کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** البازی باز، جمع أبواز وبِوَاز ، الأُشيهب أشهب کی تصغیر، سفید رنگ جو سیاہی مائل ہو مراد شریف اور بلند حیثیت، الغراب کوا، جمع غِربان و أغرِبَة ، مراد کمینہ اور رذیل، أبقع سیاہ وسفید رنگ والا کوا، جمع بُقعٌ .

**ترجمہ:** آپ تک ایک ایسا ہاتھ پہنچ گیا ہے، جس کی نگاہ میں سیاہی مائل سفید باز اور سیاہ و سفید کوا دونوں برابر ہیں۔

**مطلب:** یعنی موت کا پنجہ ہر کسی کو آکر دبا دیتا ہے، اس کے نزدیک نہ تو بوڑھے اور جوان میں کوئی فرق ہے اور نہ ہی شریف و نیک اور رذیل و بدبخت میں کوئی اختلاف ہے، وہ بلا مروت ہر بڑے چھوٹے کو آکر ختم کر دیتا ہے۔

| مَنْ لِلْمَحَافِلِ وَالْجَحَافِلِ والسُّرى | (۲۶) | فَقَدَتْ بِفَقْدِكَ نَيِّرًا لَا يَطْلُعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** من استفہامیہ مبتدا، ل حرف جر، المحافل الخ مرکب عاطفی کے بعد مجرور ہو کر یکفل فعل محذوف کے متعلق جملہ ہو کر خبر اور جملہ اسمیہ استفہامیہ ہے، فقدت فعل فاعل، ب حرف

جر، فقدك مضاف مضاف الیہ ہوکر مجرور اور فقدت کے متعلق، نیرا موصوف، لا یطلع فعل فاعل جملہ ہوکر صفت اور فقدت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** محافل واحد مَحْفِل محفل، مجلس، جحافل واحد جَحْفَل لشکر جرار، السّری مصدر رات میں چلنا (ض) فقد (ض) فقدا کھونا، گم کرنا، نیرا روشن، تاب ناک۔

**ترجمہ:** آج محفلوں، لشکروں اور شب خون مارنے کے لیے کون کفیل ہوسکتا ہے، انھوں نے آپ کو کھو کر، ایک نا قابل طلوع تاب ناک ستارے کو کھو دیا ہے۔

**مطلب:** یعنی ابو شجاع کے انتقال کے بعد محفلوں کی رونق ختم ہوگئی، لشکروں کو کوئی حوصلہ اور ہمت دلانے والا نہ رہا، اسی طرح آج کوئی ایسا مرد مجاہد بھی موجود نہیں ہے، جو رات کے وقت جواں عزم ہوکر دشمنوں پر شب خوں مارے، آہ! ابو شجاع کے مرنے سے ویرانی ہی ویرانی آگئی، اور زندگی انتہائی بے مزہ اور بے کیف ہوگئی۔

| وَمَنِ اتَّخَذْتَ عَلَى الضُّيُوْفِ خَلِيْفَةً | (۲۷) | ضَاعُـوْا وَمِثْلُكَ لَا يَكَادُ يُضَيِّعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، من مفعول بہ اول، اتخذت فعل فاعل، علی الضیوف جار مجرور اتخذت کے متعلق، خلیفة مفعول بہ ثانی جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ضاعوا فعل فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و ابتدائیہ، مثلك بعد الاضافت مبتدا، لا یکاد فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، یضیع فعل فاعل جملہ ہوکر خبر، پھر جملہ ہوکر مثلك کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ضیوف مہمان واحد ضیف، خلیفة جانشین، جمع خلفاء، ضاع (ض) ضائع ہونا، یضیع (تفعیل) ضائع کرنا۔

**ترجمہ:** آپ نے مہمانوں کے لیے کسے اپنا جانشین بنا چھوڑا ہے، آج آپ کے مہمان بے مزہ ہوگئے، (یا بھوکے رہ گئے) آپ جیسے لوگوں سے کسی کو برباد کرنے کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔

**مطلب:** یعنی آپ جب تک زندہ تھے، مہمان نوازی کا بازار گرم تھا، آپ کے بعد آپ کے تمام واردین وصادرین بھوک مری کا شکار ہوگئے ہیں، کیا آپ نے کسی کو اپنا قائم مقام بھی نہیں بنایا، جو آپ کے بعد مہمانوں کی خبر گیری کرتا رہتا، آپ سے تو ہمیں ایسی توقع نہ تھی، شاید موت نے اس کا موقعہ ہی نہ دیا۔

| قُبْحًا لِوَجْهِكَ يَا زَمَانُ فَإِنَّهُ | (۲۸) | وَجْـهٌ لَـهُ مِنْ كُلِّ قُبْحٍ بُرْقُعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** قبحا قبحت فعل محذوف کا مفعول مطلق، ل حرف جر، وجهك مضاف

مضاف الیہ ہوکر مجرور اور قبحا کے متعلق، جملہ ہوکر جواب ندا، یا زمان جملہ ندا ہے، ف تعلیلیہ ، إن حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، وجه موصوف، له جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، من حرف جر، کل قبح مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر حال مقدم، برقع ذوالحال پھر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ ہوکر وجه کی صفت اور إن کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** قُبح برائی، قَبُحَ (ک) قباحة و قبحا بدشکل ہونا، برا ہونا، بُرقُعٌ نقاب، برقع، جمع بَراقِع ۔

**ترجمه:** اے زمانہ! تیری شکل وصورت کا ناس ہو، کیوں کہ تیرا چہرا وہ (منحوس) چہرا ہے جسے بدصورتی کی تمام شکلوں سے برقع ملا ہے۔

**مطلب:** یہاں متنبی نے زمانے کو برا بھلا کہہ کر، اگرچہ ابوشجاع کے احباب و اقارب کو تسلی دیتے ہوئے اُن سے اپنا انعام وصول کرلیا ہے، لیکن شاید وہ یہ بھول رہا ہے کہ زمانہ مشیت خدواندی ہی سے تصرفات کرتا ہے، کسی کو مارنے یا زندۂ جاوید کرنے میں زمانہ کا کوئی دخل نہیں ہوتا، شاعر نے دنیا کی تمام خباثتیں زمانے کے منہ پر ماردی ہیں، یہ اچھی بات نہیں ہے۔

| أَيَمُوْتُ مِثْلُ أَبِيْ شُجَاعٍ فَاتِكٍ | (۲۹) | وَيَعِيْشَ حَاسِدُهُ الْخَصِيُّ الْأَوْكَعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أ ہمزۂ استفہامیہ برائے تعجب، یموت فعل، مثل أبی شجاع اضافتوں کے مبدل منہ، فاتك بدل پھر ذوالحال، و حالیہ، یعیش فعل، حاسده بعد الاضافت موصوف، الخصي الأوکع صفات پھر فاعل اور جملہ ہوکر حال، پھر یموت کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ استفہامیہ تعجبیہ ہے۔

**حل لغات:** حاسد جلن رکھنے والا، جمع حُسَّاد ، أوکع وہ شخص جس کے پیر کا انگوٹھا سبابہ سے آگے ہوگیا ہو اور انگھوٹے کی جڑ گرہ معلوم ہوتی ہے، یہاں اس سے احمق اور کمینہ مراد ہے، خصی جس کا فوطہ نہ ہو (ض) خصی کرنا، جمع خصیة و خصیان.

**ترجمه:** کیا ابوشجاع فاتک جیسا انسان مرجائے، اور اُس سے حسد کرنے والا کمینہ خصی (کافور) زندہ رہے؟

**مطلب:** یعنی اے دنیا والو کیا تم یہی چاہتے ہو، کہ ابوشجاع جیسا نیک، سخی اور شریف دل آدمی مرجائے اور کافور بدبخت ہمیشہ کے لیے زندۂ جاوید رہے، جب کہ دنیا کو کافور سے زیادہ ابوشجاع کی ضرورت ہے، للہذا جب ابوشجاع نہ رہا، تو کافور کو کیوں زندہ رکھتے ہو، اٹھو اور اس بدبخت کے خلاف علم بغاوت بلند کرکے، اسے بھی زیر زمین دفن کردو۔

| وَقَفًا يَصِيحُ بِهَا أَلاَ مَنْ يَصْفَعُ | (۳۰) | أَيْدٍ مُقَطَّعَةٌ حَوَالَيْ رَأْسِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أيد موصوف، مقطعة اسم مفعول، حَوَالي رأسه اضافتوں کے بعد اسم مفعول کا نائب فاعل، شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ، وقفًا موصوف، يصيح فعل فاعل، بها جار مجرور يصيح کے متعلق، جملہ ہو کر صفت اور معطوف ہو کر هناك مبتدا محذوف کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، أ ہمزۂ استفہامیہ، لا نفی جنس کا، من اس کا اسم، يصفح فعل فاعل جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ استفہامیہ ہے۔

**حل لغات:** مقطعة بہت کاٹی ہوئی چیز قطّع (تفعیل) ٹکڑے ٹکڑے کرنا، حوالي بمعنی اردگرد، وَقَفٌ گدی، سر کا پچھلا حصہ، جمع أقفٍ و أقفاء، يَصِيحُ صَاحَ (ض) صَيحًا چیخنا، چلانا، صفع (ف) صَفعًا تھپڑ مارنا۔

**ترجمہ:** اس حاسد خصی کے سر کے اردگرد کچھ ہاتھ ہیں، جو ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں، اور ایک گدی ہے جن کے متعلق وہ آواز لگا رہا ہے، کیا کوئی تھپڑ مارنے والا نہیں ہے؟

**مطلب:** شاعر کافور اور اس کے جملہ درباریوں کی مذمت میں کہتا ہے، کہ کم بخت کافور اسی لائق ہے کہ اس کی ذلت واہانت اور تذلیل وتحقیر کی جائے، اور خود وہ اپنے رویے اور اپنی چال چلن سے بھی یہ اشارہ دے رہا ہے کہ اس کی پٹائی کی جائے، مگر افسوس اس کے اردگرد جتنے بھی ہاتھ والے ہیں انھوں نے چوڑیاں پہن رکھی ہیں اور ان کے دماغ میں بھیجہ سڑ چکا ہے، وہ بالکل مردہ اور نااہل ہیں۔

| وَأَخَذْتَ أَصْدَقَ مَنْ يَقُولُ وَيَسْمَعُ | (۳۱) | أَبْقَيْتَ أَكْذَبَ كَاذِبٍ أَبْقَيْتَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أبقيت فعل فاعل، أكذب مضاف، كاذب موصوف، أبقيته فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہو کر صفت اور مضاف الیہ ہو کر أبقيت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، أخذت فعل فاعل، أصدق مضاف، من موصوف، يقول ويسمع فعل فاعل جملہ اور مرکب عاطفی کے بعد صفت ہو کر مضاف الیہ، پھر أخذت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أبقيت إبقاءا (افعال) باقی رکھنا، زندہ چھوڑنا، أخذت (ن) لینا، مراد موت دینا۔

**ترجمہ:** اے زمانہ! تو نے سب سے جھوٹے انسان کو (کافور) زندہ چھوڑ دیا ہے، اور کہنے سننے والوں میں سب سے بڑے سچے (ابوشجاع) کو موت دے دی۔

**مطلب:** یعنی ہم کو یہ شکوہ نہیں ہے کہ ابوشجاع مر گیا، البتہ یہ شکایت ضرور ہے کہ اس کو موت دے کر، کافور جیسے عیار و مکار اور نااہل انسان کو دنیا میں چھوڑ دیا گیا، اگر موت ہی زمانے کو محبوب تھی، تو

کافور خصی کو مارتا، تاکہ سارے لوگ زمانہ کے حق میں دعائیں کرتے، ابو شجاع کو اٹھانے سے تو ہر کوئی لعن طعن کر رہا ہے۔

| (۳۲) وَسَلَبْتَ أَطْيَبَ رِيْحَةٍ تَتَضَوَّعُ | وَتَرَكْتَ أَنْتَنَ رِيْحَةٍ مَذْمُوْمَةٍ |
|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ترکت فعل فاعل، انتن مضاف، ریحۃ مذمومۃ مرکب توصیفی کے بعد مضاف الیہ ہوکر ترکت کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، سلبت فعل فاعل، أطیب مضاف، ریحۃ موصوف، تتضوع فعل فاعل جملہ ہوکر صفت اور مضاف الیہ ہوکر سلبت کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أنتن بہت بدبودار، نَتَن (س) نَتْنًا بدبودار ہونا، رِيْحَةٌ خوش بو، جمع رِيَاحٌ، مذمومۃ مکروہ، ناپسندیدہ، ذم (ن) ذَمًّا برائی کرنا، سلبت (ن) چھیننا، زبردستی لے لینا، أطیب عمدہ، پاکیزہ، طاب (ض) طِيْبًا عمدہ ہونا، پاکیزہ ہونا، تتضوع تَضَوَّعَ تَضَوُّعًا (تفعل) خوش بو پھوٹنا، پھیلنا۔

**ترجمہ:** اور اے زمانہ! تو نے ایک ناپسندیدہ بدبو کو چھوڑ کر، ایک نہایت پاکیزہ پھوٹتی ہوئی خوش بو کو ہم سے چھین لیا ہے۔

**مطلب:** یعنی وہ مذموم کافور جسے ساری دنیا برا کہتی ہے، زمانے نے اسے ہمارے درمیان مزید تعفن و پلیدگی پھیلانے کے لیے چھوڑ دیا، اور وہ خوشبوئے دل و جان، جو ہر کسی کو عزیز تھی، اور ہر کوئی جسے اپنا کر اپنے جگر میں چھپانے کا آرزومند رہا کرتا تھا (ابو شجاع) زمانے نے ہم سب سے وہ انوکھی دولت چھین لی۔

| (۳۳) دَمُهُ وَكَانَ كَأَنَّهُ يَتَطَلَّعُ | فَالْيَوْمَ قَرَّ لِكُلِّ وَحْشٍ نَافِرٍ |
|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، الیوم قرّ فعل کا مفعول فیہ، ل حرف جر، کل مضاف، وحش نافر موصوف صفت مضاف الیہ ہوکر مجرور اور قرّ کے متعلق، دمہ مرکب اضافی کے بعد ذوالحال، و حالیہ، کان فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، کان حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، یتطلع فعل فاعل جملہ ہوکر کانّ کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر کان کی خبر جملہ فعلیہ ہوکر حال اور پھر قرّ کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** قَرَّ (س ض) قَرًّا ٹھنڈا ہونا، وَحْش جنگلی جانور، جمع وُحُوْش، نافر بدکنے والا، نفر (ن ض) نفرت کرنا، دم خون جمع دِمَاء، یتطلع (تفعل) جھانکنا، تاکنا، مشتاق ہونا۔

**ترجمہ:** چناں چہ آج ہر بدکنے والے جنگلی جانور کا خون ٹھنڈک محسوس کر رہا ہے، حالاں کہ اس

سے قبل اُن کا خون نکلنے کے لیے بے تاب رہا کرتا تھا۔

**مطلب:** یعنی ابوشجاع شکار کے بڑے شوقین تھے، اس لیے جب تک وہ زندہ رہے جنگلی جانوروں کے خون کو راحت میسر نہ تھی، ہمہ وقت وہ ابوشجاع کے خوف سے نکلنے کے لیے پریشان رہتے تھے، لیکن ان کی وفات کے بعد سے ان جانوروں کو بھی آرام نصیب ہوا، اور ان کے خون بھی راحت کی سانس لینے لگے۔

| وَتَصَالَحَتْ ثَمَرُ السِّيَاطِ وَخَيْلُهُ | (۳۴) | وَأَوَتْ إِلَيْهَا سُوقُهَا وَالْأَذْرُعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، تصالحت فعل، ثمر السیاط اور خیله دونوں مرکب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد تصالحت کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عطف و ترتیب کا، أوت فعل، إليها جار مجرور اسی کے متعلق، سوقها بعد الاضافت معطوف علیہ، و عاطفہ، الأذرع معطوف پھر أوت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تصالحت (تفاعل) ایک دوسرے سے صلح کرنا، ثَمر پھل، جمع أثمَار وثِمَار یہاں گھنڈی یا کوڑے کی گرہ مراد ہے، السِّيَاط سَوْط کی جمع کوڑا، أوت أوى (ض) پناہ لینا، سُوق پنڈلیاں، ساق کی جمع، أذرع ہاتھ، کہنی، واحد ذِراع اس سے اگلے پاؤں مراد ہیں۔

**ترجمہ:** کوڑوں کی گرہوں اور ممدوح کے گھوڑوں نے آج آپس میں صلح کر لی ہے، اور آج گھوڑوں کو ان کی پنڈلیاں اور ان کے ہاتھ ہم دست ہو گئے ہیں۔

**مطلب:** یعنی جب تک ابوشجاع بقید حیات تھے، ان کے کوڑوں اور گھوڑوں میں جنگ چھڑی رہتی تھی، اس لیے کہ وہ شکار یا میدانِ جنگ میں نکلتے وقت کوڑوں سے مار مار کر گھوڑوں کو دوڑایا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ گھوڑوں کو بھی، مسلسل چلنے اور دوڑنے کی بنا پر اپنے ہاتھ پیر کی موجودگی کا علم نہ تھا، مگر آج ابوشجاع کی عدم موجودگی میں، کوڑوں نے گھوڑوں سے صلح بھی کر لی، اور گھوڑوں کو راحت ملی، تو اپنے ہاتھ پیر کو بھی دیکھ لیا۔

| وَعَفَا الطِّرَادُ فَلَا سِنَانٌ رَاعِفٌ | (۳۵) | فَوْقَ الْقَنَاةِ وَلَا حُسَامٌ يَلْمَعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، عفا فعل، الطراد فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، لا نافیہ، سنان راعف مرکب توصیفی ہو کر مبتدا، فوق القناة بعد الاضافت خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، لا نافیہ، حسام مبتدا، يلمع فعل فاعل جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** عفا (ن) عفوا الأثرُ مٹنا، بے نشان ہونا، الطِّراد مقابلہ، طَارَدَ مُطاردة

وَطِرَادا (مفاعلۃ) ایک دوسرے پر حملہ کرنا، سنان نیزے کا پھل، جمع أسنة، راعف رسنے والا، رَعِفَ (س ن) نکسیر پھوٹنا، بہنا، قناة نیزہ کی لکڑی جمع قُنِيّ وقنا، حسام شمشیر براں، تیز دھار والی تلوار، حَسم (ض) حَسْمًا کاٹنا، يلمع (ف) چمکنا۔

**ترجمه:** اور اب مقابلے کا نام ونشان مٹ گیا ہے، چناں چہ نہ تو نیزے کے کسی پھل سے نیزوں پر خون رس رہا ہے اور نہ ہی کوئی تیز تلوار اپنی تاب ناکی دکھا رہی ہے۔

**مطلب:** یعنی ممدوح کی موت کا گہرا اثر صرف ہم انسانوں ہی پر نہیں ہوا ہے؛ بلکہ جنگ کے میدان اور اسلحے وغیرہ پر بھی ابوشجاع کی موت کا انتہائی گہرا صدمہ ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کے بعد نہ تو کوئی جنگ کا مقابلہ دیکھنے کو ملا اور نہ ہی کسی تلوار وغیرہ کی کاری گری، یہ ساری چیزیں ممدوح کی وفات سے ناپید ہوگئیں۔

| | | |
|---|---|---|
| وَلّٰى وَكُلُّ مُخَالِمٍ وَمُنَادِمٍ | (۳۶) | بَعْدَ اللُّزُوْمِ مُشَيِّعٌ وَمُوَدِّعٌ |
| مَنْ كَانَ فِيْهِ لِكُلِّ قَوْمٍ مَلْجَأٌ | (۳۷) | وَلِسَيْفِهٖ فِي كُلِّ قَوْمٍ مَرْتَعٌ |

**ترکیب:** ولّٰی فعل، و حالیہ، کل مضاف، مخالم ومنادم مرکب عاطفی کے بعد مضاف الیہ ہوکر مبتدا، بعد اللزوم ترکیب اضافی کے بعد مشیع اسم فاعل کا مفعول فیہ، مشیع ومؤدع مرکب عاطفی کے بعد خبر جملہ اسمیہ ہوکر حال مقدم، من موصولہ، کان فعل ناقص، فیه جار مجرور ظرف مستقر ہوکر کان کی خبر، ل حرف جر، کل قوم مضاف مضاف الیہ ہوکر مجرور اور کان کے متعلق، ملجأ اس کا اسم جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، ل حرف جر، سیفه بعد الاضافت مجرور ہوکر کان محذوف کی خبر مقدم، في کل قوم مل ملا کر کان کے متعلق، مرتع اس کا اسم جملہ ہوکر معطوف، پھر صلہ ہوکر ذوالحال اور ولّٰی کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** وَلّٰی تَوْلِیة (تفعیل) پشت پھیر کر بھاگنا، مُخَالِم دوست، خَالَمَ مُخَالَمَةً (مفاعلۃ) دوستی کرنا، مُنَادِم ہم نشین، (مفاعلۃ) مشیع (تفعیل) رخصت کرنے والا، مُودع (تفعیل) خدا حافظ کہنے والا، ملجأ پناہ گاہ، کیمپ، جمع ملاجي، الجأ (افعال) پناہ دینا، مرتع چراگاہ، جمع مَرَاتِع، رَتَعَ (ف) چرانا۔

**ترجمه:** وہ شخص جو ہر قوم کے لیے ماوی وملجا تھا، اور جس کی تلوار کے لیے ہر قوم میں چراگاہ تھی، آج اس حال میں چلا گیا، کہ ہر دوست اور ہر ہم نشین طویل صحبت کے بعد، اسے خدا حافظ اور الوداع کہہ رہا ہے۔

**مطلب:** یعنی مرحوم ابوشجاع انتہائی غم گسار اور ہم درد آدمی تھے، ہر کوئی ان سے اُنسیت رکھتا تھا، اور وہ ہر ایک کے کام بھی آتے تھے، خواہ وہ مال و متاع کے ذریعے ہو، یا لاؤ لشکر کے ذریعے، کبھی کسی کے کام سے پیچھے نہیں ہٹتے تھے، ہمیشہ لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر چلنے کے عادی تھے، لیکن افسوس، آج اس حال میں دنیا سے جا رہے ہیں کہ نہ ان کا کوئی ہم نشین ہے اور نہ ہی کوئی دوست و ساتھی۔

| إِنْ حَلَّ فِي فُـرْسٍ فَـفِيْهَا رَبُّهَا | (۳۸) | كِسْرَى تَذِلُّ لَهُ الرِّقَابُ وَتَخْضَعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إن شرطیہ حلّ فعل با فاعل، في فرس جار مجرور حلّ کے متعلق جملہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، فيها جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، ربها مضاف مضاف الیہ ہو کر مبدل منہ، كسرى ذوالحال، تذل فعل، له جار مجرور ہو کر تذل کے متعلق، الرقاب فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، تخضع فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف، پھر حال ہو کر بدل اور مبتدا موخر جملہ اسمیہ ہو کر جزا جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** حَلَّ (ن) حُلُوْلاً اترنا، نازل ہونا، فرس فارسی کی جمع فارس کا باشندہ، رب آقا جمع أرباب، كسرىٰ شاہ فارس کا لقب، تذل (ض) سرنگوں ہونا، ذلیل ہونا، الرقاب، رَقَبَة کی جمع گردن، تخضع (ف) جھکنا، گردن خم کرنا۔

**ترجمہ:** جب ممدوح اہل فارس میں فروکش ہوتے ہیں، تو وہ ان کے آقا کسریٰ معلوم ہوتے ہیں، جس کے سامنے گردنیں سرنگوں اور خم ہو جایا کرتی تھیں۔

| أَوْ حَـلَّ فِي رُوْمٍ فَفِيْهَا قَيْصَـرٌ | (۳۹) | أَوْ حَـلَّ فِـي عَـرَبٍ فَفِيْهَا تُبَّعٌ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أو عاطفہ، حَلّ فعل فاعل، في روم جار مجرور اسی کے متعلق جملہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، فيها جار مجرور خبر مقدم، قيصر مبتدا، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، یہی ترکیب دوسرے مصرع میں بھی ہے۔

**حل لغات:** رُوم، رُومي کی جمع روم کا باشندہ، قيصر روم کے بادشاہ کا لقب، تُبَّع خاندان نبوت کے قدیم بزرگ کا نام۔

**ترجمہ:** اگر ممدوح اہل روم میں قدمہ رنجہ فرمائیں، تو ان کے مابین قیصر نظر آتے ہیں، یا اگر عربوں کے درمیان تشریف فرما ہوں، تو تبع کی حیثیت کے حامل ہوں گے۔

**مطلب (۳۸-۳۹):** یعنی ممدوح اتنا بلند مقام انسان تھا، کہ ہر قوم و ملت کا منظور نظر اور ہر جماعت کا سردار سمجھا جاتا تھا، فارسوں کے مابین شاہ کسریٰ کی حیثیت رکھتا تھا، اسی طرح اہل عرب اور اہل روم بھی اسے اپنے بڑوں اور بادشاہوں کا ہی مقام دیا کرتے تھے، اور یہ سب صرف ممدوح کے فضل و کمال کی وجہ سے تھا۔

| قَدْ كَانَ أَسْرَعَ فَارِسٍ فِي طَعْنَةٍ | (۴۰) | فَرَسًا وَلٰكِنَّ الْمَنِيَّةَ أَسْرَعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** قد برائے تحقیق، کان فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، اسرع اسم تفضیل مضاف، فارس مضاف الیہ، في طعنة جار مجرور ہوکر اسرع کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر ممیز، فرسا تمیز، پھر کان کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لکن حرف مشبہ بالفعل، المنية اس کا اسم، اسرع خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** اسرع زیادہ تیز، برق رفتار سَرُعَ (ک) سَرَاعَةً تیز رفتار ہونا، (س) جلدی کرنا، فارس شہ سوار جمع فُرْسٌ ، طعنة نیزہ بازی کا نشان، جمع طَعْنٌ طعن (ف) نیزہ مارنا، منية موت جمع منایا.

**ترجمہ:** ممدوح نیزہ بازی کے حوالے سے انتہائی تیز رفتار شہ سوار تھا، لیکن موت ہر چیز سے زیادہ تیز رفتار ہے۔

**مطلب:** یعنی ہر چند کہ میدان مقابلہ میں ممدوح نمایاں جوہر دکھلایا کرتے تھے، اور پلک جھپکتے ہی صف کو زمین پر بچھا دیتے تھے، کسی دشمن کی ہمت نہ تھی کہ وہ ان کا مقابلہ کرے، مگر موت کے سامنے انتہائی لاچار و بے بس ہوکر، ابوشجاع نے ہتھیار ڈال دیئے، اس لیے کہ موت تو ان سے بڑے بہت سے بہادروں کو ختم کر چکی ہے۔

| لَا قَلَّبَتْ أَيْدِي الْفَوَارِسِ بَعْدَهُ | (۴۱) | رُمْحًا وَلَا حَمَلَتْ جَوَادًا أَرْبَعُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لا نافیہ، قلبت فعل، ایدی الفوارس مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل، بعده مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ، رُمحا مفعول بہ جملہ فعلیہ بددعائیہ ہے، و عاطفہ، لا نافیہ، حملت فعل، جوادا مفعول بہ، اربع فاعل، جملہ فعلیہ بددعائیہ ہے۔

**حل لغات:** قلبت (تفعیل) الٹنا پلٹنا، حرکت دینا، فوارس ، فارس کی جمع شہ سوار، رُمح نیزہ جمع رِماح ، حملت (ض) اُٹھانا، مراد کام آنا، جَواد عمدہ گھوڑا، جمع جِیَاد ، اربع چار پاؤں والا۔

**ترجمہ:** ممدوح کے بعد شہ سواروں کے ہاتھ نیزوں کو حرکت نہ دے سکیں، اور نہ ہی کسی عمدہ گھوڑے کے پاؤں انھیں کام آسکیں۔

**مطلب:** یعنی جب ممدوح جیسا بہادر شہ سوار اس دنیا سے چلا گیا، تو اب اس کے بعد ہم نہ کسی نیزہ باز کی نیزہ بازی دیکھنے کے متمنی ہیں، اور نہ ہی کسی گھوڑے کا کمال، خدا کرے یہ ساری چیزیں بھی ناپید ہو جائیں۔

## من قافية اللام

# وقال يرثي والدة سيف الدولة ، وقد ورد خبرها إلى إنطاكية سنة سبع وثلاثين وثلاث مائة

متنبی نے سیف الدولۃ کی والدہ کے مرثیے میں درج ذیل اشعار کہے، جن کے انتقال کی خبر ۳۳۷ھ میں انطاکیہ پہنچی

| وَتَقْتُلُنَا الْمَنُوْنُ بِلَا قِتَالِ | (۱) | نُعِدُّ الْمَشْرَفِيَّةَ وَالْعَوَالِي |
|---|---|---|

**ترکیب:** نعد فعل فاعل، المشرفية والعوالی مرکب عاطفی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، تقتل فعل، نا مفعول بہ، المنون فاعل، بلاقتال جارمجرور تقتل کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** نعد أعَدَّ إعدادا تیاری کرنا (افعال) المَشْرَفِيَّة بمعنی تلوار، عَوَالی عَالية کی جمع نیزے کا سرا، مراد نیزے، المنون موت، دوسرا معنی زمانہ، اس صورت میں اس کی تذکیر و تانیث برابر ہوگی، پہلے معنی میں مونث الاستعمال ہے۔

**ترجمہ:** ہم تلواروں اور نیزوں کو تیار کرتے ہیں، جب کہ موت بلا جنگ ہمیں مار ڈالتی ہے۔

**مطلب:** یعنی ہم اہل دنیا اپنی حفاظت اور دشمنوں کی طاقت کچلنے کے لیے لاؤ لشکر اور اسلحے وغیرہ تیار کر کے رکھتے ہیں، لیکن موت بالکل خالی ہاتھ نہتی ہو کر جب چاہتی ہے، کسی جنگ کے بغیر ہمارا خاتمہ کر دیتی ہے، اور ہمارے تیار کردہ ہتھیار اگر چہ دشمنوں کو مار گراتے ہیں، لیکن موت کے سامنے یہ بھی بے بس ہو کر ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔

| وَمَا يُنْجِيْنَ مِنْ خَبَبِ اللَّيَالِي | (۲) | وَنَرْتَبِطُ السَّوَابِقَ مُقْرَبَاتٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، نرتبط فعل فاعل، السوابق مقربات ذوالحال حال ہو کر مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، ما نافیہ، ينجين فعل فاعل، من حرف جر، خبب الليالي مرکب اضافی

کے بعد مجرور ہوکر ینجین کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** نرتبط ارتبط ارتباطا (افتعال) باندھنا، مضبوط کرنا، سوابق تیز رفتار گھوڑے، واحد سابق ، مقربات نزدیک، قُرْب (ک) نزدیک ہونا، اقرب (افعال) نزدیک کرنا، ینجین، انجی إنجاءا (افعال) بچانا، نجات دینا، خبب ایک خاص قسم کی دوڑ، خبب (ن) خبا گھوڑے کا دوڑنا۔

**ترجمہ:** ہم لوگ تیز رفتار گھوڑوں کو اپنے گھروں کے پاس ہی باندھتے ہیں، لیکن وہ ہمارے خلاف راتوں کی تگ ودو سے ہمیں نہیں بچا پاتے۔

**مطلب:** یعنی ہم لوگ آفات ومصائب اور حوادثات زمانہ سے حفاظت کے لیے، اپنے گھوڑوں کو بالکل قریب باندھ کر رکھتے ہیں، تاکہ جب بھی ضرورت پڑے، فوراً سوار ہوکر میدان مقابلہ میں کود پڑیں، لیکن یہ گھوڑے دشمنوں کا تو مقابلہ کر لیتے ہیں، مگر زمانے کے حوادثات کا ذرا بھی مقابلہ نہیں کر پاتے اور نتیجۃً ہمیں شکست تسلیم کرنی پڑتی ہے

| وَلٰكِنْ لَا سَبِيْلَ إِلَى الْوِصَالِ | (۳) | وَمَنْ لَمْ يَعْشَقِ الدُّنْيَا قَدِيْمًا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، من استفہامیہ مبتدا، لم یعشق فعل فاعل، الدنیا مفعول بہ، قدیما مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، لکن برائے استدراک، لانفی جنس کا، سبیل اس کا اسم، إلى الوصول جار مجرور ظرف مستقر ہوکر لا کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یعشق (س) چاہنا، محبت کرنا، سبیل راستہ جمع سُبُل ، وصال مصدر وصل (ض) ملنا۔

**ترجمہ:** کون ہے؟ جو قدیم زمانے سے دنیا کا عاشق نہ ہو، لیکن دوامِ وصال کی کوئی راہ ہی نہیں ہے۔

**مطلب:** یعنی دنیا میں آنے کے بعد ہر شخص کو دنیا کی رنگینی پسند آجاتی ہے اور دنیاوی عیش و عشرت میں کھو کر ہر کوئی دنیا ہی کو ابدی زندگی تصور کر لیتا ہے اور اس کی یہ دیرینہ تمنا ہوتی ہے، کہ کاش اسی عیش ومستی میں دنیا کی گاڑی رک جائے اور ہمیشہ کے لیے یہیں کے ہوکر رہ جائیں، مگر دنیا سب کی تمناؤں کو روند کر ایک نہ ایک دن ہر کسی کو موت کے گھاٹ اتار دیتی ہے، اور آرزوؤں کا طویل خواب فنا کی نذر ہو جاتا ہے۔

کس آنکھ میں خوابوں کے نہیں عکس اترتے     ہے کون جو سوچوں کا سکندر نہیں ہوتا

| نَصِيبُكَ فِي حَيَاتِكَ مِنْ حَبِيبٍ | (۴) | نَصِيبُكَ فِي مَنَامِكَ مِنْ خَيَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** نصيبك مضاف مضاف الیہ ہوکر ذوالحال، في حرف جر، حياتك بعد الاضافت مجرور ہوکر ظرف مستقر حال اور پھر مبتدا، من حبیب جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بھی یہی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** نصيب حصہ، جمع انصباء ، منام نیند بمعنی خواب، جمع منامات ، خيال نظریہ، سوچ، جمع اخلية .

**ترجمہ:** تمہاری زندگی میں کسی محبوب سے تمہیں اتنا ہی حصہ مل سکتا ہے، جتنا کہ تمہارے خواب میں فکر وخیال سے ملا کرتا ہے۔

**مطلب:** یعنی جس طرح بحالت خواب آنے والے احساسات وخیالات ناپائیدار اور زوال پذیر ہوتے ہیں، ٹھیک اسی طرح دنیاوی زندگی کے دوست ورفیق کی صحبت بھی کم پائیدار اور مائل بہ زوال ہوا کرتی ہے، لہٰذا جیسے تم خیال وخواب کی زیادہ پرواہ نہیں کرتے، اسی طرح کسی عزیز کی موت پر بھی ضرورت سے زیادہ رنج وغم نہ کیا کرو۔ (تسلی ہے)

| رَمَانِي الدَّهْرُ بِالْأَرْزَاءِ حَتَّى | (۵) | فُؤَادِي فِي غِشَاءٍ مِنْ نِبَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** رما فعل، ن وقایہ، ي مفعول بہ، الدهر فاعل، بالأرزاء جار مجرور رماني کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتى عاطفہ، فؤادي مضاف مضاف الیہ مبتدا، في حرف جر، غشاء موصوف، من نبال جار مجرور ظرف مستقر ہوکر صفت پھر مجرور ہوکر ظرف مستقر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** رمى (ض) رميا تیر مارنا، پتھر پھینکنا، اَرْزَاء رُزْءٌ کی جمع مصیبت، آفت، غِشَاء پردہ، غلاف، جمع أَغْشِيَة ، نِبَال نبلة کی جمع عربی تیر، دوسری جمع انبال اور نُبلان ہے، فؤاد دل، جمع افئدة .

**ترجمہ:** زمانے نے مجھ پر اس قدر مصیبتوں کے تیر چلائے ہیں، کہ میرا دل اب تیروں کے غلاف میں روپوش ہو چکا ہے۔

**مطلب:** یعنی زمانے کا سب سے زیادہ ستم زدہ میں ہوں، دنیا میں کہیں بھی راحت کی سانس نصیب نہ ہوئی، ہر جگہ زمانہ میرے پیچھے لگا رہا اور مجھ پر اس قدر مصیبتوں کا وار کیا گیا، کہ اب میرا دل تیروں کے بیچ چھپ گیا ہے، لہٰذا جتنے بھی تیر لگیں گے، سب اپنی نسل سے ٹکرا جائیں گے، اور مجھ پر ان کا کوئی اثر نہیں ہوگا، کیوں کہ میں مصائب جھیلنے کا عادی ہو گیا ہوں۔

| فَصِرْتُ إِذَا أَصَابَتْنِي سِهَامٌ | (٦) | تَكَسَّرَتِ النِّصَالُ عَلَى النِّصَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف برائے تفریع، صرت فعل ناقص، انا ضمیر اس کا اسم، إذا شرطیہ، أصابت فعل، ن وقایہ، ي مفعول بہ، سهام فاعل جملہ ہوکر شرط، تکسرت فعل، النصال فاعل، على النصال جارمجرور تکسرت کے متعلق، جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ ہوکر صرت کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أصابت إصابة (افعال) نشانے پر لگنا، پہنچنا، سِهَام سَهْمٌ کی جمع تیر، تکسرت (تفعل) ٹوٹنا، ریزہ ریزہ ہونا، النِصال واحد نَصْل تیر اور چاقو وغیرہ کا پھل، دستہ، دوسری جمع أنصل ونُصول .

**ترجمہ:** چناں چہ اب میری یہ حالت ہوگئی ہے، کہ اگر تیر مجھ تک پہنچتے ہیں، تو تیر کے پھل ایک دوسرے سے ٹکرا کر ٹوٹ جائیں گے۔

**مطلب:** یعنی جب ہر چہار جانب سے میں تیروں میں گھرا ہوا ہوں، تو تیر آخر کہاں لگیں گے، مجبوراً وہ خود ہی ایک دوسرے سے ٹکرا کر اپنی شناخت اور اپنی کاریگری کھو بیٹھیں گے، مجھ پر اُن کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔

| وَهَانَ فَمَا أُبَالِيْ بِالرَّزَايَا | (٧) | لِأَنِّيْ مَا انْتَفَعْتُ بِأَنْ أُبَالِيْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، هان فعل فاعل، جملہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، ما نافیہ، أبالي فعل فاعل، بالرّزايا جارمجرور أبالي کے متعلق، ل حرف جر، ان حرف مشبہ بالفعل، ي اس کا اسم، ما نافیہ، انتفعت فعل فاعل، ب حرف جر، ان ناصبہ، أبالي فعل فاعل جملہ ہوکر مجرور اور انتفعت کے متعلق، جملہ ہوکر ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر ل کا مجرور اور أبالي اول کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** هان (ن) هوناً ہیچ ہونا، کم حیثیت ہونا، أبالي ، بالى الأمرَ وَبِهِ مُبَالَاة پرواہ کرنا، فکر کرنا، غم کرنا (مفاعلۃ) رَزايا رُزْءٌ اور رَزِيَّة کی جمع مصیبت، انتفعت انتفاعا (افتعال) فائدہ اٹھانا، نفع حاصل کرنا۔

**ترجمہ:** زمانے کی تیراندازی میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی، کیوں کہ میں مصیبتوں کو خاطر میں نہیں لاتا۔

**مطلب:** یعنی زمانے نے مجھے مصائب کا شکار بنا بنا کر، مجھ کو تحمل تکالیف کا خوگر بنا دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا کی بڑی سی بڑی مصیبت بھی میری نگاہ میں ہیچ ہے، اس لیے کہ میں مصائب کی ذرہ برابر فکر نہیں کرتا، اور پھر فکر کرنے سے فائدہ بھی نہیں ہوتا، کیوں کہ میں نے بارہا تجربہ کیا ہے، کہ مصائب کے غم

میں الجھنے سے، مزید الجھنیں اور بے قراریاں جنم لیتی ہیں، اس لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مصائب کی ذرہ برابر بھی فکر نہ کی جائے۔

| وَهٰـذَا أَوَّلُ النَّاعِينَ طُـرًّا | (۸) | لِأَوَّلِ مَـيْـتَـةٍ فِـي ذَا الْجَلَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، هذا مبتدا، أول مضاف، الناعين اسم فاعل، طرا حال، ل حرف جر، أول مضاف، ميتة موصوف، في حرف جر، ذا اسم اشارہ، الجلال مشار الیہ، پھر مجرور ہوکر ظرف مستقر صفت اور مضاف الیہ ہوکر پھر ل کا مجرور اور الناعين کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر مضاف الیہ اور ذوالحال ہوکر مضاف الیہ پھر هذا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ناعين نَاعِي کی جمع موت کی خبر دینے والا، نعي نعيا (ف) موت کی خبر دینا، طُرًّا بمعنی جمیعًا، ميتة جمع متيات مردہ خاتون، ذو الجلال بلند رتبہ، جل (ض) جلالاً بلند مرتبہ ہونا۔

**ترجمہ:** اس شان وشوکت کے ساتھ وفات پانے والی پہلی خاتون کے انتقال کی یہ سب سے پہلے خبر دینے والا ہے۔

**مطلب:** یعنی جس شخص نے ہم تک انطاکیہ میں سیف الدولۃ کی والدہ کے انتقال کی خبر پہنچائی، وہ پہلا ایسا شخص ہے جس نے اتنی عظیم خاتون کے وصال کی پہلی مرتبہ خبر سنائی۔

| كَأَنَّ الْمَوْتَ لَمْ يَفْجَعْ بِنَفْسٍ | (۹) | وَلَمْ يَخْطُرْ لِمَخْلُوْقٍ بِبَالٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** كأن حرف مشبہ بالفعل، الموت اس کا اسم، لم يفجع فعل فاعل، بنفس جار مجرور لم يفجع کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر كأن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لم يخطر فعل فاعل، لمخلوق اور ببال دونوں جار مجرور ہوکر لم يخطر کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يَفْجَع فَجَعَ (ف) مصیبت کرنا، تکلیف دینا، يخطر خطر (ن) کھٹکنا، دل میں کوئی بات آنا، بال دل، اس کی جمع مستعمل نہیں ہے۔

**ترجمہ:** ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ اس خاتون سے پہلے موت نے کسی جان کو تکلیف نہیں دی، اور نہ ہی کسی مخلوق کے دل میں موت کا خیال گذرا۔

**مطلب:** یعنی سیف الدولۃ کی والدہ انتہائی نیک اور مقبول ومحبوب خاتون تھیں، یہی وجہ ہے کہ ان کے مرنے سے پورا عالم اشک بار اور چھوٹا بڑا ہر کوئی سوگوار ہے، ایسا لگتا ہے کہ آج یہ دنیا میں پہلی موت واقع ہوئی ہے، جس نے ساری کائنات کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔

| صَلَاةُ اللّٰهِ خَالِقِنَا حَنُوْطٌ | (۱۰) | عَلَى الْوَجْهِ الْمُكَفَّنِ بِالْجَمَالِ |
|---|---|---|
| عَلَى الْمَدْفُوْنِ قَبْلَ التُّرْبِ صَوْنًا | (۱۱) | وَقَبْلَ اللَّحْدِ فِي كَرَمِ الْخِلَالِ |

**دونوں کی ترکیب ایک ساتھ ھے:** صلاة مضاف، اللّٰہ مبدل منہ، خالقنا مضاف مضاف الیہ ہوکر بدل اور صلاۃ کا مضاف الیہ ہوکر مبتدا، حنوط موصوف، علی حرف جر، الوجہ موصوف، المکفن اسم مفعول، بالجمال جار مجرور المکفن کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر صفت اور مبدل منہ، علی حرف جر، المدفون اسم مفعول، قبل الترب اس کا مفعول فیہ، صونا مفعول لہ، شبہ جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، قبل اللحد، المدفون محذوف کا مفعول فیہ، في حرف جر، کرم الخلال مضاف مضاف الیہ ہوکر مجرور اور المدفون کے متعلق، پھر شبہ جملہ ہوکر معطوف اور علی کا مجرور ہوکر بدل، پھر یہ حنوط کی صفت ہے موصوف صفت مل کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ دعائیہ ہے۔

**حل لغات:** صلاۃ بمعنی رحمت، حَنُوْط میت کو لگائی جانے والی خوش بو، مُكَفَّن جسے کفن دیا جائے، كَفَّنَ (تفعیل) کفن دینا، مدفون دفن کیا ہوا، (ض) دفن کرنا، تُرْب و تُراب مٹی، جمع أَتْرِبَة وَتُرَبٌ ، صونا حفاظت، صان (ن) صونا حفاظت کرنا، لحد بغلی قبر جمع أَلْحَاد وَلُحُود ، خِلَال خَلَّةٌ کی جمع خصلت، عادت۔

**ترجمه:** ہمارے خالق اللّٰہ کی رحمت اس مکھڑے کے لیے خوش بو بنے، جو حسن و جمال کے کفن میں لپٹا ہوا ہے، اور اس مدفون خاتون پر بھی خدا کی رحمت ہو، جو برائے حفاظت، مٹی سے قبل اور قبر میں جانے سے پہلے نیک خصلتوں میں رہا کرتی تھیں۔

**مطلب:** شاعر مرحومہ کو دعا دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ اللّٰہ پاک ان کے دنیاوی حسن و جمال کو باقی رکھیں اور حنوط کی جگہ انھیں اپنی رحمت کی خوش بو سے ڈھانک لیں، اس لیے کہ ایسی پارسا عورتیں بہت کم معرض وجود میں آتی ہیں، موت سے پہلے وہ بزرگی کی چادر میں محفوظ تھیں اور مرنے کے بعد قبر کی مٹی میں سما گئیں، ایسی پردہ نشین خاتون پر بار بار رحمت خداوندی متوجہ ہوتی رہے۔

| فَإِنَّ لَهُ بِبَطْنِ الْأَرْضِ شَخْصًا | (۱۲) | جَدِيْدًا ذِكْرُنَاهُ وَهُوَ بَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف برائے تفریع، إن حرف مشبہ بالفعل، لہ جار مجرور ظرف مستقر ہوکر إن کی خبر مقدم، ب حرف جر، بطن الأرض مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر حال مقدم، شخصا موصوف، جدیدا صیغہ صفت، ذکر مصدر، نا اس کا فاعل، ہ ذوالحال، و حالیہ، ھو مبتدا، بال خبر جملہ اسمیہ ہوکر حال اور ذکر کا مفعول بہ، شبہ جملہ ہوکر جدید کا فاعل، پھر شبہ جملہ ہوکر شخصا کی صفت اور

ذوالحال پھر ان کا اسم مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** بطن الأرض سے مراد زمین کا اندرونی حصہ، شَخصًا شخصیت جمع أشخَاص، ذکر تذکرہ، ذکر (ن) یاد کرنا، بَالٍ اسم فاعل پرانا، بَلِيَ بَلَاءً (س) پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا۔

**ترجمہ:** اس لیے کہ زمین کے اندر اس مدفون کی ایک ایسی شخصیت ہے، کہ اُس کے پرانے ہونے کے بعد بھی اُس کے حوالے سے ہمارا تذکرہ نیا رہے گا۔

**مطلب:** یعنی ہر چند کہ مرحومہ کچھ دنوں کے بعد پرانی ہو جائے گی، اور اس کے جسمی ڈھانچے کو آہستہ آہستہ زمین اپنی خوراک بنا لے گی، مگر جب بھی ہم اُسے یاد کریں گے، تو ہمیشہ یہ احساس ہوگا، کہ ابھی اس کی وفات ہوئی ہے، اور حال ہی میں وہ ہم سے رخصت ہو کر دار البقاء کی طرف گئی ہے۔

| وَمَا أَحَدٌ يُخَلَّدُ فِي الْبَرَايَا | (۱۳) | بَلِ الدُّنيَا تَؤُوْلُ إِلٰى زَوَالٖ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ما نافیہ، أحد مبتدا، یخلد فعل مجهول مع نائب فاعل، في البرایا جار مجرور یخلد کے متعلق، جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ ہے، بل عاطفہ، الدنیا مبتدا، تؤول فعل فاعل، إلی زوال جار مجرور تؤول کے متعلق، جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يُخَلَّد تخليد (تفعیل) ہمیشہ کی زندگی، بَرَايَا مخلوق، واحد بَرِيَّةٌ، تؤول (ن) لوٹنا، واپس ہونا۔

**ترجمہ:** کسی بھی مخلوق کو زندگیٔ جاوید میسر نہیں ہے، بلکہ دنیا زوال کی طرف محوسفر ہے۔ (مائل بہ زوال ہے)

**مطلب:** یعنی آج اگر سیف الدولۃ کی ماں کا انتقال ہوا ہے، تو چنداں جائے تعجب نہیں، اس لیے ایک نہ ایک دن ہم سب کو اس دنیا سے رخصت ہونا ہے، یہاں کسی کو دوام نہیں نصیب ہے، جب خود یہ دنیا فانی ہے، تو اس کے باشندے دائمی کہاں سے ہوں گے؟

| أَطَابَ النَّفْسَ أَنَّكَ مُتِّ مَوْتًا | (۱۴) | تَمَنَّتْهُ الْبَوَاقِي وَالْخَوَالِي |
|---|---|---|

**ترکیب:** أطاب فعل، النفس مفعول بہ مقدم، ان حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، مُتِ فعل فاعل، موتا موصوف، تمنت فعل، ہ مفعول بہ، البواقي والخوالي مرکب عاطفی کے بعد تمنت کا فاعل، جملہ ہو کر موتا کی صفت پھر مت کا مفعول مطلق، جملہ فعلیہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر أطاب کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أطاب إطابا (افعال) خوش گوار بنانا، خوشی دینا، مُتِّ مات (ن) مَوْتًا

مرنا، تمنت (تفعل) تمنا کرنا، رشک کرنا، البَوَاقي، بَاقية کی جمع زندہ خواتین، الخَوالي، خالية کی جمع فوت شدہ خواتین۔

**ترجمہ:** ہمارے دلوں کو اس سے بڑی خوشی ہے، کہ تمہیں ایسی موت ملی ہے، جو زندہ اور مردہ تمام خواتین کے لیے رشک انگیز ہے۔

**مطلب:** یعنی اللہ نے مرحومہ کو اس نیک حالت میں اٹھایا، جس سے ہمارے قلب وجگر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، اور مرحومہ کی سی موت کی تمنا بہت سے خواتین کر چکی ہیں، ان میں سے کچھ تو دار آخرت کو سدھار گئیں، اور کچھ بقید حیات ہیں، خدا کرے کہ ہر کسی کو آپ جیسی رشک انگیز موت آئے۔

| تُسَرُّ النَّفْسُ فِيْهِ بِالـزَّوَالِ | (۱۵) | وَزُلْتِ وَلَمْ تَرَىْ يَوْمًا كَرِيْهًا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، زلت فعل انتِ ضمیر ذوالحال، و حالیہ، لم تری فعل انتِ ضمیر فاعل، یوماً موصوف، کریھا صفت اول، تسر فعل مجہول، النفس اس کا نائب فاعل، فیه اور بالزوال دونوں تُسر کے متعلق، جملہ ہو کر صفت ثانی پھر لم تری کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ ہو کر حال اور زلت کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** زُلْتِ زال (ن) زَوَالا وزَوْلاً زائل ہونا، ختم ہونا، مراد مرنا، کریھا ناپسندیدہ، ناخوش گوار کرِہ (س) کراھة ناپسند کرنا، تسر فعل مجہول، سُرَّ بکذا (ن) سُرُورا خوش ہونا، سَرَّهٗ معروف خوش کرنا۔

**ترجمہ:** تم اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئی ہو، کہ تم نے کوئی ایسا ناپسندیدہ دن نہیں دیکھا، جس میں روح کو جسم سے نکلنے میں خوشی ہوا کرتی ہے۔

**مطلب:** یعنی اس اعتبار سے بھی تمہاری موت ہر کسی کے لیے باعث رشک ہے، کہ تم نہایت عیش ومستی کی زندگی گذارتے ہوئے، اس دنیا سے رخصت ہوئی ہو، کبھی تمہاری زندگی میں کوئی ایسا دن آیا ہی نہیں، جس میں تم نے دنیا سے شکوہ شکایت کر کے موت کی تمنا کی ہو اور اس کے نتیجے میں تمہارا حادثہ وفات پیش آیا ہو، بلکہ بالکل ہشاش بشاش ہو کر تم نے اس دنیا کو چھوڑا ہے، یہی وجہ ہے کہ دوسری خواتین کے دل میں بھی یہی تمنا جاگ اٹھی ہے۔

| وَمُلْكُ عَلِيٍّ ابْنِكَ فِي كَمَالِ | (۱۶) | رِوَاقُ الْعِزِّ فَـوْقَـكِ مُسْبَطِـرٌّ |
|---|---|---|

**ترکیب:** رواق العز مرکب اضافی کے بعد مبتدا، فوقك ترکیب اضافی کے بعد مسبطر اسم فاعل کا مفعول فیہ، شبہ جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، ملك مضاف، علی موصوف،

ابنك بعد الاضافت صفت، پھر مضاف الیہ ہو کر مبتدا، في كمال جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** رُواق سائبان، برآمدہ، جمع أَرْوِقَة ، ورِوَاقَات ، ورُوْق ، مُسْبَطِرٌّ الاسبطراء، (افعیلال) پھیلنا، دراز ہونا، مُلك بادشاہت، ملك (ض) حکومت کرنا، کمال بلندی، عروج۔

**ترجمہ:** تیرے اوپر عزت کا سائبان دراز ہے، اور تیرے بیٹے علی کی سلطنت عروج پر ہے۔

**مطلب:** متنبی مرحومہ کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ تاحیات، خدا نے تم پر عزت و رفعت کا سائبان دراز رکھا اور تمہاری موت بھی اسی حالت میں آئی یہی وجہ ہے کہ تم اوروں کے لیے نمونہ بن گئی ہو، اور تمہاری دعاؤں اور نیک تمناؤں کے طفیل، اللہ نے تمہارے فرزند ارجمند علی کو بھی، شہرت وعزت اور جاہ وحشمت عطا کی ہے۔

| سَقٰی مَثْوَاكِ غَادٍ فِي الْغَوَادِي | (۱۷) | نَظِيْرُ نَوَالِ كَفِّكِ فِي النَّوَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** سقی فعل، مثواك بعد الاضافت مفعول بہ، غاد موصوف، في الغوادي جار مجرور ہو کر صفت اول، نظير نوال كفك اضافتوں کے بعد ذوالحال، في النوال جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال پھر غاد کی صفت ثانی اور سقی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ دعائیہ ہے۔

**حل لغات:** سقی (ض) سَقْيًا سیراب کرنا، مَثْوٰی جمع مَثَاوٍ قیام گاہ، منزل، غادٍ صبح کو اٹھنے والا بادل، جمع غَوَادِي وغادِيَات ، نظير ہم پلہ، ہم رتبہ، جمع نُظَرَاء ، نوال عطیہ، داد و دہش، نَالَ (ن) نَوْلاً دینا، عطیہ کرنا۔

**ترجمہ:** تیری قبر کو صبح کو اُٹھنے والا بادل سیراب کرے، جو بخشش کے حوالے سے تیری ہتھیلی کی کرم گستری کے مشابہ ہو۔

**مطلب:** شاعر مرحومہ کو دعا دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ جس طرح تم دنیا میں اپنی بے پایاں داد و دہش میں نمایاں تھیں اور ہمہ وقت دروازۂ دل کھول رکھتی تھیں، میری دعا ہے کہ اللہ تمہاری قبر پر رحمت و مغفرت کے کچھ ایسے ہی بادل برسائے، جو ہمہ وقت تمہاری قبر پر برستے رہیں۔

| لِسَاحِيْهِ عَلَى الْأَجْدَاثِ حَفْشٌ | (۱۸) | كَأَيْدِي الْخَيْلِ أَبْصَرَتِ الْمَخَالِي |
|---|---|---|

**ترکیب:** ل حرف جر، ساحیہ مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، على الأجداث جار مجرور ہو کر حفش مصدر موصوف کے متعلق، ك برائے تشبیہ، أيدي مضاف،

الخيل ذوالحال، ابصرت فعل فاعل، المخالي مفعول بہ، جملہ ہوکر حال پھر ایدی کا مضاف الیہ اور حفش کی صفت ہوکر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ساحي زور کی بارش، سیلاب اصل معنی سحا (ض ن) بال اتارنا، چھیلنا، أَجْدَاث ، جَدَث کی جمع قبر، حَفش مصدر حَفَشَ (ض) چھلکا اتارنا، اید ہاتھ، مراد گھوڑے کی اگلی ٹانگیں، مَخَالِي ، مِخلاَة کی جمع توبرہ، گھاس کا تھیلا جو جانور کے گلے میں لٹکا رہتا ہے۔

**ترجمہ:** اس کی زوردار بارشیں قبروں کی مٹی کا چھلکا اتار دیا کرتی ہیں، جیسے کہ اُن گھوڑوں کی اگلی ٹانگیں جو توبروں کو دیکھ لیں۔

**مطلب:** یعنی اللہ کرے تمہاری قبر پر اتنی زیادہ بارانِ رحمت کا نزول ہو کہ قبر کی مٹی بالکل صاف شفاف ہو جائے، اور غلاظت وگندگی سے تمہارا جسم محفوظ رہے، جیسے گھوڑے جب گھاس کے تھیلوں کو دیکھ لیتے ہیں، تو کھانے کے لیے اتنی تیز دوڑ لگاتے ہیں کہ ان کے پیروں سے زمین کی مٹی بالکل صاف ہو جاتی ہے اور گہرائی تک زمین نظر آنے لگتی ہے۔

| أُسَائِلُ عَنْكِ بَعْدَكِ كُلَّ مَجْدٍ | (۱۹) | وَمَا عَهْدِي بِمَجْدٍ عَنْكِ خَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أسائل فعل فاعل، عنك جار مجرور اسی کے متعلق، بعدك مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول فیہ، کل مجد ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، ما نافیہ، عهدي بعد الاضافت مبتدا، بمجد جار مجرور ظرف مستقر ہوکر ذوالحال، عنك جار مجرور خال اسم فاعل کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر حال پھر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** اُسَائل مُسَاءَلَة (مفاعلة) پوچھنا، دریافت کرنا، عَهْدٌ مصدر، عَهِدَ (س) جاننا، پانا، خالٍ خلا (ن) خُلُوًّا خالی ہونا، مَجْدٌ شرف وعزت، بزرگی، برتری، جمع أَمْجَاد.

**ترجمہ:** میں تیرے بعد شرف وعزت سے تیرا پتہ پوچھتا ہوں، جب کہ تیری زندگی میں، میں نے کسی شرف وعزت کو تجھ سے خالی نہیں پایا۔

**مطلب:** یعنی کبھی کبھی ہم لوگوں کو بہت شدت سے تمہاری یاد آجاتی ہے، اس وقت فوری طور پر تسکین وتسلی کے لیے ہم شرف وعزت سے تمہارا پتہ معلوم کرتے ہیں، کہ بتاؤ مرحومہ ہمہ وقت تمہیں اپنے ساتھ رکھتی تھی، آج وہ تمہیں چھوڑ کر کہاں چلی گئی، یعنی جب تک مرحومہ زندہ تھی، شرف وعزت سے بھی ہمارا وصال ہو جاتا تھا، لیکن اس کے بعد ہر اچھائی ہم سے دور ہوگئی۔

☆☆☆☆☆

| يَمُرُّ بِقَبْرِكِ الْعَافِي فَيَبْكِي | (۲۰) | وَيَشْغَلُهُ الْبُكَاءُ عَنِ السُّوَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** يمر فعل، ب حرف جر، قبرك بعد الاضافت مجرور ہوکر يمر کے متعلق، العافي اس کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، يبكي فعل فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، يشغل فعل، ہ مفعول بہ مقدم، البكاء فاعل، عن السوال جار مجرور ہوکر يشغل کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يمرّ مرّ (ن) مرورا بكذا گذرنا، کراس کرنا، قَبر جمع قُبور آخری آرام گاہ، عَافِي گداگر، سوالی جمع عُفَاة، يشغل (ف) عن شيئ غافل کرنا، بے توجہ کرنا، البكاء مصدر (ض) رونا۔

**ترجمہ:** سوالی تیری قبر سے گذرتا ہے، تو رو پڑتا ہے، اور گریہ وزاری اسے سوال کرنے سے غافل کردیتی ہے۔

**مطلب:** یعنی تم اتنی سخی اور کرم نواز تھیں کہ ہر ضرورت مند کی ضرورت تم سے وابستہ تھی، اور ہر کوئی شرم وحیا کے بغیر تم سے اپنی حاجت کا اظہار کر کے اپنا مطلوب ومقصود پالیا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ آج تمہارے مرنے کے بعد، جب سائلوں کا تمہاری قبر سے گذر ہوتا ہے، تو وہ اپنی حرماں نصیبی پر روتے ہیں، اور سوال کرنا بھول جاتے ہیں۔

| وَمَا أَهْدَاكِ لِلْجَدْوٰى عَلَيْهِ | (۲۱) | لَوَ اَنَّكِ تَقْدِرِيْنَ عَلٰى فَعَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ما اهدى فعل تعجب، اس کا مدخول، ك منصوب ہے، ل حرف جر، الجدوى مصدر، عليه جار مجرور مصدر کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر ل کا مجرور اور مااهدى کے متعلق، جملہ فعلیہ تعجبیہ ہے، لو حرف شرط، قدرت فعل فاعل محذوف ہے، ان حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، تقدرين فعل فاعل، على فعال جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہوکر ان کی خبر جملہ اسمیہ ہوکر قدرت فعل محذوف کا مفعول بہ جملہ ہوکر شرط، اس کی جزا لَفَعلتِ محذوف ہے جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** أهدى زیادہ راہ یاب، الجدوى عطیہ، بخشش، جدا (ن) جَدْوًا تحفہ پیش کرنا، تَقْدِرِيْنَ، قدر (ض) قادر ہونا، کرسکنا۔

**ترجمہ:** تم سوالیوں پر بخشش کرنے کے سلسلے میں کتنی راہ یاب تھیں، کاش تم آج بھی نیکی کرسکتیں

**مطلب:** یعنی اللہ پاک نے تمہارے دل کو ضرورت مندوں کے لیے بہت نرم بنایا تھا، اور جود وسخا کے حوالے سے تمہارا ذہن بہت معیاری تھا، لیکن مرنے کے بعد یہ سب ختم ہوگیا، یہاں تک کہ تم

سے فقیر لوگ سوال کرنے لگے، جب کہ تمہاری زندگی میں بغیر طلب اور سوال کے انھیں ضرورت کی چیزیں مل جایا کرتی تھیں، کاش ایسا ہوتا کہ اب بھی تم ان کی خبر گیری کرسکتیں۔

| بِعَيْشِكِ هَلْ سَلَوْتِ فَإِنَّ قَلْبِي | (۲۲) | وَإِنْ جَانَبْتُ أَرْضَكِ غَيْرُ سَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ب حرف جر، عشيك بعد الاضافت مجرور ہوکر أقسم فعل محذوف کے متعلق، جملہ قسمیہ ہے، هل استفہامیہ، سلوت فعل فاعل جملہ فعلیہ استفہامیہ ہے، ف تعلیلیہ، إن حرف مشبہ بالفعل، قلبي مضاف مضاف الیہ ہوکر اس کا اسم، غير سال بعد الاضافت إن کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، إن وصلیہ، جانبت فعل فاعل، ارضك بعد الاضافت مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** سَلَوْتِ سَلاً (ن) سَلْوًا وَسُلُوًّا بھول جانا، قرار پکڑنا، جَانَبْتُ جَانَبَ مُجَانَبَةً (مفاعلۃ) دور رہنا، سال سلا يسلو کا اسم فاعل ہے، ارض سے مراد یہاں علاقہ ہے۔

**ترجمہ:** تیری زندگی کی قسم، کیا تجھے بخشش سے قرار آگیا، ہر چند کہ میں تیرے علاقے سے دور ہوں، لیکن میرے دل کو قرار نہیں ہے۔

**مطلب:** شاعر مرحومہ کو مخاطب کر کے کہتا ہے، کیا بخشش کرتے کرتے تمہارا دل ٹھہر گیا اور اب اسے کرم گستری کی ضرورت نہیں ہے، سنوائے مرحومہ تمہارا دل اگرچہ سرد پڑ گیا ہو؛ لیکن ہمیں تم نے اتنا نوازا ہے کہ ہم کو تمہارا لقمہ کھانے کی عادت پڑ گئی ہے، اس لیے ہمارا دل کسی بھی حال میں تمہاری بخشش سے غافل نہیں رہ سکتا، تمہاری عدم موجودگی میں بھی ہمیں تمہاری نوازشوں کا انتظار رہے گا۔

| نَزَلْتِ عَلَى الْكَرَاهَةِ فِي مَكَانٍ | (۲۳) | بَعُدْتِ عَنِ النُّعَامَى وَالشِّمَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** نزلت فعل فاعل، على الكراهة جار مجرور اسی کے متعلق، في حرف جر، مكان موصوف، بعدت فعل فاعل، عن حرف جر، النعامى والشمال مرکب عطفی کے بعد عن کا مجرور اور بعدت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر مكان کی صفت پھر في کا مجرور ہوکر نزلت کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** نزلت (ض ن) اترنا، قیام کرنا، بعدت (ک) دور ہونا، نُعامى باد جنوبی، شمال قطب کی جانب سے چلنے والی ہوا۔

**ترجمہ:** تم بادل ناخواستہ ایک ایسی جگہ قیام پذیر ہوگئی ہو، جہاں تم باد جنوبی اور باد شمالی دونوں سے محروم ہوگئی ہو۔

**مطلب:** یعنی تقدیر کے فیصلے پر راضی ہوکر، نہ چاہتے ہوئے بھی تم قبر جیسی تاریک اور انتہائی

سنسان وادی میں قیام پذیر ہوگئی ہو، جہاں ہر طرح کی خوش گوار ہواؤں اور صبح وشام کی لذتوں سے محرومی تمہارا مقدر بن گئی ہے۔

| تُحَجَّبُ عَنْكِ رَائِحَةُ الْخُزَامیٰ | (۲۴) | وَتُمْنَعُ مِنْكِ أَنْدَاءُ الطِّلَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** تحجب فعل مجہول، عنك جار مجرور اسی کے متعلق، رَائحة الخزامیٰ بعد الاضافت تحجب کا نائب فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بھی یہی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** تُحَجَّب (تفعیل) روکنا، چھپانا، رائحة خوش بو، جمع رَوَائِح ، خُزامی ایک قسم کی خوش بودار گھاس، تمنع (ف) مجہول روکنا، منع کرنا، أنداء ، نَدیٰ کی جمع بارش، شبنم، طِلال ، طَلّ جمع ہلکی بارش، پھوار۔

**ترجمہ:** آج خزامی کی خوش بو تم سے روک لی گئی ہے، اور ہلکی بارشوں کی تری سے بھی تمہیں محروم کردیا گیا ہے۔

**مطلب:** یعنی قبر میں جانے کے بعد دنیا کی تمام چیزیں تم سے روک لی گئیں ہیں، چناں چہ نہ تو تم خزامی کی خوش بو سے لطف اندوز ہوسکتی ہو، اور نہ ہی پھوار کی تراوٹ سے محظوظ ہوسکتی ہو۔

| بِدَارٍ كُلُّ سَاكِنِهَا غَرِيْبٌ | (۲۵) | بَعِيْدُ الدَّارِ مُنْبَتُّ الْحِبَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ب حرف جر، دار موصوف، کل ساکنها اضافتوں کے بعد مبتدا، غریب خبر اول، بعید الدار اور منبت الحبال دونوں مرکب اضافی کے بعد خبر ثانی اور ثالث، جملہ ہوکر دار کی صفت پھر مجرور ہوکر ظرف مستقر بدل ہے شعر (۲۳) میں مکانٍ سے، یا پھر نزلت فعل محذوف کے متعلق ہوکر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** دار گھر، منزل، جمع دُور، مراد مقبرہ، سَاكِن باشندہ، سکن (ن) رہنا، اقامت کرنا، ٹھہرنا، غریب پردیسی، اجنبی، جمع غرباء ، مُنبتٌّ منقطع، کٹا ہوا، بَتَّ (ن) وانبتَّ (انفعال) کاٹنا، قطع کرنا، حِبَال ، حَبْل کی جمع، رسی، مراد رشتہ۔

**ترجمہ:** ایک ایسے گھر میں تم نے قیام کرلیا ہے، جس کا ہر باشندہ اجنبی ہے، ہر ایک کا گھر دور ہے، اور ہر کسی کے رشتے ناطے منقطع ہیں۔

**مطلب:** یعنی دنیا میں آپ تھیں، تو آپ کا گھر بھی بہت گھروں سے ملا ہوا تھا، باہم رشتے داریاں بھی تھیں، مگر آج جب آپ نے قبر کو اپنی فرود گاہ بنالیا، تو آپ اور آپ جیسے تمام باشندے ایک دوسرے سے اجنبی ہیں، ان کا نہ آپس میں میل ملاپ ہے اور نہ ہی قرابت و رشتے داری، ہر کوئی بالکل

اجنبی اور پردیسی ہے۔

| كَتُوْمُ السِّرِّ صَادِقَةُ الْمَقَالِ | (۲٦) | حَصَانٌ مِثْلُ مَاءِ الْمُزْنِ فِيْهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** حصان موصوف، مثل ماء المزن اضافتوں کے بعد صفت اول، كتوم السر اور صادقة المقال دونوں مرکب اضافی کے بعد صفت ثانی اور ثالث پھر مبتدا، فيه جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حَصَانٌ پاک دامن عورت، جمع حَوَاصِنُ وَحَاصِنَاتٌ ، حَصُنَ (ک) پاک دامن ہونا، الْمُزْنُ ابر باراں، سفید بادل، كَتُوم راز دار، كَتَمَ (ن) كَتْمًا وَكِتْمَانًا پوشیدہ رکھنا، راز میں رکھنا، سِرٌّ راز جمع أَسْرَار .

**ترجمہ:** اس جگہ آج ایک ایسی پاک دامن عورت قیام پذیر ہے، جو بادل کے پانی کی طرح صاف ستھری تھی، اور جو راز کو خوب پوشیدہ رکھنے والی اور بات کی نہایت سچی تھی۔

**مطلب:** شاعر مرحومہ کی عفت وعصمت کو ابر باراں کے پانی کی طرح صاف شفاف قرار دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ جس طرح بادل سے برسنے والا پانی انتہائی صاف اور پاک ہوتا ہے، اسی طرح ہماری مرحومہ بھی نہایت نیک، متقی، اور پابند صوم وصلاۃ تھیں، دنیاوی زندگی میں نہ تو انھوں نے کبھی کسی کی غیبت کی، نہ ہی کسی راز کا افشاء کیا، اور نہ ہی کبھی کسی مسئلے میں جھوٹ کا سہارا لیا۔

| وَوَاحِدُهَا نِطَاسِيُّ الْمَعَالِي | (۲۷) | يُعَلِّلُهَا نِطَاسِيُّ الشَّكَايَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** يعلل فعل، ها ضمیر ذوالحال، نطاسي الشكايا بعد الاضافت يعلل کا فاعل، و حالیہ، واحدها مرکب اضافی کے بعد مبتدا، نطاسي المعالي بعد الاضافت خبر، جملہ اسمیہ ہوکر حال پھر يعلل کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يُعَلِّلُ تَعلِيلا (تفعیل) علاج کرنا، نطاسي ڈاکٹر، ماہر طبیب، جمع نُطُس ، شَكَايَا ، شَكوى کی جمع، مرض، بیماری، واحد بمعنی وحيد تنہا، یعنی سیف الدولۃ، المعالي بلندیاں، معلات کی جمع ہے، علا (ن) عُلُوًّا بلند ہونا۔

**ترجمہ:** اس خاتون کا علاج ایک ماہر امراض طبیب کر رہا تھا، اور اس کا فرزند منفرد (سیف الدولۃ) بلندیوں کا طبیب حاذق ہے۔

**مطلب:** یعنی جب مرحومہ بیاریوں کا شکار تھی، تو اس وقت ایک انتہائی ماہر طبیب سے اس کا علاج ومعالجہ ہورہا تھا، اور خود اس خاتون کا بیٹا سیف الدولۃ بھی بہت بڑا ڈاکٹر ہے؛ لیکن وہ شرف وعزت

کی بیماریوں کا علاج کرتا ہے، فطری اور طبعی بیماریوں سے اُسے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔

| إِذَا وَصَفُوْا لَهُ دَاءً بِثَغْرٍ | (۲۸) | سَقَاهُ أَسِنَّةَ الْأَسَلِ الطِّوَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، وصفوا فعل فاعل، له اور بثغر دونوں جار مجرور ہوکر وصفوا کے متعلق، داء اس کا مفعول بہ جملہ فعلیہ ہوکر شرط، سقا فعل فاعل، ہ مفعول بہ، أسنة مضاف، الأسل الطول مرکب توصیفی کے بعد مضاف الیہ پھر سقی کا مفعول بہ ثانی، جملہ ہوکر جزاء جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** وصف (ض) وَصْفًا بیان کرنا، مراد بیماری کا تذکرہ کرنا، ثغو سرحد، جمع ثُغُور، أسِنَّةٌ نیزے واحد سِنَانٌ، الأسل نیزے کی لکڑیاں، واحد أسَلَةٌ۔

**ترجمہ:** جب لوگ سیف الدولۃ سے سرحد کی کسی بیماری کا تذکرہ کرتے ہیں، تو وہ اسے طویل نیزوں کے پھل کا گھونٹ پلا دیا کرتے ہیں۔

**مطلب:** یعنی مرحومہ نے اپنے بعد ایک لائق وفائق اور انتہائی ہونہار فرزند چھوڑا ہے، جو ہمہ وقت لوگوں کے کام آتا رہتا ہے، چناں چہ اگر انھیں یہ معلوم ہو جائے، کہ اہل سرحد ان کے خلاف بغاوت کرنے والے ہیں، تو وہ نیزوں اور تلواروں سے ان کا علاج کر کے، انھیں راہ راست پر لا کر، ملک کا امن وسکون بحال رکھتے ہیں۔

| وَلَيْسَتْ كَالْإِنَاثِ وَلَا اللَّوَاتِي | (۲۹) | تُعَدُّ لَهَا الْقُبُوْرُ مِنَ الْحِجَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لیست فعل ناقص، هي ضمیر اس کا اسم، كالإناث جار مجرور ظرف مستقر ہوکر لیست کی خبر اول، و عاطفہ، لا نافیہ برائے تاکید، اللواتي اسم موصول، تعد فعل، لها جار مجرور اسی کے متعلق، القبور، تعد کا نائب فاعل، من الحجال بھی تعد کے متعلق ہے، جملہ ہوکر صلہ پھر لیست کی خبر ثانی جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔ (لها اور من الحجال دونوں کو جار مجرور ظرف مستقر بنا کر تعد کا مفعول بہ بھی مان سکتے ہیں)

**حل لغات:** إناث مؤنث، مادہ، أنثى واحد، اللواتي، التي کی جمع، تُعَدُّ عَدَّ (ن) شمار کرنا، حِجَال، حَجَلَةٌ کی جمع، دلہن کے لیے تیار کیا جانے والا کمرہ، مراد پردہ۔

**ترجمہ:** اور یہ خاتون عام عورتوں کی طرح نہیں تھی، اور نہ ہی ان خواتین سے میل کھاتی تھی جن کے لیے قبروں کو پردہ شمار کیا جاتا ہے۔

**مطلب:** یعنی مرحومہ اور دیگر عورتوں کی طرح ناقص العقل اور خفیف المغز نہیں تھی، بلکہ ہمہ وقت وہ انتہائی نشیط اور بیدار مغز رہا کرتی تھی، انتہائی پردہ شعار تھی، یہی وجہ ہے کہ اس کو قبر میں رکھنے کے

بعد، یہ احساس نہیں ہوا کہ آج پہلی مرتبہ اسے پردے میں رکھا گیا ہے، جیسا کہ عام عورتوں کے متعلق یہی سمجھا جاتا ہے، بلکہ دنیا میں بھی وہ پردے کا خوب اہتمام کیا کرتی تھی۔

| وَلَا مَنْ فِيْ جَنَازَتِهَا تِجَارٌ | (۳۰) | يَكُوْنُ وَدَاعُهَا نَفْضَ النِّعَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و عاطفہ، لا نافیہ، من موصولہ، في حرف جر، جنازتها مضاف مضاف الیہ ہوکر مجرور، پھر صلہ ہوکر خبر مقدم، تجار موصوف یکون فعل ناقص، وداعها بعد الاضافت اس کا اسم، نفض النعال مرکب اضافی کے بعد یکون کی خبر، جملہ فعلیہ ہوکر تجار کی صفت پھر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، پھر یہ جملہ لیست کی خبر ثالث ہوجائے گا۔

**حل لغات:** جَنَازة میت، جمع جَنَائز، تِجَارٌ، تَجر کی جمع جو تاجر کی جمع ہے، کاروبار کرنے والے، وداع رخصتی، نَفض مصدر، نفض (ن) جھاڑنا، نِعَال، نَعلٌ کی جمع جوتے، جوتیاں۔

**ترجمہ:** اور نہ وہ ایسی خاتون تھی، جس کے جنازے میں، ایسے تاجر ہوا کرتے ہیں، جن کا اسے رخصت کرنا جوتوں کا غبار جھاڑنے کے مترادف ہو۔

**مطلب:** یعنی مرحومہ کوئی کاروباری اور بازاری عورت نہیں تھی، کہ جس کو دفن کرنے کے بعد تاجر حضرات اپنے جوتوں کو صاف کرکے واپس آجائیں، بلکہ وہ انتہائی شریف اور ہردل عزیز امیر عورت تھی، جس کے جنازے میں امراء وصلحاء شریک تھے، اور جنھوں نے انتہائی عقیدت کے ساتھ اسے دفن کیا اور نمناک آنکھوں اور سوگوار دل سے اسے رخصت کیا۔

| مَشَى الْأُمَرَاءُ حَوْلَيْهَا حُفَاةً | (۳۱) | كَأَنَّ الْمَرْوَ مِنْ زِفِّ الرِّئَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** مشى فعل، الأمرا ذوالحال، حفاة حال پھر مشى کا فاعل، حوليها مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، کأن حرف مشبہ بالفعل، المرو اس کا اسم، من حرف جر، زف الرئال مرکب اضافی کے بعد مجرور اور ظرف مستقر ہوکر کأن کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مشى (ض) مَشْيا ومِشْيَةً پیدل چلنا، امراء، امیر کی جمع نواب، حاکم، حُفَاة، حَافِي کی جمع ننگے پیر چلنے والے، اَلْمَرْوُ چکنا چمک دار پتھر، واحد مَرْوَة، زِفٌّ چھوٹے چھوٹے پر، زَفَّ الطائر (ض) زَفًّا پرندے کا پر پھیلانا، رِئَالٌ واحد رَأْلٌ شترمرغ کا بچہ۔

**ترجمہ:** اس خاتون کو رخصت کرنے کے لیے، اس کے اردگرد نواب اور شہزادے ننگے پاؤں چلے، ایسا لگتا تھا کہ چکنے سفید پتھر شترمرغ کے بچوں کے پر ہیں۔

**مطلب:** یعنی مرحومہ اتنی عظیم رتبہ خاتون تھی، کہ اس کے جنازے میں امراء، نواب اور

شہزادے غم سے نڈھال ہوکر پیدل چل رہے تھے، اور چلتے ہوئے انھیں یہ احساس تک نہ تھا، کہ قبرستان کے نوکیلے پتھر ان کے نرم گذار پیروں کو چھلنی کر رہے ہیں، دیکھنے والوں کو یہ احساس ہوتا تھا، کہ زمین کے سخت پتھر ان امیروں کو شتر مرغ کے بچوں کے پر محسوس ہو رہے ہیں، جو انتہائی نرم اور آرام دہ ہوتے ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ امیر لوگ بھی بہت مغموم تھے۔

| وَأَبْرَزَتِ الْخُدُوْرُ مُخَبَّاتٍ | (۳۲) | يَضَعْنَ النِّقْسَ أَمْكِنَةَ الْغَوَالِي |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، أبرزت فعل، الخدور فاعل، مخباتٍ موصوف، یضعن فعل فاعل، النقس مفعول بہ، أمکنة الغوالي مرکب اضافی کے بعد یضعن کا مفعول فیہ، جملہ ہوکر مخبات کی صفت، پھر یہ النساء موصوف کی صفت ہے جو محذوف ہے، اس کے بعد أبرزت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أبرزت إبرازا (افعال) نکالنا، ظاہر کرنا خُدُوْرٌ خِدْرٌ کی جمع پردہ، مخبات اسم مفعول مؤنث، واحد مخبئة پردہ میں رکھی ہوئی، خَبَأَ تَخْبِئَةً (تفعیل) چھپانا، یَضعن، وَضَعَ (ف) رکھنا، مراد ڈالنا، النِقس سیاہی، روشنائی، أمکنة مکان کی جمع، بمعنی جگہ، مقام، الغَوالي غَالية کی جمع، مرکب خوش بو، مخلوط خوش بو۔

**ترجمہ:** پردوں نے آج ایسی باپردہ خواتین کو گھروں سے نکلنے پر مجبور کر دیا، جو خوش بوؤں کی جگہ اپنے چہروں پر سیاہی ملی ہوئی ہیں۔

**مطلب:** یعنی مرحومہ کی موت کے حادثہ نے ان خواتین کو بھی گھروں سے نکلنے پر مجبور کر دیا، جو کبھی باہر نہیں نکلتی تھیں، لیکن متوفیہ کی تعزیت میں آج وہ پردہ شعار خواتین بھی، پردوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے، میدان میں نکل پڑیں اور اتنا ہی نہیں، بلکہ انہوں نے سوگ اور ماتم میں میک اپ کی جگہ اپنے حسین چہروں پر سیاہی لگا رکھی ہے۔

| أَتَتْهُنَّ الْمُصِيْبَةُ غَافِلَاتٍ | (۳۳) | فَدَمْعُ الْحُزْنِ فِي دَمْعِ الدَّلَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أتت فعل، هُن ضمیر ذوالحال، غافلات حال پھر أتت کا مفعول بہ، المصيبة اس کا فاعل جملہ فعلیہ ہے، ف تفریعیہ، دمع الحزن مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا، في حرف جر، دمع الدلال مرکب اضافی کے بعد مجرور اور ظرف مستقر ہوکر خبر جملہ اسمیہ ہے۔

**حل لغات:** غافلات، غافلة کی جمع غفلت میں رہنے والیاں، دَلَال ناز و نخرہ، دَلَّ (ض س) دَلَالاً ناز و نخرے کرنا۔

**ترجمہ:** آج ان پردہ نشین خواتین کے پاس اچانک سیف الدولۃ کی والدہ کے انتقال کی خبر آئی، چناں چہ اشک غم ناز ونخرے کے آنسوؤں سے گھل مل گیا ہے۔

**مطلب:** یعنی ان پردہ نشین خواتین کو اچانک سیف الدولۃ کی والدہ کے وصال کی خبر ملی، تو ان کے ہوش اڑ گئے اور رنج والم سے وہ کراہ اٹھیں، اور اس قدر روئیں کہ ان کے وہ آنسو جو وہ ناز ونخرے دکھا کر نکالا کرتی تھیں، اس اشک غم سے مخلوط ہو کر دب گئے، زندگی میں پہلی مرتبہ ان خواتین کو اشک غم اور اشک ناز دونوں کا بیک وقت احساس ہوا، اور وہ جان گئیں کہ حقیقی آنسو تو رنج وملال ہی کا ہوتا ہے۔

| وَلَوْ كَانَ النِّسَاءُ كَمَنْ فَقَدْنَا | (٣٤) | لَفُضِّلَتِ النِّسَاءُ عَلَى الرِّجَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لو شرطیہ، کان فعل ناقص، النساء اس کا اسم، ك حرف جر، من موصولہ، فقدنا فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ پھر مجرور اور ظرف مستقر ہو کر کان کی خبر اور جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ل برائے تاکید، فضلت فعل مجہول، النساء اس کا نائب فاعل، علی الرجال جار مجرور فضلت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** فَقَدْنَا فَقَدَ (ض) گم کرنا، کھونا، فضلت تفضیل (تفعیل) ترجیح دینا، فوقیت دینا۔

**ترجمہ:** اگر تمام عورتیں اس خاتون کے مانند ہو جائیں، جسے ہم نے کھو دیا ہے، تو یقیناً عورتوں کو مردوں پر برتری حاصل ہوگی۔

**مطلب:** یعنی اگر دنیا کی اور بھی عورتیں مرحومہ کے نقش قدم پر چلیں، اور اسی کی طرح تقویٰ و طہارت کا لباس اوڑھ کر، عفت و پاک دامنی کی خوگر بن جائیں، تو یقیناً یہ عورتیں فضل وکمال میں بہت سے مردوں کو پیچھے چھوڑ دیں گی۔

| وَمَا التَّأْنِيْثُ لِاسْمِ الشَّمْسِ عَيْبٌ | (٣٥) | وَلَا التَّذْكِيْرُ فَخْرٌ لِلْهِلَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ما نافیہ، التانیث مبتدا، ل حرف جر، اسم الشمس مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر عیب مصدر کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لا نافیہ، التذکیر مبتدا، فخر مصدر، للهلال جار مجرور فخر کے متعلق، شبہ جملہ فعلیہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** التانیث (تفعیل) مؤنث بنانا، عیب معیوب، جمع عیوب، تذکیر (تفعیل) مذکر ہونا، فخر (ف) احساس بڑائی کرنا (س) بڑائی کرنا، الهلال چاند، جمع أهِلّة.

**ترجمہ:** سورج کے لیے تانیث عیب نہیں ہے، اور نہ ہی تذکیر ہلال کے لیے باعث فخر ہے۔

**مطلب:** یعنی انسان کا اوصاف وکمالات میں بلند مقام ہونا اسے ممتاز کرتا ہے، خواہ وہ مردوں میں سے ہو، یا صنف نازک میں سے، اصل روح تو فضل وکمال کی ہوا کرتی ہے، مثلاً سورج ہر چند کہ مؤنث الاستعمال ہے، لیکن اپنی چمک دمک اور تابانی وجلوہ سامانی میں اس چاند سے بہت بلند ہے، جو مذکر ہے۔

| وَأَفْجَعُ مَنْ فَقَدْنَا مَنْ وَجَدْنَا (۳۶) | قُبَيْلَ الفَقْدِ مَفْقُوْدَ الْمِثَالِ |
|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، أفجع اسم تفضیل مضاف، من موصولہ، فقدنا فعل فاعل جملہ ہوکر صلہ، پھر مضاف الیہ ہوکر مبتدا، من موصولہ، وجدنا فعل فاعل، قبیل الفقد ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ، مفقود المثال مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ ہوکر صلہ اور مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أَفْجَعُ زیادہ تکلیف دہ، فجع (ف) تکلیف دینا، رنج پہنچانا، قبیل قبل کی تصغیر، مِثَال نمونہ، جمع أَمْثَال .

**ترجمہ:** ہم آج تک جن لوگوں سے بھی محروم ہوئے ہیں، ان میں سب سے زیادہ تکلیف دہ وہ خاتون تھی، جسے کھونے سے ذرا پہلے تک بھی ہم نے بے مثال پایا۔

**مطلب:** یعنی ہم نے اپنی اس مختصر سی زندگی میں بہت سے لوگوں کو اس دنیا سے جاتے ہوئے دیکھا؛ لیکن سب سے زیادہ رنج وملال اس خاتون کی جدائی سے ہوا ہے، جو مرتے مرتے بھی اپنے بعد والوں کے لیے درس عبرت اور نمونۂ حیات چھوڑ گئی ہے۔

| يُدَفِّنُ بَعْضُنَا بَعْضًا وَتَمْشِيْ (۳۷) | أَوَاخِرُنَا عَلٰى هَامِ الْأَوَالِيْ |
|---|---|

**ترکیب:** یدفن فعل، بَعْضُنَا مرکب اضافی کے بعد فاعل، بعضًا ، یدفن کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، تمشی فعل، أواخرنا بعد الاضافت فاعل، علی حرف جر، هام الأوالي مضاف مضاف الیہ ہوکر مجرور اور تمشی کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یدفّن تدفین (تفعیل) دفن کرنا، گاڑنا، أواخر، اخر کی جمع، هَامٌ ، هَامَةٌ کی جمع کھوپڑی، اوالي ، أول کی جمع۔

**ترجمہ:** ہم ایک دوسرے کو دفن کرتے رہتے ہیں، اور ہم میں سے بعد میں آنے والے گذرے ہوئے لوگوں کی کھوپڑیوں پر چلا کرتے ہیں۔

**مطلب:** یعنی یہ تو اس دنیا کا دستور ہے، کہ مرنے والے کو زندہ لوگ کفن دفن دیا کرتے ہیں، اور قبر میں رکھ کر پھر کچھ ہی دنوں بعد اس کی قبر کو روندتے ہوئے چلتے ہیں، اور اس بات کی بالکل پرواہ نہیں

کرتے، کہ اسی زمین کے باشندے کو نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ ہم نے یہاں سلایا ہے، اور آج ہم ہی اس کی بے حرمتی کرر ہے ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| وَكَمْ عَيْنٍ مُقَبَّلَةِ النَّوَاحِي | (۳۸) | كَحِيلٌ بِالْجَنَادِلِ وَالرِّمَالِ |
| وَمُغْضٍ كَانَ لَا يُغْضِي لِخَطْبٍ | (۳۹) | وَبَالٍ كَانَ يَفْكُرُ فِي الْهُزَالِ |

**ترکیب:** و مستانفہ، کم خبریہ ممیز، عين موصوف، مقبلة النواحي مضاف مضاف الیہ ہوکر صفت، پھر معطوف علیہ، و عاطفہ، مغضٍ موصوف، کان فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، لايغضي فعل فاعل، لخطب جار مجرور ہوکر لا يغضي کے متعلق، جملہ ہوکر کان کی خبر، پھر جملہ فعلیہ ہوکر مغض کی صفت اور معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، بال موصوف، کان فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، یفکر فعل فاعل، في الهزال جار مجرور يفكر کے متعلق، جملہ ہوکر کان کی خبر جملہ فعلیہ ہوکر بالٍ کی صفت اور معطوف، پھر یہ کم کی تمیز ہوکر مبتدا، کحیلٌ صیغہ صفت، ب حرف جر، الجنادل والرمال مرکب عاطفی کے بعد مجرور ہوکر کحیل کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر کم کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مُقَبَّلَة (تفعیل) چومنا، بوسہ لینا، نواحِي گوشہ، کنارہ، واحد نَاحِيَة، کحیل صیغہ صفت سرگیں آنکھ، جمع كُحْلى كَحَلَ (ف) سرمہ لگانا، جَنَادِل، جندلة کی جمع پتھر، رِمَال ریت، بالو، واحد رَمَل، مُغْضٍ اسم فاعل، أَغْضَى يُغْضِي، إغْضاءا (افعال) چشم پوشی کرنا، مراد صبر کرنا، خَطْبٌ بڑا کام، جمع خُطُوب، بَالٍ بوسیدہ، پرانا، بلي (س) بَلاءًا پرانا ہونا، يَفْكُر (ن) سوچنا، هُزَال کم زوری، لاغری، (ن ض) کم زور ہونا، دُبلا ہونا، لاغر ہونا۔

**ترجمه:** اور بہت سی ایسی آنکھیں، جن کے کنارے چوم لیے جاتے تھے، آج اُن میں ریت اور پتھروں کا سرمہ لگا ہوا ہے، اور کتنے ایسے انسان ہیں، جو مجبوراً موت اور اپنی لاغری پر صبر کیے ہوئے ہیں، حالاں کہ دنیا میں ان کا حال یہ تھا، کہ نہ تو وہ کسی مصیبت پر صبر کرتے تھے، اور نہ ہی اپنی لاغری سے بے پرواہ رہتے تھے (یا ہمیشہ اپنی کم زوری کے متعلق سوچتے رہتے تھے)

**مطلب:** یعنی اس دنیا میں بہت سے ایسے ہر دل عزیز اور نیک فطرت انسان تھے، کہ ان کے اعزاز واکرام میں، لوگ ان کی آنکھوں اور پلکوں کا بوسہ لیا کرتے تھے، مگر مرنے کے بعد ان کی آنکھیں ریت اور پتھر کی نذر ہوگئیں، اسی طرح بہت سے عیش وآرام میں پلے بڑھے انسان بھی آج موت کا وار سہنے پر مجبور ہیں، جب کہ دنیاوی زندگی میں بڑے سے بڑا حادثہ بھی وہ زیر کرلیا کرتے تھے، اور اسی پر بس نہیں، بلکہ وہ لوگ جو ہمیشہ اپنی صحت اور اپنی لاغری کے بارے میں سوچ کر فکر مند رہا کرتے تھے، اور ہر

ممکن اپنی کمزوریوں کا علاج ومعالجہ کراتے تھے، آج زمین نے انھیں دبا کر اتنا لاغر اور بے بس کر دیا ہے، کہ ان کے اندر سوچنے کی بھی صلاحیت نہیں رہ گئی ہے۔

| (۴۰) |
|---|
| أَسَيْفَ الدَّوْلَةِ اسْتَنْجِدْ بِصَبْرٍ وَكَيْفَ بِمِثْلِ صَبْرِكَ لِلْجِبَالِ |

**ترکیب:** أ حرف ندا، ادعو فعل کے قائم مقام ہے، سیف الدولة بعد الاضافت اسی ادعو کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر جملہ ندا، استنجد فعل فاعل، بصبر جار مجرور اسی کے متعلق جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا، جملہ ندائیہ ہے، و تفریعیہ، کیف خبر مقدم، ب حرف جر، مثل صبرك اضافتوں کے بعد مجرور ہوکر الظن محذوف مصدر کے متعلق، للجبال بھی جار مجرور اُسی کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر مبتدا جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** استنجد (استفعال) مدد طلب کرنا، استنجد بصبر صبر کرنا، جِبَال واحد جَبَل پہاڑ۔

**ترجمہ:** اے سیف الدولۃ تم صبر سے کام لو، پہاڑوں کو تمہارے جیسا صبر کہاں نصیب ہے۔

**مطلب:** شاعر سیف الدولۃ کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے، کہ اے پیارے! والدہ کی موت پر صبر وضبط سے کام لو، اور یہ سوچ کر غم ہلکا کرنے کی کوشش کرو، کہ جب تم نے بڑی سی بڑی مصیبتیں برداشت کر لیں، تو یہ تکلیف بھی کچھ دنوں کے بعد ختم ہو جائے گی، اللہ نے تمہیں اتنا صابر وشاکر بنایا ہے، کہ پہاڑ بھی تمہارے حوصلہ پر رشک کرتے ہیں۔

| (۴۱) |
|---|
| وَأَنْتَ تُعَلِّمُ النَّاسَ التَّعَزِّي وَخَوْضَ الْمَوْتِ فِي الْحَرْبِ السِّجَالِ |

**ترکیب:** و مستانفہ، أنت مبتدا، تعلم فعل فاعل، الناس مفعول بہ اول، التعزي معطوف علیہ، و عاطفہ، خوض مصدر مضاف، الموت مضاف الیہ، في حرف جر، الحروب السجال مرکب توصیفی کے بعد مجرور ہوکر خوض کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر معطوف پھر تعلم کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مبتدا کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تُعَلِّم (تفعیل) سکھلانا، تعلیم دینا، التعزی (تفعل) صبر کرنا، تسلی حاصل کرنا، خوض مصدر خاص (ن) خوضا گھسنا، داخل ہونا، حروب جنگ، حروب جمع ہے، السِّجَال، واحد سَجْل بمعنی ڈول مراد کبھی ادھر، کبھی ادھر، یعنی کبھی اس کے حق میں کبھی اس کے حق میں۔

**ترجمہ:** تم سارے انسانوں کو درس صبر دیا کرتے ہو، اور اس جنگ میں جو کبھی کسی کے حق میں رہتی ہے اور کبھی کسی کے حق میں، موت سے پنجہ آزمائی کی تعلیم دیتے ہو۔

**مطلب:** یعنی جب آپ خود لوگوں کو حوادثات ومصائب کے سلسلے میں تلقین صبر کرتے رہتے ہیں، تو خود اگر آپ صبر نہ کریں گے، تو دوسرے آپ کی نصیحت پر کیا عمل کریں گے۔

| وَحَالاَتُ الزَّمَانِ عَلَيْكَ شَتّٰى | (۴۲) | وَحَالُكَ وَاحِدٌ فِي كُلِّ حَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، حالات الزمان مضاف مضاف الیہ ہوکر ذوالحال، علیك جار مجرور ظرف مستقر ہوکر حال پھر مبتدا، شتٰی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، حالك بعدالاضافت مبتدا، واحد خبراول، فی حرف جر، کل حال بعدالاضافت مجرور ہوکر خبر ثانی، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حالات واحد حَالَةٌ حالت، شتٰی شَتِيْتٌ کی جمع متفرق، پراگندہ۔

**ترجمہ:** تمہارے اوپر زمانے کے مختلف رنگ وروپ آئے، لیکن تم ہر حال میں ایک ہی حالت پر رہے۔

**مطلب:** یعنی زمانے نے تم پر خوشی ومسرت اور رنج وغم سے ہم آہنگ مختلف ادوار گذارے، مگر تمہاری حالت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، نہ خوشی دیکھ کر تم اترانے لگے، اور نہ ہی رنج وغم سے نڈھال ہوکر صبر وشکر کا دامن چھوڑا، بلکہ تمام حالات میں تم نہایت صابر وشاکر بنے رہے، لہٰذا اس حادثہ پر بھی صبر کرو۔

| فَلاَ غِيْضَتْ بِحَارُكَ يَا جَمُوْمًا | (۴۳) | عَلٰى عَلَلِ الْغَرَائِبِ وَالدِّخَالِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، لا نافیہ، غیضت فعل مجہول، بحارك مضاف مضاف الیہ ہوکر ذوالحال، علی حرف جر، علل مضاف، الغرائب والدخال مرکب عاطفی کے بعد مضاف الیہ ہوکر مجرور اور ظرف مستقر ہوکر حال پھر غیضت کا نائب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے اور پھر جواب ندا ہے، یا جموماً جملہ ندائیہ ہے۔

**حل لغات:** غِيْضَتْ غَاضَ (ض) غَيْضًا پانی کم ہونا، نیچے اترنا، بِحَارٌ سمندر، واحد بَحْرٌ، جَمُوم جس کا پانی گھٹتا بڑھتا رہتا ہو، عَلَل عَلٌّ (ن ض) عَلاًّ وَعَلَلاً بار بار پینا، دوبارہ پینا، غَرائب واحد غَرِيْبَة اجنبی اور مسافر اونٹ، دِخَال، دَخِيل کی جمع، وہ اونٹ جو پانی پی کر ان اونٹوں میں جا گھسا ہو، جنھوں نے پانی نہ پیا ہو۔

**ترجمہ:** اے آب کثیر سمندر! اجنبی اور طفیلی اونٹوں کے دوبارہ پینے کے باوجود تیرا سمندر خشک نہ ہو۔

**مطلب:** شاعر سیف الدولۃ کے دریائے کرم کو دعا دیتے ہوئے اپنا مقصد ظاہر کر رہا ہے، کہ جس طرح آج تک تم ہم ضرورت مندوں کو نوازتے رہے، اللہ کرے کہ اسی طرح تاقیامت دیتے رہو،

اور تمہارے بحر بیکراں میں کبھی کوئی خشکی اور سوکھا پن نہ آئے۔

| مُحَالِ فِي مُسْتَقِيمٌ كَأَنَّكَ (۴۳) | مُلُوكًا أَرَى الَّذِينَ فِي رَأَيْتُكَ |
|---|---|

**ترکیب:** رایت فعل فاعل، ك مفعول بہ اول، في حرف جر، الذين اسم موصول، أری فعل فاعل، ملوكاً مفعول بہ جملہ ہوکر صلہ اور في کا مجرور ہوکر رایت کے متعلق، کان حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، مستقيم اسم فاعل، في محالٍ جار مجرور ہوکر مستقيم کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر کان کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر رایت کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مستقيم سیدھا، استقام استقامة (استفعال) سیدھا ہونا، مُحَال ٹیڑھا، حَوِل (س) ترچھی نگاہ والا ہونا۔

**ترجمہ:** جنہیں میں بادشاہ سمجھا کرتا ہوں، ان کے درمیان تم مجھے ایسے محسوس ہوئے، جیسے ٹیڑھے کے ساتھ سیدھا۔

**مطلب:** یعنی سیف الدولۃ اپنے امتیازات کی وجہ سے، دیگر شاہان عالم پر فائق ہے، اور اقوام عالم کے ملوک میں اسے وہی حیثیت حاصل ہے، جو ایک سیدھی چیز کو ٹیڑھی اور مڑی ہوئی اشیاء کے درمیان حاصل ہوتی ہے۔

| فَإِنَّ الْمِسْكَ بَعْضُ دَمِ الْغَزَالِ (۴۴) | فَإِنْ تَفُقِ الْأَنَامَ وَأَنْتَ مِنْهُمْ |
|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، إن شرطیہ، تفق فعل، أنت ضمیر ذوالحال، الأنام مفعول بہ، و حالیہ، انت مبتدا، منهم جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر جملہ اسمیہ ہوکر حال پھر تفق کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، إن حرف مشبہ بالفعل، المسك اس کا اسم، بعض دم الغزال اضافتوں کے بعد إن کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر جزا جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** تَفُقِ فَاقَ (ن) فَوْقًا بڑھنا، فوقیت لے جانا، مسك مشک، جمع مِسَك، غَزَال ہرن، جمع غِزْلَان.

**ترجمہ:** اگر تم مخلوق کا حصہ ہوکر اُن سے بڑھے ہوئے ہو، تو اس میں تعجب کیا ہے؟ اس لیے کہ مشک ہرن کے خون کا ہی حصہ ہوا کرتا ہے۔

**مطلب:** یعنی اگر سیف الدولۃ مخلوق کا ایک فرد ہوکر، تمام مخلوقات میں سب سے برتر ہے، تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، اس لیے کہ بہت ایسا ہوتا ہے، کہ جزا اپنے کل پر سبقت حاصل کر لیتا ہے، مثلاً مشک یہ ہرن کے تمام اعضاء سے زیادہ قیمتی ہوا کرتا ہے، حالاں کہ وہ ہرن ہی کا ایک جز ہے۔

# من قافية الميم

## وَقَالَ يمدحه ويذكر بناءه ثغر الحدث

متنبی نے سیف الدولۃ کی تعریف اور اس کے حدث نامی قلعے کی تعمیر کا تذکرہ کرتے ہوئے، مذکورہ اشعار کہے

| عَلٰى قَدْرِ اَهْلِ الْعَزْمِ تَأْتِي الْعَزَائِمُ | (۱) | وَتَأْتِي عَلٰى قَدْرِ الْكِرَامِ الْمَكَارِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** على حرف جر، قدر أهلِ العزم اضافتوں کے بعد مجرور ہوکر تأتي فعل کے متعلق، عزائم اس کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، تأتي فعل، على حرف جر، قدر الكرام بعد الاضافت مجرور ہوکر تأتي کے متعلق، المكارم فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** قَدْرٌ حیثیت، مرتبہ، جمع أَقْدَار، عَزْمٌ حوصلہ، ارادہ، جمع عَزَائِمُ، عَزِيْمة بھی واحد ہے، الكرام شریف، سخی، واحد كَرِيم، مَكَارِمُ خیر کے کام، مَكْرُمة کی جمع۔

**ترجمہ:** عزیمت کے کام اہل عزیمت کی حیثیت کے مطابق ہوا کرتے ہیں، اور کارہائے خیر شرفاء کی شرافت کے مطابق انجام پذیر ہوتے ہیں۔

**مطلب:** یعنی جو شخص جس رتبے اور مرتبے کا ہوگا، اس کے بلند ارادے اور اونچے حوصلے بھی اسی کے مطابق عالی قدر ہوں گے، اسی طرح شرفاء حضرات کی شرافت وسعت ظرفی کے بقدر ان سے اچھے اور بھلے کاموں کا صدور ہوتا ہے۔

| وَتَعْظُمُ فِي عَيْنِ الصَّغِيْرِ صِغَارُهَا | (۲) | وَتَصْغُرُ فِي عَيْنِ الْعَظِيْمِ الْعَظَائِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، تعظم فعل، في حرف جر، عين الصغير بعد الاضافت مجرور ہوکر تعظم کے متعلق، صغارها مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، تصغر فعل، في عين الصغير ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور تصغر کے متعلق، عظائم فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تعظم (ک) عِظَامَةً بڑا ہونا، شاندار ہونا، صغير چھوٹا، جمع صِغار، تصغر (ک) چھوٹا ہونا، کم رتبہ ہونا، عظيم بڑا کام، جمع عظائم. (عظيمة بھی اس کا واحد آتا ہے)

**ترجمہ:** کم ہمت کی نگاہ میں چھوٹے چھوٹے کام بڑے دکھائی دیتے ہیں، اور بلند حوصلہ انسان بڑے کاموں کو بھی چھوٹی اور حقیر نگاہ سے دیکھتا ہے (یا بلند حوصلہ نگاہ میں بڑے کام چھوٹے نظر آتے ہیں)

**مطلب:** یعنی پست ہمت انسان معمولی سے معمولی کام کو بھی بہت بڑا خیال کر کے، مزید ترقیاں کرنے سے رک جاتا ہے، جب کہ ایک حوصلہ مند بلند عزائم رکھنے والا انسان دشوار سے دشوار گذار کاموں کو بھی معمولی سمجھ کر، بلندیوں کی منزلیں طے کرتا رہتا ہے، اور دنیا میں کسی منزل کو اپنی آخری حد نہیں سمجھتا، جیسے کہ سیف الدولۃ ہے۔

| وَقَدْ عَجَزَتْ عَنْهُ الْجُيُوْشُ الْخَضَارِمُ | (۳) | يُكَلِّفُ سَيْفُ الدَّوْلَةِ الْجَيْشَ هَمَّهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یکلف فعل، سیف الدولة بعد الاضافت فاعل، الجیش ذوالحال، همه مضاف مضاف الیہ ہوکر یکلف کا مفعول بہ ثانی، و حالیہ، قد برائے تحقیق، عجزت فعل، عنه جار مجرور عجزت کے متعلق، الجیوش الخ مرکب توصیفی کے بعد عجزت کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر حال اور یکلف کا مفعول بہ اول، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یکلف (تفعیل) مکلّف بنانا، آمادہ کرنا، هم ارادہ، حوصلہ، جمع هُموم، عجزت عن کذا (ض) بے بس ہونا، عاجز ہونا، الجیوش واحد جیش لشکر، فوج، خَضَارِم واحد خضرم بہت زیادہ، لشکر کثیر۔

**ترجمہ:** سیف الدولۃ اپنے لشکر کو، اپنے حوصلے کا پابند بنایا کرتے ہیں، حالاں کہ لشکر ہائے جرار بھی ان کے حوصلے کی تاب نہیں رکھتے۔

**مطلب:** یعنی سیف الدولۃ ہر کسی کو اپنی طرح ماہر جنگ جو اور عظیم جواں مرد دیکھنے کی فکر میں رہتے ہیں، اور ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ دنیا کے تمام لشکر انھی کی طرح شیر صفت ہوکر، میدان مقابلہ میں نمایاں جوہر دکھلائیں، مگر وہ اتنی عظیم ہمت اور اتنے بلند مقاصد کا حوصلہ رکھتے ہیں، کہ کسی اور کے لیے، ان کو عملی جامہ پہنانا تو درکنار، بڑے سے بڑے لشکروں کے لیے بھی، اُن عزائم کے متعلق سوچنا ہی جرم ہے۔

| وَذَالِكَ مَا لَا تَدَّعِيْهِ الضَّرَاغِمُ | (۴) | وَيَطْلُبُ عِنْدَ النَّاسِ مَا عِنْدَ نَفْسِهٖ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، یطلب فعل فاعل، عند الناس مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول فیہ، ما موصولہ، عند نفسه ترکیب اضافی کے بعد صلہ ہوکر یطلب کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، ذالك مبتدا، ما موصولہ، لا نافیہ، تدعي فعل، ہ مفعول بہ مقدم، الضراغم، تدعي کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، پھر ذالك مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تدعي اِدَّعٰی اِدِّعاءا (افتعال) دعویٰ کرنا، ضَراغِم واحد ضَرْغَمٌ شیر۔

**ترجمہ:** اور سیف الدولۃ لوگوں سے اپنے پاس موجود چیزوں کا مطالبہ کیا کرتے ہیں، حالاں کہ وہ ایسی چیز ہے، جس کا دعویٰ شیر بھی نہیں کر سکتے۔

**مطلب:** یعنی سیف الدولۃ کی یہ دیرینہ آرزو رہتی ہے، کہ ان کے تمام فوجی شجاعت و بہادری اور جرأت اقدام میں ان کے ہم پلہ ہو جائیں، لیکن ایسا ہو نہیں پا رہا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حوصلہ مندی اور دلیری کے حوالے سے، سیف الدولۃ اس معیار پر ہیں، کہ انسان تو درکنار بہادر شیروں کو بھی اتنا حوصلہ نہیں ہوتا، تو ان کی افواج کس زمرے میں ہے۔

| نُسُوْرُ الْفَلَا أَحْدَاثُهَا وَالْقَشَاعِمُ | (۵) | يُفَدِّيْ أَتَمُّ الطَّيْرِ عُمْرًا سِلَاحَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** يفدي فعل، أتم اطير مضاف مضاف الیہ ہوکر ممیز، عمرا تمیز پھر مبدل منہ، سلاحه بعد الاضافت يفدي کا مفعول بہ، نسور الفلا مضاف مضاف الیہ ہوکر بدل، احداثها ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، القشاعم معطوف پھر یہ بدل تفسیر ہے، اس کے بعد يفدي کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يُفَدِّي تفدية (تفعیل) فدا ہونا، قربان ہونا، طير پرندہ، جمع طُيور، نُسُور گدھ، واحد نَسْر، فلا جنگلات، واحد فلاة، أحداث نوعمری، بچپنا، واحد حَدَثٌ، قَشَاعِم قَشْعَمٌ کی جمع، بوڑھا، عمر دراز۔

**ترجمہ:** تمام پرندوں میں سب سے طویل العمر پرندے، یعنی جنگلوں کے گدھ، خواہ وہ بچے ہوں یا بوڑھے، سب سیف الدولۃ کے اسلحے پر فدا ہوتے ہیں۔

**مطلب:** یعنی سیف الدولۃ کی جواں مردی صرف انسانوں کے لیے ہی باعث صد افتخار نہیں ہے، بلکہ اس کی شجاعت اور کرم گستری حیوانات وغیرہ سب کو عام ہے، یہی وجہ ہے، کہ جنگل و بیابان کے چرند پرند بھی سیف الدولۃ کی درازی عمر اور بقائے صحت و حیات کی دعا کرتے رہتے ہیں، کیوں کہ ان پرندوں کو سیف الدولۃ کی شمشیر زنی سے خوراک ملتی رہتی ہے، میدان جنگ میں جب وہ دشمنوں کو مار گراتے ہیں، تو گدھ وغیرہ ان دشمنوں سے بقیہ حساب پورا کر کے ممدوح کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

| وَقَدْ خُلِقَتْ أَسْيَافُهُ وَالْقَوَائِمُ | (٦) | وَمَا ضَرَّهَا خَلْقٌ بِغَيْرِ مَخَالِبٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ما نافیہ، ضر فعل، ها ذوالحال، خلق مصدر، ب حرف جر، غير مخالب بعد الاضافت مجرور ہوکر مصدر کے متعلق اور ضر کا فاعل، و حالیہ، قد برائے تحقیق، خلقت

فعل مجہول، اسمالہ مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، القوائم معطوف پھر خلقت کا فاعل جملہ ہوکر حال اور ضر کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ضَرَّ (ن) ضَرًّا نقصان پہنچانا، تکلیف دینا، خلق مصدر خلق (ن) پیدا کرنا، وجود میں لانا، مخالب چنگل، واحد مخلب ، أسیاف، تلواریں، واحد سیف ، قوائم واحد قائم تلوار کا قبضہ یا دستہ۔

**ترجمہ:** مذکورہ گدھوں کی بغیر چنگل کی تخلیق، ان کے حق میں نقصان دہ نہیں ہے، اس لیے کہ سیف الدولۃ کی تلواریں اور اُن کے قبضے اُن گدھوں کے لیے ہی بنائے گئے ہیں۔

**مطلب:** یعنی وہ بچے اور بوڑھے گدھ، جو سیف الدولۃ کے شکار سے کھا پی کر زندگی بسر کر رہے، اگر وہ بغیر چنگل کے پیدا کیے گئے ہیں، تو بھی ان کا کوئی نقصان نہیں ہے، کیوں کہ چنگل کی ضرورت تو شکار کرنے کے لیے ہوتی ہے، اور انھیں شکار کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے، اس لیے کہ سیف الدولۃ کی تلواریں انھیں رزق بہم پہنچانے کے لیے ہمہ وقت تیار رہا کرتی ہیں۔

| وَتَعْلَمُ أَيُّ السَّاقِيَيْنِ الْغَمَائِمُ | (۷) | هَلِ الْحَدَثُ الْحَمْرَاءُ تَعْرِفُ لَوْنَهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** هل استفہامیہ، الحدث الحمراء موصوف صفت کے بعد مبتدا، تعرف فعل فاعل، لونها بعد الاضافت مفعول بہ، جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، تعلم فعل فاعل، أي الساقيين بعد الاضافت مبتدا، الغمائم خبر، جملہ اسمیہ ہوکر تعلم کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، پھر الحدث مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حدث حمراء ملک روم میں سیف الدولۃ کا بنوایا ہوا قلعہ، تعرف (ض) پہچاننا لون رنگ جمع ألوان، ساقیین ساقی کا تثنیہ، سقی (ض) سقیا سیراب کرنا، پلانا، الغمائم واحد غمامة بادل۔

**ترجمہ:** کیا حدث حمراء کو اپنے اصلی رنگ کی شناخت ہے، اور کیا اسے یہ معلوم ہے کہ اس کے دو ساقیوں میں سے کون بادل ہے۔

**مطلب:** یعنی وہ قلعۂ حدث جس کو سیف الدولۃ نے دشمنوں کے قبضے سے نکال کر تعمیر کیا تھا، کیا اُسے اپنے اصلی رنگ کے متعلق کچھ پتہ ہے، کہ اس کا اصلی رنگ دشمنوں کی کھوپڑیوں کا خون ہے یا اس بادل کا فیضان ہے جو آسمان سے برستا ہے، کیوں کہ وصف سقاء میں دونوں برابر ہیں، اس لیے قلعے کے لیے اپنے اصلی رنگ و روپ کی شناخت ذرا مشکل معلوم ہو رہی ہے۔

| سَقَتْهَا الْغَمَامُ الْغُرُّ قَبْلَ نُزُوْلِهِ | (۸) | فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا سَقَتْهَا الْجَمَاجِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب**: سقت فعل، ھا مفعول بہ، الغمام الغر مرکب توصیفی کے بعد فاعل، قبل نزوله اضافتوں کے بعد مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، فلما میں ف ترتیب کا، لمّا شرطیہ، دنا فعل فاعل، منھا جار مجرور ہوکر دنا کے متعلق جملہ ہوکر شرط، سقت فعل، ھا مفعول بہ، جماجم فاعل جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات**: الغُر أغر کی جمع روشن، سفید، دنا (ن) قریب ہونا، جَمَاجِمُ کھوپڑی واحد جُمْجُمَة .

**ترجمہ**: سیف الدولۃ کی تشریف آوری سے قبل حدث حمراء کو سفید بادلوں نے سیراب کیا تھا، اور سیف الدولۃ کے آنے کے بعد دشمنوں کی کھوپڑیوں نے اسے سیراب کیا ہے۔

**مطلب**: شاعر نے اس سے پہلے والے شعر کے جواب میں یہ کہا ہے، کہ حدث حمراء کو معلوم ہونا چاہئے، کہ پہلے تو اسے آسمان کے سفید بادل سیراب کیا کرتے تھے؛ لیکن جب سیف الدولۃ روم پہنچے اور حدث حمراء کو بنوانا چاہا، تو اہل روم نے ان کی مخالفت کی، اس پر سیف الدولۃ نے اپنی تلوار سے ان کا سر قلم کر کے حدث حمراء پر لگا دیا اور ان دشمنوں کی کھوپڑیوں سے بہنے والے خون نے حدث حمراء کو سیرابی بخشی۔

| بَنَاهَا فَأَعْلَى وَالْقَنَا تَقْرَعُ الْقَنَا | (۹) | وَمَوْجُ الْمَنَايَا حَوْلَهَا مُتَلَاطِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب**: بنی فعل فاعل، ھا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف عاطفہ، أعلى فعل فاعل، ھا محذوف ذوالحال، و حالیہ، القنا مبتدا، تقرع فعل فاعل، القنا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، پھر جملہ اسمیہ ہوکر حال اور أعلى کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، موج المنایا مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا، حولھا بعد الاضافت متلاطم کا ظرف پھر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: بَنَى (ض) بِنَاءً تعمیر کرنا، أَعْلَى إعلاءً (افعال) بلند کرنا، اَلْقَنَا نیزے واحد قَنَاةٌ ، تَقْرَعُ (ف) کھٹکھٹانا، مَوْجٌ لہر، جمع أَمْوَاج ، مُتَلَاطِم تَلَاطَمَ تَلَاطُمًا (تفاعل) موجوں کا تھپیڑے مارنا۔

**ترجمہ**: سیف الدولۃ نے حدث احمر کو اس حال میں بلند تعمیر کیا ہے، کہ نیزے نیزوں سے ٹکرا رہے تھے (ف) اور موت کی لہریں قلعے کے ارد گرد رقص کر رہی تھیں۔

**مطلب**: یعنی رومیوں نے سیف الدولۃ کے ارادے میں رخنہ پیدا کر کے، انھیں حدث حمراء،

کی تعمیر سے روکنا چاہا، جس کے نتیجے میں نہایت خوں ریز جنگ ہوئی اور سیف الدولۃ کے نیزے دشمنوں کے نیزوں سے گتھم گتھا ہو رہے تھے اور رومیوں کی موت کا سیلاب آچکا تھا، ایسا لگتا تھا کہ اس قلعے کے ارد گرد موت کا کوئی جشن ہو رہا ہو، ہر طرف کٹے ہوئے سر اور خون آلود کھوپڑیاں نظر آ رہی تھیں۔

| وَمِنْ جُثَثِ الْقَتْلٰى عَلَيْهَا تَمَائِمُ | (۱۰) | وَكَانَ بِهَا مِثْلُ الْجُنُوْنِ فَأَصْبَحَتْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، کان فعل ناقص، بھا جار مجرور ظرف مستقر ہو کر کان کی خبر، مثل الجنون مضاف مضاف الیہ ہو کر کان کا اسم جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، أصبحت فعل تام ہے، ھي ضمیر ذوالحال، و حالیہ، من حرف جر، جثث القتلی مرکب اضافی کے بعد مجرور، علیھا جار مجرور دونوں عُلِقَت فعل محذوف کے متعلق، تمائم اس کا فاعل، جملہ ہو کر حال پھر أصبحت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** جُنُوْن دیوانگی، جَنَّ (ن) جُنُوْنًا دیوانہ ہونا، پاگل ہونا، جُثَث جُثَّة کی جمع لاش، انسانی ڈھانچہ، تَمَائِم تعویذ، واحد تَمِيْمَةٌ، قَتْلٰى، قَتِيل کی جمع بمعنی مقتول۔

**ترجمہ:** (روز روز کے کشت وخون کی وجہ سے) اس قلعے کو جنون سا لاحق ہو گیا تھا، لیکن سیف الدولۃ کی فتح کے بعد، مقتولین کی لاشیں تعویذ کی طرح قلعے پر لٹکی ہوئی تھیں۔

**مطلب:** یعنی جس طرح روز روز کی کھٹ پٹ سے ایک سلیم الفکر انسان کا تخیل بگڑ جاتا ہے، ٹھیک اسی طرح ہمہ وقت کی جنگ وجدال نے قلعۂ حمراء کی تابانی اور اس کی چمک دمک ماند کر دی تھی، لیکن جب سیف الدولۃ نے رومیوں کو مار بھگا کر قلعہ پر اپنی فتح کا علم لہرایا، تو پھر سے قلعے کی تابنا کی اور اس کی جلوہ سامانی بحال ہوئی، اور نظر بد سے بچانے کے لیے اس قلعے پر دشمنوں کی کھوپڑیاں بھی لٹکا دی گئیں۔

| عَلَى الدِّيْنِ بِالْخِطِّيِّ وَالدَّهْرُ رَاغِمُ | (۱۱) | طَرِيْدَةُ دَهْرٍ سَاقَهَا فَرَدَدْتَّهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** طریدة دھر ترکیب اضافی کے بعد موصوف، ساق فعل فاعل، ھا مفعول بہ جملہ ہو کر صفت پھر یہ ھي مبتدا محذوف کی خبر ہے، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف ترتیبیہ، رددت فعل فاعل، ھا ذوالحال، علی الدین اور بالخطي دونوں جار مجرور ہو کر رددت کے متعلق، و حالیہ، الدھر مبتدا، راغم خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال، پھر رددت کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** طریدة دوڑایا ہوا شکار، جمع طرائد، طَارَدَ مُطَارَدَةً (مفاعلۃ) تعاقب کرنا، پیچھا کرنا، ساق (ن) سَوْقًا ہنکانا، جانور وغیرہ کو پیچھے سے ہانکنا، خِطِّيّ نیزہ، راغم ذلیل، رسوا، رَغِمَ (س ن) رَغْمًا ذلت کا اظہار کرنا۔

**ترجمہ:** یہ قلعہ حوادث زمانہ کا شکار رہا ہے، جو مسلسل اسے دوڑاتے رہے، پھر تم نے نیزے کے بل پر اسے فرزندان اسلام کے حوالے کیا، اور زمانہ رسوا ہو کر رہ گیا۔

**مطلب:** یعنی رومیوں نے مسلسل خون خرابہ کر کے حدث حمراء کی خوب صورت شکل کو مسخ کر دیا تھا، لیکن اللہ کو اس کی حفاظت مقصود تھی، اس لیے سیف الدولۃ کی شکل میں ایک مرد مجاہد بھیج کر، اسے رومیوں کے ناپاک قبضے سے آزاد کرایا اور ہمیشہ کے لیے اہل اسلام کی تحویل میں دے دیا، ہر چند کہ زمانے نے سیف الدولۃ سے نمٹنے کی لاکھ کوششیں کیں، مگر ذلت و رسوائی کا نتیجہ لے کر اپنا سا منہ بنا کر رہ گئے۔

| تُفِيتُ اللَّيَالِي كُلَّ شَيْئٍ أَخَذْتَهُ | (۱۲) | وَهُنَّ لِمَا يَأْخُذْنَ مِنْكَ غَوَارِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** تفیت فعل، اللیالي ذوالحال، کل مضاف، شیئ موصوف، أخذت فعل فاعل، ہ مفعول بہ جملہ ہو کر صفت پھر مضاف الیہ ہو کر تفیت کا مفعول بہ، و حالیہ، هن مبتدا، ل حرف جر، ما موصولہ، یاخذن فعل فاعل، منك جار مجرور یاخذن کے متعلق، جملہ ہو کر صلہ پھر مجرور ہو کر غوارم کے متعلق اور هن کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور تفیت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تُفِيتُ أَفَاتَ إِفَاتَةً ضائع کرنا، محروم کرنا، (افعال) غَوَارِمُ تاوان دہندہ واحد غارمة، غَرِمَ (س) تاوان دینا، جرمانہ ادا کرنا، لیالي، لیلة کی جمع رات، مراد زمانہ۔

**ترجمہ:** آپ جو کچھ زمانے سے چھین لیتے ہیں، زمانہ اُس سے محروم ہو جاتا ہے، لیکن آپ سے چھینی ہوئی چیزوں کا زمانے کو تاوان دینا پڑتا ہے۔

**مطلب:** یعنی سیف الدولۃ اپنی قوت و طاقت اور عوام کی حمایت کے طفیل زمانہ اور حوادثات زمانہ پر غالب ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ جو کچھ زمانے سے سلب کرتے ہیں، وہ آپ کا ہو جاتا ہے اور زمانے کی مجال نہیں، کہ وہ آپ سے ان چیزوں کی واپسی کا مطالبہ کر سکے، لیکن آپ سے جو کچھ زمانے کو مل جاتا ہے، آپ کے ایک اشارے پر دوبارہ وہ چیز آپ کی ملکیت میں لوٹا دی جاتی ہے۔

| إِذَا كَانَ مَا تَنْوِيهِ فِعْلاً مُضَارِعًا | (۱۳) | مَضَى قَبْلَ أَنْ تُلْقَى عَلَيْهِ الْجَوَازِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، کان فعل ناقص، ما موصولہ، تنوی فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ پھر کان کا اسم، فعلا مضارعا موصوف صفت ہو کر کان کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، مضی فعل فاعل، قبل مضاف، أن ناصبہ، تلقی فعل مجہول، علیہ جار مجرور اسی کے متعلق، الجوازم نائب فاعل، جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** تنوي نوی (ض) ارادہ کرنا، قصد کرنا، فعلاً مضارعًا سے اصطلاحی فعل

مضارع مراد ہے، تُلقى الق إلقاءا (افعال) القاء کرنا، ڈالنا، جوازم واحد جازِم جزم دینے والے حروف، مَضٰی یہاں ماضی بننے کے معنی میں ہے۔

**ترجمہ:** اگر آپ کے ارادے فعل مستقبل سے متصف ہوں، تو اُن پر جوازم کے دخول سے پہلے وہ ماضی بن جایا کرتے ہیں

**مطلب:** یعنی اگر آپ مستقبل میں کسی کام کو کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، تو آپ کے پختہ عزم ہونے کے پیش نظر وہ ارادے ماضی میں تبدیل ہوکر، کسی مسئلے کے وقوع پذیر ہونے کی طرح ہو جاتے ہیں، اور انھیں حروف جوازم کی ضرورت نہیں پڑتی، یعنی آپ سے اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے درخواست کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی، بلکہ صرف نیت ہی سے وہ امور واقع سے زیادہ مؤکد ہو جاتے ہیں۔

| وَكَيْفَ تُرَجِّى الرُّوْمُ وَالرُّوْسُ هَدْمَهَا | (۱۴) | وَذَا الطَّعْنُ اَسَاسٌ لَهَا وَدَعَائِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، کیف برائے استفہام، ترجی فعل، الروم والروس مرکب عاطفی کے بعد ترجی کا فاعل، ھدم مضاف، ھا ذوالحال، و حالیہ، ذا اسم اشارہ، الطعن مصدر، لھا جار مجرور ہوکر اُسی کے متعلق شبہ جملہ ہوکر مشار الیہ اور مبتدا، اساس و دعائم مرکب عاطفی کے بعد خبر جملہ اسمیہ ہوکر حال پھر ھدم کا مضاف الیہ اور ترجی کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تُرَجِّي (تفعیل) امید کرنا، آس لگانا، هَدْمٌ مصدر، (ض) فنا کرنا، منہدم کرنا، الطعن مصدر نیزہ بازی، طعن (ف) نیزہ مارنا، اَساس واحد اُسٌّ بنیاد، دَعَائِم ، دِعَامَةٌ کی جمع، سہارا، ستون۔

**ترجمہ:** رومیوں اور روسیوں کو حدث حمراء کی مسماری کا حوصلہ کیوں کر ہے، جب کہ سیف الدولۃ کی نیزہ زنی اُس قلعے کی بنیادیں اور اُس کا ستون ہیں۔

**مطلب:** یعنی جب سیف الدولۃ اپنی تیروں اور اپنے نیزوں سے مسلسل حدث حمراء کی دیکھ ریکھ کر رہے ہیں، تو اتنے سخت حفاظتی انتظامات کے ہوتے ہوئے بھی، اہل روم اور اہل روس کس طرح اس قلعے کو منہدم کرنے کی پلاننگ کر رہے ہیں، کیا انھیں اپنی جان پیاری نہیں ہے، یا وہ زندگی سے تنگ آ گئے ہیں؟ آخر ایسا کیوں؟

| وَقَدْ حَاكَمُوْهَا وَالْمَنَايَا حَوَاكِمُ | (۱۵) | فَمَا مَاتَ مَظْلُوْمٌ وَلَا عَاشَ ظَالِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، قد برائے تحقیق، حاکموا فعل فاعل، ھا ذوالحال، و حالیہ، المنایا مبتدا، حواکم خبر، جملہ اسمیہ ہوکر حال پھر حاکموا کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، ما

نافیہ، مات فعل، مظلوم فاعل جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا نافیہ، عاش فعل، ظالم فاعل، جملہ ہوکر معطوف جملہ معطوفہ ہے۔

**حل لغات:** حاکمو حَاکَمَ مُحَاکَمَۃً (مفاعلۃ) حکم بنانا، فیصل بنانا، حواکم واحد حاکمۃ فیصلہ کرنے والی۔

**ترجمہ:** رومیوں اور روسیوں نے قلعے کے سلسلے میں فیصلہ چاہا، جب کہ موت فیصل تھی، چناں چہ نہ کوئی مظلوم مرا اور نہ ہی کسی ظالم کو حیات ملی۔

**مطلب:** شاعر نے یہاں مظلوم سے قلعے کو اور ظالم سے اہل روم و روس کو مراد لیا ہے، کہتا ہے کہ روم و روس والے حدث حمراء کے سلسلے میں فیصلہ مانگنے آئے، تو موت نے حکم بن کر ان کا فیصلہ یوں کیا، کہ مظلوم یعنی قلعے کو منہدم ہونے سے بچا کر اسے حیات تازہ عطا کی، اور جتنے ظالم تھے یعنی اہل روم و روس ان تمام کو موت کی نیند سلا کر ہمیشہ کے لیے، ظلم و جور کا خاتمہ کر دیا۔

| سَرَوْا بِجِيَادٍ مَا لَهُنَّ قَوَائِمُ | (۱۶) | أَتَوْكَ يَجُرُّوْنَ الْحَدِيْدَ كَأَنَّمَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** أتوا فعل، هم ضمیر ذوالحال، ك مفعول بہ، یجرون فعل، هم ضمیر ذوالحال، الحدید اس کا مفعول بہ، کانما، لاعمل لہ، سروا فعل فاعل، ب حرف جر، جیاد موصوف، ما نافیہ، لهن جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، قوائم مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ ہوکر جیاد کی صفت اور مجرور ہوکر سروا کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر حال اور یجرون کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر پھر حال اور أتوا کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أَتَوْ اتی (ض) إتیانا آنا، یَجُرونَ (ن) گھسیٹنا، کھینچنا، حَدِید لوہا، جمع حَدائِد مراد آہنی ہتھیار، سروا، سری (ض) رات میں چلنا، شب خون مارنے کے لیے نکلنا، جِیاد واحد جَوَادٌ عمدہ قسم کا گھوڑا، قَوَائم واحد قَائمۃ پاؤں۔

**ترجمہ:** یہ لوگ آپ کے پاس آہنی تلواروں کو گھسیٹتے ہوئے آئے، ایسا لگتا تھا کہ وہ بے پاؤں والے گھوڑوں کے ساتھ چل کر آئے۔

**مطلب:** یعنی اہل روم لاؤ لشکر کی پوری تیاری کے ساتھ مکمل ہتھیار بند ہوکر آپ کے مقابلے میں نکلے تھے، یہاں تک کہ اُن کے گھوڑے بھی سرتاپاؤں لوہے سے لیس تھے، اور دیکھنے والوں کو یہ احساس ہوتا تھا، کہ گھوڑوں کے پاؤں ہی نہیں ہیں، مگر ان سب کے باوجود بھی انھیں شکست فاش نصیب ہوئی تھی۔

| إِذَا بَرَقُوا لَمْ تُعْرَفِ الْبِيضُ مِنْهُمُ | (۱۷) | ثِيَابُهُمْ مِنْ مِثْلِهَا وَالْعَمَائِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، برقوا فعل فاعل جملہ ہوکر شرط، لم تعرف فعل، البیض ذوالحال، منهم جار مجرور ظرف مستقر ہوکر حال اور لم تعرف کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ثیابهم مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، العمائم معطوف پھر مبتدا، من حرف جر، مثلها بعد الاضافت مجرور ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** بَرَقُوا (ن) چمکنا، روشن ہونا، البِیضُ واحد أَبْیَض سفید، چمکتی ہوئی تلوار، ثِیاب واحد ثَوْبٌ کپڑا، ڈریس، لباس، عمائم واحد عِمَامَة پگڑی، عمامہ۔

**ترجمہ:** اہل روم اور اہل روس جب چمکتے تھے، تو اُن کے اور ان کی تلواروں کے درمیان شناخت مشکل ہو جاتی تھی، اس لیے کہ اُن کے کپڑے اور اُن کے عمامے تلواروں کے ہم شکل تھے۔

**مطلب:** یعنی ردم و روس والے، اس قدر ہتھیار اور اسلحوں سے لیس تھے، کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ نظر ہی نہیں آتا تھا، اور جب سورج کی روشنی ان کے بدن پر پڑتی تھی، تو ان کا بدن تلواروں کی طرح چمکتا تھا، اور یہ جاننا بڑا مشکل ہوتا تھا، کہ تلواروں کی چمک کون سی ہے، اور دشمنوں کی چمک کون ہے، اسی طرح ان لوگوں نے اپنے لباس اور اپنی ٹوپیاں بھی تلواروں ہی کی طرح بنوائی تھیں، تا کہ مقابل کو مغالطے میں ڈال دیں، مگر ان سب کے باوجود ذلت و رسوائی اُن کا مقدر بنی۔

| خُمَيْسٌ بِشَرْقِ الْأَرْضِ وَالْغَرْبِ زَحْفُهُ | (۱۸) | وَفِي أُذُنِ الْجَوْزَاءِ مِنْهُ زَمَازِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** خمیس موصوف، ب حرف جر، شرق مضاف، الأرض والغرب مرکب عاطفی کے بعد مضاف الیہ ہوکر مجرور اور ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم، زحفه بعد الاضافت مبتدا، جملہ اسمیہ ہوکر خمیس کی صفت اور مبتدا محذوف هم کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، في حرف جر، أذن الجوزاء مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر خبر مقدم، منه جار مجرور ظرف مستقر ہوکر حال مقدم، زمازم ذوالحال پھر یہ مبتدا موخر ہے، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** خُمَيْسٌ بڑا لشکر، جس میں (۵) دستے ہوتے ہیں، میمنة، میسرة، قلب، ساقة، مقدمة الجیش، زحف دشمنوں کے مقابلے میں جانے والا بڑا لشکر، جمع زُحُوفٌ، زَحَفَ الجیشُ (ف) زحفا فوج کا پیش قدمی کرنا، جوزاء بیچ آسمان میں طلوع ہونے والے بروج کے دوستارے، زَمازِم بادل کے گرجنے کی آواز، واحد زمزمة۔

**ترجمہ:** وہ لوگ لشکر کی بڑی تعداد میں تھے، جس کی پیش قدمی مشرق و مغرب کو محیط تھی، اور

اس کا شور جوزاء نامی ستارے بھی سن رہے تھے۔

**مطلب:** یعنی دشمنوں کی فوج اتنی کثیر تعداد میں تھی، کہ تا حد نگاہ زمین کا ہر خطہ اُن سے پُر تھا، اوران کا شوروغل اتنا تیز تھا کہ باشندگان دنیا کے علاوہ آسمان کی ساری مخلوق، حتی کہ بالکل بیچ آسمان میں طلوع ہونے والے جوزاء نامی ستارے بھی سن رہے تھے

| فَمَا تُفْهِمُ الْحُدَّاثَ إِلَّا التَّرَاجِمُ | (۱۹) | تَجَمَّعَ فِيْهِ كُلُّ لِسْنٍ وَأُمَّةٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** تجمع فعل، فیه جار مجرور اسی کے متعلق، کل مضاف، لسن و امة مرکب عاطفی کے بعد مضاف الیہ ہوکر تجمع کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، ما نافیہ، تفهم فعل، الحداث مفعول بہ، إلّا حصریہ، تراجم، تفهم کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تجمّع (تفعل) جمع ہونا، اکٹھا ہونا، لِسْنٌ زبان، واحد لِسَان، تُفْهِم (افعال) سمجھانا، الحُدَّاث واحد حَادِث گفتگو کرنے والا، تَراجِمْ واحد تَرْجَمَان مفسر، ترجمانی کرنے والا۔

**ترجمه:** اس فوج میں دنیا کی تمام زبانوں اورقوموں کا اجتماع تھا، چناں چہ متکلمین کے آپسی تفاہم کا ذریعہ صرف ترجمان تھے۔

**مطلب:** یعنی سیف الدولۃ کے مقابلے میں اہل روم نے تمام اہل جہاں کو اکٹھا کرلیا تھا، اور اتنی مختلف زبان و بیان کے افراد تھے، کہ ایک دوسرے کی گفتگو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے ترجمان اور مفسر کی ضرورت پڑ گئی تھی، لیکن ان تمام چیزوں کے باوجود، سیف الدولۃ نے انھیں خاک چٹادی، (یہی مقصد ہے متنبی کا یہاں)

| فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا صَارِمٌ أَوْ ضُبَارِمٌ | (۲۰) | فَلِلّٰهِ وَقْتٌ ذَوَّبَ الْغِشَّ نَارُهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف برائے تفریع، لله جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم، وقت موصوف، ذوّب فعل، الغش مفعول بہ، ناره بعدالاضافت ذوّب کا فاعل، جملہ ہوکر صفت اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ تعجبیہ ہے، ف برائے عطف، لم یبق فعل، إلا حصریہ، صارم او ضبارم مرکب عاطفی کے بعد فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ذوّبَ (تفعیل) پگھلانا، الْغِش ملمع کاری، صارم تیز تلوار، جمع صَوَارِمٌ، ضُبَارِم طاقت ور شیر، مراد مردِ مجاہد، بہادر، نار آگ، جمع نِیْرَان۔

**ترجمه**: وہ کیسا عجیب وقت تھا، (سماں تھا) جس کی آگ نے ملمع سازی کو پگھلا کر رکھ دیا، چناں چہ اس وقت سیف براں اور مرد مجاہد کے سوا کسی کا کوئی پتا نہیں تھا (یا وہ دونوں ہی ثابت قدم رہے)

**مطلب**: یعنی حدث حمراء کے تعلق سے چلنے والی جنگ اتنی گھمسان کی تھی، کہ اس دن اچھے سے اچھے لوگوں کے ہوش اڑ گئے، صرف تیز دھار کی مضبوط تلواروں اور شجاعت شعار مرد، یعنی سیف الدولہ ہی کو استقامت اور ثبات نصیب ہوا، ورنہ اور لوگ تو چھوڑ چھاڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

| وَفَرَّ مِنَ الْفُرْسَانِ مَنْ لَّا يُصَادِمُ | (۲۱) | تَقَطَّعَ مَا لَا يَقْطَعُ الدِّرْعَ وَالْقَنَا |
|---|---|---|

**ترکیب**: تقطع فعل، ما موصولہ، لا یقطع فعل فاعل، الدرع مفعول بہ اول، القنا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ پھر تقطع کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، فر فعل، من الفرسان جار مجرور فرّ کے متعلق، من موصولہ، لایصادم فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور فرّ کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: تقطّع (تفعل) ٹکڑے ٹکڑے ہونا، منتشر ہونا، یقطع (ف) کاٹنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، دِرع زرہ، جمع دُروع، فرّ (ض) فِرارًا بھاگنا، فرار ہونا، فُرسان، فَارِسٌ کی جمع شہ سوار، یُصادِم (مفاعلۃ) ٹکر لینا، گھیرنا، مورچہ آرائی کرنا۔

**ترجمه**: وہ اسلحے جن میں زرہوں اور نیزوں کو کاٹنے کی صلاحیت نہیں تھی، وہ سب بکھر گئے، اور جن کے اندر شہ سواروں سے مقابلے کی تاب نہیں تھی، وہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے۔

**مطلب**: یہ شعر اس سے پہلے والے شعر کی تفصیل ہے، کہ کارآمد اسلحے اور بہادر لوگ تو میدان جنگ میں ڈٹے رہے، اور بے کار اسلحے اور ناکارہ بزدل سپاہی میدان چھوڑ کر بکھر گئے اور اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے۔

| كَأَنَّكَ فِي جَفْنِ الرَّدٰى وَهُوَ نَائِمُ | (۲۲) | وَقَفْتَ وَمَا فِي الْمَوْتِ شَكٌّ لِوَاقِفٍ |
|---|---|---|

**ترکیب**: وقفت فعل، انت ضمیر ذوالحال، و حالیہ، ما نافیہ، في الموت جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، شك مصدر، لواقف جار مجرور شك کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اول، کان حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، في حرف جر، جفن مضاف، الردی ذوالحال، و حالیہ، ھو مبتدا، نائم خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر جفن کا مضاف الیہ ہو کر مجرور اور ظرف مستقر کان کی خبر، جملہ ہو کر حال ثانی پھر وقفت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: وَقَفتَ (ض) وُقُوفًا ٹھہرنا، رُکنا، رَدٰی ہلاکت، (س ض) ہلاک ہونا،

کرنا، جَفنٌ جمع أجفان پوٹا، پلک

**ترجمه:** آپ اس حال میں میدان جنگ میں ڈٹے رہے، کہ اُس حالت میں ثبات قدمی دکھانے والے کی موت میں کوئی شبہ نہیں رہتا، ایسا معلوم ہو رہا تھا، کہ آپ خوابیدہ ہلاکت کے حصار میں کھڑے ہیں۔

**مطلب:** شاعر سیف الدولۃ کی جرأت مندی کی تعریف میں کہتا ہے، کہ واقعی آپ نے موت کی پرخار وادی میں ثبات قدمی کا مظاہرہ کر کے، اپنی جواں مردی کا ثبوت پیش کر دیا، حالاں کہ ہر طرف سے موت آپ پر حملہ آور ہو رہی تھی، اور اس صورت حال میں کسی کے بچنے کی کوئی امید نہیں رہتی، مگر آپ صحیح سالم موت کے چنگل سے نکل آئے، اور ہلاکت نے بھی آپ کو دیکھ کر تغفل برتنے ہی میں اپنی خیر منائی۔

| تَمُرُّ بِكَ الْأَبْطَالُ كَلْمٰى هَزِيْمَةً | (۲۳) | وَوَجْهُكَ وَضَّاحٌ وَثَغْرُكَ بَاسِمٌ |
|---|---|---|

**ترکیب:** تمر فعل، ب حرف جر، ك ذوالحال، الأبطال بھی ذوالحال، کلمی اور هزیمة یہ دونوں أبطال کے دو حال ہیں پھر تمر کا فاعل، و حالیہ، وجهك بعد الاضافت مبتدا، وضاح خبر جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، تغرك الخ پہلے کی طرح جملہ اسمیہ ہو کر معطوف پھر ك سے حال اور مجرور ہو کر تمرّ کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تَمُرُّ (ن) مُرُورًا گذرنا، کراس کرنا، أبطَالٌ واحد بَطَلٌ ہیرو، بہادر، سپاہی، كَلْمٰى زخمی واحد كَلِيم، هَزِيمَة شکست خوردہ، جمع هَزَائِم، وَضَّاحٌ سفید، روشن، وَضَحَ (ف) صاف ہونا، روشن ہونا، ثَغر منہ کا اگلا حصہ، مراد دانت جمع ثُغُور، بَاسِمٌ مسکرانے والا، بَسَمَ (ض) مسکرانا، ہنسنا۔

**ترجمه:** تمہارے پاس سے بہادرانِ جنگ زخمی اور شکست خوردہ ہو کر گذرے، جب کہ تمہارا چہرہ کھلا ہوا تھا اور تم مسکرا رہے تھے۔

**مطلب:** یعنی تمہارے دشمن اپنا سب کچھ داؤ پر لگانے کے باوجود بھی، زخمی ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے، اور جا کر منہ چھپا لیا، لیکن تم بدستور میدان مقابلہ میں ہشاش بشاش تھے، اور دشمنوں کی بھگدڑ دیکھ کر تمہیں ہنسی آرہی تھی، جب کہ وہ بے چارے منہ بسور کر مسلسل بھاگتے چلے جا رہے تھے۔

| تَجَاوَزْتَ مِقْدَارَ الشُّجَاعَةِ وَالنُّهٰى | (۲۴) | إِلٰى قَوْلِ قَوْمٍ أَنْتَ بِالْغَيْبِ عَالِمٌ |
|---|---|---|

**ترکیب:** تجاوزت فعل فاعل، مقدار مضاف، الشجاعة والنهى مرکب عاطفی کے

بعد مضاف الیہ ہوکر تجاوزت کا مفعول بہ إلی حرف جر، قول مصدر مضاف، قوم مضاف الیہ، پھر جملہ قول، أنت مبتدا، بالغیب جار مجرور عالم اسم فاعل کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر انت کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ پھر إلی کا مجرور اور تجاوزت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے

**حل لغات:** تجاوزت (مفاعلۃ) آگے بڑھ جانا، مِقدار اندازہ، جمع مَقَادِیر، النهی واحد نُهْيَةٌ عقل۔

**ترجمه:** شجاعت اور عقل وخرد کی وادیوں کو چھلانگ کر، تم اس مقام پر پہنچ گئے ہو، کہ کہنے والے تمہیں عالم الغیب کہنے لگے ہیں۔

**مطلب:** یعنی میدان مقابلہ میں آپ کی جواں مردی اور موت سے بے باکی کو دیکھتے ہوئے، لوگوں کی عقلیں حیران ہیں، وہ آپ کی فہم کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں، مجبور ہوکر وہ یہ کہہ رہے ہیں، کہ سیف الدولۃ عالم الغیب انسان ہے، وہ جنگوں کے عواقب سے واقف کار ہے، اسی وجہ سے بلا تأمل جنگ کے لیے تیار ہوجایا کرتا ہے۔

| تَمُوتُ الْخَوا فِي تَحْتَهَا وَالْقَوَادِمُ | (٢٥) | ضَمَمْتَ جَنَاحَيْهِمْ عَلَى الْقَلْبِ ضَمَّةً |
|---|---|---|

**ترکیب:** ضممت فعل فاعل، جناحیهم بعد الاضافت مفعول بہ، علی القلب جار مجرور ضممت کے متعلق، ضمة موصوف، تموت فعل، الخوافی والقوادم مرکب عاطفی کے بعد تموت کا فاعل، تحتها مرکب اضافی کے بعد تموت کا مفعول فیہ، جملہ ہوکر ضمة کی صفت اور ضممت کا مفعول مطلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ضَمَمْتَ ضَمٌّ (ن) ضَمًّا ملانا، سمیٹنا، جَنَاحَيْ جَنَاحٌ کا تثنیہ، جمع أَجْنِحَةٌ پر، بازو، قلب سے یہاں مراد لشکر کا درمیانی حصہ ہے، خوافِي واحد خَافِيَةٌ پرندے کے پچھلے پَر، قَوَادِم، قَادِمَةٌ کی جمع پرندے کے اگلے پَر۔

**ترجمه:** آپ نے دشمن کے دونوں بازؤں کو، بیچ والے فوجی دستے پر اس طرح سمیٹا، کہ اس کے نیچے، پیچھے اور آگے کے تمام پر دم توڑ گئے تھے۔

**مطلب:** یعنی سیف الدولۃ نے دشمن کی دائیں بائیں بازو والی فوج کو مار بھگا کر، بیچ لشکر میں لاکھڑا کردیا، پھر سب کو ایک طرح سے مار کر گرادیا، اور کسی کے اندر بھی قوت مدافعت باقی نہ رہ گئی۔

| وَصَارَ إِلَى اللَّبَّاتِ وَالنَّصْرُ قَادِمُ | (٢٦) | بِضَرْبٍ أَتَى الْهَامَاتِ وَالنَّصْرُ غَائِبٌ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ب حرف جر، ضرب موصوف، اتی فعل، هو ضمیر ذوالحال، الهامات مفعول

بہ، و حالیہ، النصر مبتدا، غائب خبر جملہ اسمیہ ہوکر حال پھر اتی کا فاعل جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، صار فعل تام ہے یہاں، ھو ضمیر ذوالحال، إلی اللبات جارمجرور صار کے متعلق، و حالیہ، النصر الخ مبتداخبر جملہ اسمیہ ہوکر حال پھر صار کا فاعل اور جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، اس کے بعد ضرب کی صفت اور ب کا مجرور ہوکر ضممت فعل کے متعلق، جواس سے پہلے شعر میں ہے، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** هَامات کھوپڑیاں، واحد هَامَةٌ ، لَبَّات واحد لَبَّةٌ سینے کا اوپری حصہ، جہاں ہارڈالا جاتا ہے، قادم آنے والا، جمع قُدَّام ، قَدِمَ (س) آنا، صار بمعنی وَصَلَ .

**ترجمه:** ایک ایسی ضرب کے ذریعے (آپ نے دشمنوں کے بازوؤں کوسمیٹا) جودشمنوں کی کھوپڑیوں تک اس حال میں پہنچی کہ فتح کا نام ونشان تک نہ تھا، لیکن جب وہ سینوں تک پہنچی، تو فتح ہم دست ہوچکی تھی۔

**مطلب:** یعنی ابتدائے جنگ میں جب آپ نے ان کی کھوپڑیوں کو مارگرانا شروع کیا، تو اس وقت جنگ کا فیصلہ نہیں ہوا تھا، اور دشمن اس لالچ میں آگے آرہے تھے کہ ممکن ہے ہم سیف الدولۃ کو زیر کر دیں، مگر جیسے ہی ان کی کھوپڑی ان کے سینوں پر گرنے لگی، وہ میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے، اور سیف الدولۃ نے ایک بار پھر بازی اپنے نام کرلی۔

| وَحَتّٰی کَأَنَّ السَّیْفَ لِلرُّمْحِ شَاتِمُ | (۲۷) | حَقَرْتَ الرُّدَیْنِیَّاتِ حَتّٰی طَرَحْتَهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** حقرت فعل فاعل، الردینیّات معطوف علیہ، حتی عاطفہ، طرحت فعل فاعل، ھا مفعول بہ، جملہ ہوکر معطوف اور حقرت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، حتی لا عمل لہ، کان حرف مشبہ بالفعل، السیف اس کا اسم، للرمح جارمجرور شاتم کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** حَقَرَ (ض) حقیر سمجھنا، کم تر سمجھنا، ردینیّات واحد رُدَینیة ردینیہ نامی جگہ کی جانب منسوب نیزے، طَرَحْتَ، طَرَحَ (ف) پھینکنا، ڈالنا، رُمْحٌ نیزے، جمع رِمَاحٌ ، شاتِم بد زبان شَتَمَ (ض) گالی دینا، برا بھلا کہنا۔

**ترجمه:** آپ نے ردینی نیزوں کو حقیر جان کر انھیں پھینک دیا، ایسا لگتا تھا کہ تلوار نیزوں کو برا بھلا کہہ رہی ہو۔

**مطلب:** یعنی آپ نے دوران جنگ صرف تلوار ہی کو استعمال کیا، یہاں تک کہ ردینیہ کے

بنے ہوئے انتہائی کاری نیزے بھی آپ نے نظر انداز کر دیئے، اور دیکھنے والوں کو ایسا لگ رہا تھا کہ شاید تلواراور نیزوں میں کچھ اَن بن ہوگئی ہے، اسی لیے سیف الدولۃ نے نیزوں کو دست انداز کر کے، صرف تلواروں سے جنگ لڑی ہے۔

| مَفَاتِيحُهُ الْبِيضُ الخِفَافُ الصَّوَارِمُ | (۲۸) | وَمَنْ طَلَبَ الْفَتْحَ الْجَمِيلَ فَإِنَّمَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، من متبدا معنیٔ شرط کو متضمن، طلب فعل فاعل، الفتح الجمیل مرکب توصیفی کے بعد مفعول بہ، جملہ ہوکر من کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، إنما لا یعمل ، مفاتیحہ بعدالاضافت مبتدا، البیض الخ موصوف صفت ہوکر خبر جملہ اسمیہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** مَفَاتِيح واحد مِفْتَاح کنجی، الخِفَاف واحد خَفِيْفٌ ہلکی، صَوَارِمٌ واحد صَارِم تیز تلوار۔

**ترجمہ:** جو شخص عظیم فتح کا خواہش مند ہو (اسے یادرکھنا چاہئے) تو یقیناً اس کی کلیدیں چمکتی ہوئی ہلکی کاٹ دار تلواریں ہیں۔

**مطلب:** یعنی محنت ومشقت اور جدو جہد کے بغیر کامیابی ہم دست نہیں ہوسکتی، اور انسان جتنی عظیم فتح کا متمنی ہوگا، اس راستے میں حائل تکالیف و پریشانیاں بھی، اتنی ہی زیادہ ہوں گی، لہٰذا بلندیوں کے حاصل کرنے والوں کو ہمیشہ یہ بات یادرکھنی چاہئے، کہ ناموری فتح مندی کا واحد ذریعہ تیز دھار والی روشن تلواریں ہیں۔

| كَمَا نُثِرَتْ فَوْقَ الْعَرُوْسِ الدَّرَاهِمُ | (۲۹) | نَثَرْتَهُمْ فَوْقَ الْأُحَيْدِبِ كُلِّهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** نثرت فعل فاعل، ھم مفعول بہ، فوق مضاف، احیدب مؤکد، کلہ بعد الاضافت تاکید پھر فوق کا مضاف الیہ ہوکر نثرت کا مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، کما برائے تشریح، نثرت فعل مجہول، فوق العروس ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ، الدراھم نثرت کا نائب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** نَثَرْتَ (ن) پھیلانا بکھیرنا، اُحَيْدِب قلعۂ حدث کے قریب ایک پہاڑ کا نام، عَرُوس دلہن جمع عَرَائِس .

**ترجمہ:** آپ نے دشمنوں کو احیدب پہاڑی کے ہر حصے پر، اس طرح بکھیر دیا، جیسے دلہن کے اوپر دراہم نچھاور کیے جاتے ہیں۔

**مطلب:** یعنی سیف الدولۃ نے دشمنوں کو دوڑا دوڑا کر احیدب نامی پہاڑی پر چڑھنے کے

لیے مجبور کر دیا، اور پھر خود بھی پہاڑ پر چڑھ کر اس طرح ان کی گردنیں مار گرائیں، کہ پورا پہاڑ دشمنوں کی لاش سے پٹ گیا تھا، اور ایسا لگتا تھا، جیسے دلہن پر دراہم کو نچھاور کر کے، حجلۂ عروسی کو بھر دیا گیا ہو۔

| وَقَدْ كَثُرَتْ حَوْلَ الْوُكُوْرِ الْمَطَاعِمُ | (۳۰) | تَدُوْسُ بِكَ الْخَيْلُ الْوُكُوْرَ عَلَى الذُّرٰى |
|---|---|---|

**ترکیب:** تدوس فعل، بك اور علي الذرى دونوں جار مجرور تدوس کے متعلق، الخيل ذوالحال، الوكور مفعول بہ، و حالیہ، قد تحقیقیہ، كثرت فعل، حول الوكور بعد الاضافت مفعول فیہ، مطاعم فاعل، جملہ ہو کر حال پھر تدوس کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تدوسُ (ن) روندنا، زیر قدم کرنا، وُكور، وَكْرٌ کی جمع، آشیانہ، گھونسلہ، الذرى واحد ذُرْوَةٌ پہاڑ کی چوٹی، مَطَاعِمُ واحد مَطْعم ہوٹل، یہاں ترجمہ ہوگا کھانا کھانا۔

**ترجمہ:** پہاڑ کی چوٹیوں پر، گھوڑے تمہیں لے کر (یا تمہارے ساتھ) پرندوں کے آستانوں کو روند رہے تھے، اور صورت حال یہ تھی، کہ ان آشیانوں کے اردگرد پرندوں کے کھانے پینے کی بہتات تھی۔

**مطلب:** یعنی جب آپ دشمن کا تعاقب کرتے ہوئے، انھیں مار گرانے کے لیے پہاڑ پر پہنچے، تو آپ کے وفا شعار گھوڑے بھی آپ کے ساتھ تھے اور سب نے مل کر دشمنوں کا صفایا، دوران جنگ پرندوں کا اتنا نقصان ضرور ہوا، کہ گھوڑوں نے ان کے آستانے روند ڈالے، لیکن پھر انھیں دشمنوں کی لاشیں بطور خوراک دے کر، تم نے ان کا دل جیت لیا، اور وہ اپنے آشیانوں کے اجڑنے کا ملال بھول گئے۔

| بِأُمَّاتِهَا وَهْيَ الْعِتَاقُ الصَّلَادِمُ | (۳۱) | تَظُنُّ فِرَاخُ الْفُتْخِ أَنَّكَ زُرْتَهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** تظن فعل، فراخ الفتخ بعد الاضافت فاعل، أن حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، زرت فعل فاعل، ها مفعول بہ، ب حرف جر، اماتها بعد الاضافت ذوالحال، و حالیہ، هي مبتدا، العتاق الصلادم موصوف صفت ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر مجرور ہو کر زرت کے متعلق، جملہ ہو کر أن کی خبر، پھر جملہ ہو کر تظن کا مفعول بہ، جملہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** فِرَاخ واحد فَرْخٌ چوزے، فُتْخ واحد فَتْخاء مادہ عقاب، أمّات، غیر ذوی القول کی جمع واحد أم ماں، والدہ، عِتَاق عَتِيق کی جمع، عمدہ اور جید گھوڑا، صَلَادِم واحد صَلْدَم ٹھوس، مضبوط۔

**ترجمہ:** مادہ عقاب کے بچوں نے یہ سمجھا، کہ آپ اُن کے پاس اُن کی ماؤں کے ساتھ آئے ہو، حالاں کہ وہ عمدہ نسل کے مضبوط گھوڑے تھے۔

**مطلب:** یعنی جب سیف الدولۃ نے اپنے گھوڑوں کے ساتھ مل کر، دشمنوں کا صفایا کر دیا،

اور پھر ان کی لاشیں پرندوں کی تحویل میں آئیں، تو عقاب کے بچوں کو ایسا لگا کہ ان کی مائیں ان کے لیے خوراک لے کر آئیں ہیں، حالاں کہ وہ ممدوح کے تیز رفتار گھوڑے تھے، جن کی بدولت ان پرند بچوں کو یہ تازی خوراک نصیب ہوئی تھی۔

| إِذَا زَلِقَتْ مَشَّيْتَهَا بِبُطُوْنِهَا | (۳۲) | كَمَا تَتَمَشّٰى فِي الصَّعِيْدِ الْأَرَاقِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، زلقت فعل فاعل جملہ ہوکر شرط، مشّیت فعل فاعل، ھا مفعول بہ، ب حرف جر، بطونھا بعد الاضافت مجرور ہوکر مشیت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، کما برائے تشبیہ، تتمشّٰی فعل، في الصعید جار مجرور اسی کے متعلق، أراقم، تتمشّٰی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** زَلِقَتْ (ض) پھسلنا، مشّیتَ تمشیة (تفعیل) چلانا، صَعِیْد روئے زمین، جمع صُعدان وَصُعُدَات، أَرَاقِم واحد أَرْقَمْ سیاہ سفید سانپ، چتکبرے سانپ، تَتَمَشّٰی (تفعل) چلنا۔

**ترجمہ:** جب یہ گھوڑے پھسلتے، تو آپ انھیں پیٹ کے بل اس طرح چلاتے، جیسے روئے زمین پر چتکبرے سانپ چلا کرتے ہیں۔

**مطلب:** یعنی چوں کہ پہاڑ پر چڑھنا ایک دشوار گذار کام تھا، اور خاص کر گھوڑوں کے لیے تو اور بھی زیادہ پریشان کن تھا، اس لیے چڑھتے ہوئے جب کبھی پاؤں نہ جم سکنے کی وجہ سے، گھوڑے پھسلتے تھے، تو سیف الدولة بڑے پیار سے آہستہ آہستہ، انھیں پیٹوں کے بل سانپ کی چال چلا کر لے جا رہے تھے۔

| أَفِي كُلِّ يَوْمٍ ذَا الدُّمُسْتُقُ مُقْدِمٌ | (۳۳) | قَفَاهُ عَلَى الْإِقْدَامِ لِلْوَجْهِ لَائِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أ استفہامیہ، في حرف جر، کل یوم مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر، مقدم اسم فاعل کے متعلق، ذا اسم اشارہ، الدمستق مشار الیہ پھر مبتدا، مقدم اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر ذوالحال، قفاہ بعد الاضافت مبتدا، علی الإقدام اور للوجه دونوں جار مجرور ہوکر لائم اسم فاعل کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر قفاہ مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر حال پھر مقدم کا فاعل، شبہ جملہ ہوکر الدمستق کی خبر اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** دُمستق افواج روم کا سپہ سالار، مُقدم، إقدامًا (افعال) پیش قدمی کرنا، آگے بڑھنا، قفا گدی، گردن، جمع اَقْفِیَة، لائم اسم فاعل ملامت کنندہ، لامَ (ن) لَوْمًا ملامت کرنا۔

**ترجمہ:** کیا ہر دن دمستق اس حال میں پیش قدمی کرے گا، کہ اُس کی گدی اقدام کے

حوالے سے اس کے چہرے کو ملامت کیا کرے گی۔

**مطلب**: یعنی کیا اس شکست کے بعد بھی سپہ سالار روم کو ہوش نہیں آیا؟ پھر وہ سیف الدولۃ سے ٹکر لے کر اپنی گدی سے لعن طعن سننا چاہتا ہے، ظاہر ہے، وہ جب بھی حملے کا ارادہ کرے گا، سیف الدولۃ اس کی کھوپڑی مار کر توڑ دے گا اور مار کھانے کے بعد، دمستق کی گدی اس کی جرأت اقدام پر، اسے کوسے گی۔

| وَقَدْ عَرَفَتْ رِيحَ اللُّيُوثِ الْبَهَائِمُ | (۳۴) | أَيُنْكِرُ رِيحَ اللَّيْثِ حَتّٰى يَذُوقَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب**: أ استفہامیہ، ینکر فعل، ہو ضمیر ذوالحال، ریح اللیث بعد الاضافت ینکر کا مفعول بہ، حتی ناصبہ، یذوقہ فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہوکر بتاویل مفرد ینکر کے متعلق، و حالیہ، قد تحقیقیہ، عرفت فعل، ریح اللیوث مضاف مضاف الیہ ہوکر عرفت کا مفعول بہ، بھائم اس کا فاعل جملہ ہوکر حال اور ینکر کا فاعل، جملہ فعلیہ استفہامیہ ہے۔

**حل لغات**: یُنکر (افعال) نہ ماننا، انکار کرنا، رِیحٌ مہک، بو، جمع رِیَاحٌ ، لَیثٌ شیر، جمع لُیُوث ، بَھائم واحد بھیمة چوپائے، یذوق ذَاقَ (ن) چکھنا، چیک کرنا۔

**ترجمہ**: کیا دمستق تجربے کے وقت تک، شیر کی بو کا انکار کرتا رہے گا، جب کہ چوپائے بھی شیروں کی مہک جان چکے ہیں۔

**مطلب**: شاعر نے پہلے مصرع میں ریح اللیث سے سیف الدولۃ کو مراد لیا ہے، یعنی کیا دمستق کو سیف الدولۃ جیسے شیر دل انسان کا نام سن کر، جنگ سے رکنا نہیں چاہئے، کیا اسے اپنی جان نہیں پیاری ہے، جو وہ سیف الدولۃ سے زور آزمائی کا خواب دیکھ رہا ہے، اس دمستق کو تو ان بے زبان جانوروں سے سبق لینا چاہئے، جو شیر کا نام سن کر رک جاتے ہیں، اور شیر سے نمٹنے کا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے۔

| وَبِالصِّهْرِ حَمْلَاتُ الْأَمِيرِ الْغَوَاشِمُ | (۳۵) | وَقَدْ فَجَعَتْهُ بِابْنِهِ وَابْنِ صِهْرِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب**: و حالیہ، قد برائے تحقیق، فَجعت فعل، ہ مفعول بہ، ب حرف جر، ابنہ بعد الاضافت معطوف علیہ، و عاطفہ، ابن صہرہ اضافتوں کے بعد معطوف پھر مجرور ہوکر فجعت کے متعلق، و عاطفہ، بالصہر بھی جار مجرور فجعت کے متعلق، حملات الأمیر بعد الاضافت موصوف، الغواشم صفت پھر فجعت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر یہ حال ثانی بنے گا ماقبل میں ینکر کی ضمیر ہو سے۔

**حل لغات:** فَجَعَ (ف) تکلیف دینا، رنج پہنچانا، ابن الصهر نواسہ، صِہر داماد جمع أصْهَار، حَمَلَات واحد حَمْلَة حملہ، یورش، غَوَاشِمُ واحد غاشمة بے رحم، درد سے خالی۔

**ترجمہ:** جب کہ سیف الدولۃ کے بے رحم حملے، دمستق کو، اُس کے لڑکے، اُس کے نواسے اور اُس کے داماد کے تعلق سے غم زدہ کر چکے ہیں۔

**مطلب:** یعنی اس جنگ سے پہلے ہی دمستق کو سیف الدولۃ کی طاقت وقوت کا اندازہ ہو چکا ہے، جب اس نے انتہائی بے دردی کے ساتھ دمستق کے اہل خانہ کو نقصان پہنچایا تھا، مگر دمستق نامراد ابھی بھی عبرت نہ حاصل کر سکا اور پھر لڑنے کے لیے آنکلا، آخر کب اس کی آنکھ کھلے گی، مرنے کے بعد؟

| مَضٰى يَشْكُرُ الْأَصْحَابَ فِي فَوْتِهِ الظُّبٰى | (۳۶) | لِمَا شَغَلَتْهَا هَامُهُمْ وَالْمَعَاصِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** مضى فعل، هو ضمیر ذوالحال، يشكر فعل فاعل، الأصحاب اسی کا مفعول بہ، في حرف جر، فوت مصدر مضاف، ہ اس کا مضاف الیہ، الظبى فوت کا مفعول بہ، شبہ جملہ ہو کر في کا مجرور اور يشكر کے متعلق، ل حرف جر، ما موصولہ، شغلت فعل، ها مفعول بہ، هامهم بعد الاضافت معطوف علیہ، و عاطفہ، المعاصم معطوف پھر شغلت کا فاعل، جملہ ہو کر صلہ اور ل کا مجرور، پھر يشكر کا متعلق ثانی، جملہ ہو کر حال، اور مضى کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مَضٰى (ض) مُضِيًّا گذرنا، راہ لینا، فوت مصدر (ن) تجاوز کرنا، آگے بڑھنا، الظُّبٰى تلوار وغیرہ کی دھار، واحد ظُبَةٌ، هَام واحد هَامَة کھوپڑی، مَعَاصِم واحد مِعْصَم کلائی۔

**ترجمہ:** دمستق تلواروں کی دھاروں سے بچ نکلنے میں، اپنے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوا بھاگ کھڑا ہوا، کیوں کہ اس کی فوج کی کھوپڑیوں اور کلائیوں نے تلواروں کی دھاروں کو مشغول کر رکھا تھا۔

**مطلب:** یعنی جب سیف الدولۃ اور ان کے سپاہیوں نے، دمستق اور اس کی فوج کا صفایا کرنا شروع کیا، تو دوران جنگ، جب آپس میں گھمسان جاری تھا، اسی وقت دمستق چپکے سے بھاگ کر نکل گیا، اور پھر وہ اپنے سپاہی ساتھیوں کا، اس بنا پر شکریہ ادا کرنے لگا، کہ انھوں نے سیف الدولۃ اور اُن کی فوج سے مڈبھیڑ کر کے اپنی جان نکلوانے میں مشغول کر رکھا تھا، اور اسی وجہ سے دمستق فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

| وَيَفْهَمُ صَوْتَ الْمَشْرَفِيَّةِ فِيهِمُ | (۳۷) | عَلٰى أَنَّ أَصْوَاتَ السُّيُوْفِ أَعَاجِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، يفهم فعل فاعل، صوت المشرفية مرکب اضافی کے بعد ذوالحال، فيهم جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اول، على حرف جر، ان حرف مشبہ بالفعل، اصوات

السیوف ترکیب اضافی کے بعد اس کا اسم، اعاجم، ان کی خبر جملہ اسمیہ ہوکر علی کا مجرور اور حال ثانی، پھر یفہم کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** صوت آواز جمع اصْوَات، مشرفیۃ شام یا یمن کی تلواریں، اعَاجِم، أعْجَم کی جمع، نا سمجھ، بے زبان۔

**ترجمہ:** دمستق اپنے ساتھیوں پر پڑنے والی تلواروں کی آواز محسوس کر رہا تھا، جب کہ تلواروں کی آوازیں نا قابل فہم ہوا کرتی ہیں۔

**مطلب:** یعنی دمستق پہلے تو میدان مقابلہ میں جما رہا اور اپنے فوجیوں کی حوصلہ افزائی کرتا رہا، مگر بعد میں جب اس نے یہ محسوس کیا، کہ سیف الدولۃ اور اس کے سپاہی رحم وکرم کو بالائے طاق رکھ کر، اس کی فوج کو مار گرا رہے ہیں، تو اس نے بھاگ کر جان بچانے ہی میں اپنی عافیت سمجھی، شاید ابھی دمستق کی زندگی باقی تھی، ورنہ وہ تلوار کی آواز سمجھ کر کیوں کر بھاگتا۔

| يُسَرُّ بِمَا أَعْطَاكَ لَا عَنْ جَهَالَةٍ | (۳۸) | وَلٰكِنَّ مَغْنُوْمًا نَجَا مِنْكَ غَانِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یسر فعل مجہول، ھو ضمیر اس کا نائب فاعل، ب حرف جر، ما موصولہ، أعطی فعل فاعل، ك مفعول بہ جملہ ہوکر صلہ، پھر مجرور ہوکر یسر کے متعلق، لا نافیہ، عن جھالۃ بھی جار مجرور یسر کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لٰکن حرف مشبہ بالفعل، مغنوما موصوف، نجا فعل فاعل، منك جار مجرور نجا کے متعلق، جملہ ہوکر صفت اور لٰکِنَّ کا اسم، غانم اس کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یُسر (مجہول) (ن) خوش ہونا، مغنوماً جس سے غنیمت میں کوئی چیز لی جائے، غَنِمَ (س) پانا، حاصل کرنا

**ترجمہ:** دمستق جو کچھ تمہیں دے کر بھاگ گیا، اس سے وہ خوش ہے، لیکن ناواقفیت کی بناء پر نہیں، بلکہ ایک ایسا شخص جسے لوٹا جا رہا ہو، پھر بھی وہ بچ نکلے، تو وہ فائدے میں رہتا ہے۔

**مطلب:** یعنی سیف الدولۃ نے میدان جنگ میں دمستق کے سپاہیوں کو مار کر، جو کچھ ان کے پاس تھا، اس پر قبضہ کر لیا، دمستق کو اس کا کوئی ملال نہیں ہے، بلکہ وہ اس پر خوش ہے، کہ ان چیزوں کے عوض اس کی جان بچ گئی، کیوں کہ حقیقت تو یہ ہے کہ سیف الدولۃ سے، اگر کوئی شخص اپنی جان بچا کر بھاگ نکلے، تو اگر چہ اس کے تمام اسلحے وغیرہ لوٹ لیے جائیں، مگر پھر بھی بھاگنے والا اپنی جان بچا کر فائدے میں رہتا ہے۔

| وَلَسْتَ مَلِيكًا هَازِمًا لِنَظِيْرِهٖ | (٣٩) | وَلٰكِنَّكَ التَّوْحِيْدُ لِلشِّرْكِ هَازِمٌ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لست فعل ناقص، انت ضمیر اس کا اسم، ملیکا موصوف، هازماً اسم فاعل، ل حرف جر، نظیرہ بعد الاضافت مجرور ہو کر اسم فاعل کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر صفت اور لست کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لکن حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، التوحید خبر اول، للشرك جار مجرور هازم کے متعلق اور شبہ جملہ ہو کر خبر ثانی، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مَلِيك بادشاہ، مَلَكَ (ض) بادشاہت کرنا، هَازِم شکست دینے والا، هَزَمَ (ض) شکست دینا، تَوْحِيد مصدر (تفعیل) اللہ کو ایک ماننا۔

**ترجمہ:** تم اپنے ہم پلہ لوگوں کو شکست دینے والے بادشاہ نہیں ہو، بلکہ تم درحقیقت ایک توحید ہو جو شرک کو شکست دیا کرتی ہے۔

**مطلب:** یعنی تمہاری اور دمستق کی جنگ بادشاہت اور ملوکیت کی نہیں تھی، بلکہ یہ حق و باطل کی معرکہ آرائی تھی، جس میں تم نے اپنے موحد ہونے کا پورا ثبوت دیا اور دمستق جیسے بڑے مشرک کو اس کے شرک کے ساتھ اس کا خاتمہ کر کے، حق و صداقت کا پرچم بلند کیا ہے۔

| تَشَرَّفُ عَدْنَانٌ بِهٖ لَا رَبِيْعَةٌ | (٤٠) | وَتَفْتَخِرُ الدُّنْيَا بِهٖ لَا الْعَوَاصِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** تشرف فعل، لا عاطفہ، عدنان اور ربیعة مرکب عاطفی کے بعد تشرف کا فاعل، بہ جار مجرور تشرف کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بھی یہی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** تَشَرَّفَ بکذا (تفعل) عزت پانا، عدنان اور ربیعة عرب کے دو مشہور قبیلے، تفتخر افتخار (افتعال) فخر کرنا، عَوَاصِم واحد عَاصِمَة راجدھانی، دارالحکومت، دارالسلطنت۔

**ترجمہ:** آپ کے ذریعے سارے عرب کو شرافت حاصل ہے، صرف قبیلہ ربیعہ ہی کو نہیں، اسی طرح پوری دنیا آپ پر رشک کرتی ہے، صرف انطاکیہ ہی کے علاقے نہیں؟

**مطلب:** یعنی سیف الدولة کے کارنامے صرف ان کے خانوادے ہی کے لیے باعث فخر نہیں ہیں؛ بلکہ ان کی بے مثال کارکردگی نے سارے عرب کا نام روشن کر دیا، اور سیف الدولة کی بلند حیثیت پر صرف اہل انطاکیہ ہی ناز نہیں کرتے، بلکہ پوری دنیا ان کی عزت و شرافت پر فخر کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

| أَلَكَ الْحَمْدُ فِي الدُّرِّ الَّذِي لِيَ لَفْظُهُ | (۴۱) | فَإِنَّكَ مُعْطِيهِ وَإِنِّي نَاظِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لك جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، الحمد مصدر، في حرف جر، الدر موصوف، الذي اسم موصول، لي جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم، لفظه بعد الاضافت مبتدا موخر، جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، پھر دُر کی صفت اور مجرور ہوکر الحمد مصدر کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر مبتدا موخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے تعلیل، إن حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، معطيه بعد الاضافت خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، إني الخ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف جملہ معطوفہ ہے۔

**حل لغات:** دُر جمع دُرَرٌ موتی، مراد اشعار، ناظم اسم فاعل، پرونے والا، نَظَم (ض) موتی پرونا، یہاں اشعار پرونا مراد ہے۔

**ترجمہ:** موتیوں کا درجہ رکھنے والے ان اشعار میں، جن کے الفاظ میرے ہیں، ساری تعریف آپ ہی کی ہے، اس لیے کہ یہ آپ ہی کے عطا کردہ ہیں، میرا کام تو فقط پرونے کا ہے۔

**مطلب:** یعنی اپنے اشعار میں، میں نے جو کچھ کہا ہے، اس میں میرا کوئی کمال نہیں، بلکہ یہ تو آپ کے فضائل وکمالات اور مناقب و درجات کا احسان ہے، کہ انھی کے پس منظر میں، میں نے ان اشعار کو موتیوں کی لڑی میں پرودیا ہے، صرف الفاظ میرے ہیں معانی و مواد آپ کے دہندہ ہیں، اس لیے تعریف کے مستحق صرف آپ ہیں۔

| وَإِنِّي لَتَعْدُوْا بِيْ عَطَايَاكَ فِي الْوَغَى | (۴۲) | فَلَا أَنَا مَذْمُوْمٌ وَلَا أَنْتَ نَادِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، إن حرف مشبہ بالفعل، ي اس کا اسم، ل برائے تاکید، تعدو فعل، بي اور في الوغى دونوں جار مجرور ہوکر تعدو کے متعلق، عطاياك بعد الاضافت تعدو کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، لا نافیہ، انا مبتدا، مذموم خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، بقیہ شعر میں بھی یہی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** تَعْدُو، عَدَا (ن) عَدْوًا دوڑنا، وَغى بمعنی جنگ، لڑائی، مراد شور وغل، عَطَايَا واحد عَطِيَّةٌ بخشش۔

**ترجمہ:** تیری بخششیں میدان جنگ میں مجھے لیکر دوڑتی ہیں، لہٰذا نہ تو میں قابل مذمت ہوں اور نہ تم نادم و پشیمان ہو۔

**مطلب:** یعنی ممدوح کے رحم وکرم کے گھوڑوں کے ذریعے میں میدان جنگ میں دشمنوں کا مقابلہ کرتا ہوں، اور ان کے اعداء کو اُن سے مار بھگا کر، ممدوح کا دل جیت لیتا ہوں، ممدوح کے گھوڑے

میرے پاس محفوظ ہیں اوراپنا کرشمہ دکھارہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ نہ تو میری مذمت ہوسکتی ہے اور نہ ہی ممدوح کوندامت، کیوں کہ گھوڑوں کو میں نے ضائع نہیں کیا، اور ممدوح نے کسی نااہل کوعطیہ نہیں دیا۔

| عَلٰی کُلِّ طَیَّارٍ إِلَیْهَا بِرِجْلِهٖ (۴۳) | إِذَا وَقَعَتْ فِي مَسْمَعَیْهِ الْغَمَاغِمُ |
|---|---|

**ترکیب:** علی حرف جر، کل مضاف، طیار صیغۂ مبالغہ، إلیھا جار مجرور طیار کے متعلق، برجلہ بھی جار مجروراسی کے متعلق، إذا ظرفیہ مضاف، وقعت فعل، فی حرف جر، مسمعیہ مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر وقعت کے متعلق، الغماغم وقعت کا فاعل، جملہ ہوکر إذا کا مضاف الیہ اور پھر طیار کا مفعول فیہ، شبہ جملہ ہوکر کل کا مضاف الیہ اور علی کا مجرور ہوکر تعدو فعل کے متعلق ہے جو پہلے شعر میں ہے، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، یا ادخل فعل محذوف کا متعلق مانیں۔

**حل لغات:** طَیَّار خوب اڑنے والا، طار (ض) اڑنا، پرواز کرنا، وَقَعَتْ (ف) گرنا، پڑنا، مَسْمَعَیْ، مَسْمَعٌ کا تثنیہ، جمع مَسَامِع کان، غَمَاغِمُ واحد غَمْغَمَةٌ شوروغل، مراد جنگ کی آوازیں۔

**ترجمہ:** میں ہراس گھوڑے پرسوار ہوکر میدان جنگ میں کود پڑتا ہوں، جو اپنے کانوں میں جنگ کی آواز سننے کے بعد، اپنے پیروں کے ذریعے اڑ جایا کرتا ہے۔

**مطلب:** یعنی ممدوح کے گھوڑے اس قدر تیز رفتار ہیں، کہ جیسے ہی جنگ کی تیزی ان کے کانوں میں پڑتی ہے، وہ دوڑنے کے لیے بے تاب ہوجاتے ہیں، لہٰذا میں بھی ان کی تمناؤں کو پورا کرتے ہوئے، انھیں لے کر میدان جنگ میں ڈٹا رہتا ہوں، اور اس وقت تک نہیں پیچھے ہٹتا، تا آں کہ دشمنوں کا صفایا نہ ہوجائے۔

| أَلَا أَیُّهَا السَّیْفُ الَّذِيْ لَیْسَ مُغْمَدًا (۴۴) | وَلَا فِیْهِ مُرْتَابٌ وَلَا مِنْهُ عَاصِمُ |
|---|---|

**ترکیب:** ألا حرف تنبیہ، أیھا ندا، السیف موصوف، الذي اسم موصول، لیس فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، مغمدا خبر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اور سیف کی صفت ہوکر منادی جملہ ندائیہ ہے، و عاطفہ، لا نافیہ، فیہ جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم، مرتاب مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ولا الخ بھی اسی طرح مبتدا خبر کی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** مُغْمَدًا میان میں رکھی ہوئی، أَغْمَدَ (افعال) میان میں رکھنا، مرتاب شک کیا ہوا اِرْتَابَ اِرْتِیَابًا شک کرنا (افتعال) عَاصِمٌ بچانے والا، محافظ، عَصَمَ (ض) بچانا۔

**ترجمہ:** اے شمشیر بے نیام! جس میں نہ تو کسی شبہے کی گنجائش ہے اور نہ ہی کوئی کسی کو اُس

سے بچا سکتا ہے۔

**مطلب:** شاعر سیف الدولۃ کی تعریف میں کہتا ہے، کہ ننگی تلوار کے مانند ہمہ وقت آپ دشمنوں سے برسر پیکار رہا کرتے ہیں، اور آپ کی جواں مردی کو دیکھتے ہوئے، نہ تو آپ کی فتح مندی میں کوئی شک رہتا ہے، اور نہ ہی آپ کے دشمنوں کو، کوئی آپ سے بچانے کی سکت رکھتا ہے۔

| وَرَاجِيكَ وَالْإِسْلَامِ أَنَّكَ سَالِمُ | (۴۵) | هَنِيئًا لِضَرْبِ الْهَامِ وَالْمَجْدِ وَالْعُلٰى |
|---|---|---|

**ترکیب:** هنيئا حال ہے، ثبت فعل محذوف کی ضمیر ھو سے، ل حرف جر، ضرب الهام مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، المجد معطوف اول، العلى معطوف ثانی، راجيك بعد الاضافت معطوف ثالث، الإسلام معطوف رابع پھر ل کا مجرور اور هنيئا کے متعلق، ان حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، سالم خبر جملہ ہوکر هنيئا کا فاعل، شبہ جملہ ہوکر ثبت فعل محذوف کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** هنيئا بمعنی مبارک ہو، هَنَّأَ تهنيئة (تفعیل) مبارک باد دینا، راجی در اصل راجين تھا ان اضافت کی وجہ سے گر گیا، رَجَا (ن) رَجَاءً ا امید رکھنا، سَالِمٌ محفوظ، صحیح سالم، سَلِمَ (س) سلامت رہنا۔

**ترجمہ:** دشمنوں کی کھوپڑیوں کو ضرب رسید کرنے کے لیے، شرف وعزت اور بلندی کے لیے، تجھ سے وابستگان امید کے لیے اور مذہب اسلام سب کے لیے، یہ بات مبارک ہو، کہ تم زندہ بخیر ہو۔

**مطلب:** یعنی مذکورہ تمام چیزوں کے لیے، سیف الدولۃ کی زندگی نہایت اہمیت کی حامل ہے، اس لیے کہ اسی کے وجود سے ان چیزوں کو زندگی اور تابندگی عطا ہوتی ہے، اگر خدانخواستہ سیف الدولۃ نہ رہا، تو یہ چیزیں مرجھا کر اپنی حیثیت کھو بیٹھیں گی، اور ان کا وجود ختم ہو جائے گا۔

| وَتَفْلِيقُهُ هَامَ الْعِدٰى بِكَ دَائِمُ | (۴۶) | وَلِمْ لَا يَقِي الرَّحْمٰنُ حَدَّيْكَ مَا وَقٰى |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لِمْ یہ لِمَ استفہامیہ ہے، ضرورت شعری کی بناء پر م کو ساکن کر دیا گیا ہے، لا نافیہ، یقی فعل، الرحمن ذوالحال، حدیك بعد الاضافت یقی کا مفعول بہ، ما مصدریہ ظرفیہ، وقی فعل فاعل جملہ ہوکر بتاویل مفرد یقی کا مفعول فیہ، و حالیہ، تفليقه بعد الاضافت مبتدا، هام العدٰى مرکب اضافی کے بعد تفليق مصدر کا مفعول بہ، بك جار مجرور، دائم اسم فاعل کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر خبر اور پھر حال ہوکر یقی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يَقِي (ض) وِقَايَةً بچانا، محفوظ رکھنا، حَدَّيْ یہ حَدٌّ کا تثنیہ ہے، دھار، جمع

مُذْوَدٌ، تَفْلِيق مصدر (تفعیل) چیرنا، پھاڑنا، هَام سر، واحد هَامَة، عِدَى بڑے دشمن، دائم ہمیشہ رہنے والا، (ن) ہمیشہ رہنا۔

**ترجمه:** جب اللہ پاک تمام چیزوں کی حفاظت کر رہے ہیں، تو وہ تمہاری دونوں دھاروں کی حفاظت کیوں نہ کریں؟ حالاں کہ تمہارے ذریعے مسلسل دشمنوں کی کھوپڑیوں کو چیرا جارہا ہے۔

**مطلب:** یعنی جب سیف الدولۃ ہمہ وقت اعداء خدا سے برسر پیکار رہ کر، اسلام دشمنوں سے خدا کے دین کی حفاظت کر رہا ہے، تو یقیناً اس پر اللہ کو رحم آئے گا، اور اللہ پاک خوش ہو کر، ہر چہار جانب سے سیف الدولۃ کی مدد فرمائیں گے۔ اور اس کی تلوار ہر آن تیز اور برہنہ رہے گی۔

وَسَارَ أبُو الطيب مِنَ الرَّمْلة يُرِيْدُ إنطاكِيَّةَ، فِي سنة سِت وثلاثين فَنَزَلَ بطَرابُلس، وَكَانَ نَازِلاً بها إسْحَاق بن ابراهيم الأعور بن كَيْغلغ، وَكَانَ جاهلا، وَكَانَ يُجَالِسه ثلاثة نَفَر من بني حَيْدَرَة، وكان بينه وبينَ أبى الطيب عداوة قديمة، فَقَالُوا له، أتُحِبُّ ان يَّتَجَاوَزَكَ ولا يَمْدَحَك، وَجَعَلُوا يُغْرُونَهُ، فَرَاسَلَهُ ان يَمدحه، فَاحْتَجَّ عليه بِيَمِيْنٍ لحقتْهُ لا يمدح أحدا إلى مدة، فَعَاقَه عَنْ طَرِيْقه يَنْتَظر المدة فاخذ عليه الطريق وضَبَطَهَا، ومَات النفر الثلاثة الذين كانوا يُغْرُونَه، في مدة أرْبَعِيْنَ يَوْمًا، فَهَجَاه أبُو الطيب، وَأمْلاهَا على من يَّثِقُ به، فَلَمَّا ذابَ الثلج أخْرَجَ كَأنَّهُ يُسَيِّرُ فَرَسَهُ وَسَارَ إلى دِمَشق، فَاتْبَعَهُ ابن كيغلغ خَيْلاً وَرَجْلاً، فَاعْجَزَهُمْ وَظَهَرَتِ القصيدةُ.

## ترجمه

متنبی ۳۰۶ھ میں رملہ سے انطاکیہ جانے کے لیے روانہ ہوا، اور طرابلس میں اس نے اقامت اختیار کی، جہاں اسحاق بن ابراہیم اعور بن کیغلغ پہلے سے مقیم تھا، یہ جاہل شخص تھا اور بنی حیدرۃ کے تین لوگ اس کے ہم نشین تھے، اسحاق بن ابراہیم اور متنبی میں پرانے زمانے سے دشمنی چلی آرہی تھی، چناں چہ اسحاق کے ساتھیوں نے اس سے کہا، کیا تمہیں یہ گوارہ ہے کہ متنبی تمہاری تعریف کیے بغیر یہاں سے آگے بڑھ جائے، ان لوگوں نے اسحاق کی غیرت کو للکارنا چاہا، نتیجۃً اسحاق نے

متنبی کو اپنی تعریف کرنے کا پیغام بھیجا، لیکن متنبی نے یہ کہہ کر معذرت کردی کہ میں نے ایک مدت تک کسی کی تعریف نہ کرنے کی قسم کھارکھی ہے، اس پر اسحاق نے اس کا راستہ روک دیا اور اس مدت متعینہ کا انتظار کرنے لگا، پھر راستہ روک کر اس کا محاصرہ کرلیا اور چالیس دنوں کے اندر اندر وہ تینوں مر گئے جو اسحاق کو اکسایا کرتے تھے، اس پر متنبی نے موقعہ غنیمت جان کر اسحاق کی مذمت کی اور اپنے ایک معتمد آدمی سے اسے قلم بند کرایا، برف پگھلنے کے بعد متنبی اپنے گھوڑے کو چلتا کرتا ہوا نکلا اور دمشق کی طرف محو سفر ہو گیا، اسحاق ابن کیغلغ نے گھوڑسواروں اور پیادہ پا لشکروں کے ساتھ متنبی کا پیچھا کیا، لیکن وہ کام یاب نہ ہو سکے، اور یہ قصیدہ منظر عام پر آیا۔

| لِهَوَى النُّفُوْسِ سَرِيْرَةٌ لَا تُعْلَمُ | (۱) | عَرَضًا نَظَرْتُ وَخِلْتُ أَنِّي أَسْلَمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ل حرف جر، هوى النفوس مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر ظرف مستقر خبر مقدم، سریرة موصوف، لا تعلم فعل، هي ضمیر نائب فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر صفت اور مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، عرضا یہ موصوف محذوف نظرا کی صفت ہو کر حال مقدم، و حالیہ، خلت فعل فاعل، أن حرف مشبہ بالفعل، ي اس کا اسم، أسلم فعل فاعل جملہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر خلت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ذوالحال پھر یہ نظرت کا مفعول بہ اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** سَرِيْرَةٌ راز، بھید، جمع أَسْرَار، عَرَض یکا یک، اچانک، خِلْتُ (س) خیال کرنا، گمان کرنا۔

**ترجمہ:** دلوں کی محبت کا ایک ایسا راز ہوا کرتا ہے، جسے کوئی نہیں جان سکتا، اچانک میری نظر محبوبہ پر پڑی اور مجھے ایسا لگا، کہ میں محبت میں گرفتار ہونے سے محفوظ ہوں۔ (حالاں کہ محبت ہو چکی تھی)

**مطلب:** اس شعر کو دیکھنے کے بعد وہ مقولہ یاد آجاتا ہے، کہ محبت کی نہیں جاتی، ہو جاتی ہے، اسی کو یہاں بھی بیان کر رہا ہے، کہ میں نے اچٹتی نظر سے معشوقہ کو دیکھا اور میرا دل اس کا گرویدہ ہو گیا، میں تو سمجھ رہا تھا کہ میں محبت کے جال سے بچ نکلا ہوں، لیکن دل اس کے لیے تیار نہیں ہے اور بار بار محبوبہ کو یاد کر رہا ہے، جو اس بات کی واضح دلیل ہے، کہ محبت کے جال سے بچنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

| يَا أُخْتَ مُعْتَنِقِ الْفَوَارِسِ فِي الْوَغَى | (۲) | لَأَخُوْكِ ثَمَّ أَرَقُّ مِنْكِ وَأَرْحَمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یا حرف ندا أدعو فعل کے قائم مقام ہے، أخت معتنق الفوارس اضافتوں

کے بعد ادعوا کا مفعول بہ ہے، في الوغی جار مجرور معتنق کے متعلق ہے اور جملۂ ندا ہے، ل تاکیدیہ، أخوك بعد الاضافت مبتدا، ثم یہ أرق اسم تفضیل کا مفعول فیہ، منك جار مجرور ثم کے متعلق،شبہ جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، أرحم معطوف پھرخبر، جملہ ہوکر جواب نداء، جملہ ندائیہ ہے۔

**حل لغات:** مُعْتَنِقٌ (انعال) گلے ملنا،بغل گیر ہونا، فَوَارِس، فَارِس کی جمع گھوڑسوار، وغی جنگ، مراد میدان جنگ، أَرَقُّ بہت زیادہ نرم دل، رَقَّ (ض) نرم دل ہونا، أرحم بہت زیادہ رحم پرور(س) رحم کرنا۔

**ترجمہ:** اے میدان جنگ میں شہ سواروں کو گلے لگانے والے کی ہمشیرہ! تیرا بھائی تو میدان جنگ میں تجھ سے زیادہ رقیق القلب اور نرم دل رہا کرتا ہے۔

**مطلب:** شاعر اپنی محبوبہ کو خطاب کر کے، اس سے نرمی اور التفات دلی کا خواست گار ہو رہا ہے، اور محبوبہ کو اس کے برادر محترم کا حوالہ دے کر کہتا ہے، کہ تیرا بھائی اتنا رحم دل ہے، کہ میدان جنگ جیسی سخت دل والی جگہ میں بھی وہ رقت قلبی کا مظاہرہ کرتا ہے، تو پھر تم اس کی بہن ہوکر محبت جیسے نرم دلی کے میدان میں سختی اور شقاوت قلبی سے کیوں پیش آ رہی ہو، تمہیں تو اور بھی زیادہ نرم دل بن کر آفر کرنا چاہئے۔

| أَنَّ الْمَجُوْسَ تُصِيْبُ فِيْمَا تَحْكُمُ | (۳) | يَرْنُوْ إِلَيْكَ مَعَ الْعَفَافِ وَعِنْدَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یرنو فعل، ھو ضمیر ذوالحال، إلیك جار مجرور یرنو کے متعلق، مع العفاف مرکب اضافی کے بعد یرنو کا مفعول فیہ، و حالیہ، عندہ بعد الاضافت خبر مقدم، ان حرف مشبہ بالفعل، المجوس اس کا اسم، تصیب فعل فاعل، في حرف جر، ما موصولہ، تحکم فعل فاعل جملہ ہوکر صلہ اور في کا مجرور ہوکر ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر عندہ کا مبتدا پھر جملہ ہوکر حال اور یرنو کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يَرْنُوا (ن) دیکھتے رہنا، ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا، عَفَافٌ پاک دامنی، پاکیزگی، عَفَّ (ض) پاک دامن ہونا، مَجُوْس ، مَجُوْسِي کی جمع پارسی، آتش پرست قوم، تصیب (انعال) درست کرنا، پہنچنا، تحکم (ن) فیصلہ کرنا۔

**ترجمہ:** تمہارا بھائی اپنی پاک دامنی کے باوجود مسلسل تم پر نظریں جمائے ہوئے ہے، اور اس کے نظریے سے مجوسی لوگ اپنے فیصلے میں حق پر ہیں۔

**مطلب:** شاعر اپنی محبوبہ کے حسن و جمال کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ تم اتنی حسین ہو کہ خود تمہارا برادر تمہارے حسن پر فریفتہ اور تمہارے حسین مکھڑے کا شیدائی ہے، اور اگر وہ پارسیوں میں

سے ہوتا، تو ضرور تم سے نکاح کر لیتا، اس لیے کہ مجوسیوں کے یہاں بہن بھائی کا نکاح درست ہے، مگر کیا کرے وہ پاک دامن ہے، یعنی اہل اسلام میں سے ہے اور تم سے نکاح کرنے سے قاصر ہے

| وَلَو انَّهَا الْأُولٰى لَرَاعَ الْأَسْحَمُ | (۴) | رَاعَتْكِ رَائِعَةُ الْبَيَاضِ بِمَفْرِقِي |
|---|---|---|

**ترکیب:** راعت فعل، ك مفعول بہ، رائعة مضاف، البياض ذوالحال، ب حرف جر، مفرقي بعد الاضافت مجرور اور ظرف مستقر ہو کر حال پھر رائعة کا مضاف الیہ اور فاعل جملہ فعلیہ ہے، و مستانفہ، لو شرطیہ، أن حرف مشبہ بالفعل، ها اس کا اسم، الأولى خبر جملہ اسمیہ ہو کر شرط، ل جواب لو، راع فعل، أسحم فاعل جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** رَاعَتْ ، رَاعَ (ن) رَوْعًا ڈرانا، گھبرانا، رَائِعة البياض پہلے سفید ہونے والے بال، مَفْرَق مانگ، جمع مَفَارِق ، أسحم سیاہ، جمع سُحْمٌ سَحِمَ (س) کالا ہونا، سیاہ ہونا۔

**ترجمہ:** میری مانگ کے سفید بالوں سے تم گھبرا گئی ہو، اگر پہلے سے ہی وہ سفید رنگ کے ہوتے، تب تو کالے بالوں سے تمہیں وحشت ہوتی۔

**مطلب:** شاعر اپنی محبوبہ کو پکار رہا ہے، کہ میرے سفید بال دیکھ کر، تمہیں مجھ سے نفرت ہو گئی، ذرا عقل سے کام لو، بھلا کہیں بال بھی جوانی اور بڑھاپے کی علامت ہوتے ہیں، سوچو تو سہی کہ اگر یہ سفید بال جن سے آج تمہیں چڑھ ہے، کالے بالوں سے پہلے نکلتے، تو پھر تم کیا کرتی؟ یہی نہ کہ کالے بالوں کو دیکھ کر بھاگنے لگتی، یہ تو اللہ کی مرضی ہے، وقت سے پہلے بھی تو بال سفید ہو سکتے ہیں، پھر تم نے سفید بالوں سے کیسے میرے بوڑھاپے کا اندازہ کر لیا۔

| فَالشَّيْبُ مِنْ قِبَلِ الْأَوَانِ تَلَثُّمُ | (۵) | لَوْ كَانَ يُمْكِنُنِي سَفَرْتُ عَنِ الصِّبٰى |
|---|---|---|

**ترکیب:** لو حرف شرط، کان فعل ناقص، هو ضمیر اس کا اسم، یمکن فعل فاعل، ن وقایہ، ي مفعول بہ، جملہ ہو کر کان کی خبر، پھر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، سفرت فعل فاعل، عن الصبى جار مجرور اس کے متعلق، جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ف برائے تعلیل الشيب مبتدا، من حرف جر، قبل الأوان مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر تلثم مصدر کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر الشيب مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** سَفَرْتُ سَفَرَ عن كذا (ن ض) پردہ اٹھانا، بے نقاب کرنا، صبى بچپن، صَبِيَ (س) بچہ بننا، تَلَثُّم (تفعل) نقاب اوڑھنا، پردہ ڈالنا، يمكن (افعال) ممکن ہونا، کر سکنا، بس میں ہونا۔

**ترجمه:** اگر میرا بس چلتا، تو میں نوعمری سے پردہ اٹھا دیتا؛ اس لیے کہ قبل از وقت آنے والا بڑھاپا، خود سے نقاب اوڑھنے کے مترادف ہے۔

**مطلب:** یعنی میں کیا کروں مجبور ہوں، میرے بس میں نہیں ہے، کہ میں تمہیں اپنے بچپن اور جوانی کی مستیاں دکھا کر تمہارا دل جیت لوں، یہ میرے بال جو تمہیں سفید نظر آرہے ہیں، یہ بوڑھاپے کے بال نہیں ہیں، یہ تو قبل از وقت آگئے، مجھے کیا پتہ تھا کہ تم ان بالوں کو وجہ ناراضگی بنالوگی، ورنہ میں انھیں اگنے ہی نہ دیتا، یہ تو ایسے ہی ہیں، جیسے کسی نے زبردستی مجھے سفید نقاب اوڑھا دیا ہو اور تم اسے دیکھ کر، مجھ سے نفرت کرنے لگی ہو، شاعر ہر طرح سے محبوبہ کو منانے کی کوشش کر رہا ہے۔

| وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْحَادِثَاتِ فَلَا أَرٰى | (٦) | يَقَقًا يُمِيتُ وَلَا سَوَادًا يَعْصِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ل قسمیہ، قد برائے تحقیق، رأیت فعل فاعل، حادثات مفعول بہ جملہ ہو کر قسم، ف جواب قسم کے لیے، لا نافیہ، اری فعل فاعل، یققا موصوف، یمیت فعل فاعل جملہ ہو کر صفت اور معطوف علیہ، و عاطفہ، لا نافیہ، سوادا الخ پہلے کی طرح موصوف صفت ہو کر معطوف پھر اری کا مفعول بہ، جملہ ہو کر جواب قسم، جملہ قسمیہ ہے۔

**حل لغات:** حَادِثَات واحد حَادِثَة رونما ہونے والے واقعات، يَقَقٌ انتہائی سفید، جمع يَقَائِق، يُمِيتُ (افعال) مار ڈالنا، يَعْصِمُ (ض) بچانا، محفوظ رکھنا۔

**ترجمه:** میرا حادثات سے سابقہ رہا ہے، لیکن کبھی میں نے یہ نہیں دیکھا، کہ حد درجہ سفیدی باعث موت بنتی ہے اور سیاہی ذریعہ نجات ثابت ہوتی ہے۔

**مطلب:** یعنی اے محبوبہ تم میرے سفید بالوں کو دیکھ کر، ہرگز یہ فیصلہ نہ کرو، کہ ہمارا تمہارا ساتھ جلدی چھوٹ جائے گا، میں نے تم سے زیادہ دنیا دیکھی ہے، لیکن بہت کم ایسا ہوا ہے، کہ سفید بال والا جلدی مر جائے، اور کالے بال والے کو زندگی نصیب ہو، اس کے برخلاف ایسا کئی بار ہوا ہے، کہ کالے بال والے موت کے حوالے کر دیئے گئے، اور سفید بال والے زندگی کی رعنائیوں سے ایک مدت تک لطف اندوز ہوتے رہے۔

| وَالْهَمُّ يَخْتَرِمُ الْجَسِيْمَ نَحَافَةً | (٧) | وَيُشِيْبُ نَاصِيَةَ الصَّبِيِّ وَيُهْرِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، الهم مبتدا، یخترم فعل فاعل، الجسيم مميز، نحافة تمیز پھر یخترم کا مفعول بہ جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، یشیب فعل فاعل، ناصية الصبي بعد الاضافت یشیب کا مفعول بہ، جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، یهرم فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف، جملہ معطوفہ ہے۔

**حل لغات:** یَخْتَرِمُ (افتعال) ہلاک کرنا، جَسِیمٌ بھاری بھرکم، جَسُمَ (ک) بھاری بھرکم ہونا، نَحَافَۃ کم زوری، لاغری، (س ک) لاغر ہونا، یُشِیب (افعال) سفید کرنا، یُھْرِمُ (افعال) بوڑھا بنانا، ناصیۃ پیشانی، ماتھا، جمع نَوَاصِي .

**ترجمہ:** اور غم جیم شحیم انسان کو لاغر بنا کر اُسے موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے، اسی طرح بچے کی پیشانی کو سفید کر کے، اُسے بوڑھا بنا چھوڑتا ہے۔

**مطلب:** یعنی میرے بالوں کے سفید ہونے کی وجہ، میرا بزرگ عمر کا ہونا نہیں ہے، بلکہ دنیا میں آنکھیں کھولتے ہی رنج وغم نے میرا محاصرہ کر لیا، اور آج تک برابر میرا تعاقب کر رہے ہیں، جس کی فکر سے میں نحیف وناتواں بھی ہو گیا ہوں، اور میرے بال بھی سفید ہو گئے ہیں، ورنہ میں تو ابھی عمر کے لحاظ سے بالکل تندرست اور جواں سال ہوں، (محبوبہ کو بہلانے میں لگا ہوا ہے)

| وَأَخُو الْجَهَالَةِ فِي الشَّقَاوَةِ يَنْعَمُ | (۸) | ذُو الْعَقْلِ يَشْقَىٰ فِي النَّعِيمِ بِعَقْلِهٖ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ذوالعقل مرکب اضافی کے بعد مبتدا، یشقی فعل، ھو ضمیر ذوالحال، في النعیم جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال پھر یشقی کا فاعل، ب حرف جر، عقلہ بعد الاضافت مجرور ہو کر یشقی کے متعلق جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، اخو الجھالۃ مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، في الشقاوۃ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اور مبتدا، ینعم فعل فاعل جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یَشْقَیٰ (س) بدنصیب ہونا، بد بخت ہونا، النَّعِیم عیش وعشرت، آسودہ حالی، نَعِمَ (س) خوش حال ہونا، خوش بخت ہونا۔

**ترجمہ:** ایک صاحب عقل اپنی خرد مندی کی بنا پر، آسائشوں کے باوجود حرماں نصیبی کا شکار رہا کرتا ہے، جب کہ ایک بے وقوف خوش حالی سے محروم ہو کر بھی مست اور مگن رہتا ہے۔

**مطلب:** یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر عقل مند دنیاوی لذتوں سے لطف اندوز ہو، بلکہ ایسا بہت ہوتا ہے، کہ عقل مند شخص انجام اور عواقب کی فکر میں لگ کر، اپنے سے زیادہ دوسروں کا خیال کرتا ہے اور خود کو آسائش حیات سے الگ کر لیتا ہے، جب کہ نادان انسان انجام کار سے بے پرواہ ہو کر خود بھی مستی لیتا ہے اور دوسروں کی نعمتوں میں بھی حصہ دار بن جایا کرتا ہے۔

| يَنْسَى الَّذِي يُوْلِي وَعَافٍ يَنْدَمُ | (۹) | وَالنَّاسُ قَدْ نَبَذُوا الْحِفَاظَ فَمُطْلَقٌ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، الناس مبتدا، قد تحقیقیہ، نبذوا فعل فاعل، الحفاظ مفعول بہ،

جملہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ ہے، ف برائے تفریع، مطلق مبتدا، ینسی فعل فاعل، الذي اسم موصول، یُولي فعل، ھو ضمیر فاعل جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اور پھر ینسی کا مفعول بہ، جملہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ ہے، و عاطفہ، عاف مبتدا، یندم فعل، فاعل خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** نَبَذُوا (ض) پھینکنا، ڈالنا، خاطر میں نہ لانا، حفاظ مصدر حافظ مُحافظۃً وَحِفَاظًا عہد کی حفاظت کرنا، (مفاعلۃ) مُطْلَقٌ رہا کردہ، أَطْلَقَ (افعال) رہا کرنا، آزاد کرنا، یُولي ألی ایلاء ا احسان کرنا، (افعال) عافٍ اسم فاعل، عفا (ن) عفوا معاف کرنا، درگذر کرنا، یَنْدَمُ (س) نادم و پشیمان ہونا۔

**ترجمہ:** لوگوں نے عہد و پیمان کی پاس داری کو پس پشت ڈال دیا ہے، چناں چہ ایک آزاد کردہ قیدی اپنے محسن کو فراموش کر دیتا ہے، اور ایک معاف کرنے والے کو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

**مطلب:** یعنی زمانے کے حالات بالکل بدل چکے ہیں، اچھائیوں کا نام و نشان مٹ گیا ہے، صورت حال یہ ہوگئی ہے، کہ اگر آپ کسی قیدی پر احسان کر کے، اسے جیل کی سلاخوں سے نجات دلا دیں تو وہ آپ کا احسان ناشناس بن جاتا ہے، اسی طرح اگر آپ کسی مجرم اور خطا کار کو معاف کر دیں، تو وہ مزید دلیر ہو جاتا ہے اور درگذر کرنے والے کو اپنے کیے پر شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔

| وَارْحَمْ شَبَابَكَ مِنْ عَدُوٍّ تَرْحَمُ | (۱۰) | لَا يَخْدَعَنَّكَ مِنْ عَدُوٍّ دَمْعُهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لا یخدعن فعل، ك مفعول بہ، من عدوّ جار مجرور فعل کے متعلق، دمعہ بعد الاضافت فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، و عاطفہ، ارحم فعل فاعل، شبابك بعد الاضافت مفعول بہ، من حرف جر، عدو موصوف، ترحم فعل فاعل جملہ ہوکر صفت پھر مجرور ہوکر ارحم کے متعلق، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔

**حل لغات:** يَخْدَعَنَّ نون تاکید ثقیلہ، خدع (ف) دھوکہ میں ڈالنا، ارحم (س) رحم کرنا، مہربانی کرنا۔

**ترجمہ:** کسی دشمن کا آنسو ہرگز تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے، اور جس دشمن پر تم رحم کیا کرو، تو اس کی طرف سے اپنی جوانی پر ضرور ترس کھایا کرو۔

**مطلب:** یعنی کبھی بھی دشمن کے رونے دھونے پر رحم کھا کر، اسے معاف کر کے چھوڑنا نہیں چاہئے، اس لیے کہ جب بھی دشمن کو موقع ملے گا، وہ اس شخص پر حملہ کر دے گا، اسی لیے دشمن پر رحم کھا کر، اُسے چھوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اپنے آپ پر ظلم کرنے کے لیے تیار ہو جانا چاہئے۔

| لَا يَسْلَمُ الشَّرَفُ الرَّفِيعُ مِنَ الْأَذٰى | (١١) | حَتّٰى يُرَاقَ عَلٰى جَوَانِبِهِ الدَّمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لا یسلم فعل، الشرف الرفیع مرکب توصیفی کے بعد فاعل، من الأذی جار مجرور لا یسلم کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتی حرف جر، یراق فعل مجہول، علی حرف جر، جوانبہ بعد الاضافت مجرور ہوکر یراق کے متعلق، الدم ، یراق کا نائب فاعل، جملہ ہوکر مجرور اور لایسلم کا متعلق ثانی ہے، پھر وہ جملہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یسلم (س) محفوظ رہنا، صحیح سالم رہنا، الشرف الرفیع بلند عزت، الأذی تکلیف، أَذِيَ (س) تکلیف اٹھانا، إیذاء (افعال) تکلیف دینا، یُرَاقُ (افعال) بہانا، جَوَانِب واحد جَانِب پہلو۔

**ترجمہ:** کوئی بلند شرافت کا حامل انسان اس وقت تک اذیت سے محفوظ نہیں رہ سکتا، جب تک کہ اس کے ہر چہار جانب دشمنوں کا خون نہ بہادیا جائے۔

**مطلب:** یعنی شریف کی عزت ورفعت کی بقاء اور تحفظ کے لیے، شرافت کے حاسدوں اور دشمنوں کو مار گرانا انتہائی ضروری ہے، اس لیے کہ جب تک ان حاسدینِ بلندی ورفعت کو، اِن کے کیے کا مزہ نہ چکھایا جائے، یہ اپنی ذلیل حرکتوں سے باز آنے والے نہیں ہیں۔

| يُؤْذِي الْقَلِيلُ مِنَ اللِّئَامِ بِطَبْعِهِ | (١٢) | مَنْ لَّا يَقِلُّ كَمَا يَقِلُّ وَيَلْؤُمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یؤذی فعل، القلیل موصوف، من اللئام جار مجرور ظرف مستقر ہوکر صفت اور فاعل، ب حرف جر، طبعہ مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر یؤذی کے متعلق، من موصولہ، لا یقل فعل فاعل جملہ ہوکر صلۂ اول، کما تشبیہ کے لیے، یقل ویلؤم جملہ خبریہ اور مرکب عاطفی کے بعد صلۂ ثانی پھر یؤذی کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** القلیل بمعنی خسیس، لِئَامٌ واحد لَئِیم کمینہ، رذیل، یَقِلُّ (ض) کم یاب ہونا، تھوڑا ہونا، مراد خسیس ہونا، یَلْؤُمُ (ک) کمینہ ہونا۔

**ترجمہ:** کمینے اور رذیل لوگ فطرۃً انھیں تکلیف دیا کرتے ہیں، جو ان کی طرح خسیس اور کم بخت نہیں ہوتے۔

**مطلب:** یعنی عموماً ایسا ہوتا ہے، کہ رذیل اور کمینے انسان فطری طور پر اچھے اور شرافت پسند لوگوں کے دشمن بن جاتے ہیں، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ شریف لوگ ان کمینوں کو خاطر میں نہیں لاتے اور انھیں دیکھ کر کتوں کی طرح نظر انداز کردیتے ہیں، نتیجہ یہ کم بخت لوگ ان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور ہر

طرح سے انھیں تکلیف پہنچانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

| وَالظُّلْمُ مِنْ شِيَمِ النُّفُوسِ فَإِنْ تَجِدْ | (۱۳) | ذَا عِفَّةٍ فَلِعِلَّةٍ لَا يَظْلِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، الظلم مبتدا، من حرف جر، شیم النفوس مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے علت، إن شرطیہ، تجد فعل فاعل، ذاعفة مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لعلة جار مجرور لا یظلم کے متعلق، جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** شِيَمٌ واحد شِيْمَةٌ عادت، خصلت، ذاعفة پاک باز، پاک دامن، عفّ (ض) عفيفا وَعِفَّةً پاک دامن ہونا، عِلَّةٌ وجہ، بیاری، جمع عِلَلٌ .

**ترجمه:** ظلم کرنا تو انسانی فطرت کا ایک حصہ ہے، پھر بھی اگر تمہیں کوئی پاک باز نظر آئے، تو یہ سمجھو کہ اس کے ظلم نہ کرنے کا سبب کوئی بہت اہم وجہ ہے۔

**مطلب:** یعنی فطری طور پر انسان حریص، لالچی اور جھگڑالو پیدا کیے گئے ہیں، ایک دوسرے کی نعمتوں اور خوش حالیوں کو دیکھ کر، ان کا دل فتنہ پروری کے لیے مچلتا ہے اور وہ ظلم سے رک نہیں پاتے، اور دنیا میں جو شخص بھی عدل کا خوگر اور انصاف پسند و پاک باز ہے، تو یا تو اس میں ظلم کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے، یا اس کی فتنہ انگیزی میں خوف خدا مانع بن رہا ہے۔

| يَحْمِي ابْنُ كَيْغَلَغَ الطَّرِيقَ وَعِرْسُهُ | (۱۴) | مَا بَيْنَ رِجْلَيْهَا الطَّرِيقُ الْأَعْظَمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یحمی فعل، ابن کیغلغ مرکب اضافی کے بعد ذوالحال، الطریق یحمی کا مفعول بہ، و حالیہ، عرسه ترکیب اضافی کے بعد مبتدا، ما موصولہ، بین رجلیها اضافتوں کے بعد صلہ ہو کر پھر مبتدا، الطریق الأعظم مرکب توصیفی کے بعد خبر جملہ ہو کر پھر عرسه کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور یحمی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يَحْمِي (ض) حِمَايَة روکنا، بچانا، عِرْسٌ دلہن جمع أَعْرَاس، الطریق الأعظم شاہراہ، جی ٹی روڈ، ما بین رجلیها سے مراد شرم گاہ۔

**ترجمه:** ابن کیغلغ لوگوں کا راستہ روکتا ہے، حالاں کہ اس کی دلہن کے دونوں پیروں کے درمیان عام شاہراہ ہے۔

**مطلب:** اسحاق ابن کیغلغ نے متنبی کا راستہ روک دیا تھا، اس پر برہم ہو کر، نہایت کھلے انداز میں شاعر نے ابن کیغلغ کی کردار کشی کی ہے، اور ایسی گالی دی ہے کہ ابن کیغلغ شرم سے پانی پانی ہو جائے،

کہتا ہے کہ اس کم بخت کو لوگوں کا راستہ نہیں روکنا چاہئے، اگر اسے روکنا ہی ہے، تو اپنی بیوی کے اس تی تی روڈ (شرم گاہ) کا راستہ روکے، جہاں ہمہ وقت لوگوں کا گذر ہوتا رہتا ہے (یعنی وہ نہایت بدکار عورت ہے)

| إِنَّ الْمَنِيَّ بِحَلْقَتَيْهَا خِضْرِمُ | (۱۵) | أَقِمِ الْمَسَالِحَ فَوْقَ شَفْرِ سُكَيْنَةٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** اقم فعل فاعل، المسالح مفعول بہ، فوق شفر سکینة اضافتوں کے بعد مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، إن حرف مشبہ بالفعل، المني موصوف، ب حرف جر، حلقتیها مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر صفت اور إن کا اسم، خضرم خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** اَقِمْ فعل امر، أَقَامَ إِقَامَةً (افعال) قائم کرنا، رکھنا، مَسَالِح واحد مَسْلَحَةٌ ہتھیار آویزاں کرنے کے مقامات، شَفْرٌ کنارہ، جڑ، مراد شرم گاہ کا کنارہ، جمع أَشْفَار، سکینہ ابن کیغلغ کی بیوی کا نام، حلقة دائرہ، ہر گول چیز جمع حَلَقَات، خِضْرِم آب کثیر والا دریا، لبالب سمندر، جمع خَضَارِم .

**ترجمہ:** اے ابن کیغلغ، اب تو اسلحہ آویزاں کرنے کے مقامات کو، اپنی بیوی سکینہ کے فرج کے کنارہ پر رکھ دے، اس لیے کہ سکینہ کے دونوں کناروں پر (فرج اور رحم) پانی سے لبالب دریا کے مانند منی کی کثرت ہے۔

**مطلب:** یہاں بھی متنبی نے ابن کیغلغ کی عزت پر حملہ کیا ہے، کہتا ہے کہ اپنی بیوی کے فرج کے دونوں کناروں پر ان چیزوں کو لا کر رکھ دے، جن سے ہتھیار آویزاں کیے جاتے ہیں، تا کہ اس کی شرم گاہ ہتھیار بند اور محفوظ ہو جائے، کیوں کہ زنا کاری کی کثرت سے، اس کی شرم گاہ اور اس کے رحم میں اس قدر منی گری ہے، جیسے کوئی بہت بڑا دریا پانی سے لبالب ہو گیا ہو۔

| وَاسْتُرْ أَبَاكَ فَإِنَّ أَصْلَكَ مُظْلِمُ | (۱۶) | وَارْفُقْ بِنَفْسِكَ إِنَّ خَلْقَكَ نَاقِصٌ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ارفق فعل فاعل، ب حرف جر، نفسك مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور ارفق کے متعلق جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، إن حرف مشبہ بالفعل، خلقك بعد الاضافت إن کا اسم، ناقص خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، استر فعل فاعل، اباك مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف تعلیلیہ، إن الخ جملہ اسمیہ کی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** اُرْفُقْ (ف ض س) بِالشيئ نرمی برتنا، مہربانی کرنا، اُستر (ن) چھپانا، پردہ پوشی کرنا، اصل جڑ، بنیاد، جمع أصول .

**ترجمہ:** تو اپنے آپ پر رحم کر، اس لیے کہ تیری تخلیق عیب دار ہے، اور اپنے والد کو چھپائے

رکھ، (یا اپنا نسب مت ظاہر کر) کیوں کہ تیری نسل نہایت تاریک ہے۔

**مطلب:** متنبی اپنے کیغلغ کی اس فرمائش کا جواب دے رہا ہے، جس میں اس نے متنبی سے مدحیہ قصائد کہنے کے لیے کہا تھا، کہتا ہے کہ اپنے اوپر رحم کرتے ہوئے، مجھ سے اشعار کہنے کی فرمائش مت کر، اس لیے کہ تو نہایت معیوب آدمی ہے اور میرے اشعار میں تیرے عیوب نکھر کر سامنے آجائیں گے، اس لیے نہ تو اپنی تعریف کرا اور نہ ہی اپنے باپ دادا کی، ورنہ تیری بدنسبی اور ذلیل نسلی کا پردہ فاش ہو جائے گا۔

| وَاحْذَرْ مُنَاوَاةَ الرِّجَالِ فَإِنَّمَا | (۱۷) | تَقْوٰى عَلٰى كَمَرِ الْعَبِيْدِ وَتُقْدِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، احذر فعل فاعل، مناواۃ الرجال بعد الاضافت مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف برائے علت، إنما حصریہ، تقوی فعل فاعل، علی حرف جر، کمر العبید مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر تقوىٰ کے متعلق، جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، تقدم فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف، جملہ معطوفہ ہے۔

**حل لغات:** احذر (س) بچنا، پرہیز کرنا، مُنَواۃ (مفاعلۃ) دشمنی، عداوت، تقوىٰ قَوِيَ علی شیئ (س) کسی چیز کی طاقت رکھنا، کَمَرٌ واحد کَمَرَۃٌ عضو تناسل کا سرا، عَبِیْدٌ واحد عَبْدٌ غلام، تُقدم (افعال) پیش قدمی کرنا، آگے بڑھنا۔

**ترجمہ:** اے ابن کیغلغ، تو مردوں کی دشمنی سے پرہیز کر (یا تو مردوں سے ٹکر لینا چھوڑ دے) اس لیے کہ تو صرف غلاموں کے ذکر کی سکت رکھتا ہے، اور انھیں کی طرف پیش قدمی کر سکتا ہے۔

**مطلب:** پہلے تو متنبی نے ابن کیغلغ کی بیوی کے حوالے سے اس کی کردار کشی کی، اور اب براہ راست ابن کیغلغ کی عزت پر حملہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ بیٹے! مَردوں سے ٹکر لینے کی سوچ ختم کر دے اور اپنی اوقات میں رہا کر، تیرا کام تو صرف غلاموں سے بدفعلی کرنا کرانا اور انھیں پر حکم چلانا ہے، مَردوں سے کبھی ایسی توقع مت رکھنا، ورنہ تیری نانی یاد آجائے گی۔

| وَغِنَاكَ مَسْئَلَةٌ وَطَيْشُكَ نَفْخَةٌ | (۱۸) | وَرِضَاكَ فَيْشَلَةٌ وَرَبُّكَ دِرْهَمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، غناك مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، مسئلۃ خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، بقیہ شعر میں بھی یہی ترکیب ہے

**حل لغات:** غنا مصدر (س) مال دار ہونا، مَسْئلۃ مصدر بمعنی مانگی ہوئی چیز، (ف) مانگنا، طیش مصدر غصہ، غضب، (ض) غصہ ہونا، نَفْخَۃٌ پھونک، صور، جمع نَفْخَاتٌ (ف) پھونکنا، فَیشَلَۃٌ حشفہ، ہر گول چیز کا سرا، جمع فَیَاشِلٌ۔

**ترجمہ:** تیری مال داری بھیک مانگنا ہے، اور تیرا غصہ پھونک کی طرح ہے، تیری خوش نودی حشفہ ہے اور تیرے رب درہم و دینار ہیں۔

**مطلب:** متنبی نے ہر طرح کی گالیوں سے ابن کیغلغ کو نوازا ہے، چناں چہ مجموعی طور پر یہاں اس کی کئی خرابیوں کو بیان کر رہا ہے، کہ تیری مال داری تو لوگوں کی بھیک اور ان کا صدقہ ہے، نہ تو حقیقت میں مال دار ہے اور نہ ہی تیرے غصے سے کوئی ڈرنے والا ہے، تو تو بس غلاموں کے ذکر سے خوش ہو کر ہمہ وقت مال کا پجاری بنا رہتا ہے، حقیقت میں تیرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

| وَمِنَ الْبَلِيَّةِ عَذْلُ مَنْ لَّا يَرْعَوِي | (۱۹) | عَنْ جَهْلِهٖ وَخِطَابُ مَنْ لَّا يَفْهَمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، من البلية جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، عذل مضاف، من موصولہ، لا يرعوى فعل فاعل، عن حرف جر، جهله بعد الاضافت مجرور ہو کر لا يرعوى کے متعلق، جملہ ہو کر صلہ اور مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، خطاب الخ عذل من لا يرعوى کی طرح ہو کر معطوف، پھر مبتدا موخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** اَلْبَلِيَّة مصیبت، جمع بَلَايَا ، يَرْعَوِي ارعواء (افعلال) رکنا، باز آنا، خِطَاب مصدر، خَاطَبَ مُخَاطَبَةً وخِطابا (مفاعلة) بات چیت کرنا، گفتگو کرنا، يفهم (س) سمجھنا۔

**ترجمہ:** اپنی نادانی سے باز نہ آنے والے شخص کو ملامت کرنا، اسی طرح ناسمجھ انسان کو منہ لگانا ایک طرح کی مصیبت اور آفت ہے۔

**مطلب:** یعنی میں ابن کیغلغ کو کتنا ہی برا بھلا کہہ دوں، اسے گالیاں دے دوں، مگر وہ اپنی خبیث حرکتوں سے باز نہیں آئے گا، بزرگوں نے صحیح فرمایا ہے کہ کسی جاہل کو نصیحت کرنا، یا کسی ناسمجھ کو منہ لگانا خود مصیبت و پریشانی کے دلدل میں پھنسنا ہے۔

| يَمْشِي بِأَرْبَعَةٍ عَلٰى أَعْقَابِهٖ | (۲۱) | تَحْتَ الْعُلُوْجِ وَمِنْ وَّرَاءٍ يُلْجَمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** يمشي فعل فاعل، باربعة جار مجرور يمشي کے متعلق، على حرف جر، أعقابه بعد الاضافت مجرور ہو کر يمشي کا متعلق ثانی، تحت العلوج مرکب اضافی کے بعد يمشي کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، من وراء جار مجرور يلجم کے متعلق جو کہ فعل ہے، هو ضمیر اس کا نائب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أعقاب واحد عَقَبٌ ایڑی، پچھلا حصہ، عُلُوج واحد عِلْجٌ موٹا آدمی، قوی اور مضبوط انسان، يُلْجَم (افعال) أَلْجَمَ الدَّابةَ لگام دینا، یہاں مراد پیچھے سے دھکا لگانا۔

**ترجمہ:** ابن کیغلغ اپنے چاروں اعضاء (یعنی دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کے بل) موٹے آدمی کے نیچے رہ کر پیچھے کو لوٹتا ہے، اور اسے دبر کی طرف سے دھکا لگایا جاتا ہے۔

**مطلب:** متنبی نے بدزبانی کی حد کردی، یہاں وہ ابن کیغلغ کو پیچھے سے دھکا دے کر چلانے والی سواری کے مشابہ قرار دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ وہ بدفعلی کراتا ہے اور نیچے رہنے کی وجہ سے پیچھے کی طرف چلتا ہوا محسوس ہوتا ہے، اور اس کی دبر میں دھکا دیا جاتا ہے، جسے لوگ لگام خیال کرتے ہیں۔

| وَجُفُونُهُ مَا تَسْتَقِرُّ كَأَنَّهَا | (۲۱) | مَطْرُوفَةٌ أَوْ فُتَّ فِيهَا حِصْرِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، جفونہ بعد الاضافت مبتدا، ما نافیہ، تستقر فعل، ھی ضمیر ذوالحال، کان حرف مشبہ بالفعل، ھا اس کا اسم، مطروفۃ معطوف علیہ، أو عاطفہ، فت فعل مجہول، فیھا جار مجرور اسی کے متعلق، حصرم، فت کا نائب فاعل، جملہ ہوکر معطوف پھر کان کی خبر، جملہ ہوکر حال اور تستقر کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر جفونہ مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** جُفون واحد جَفْنٌ پلک، مراد آنکھ، تستقر استقرارا (استفعال) قرار پکڑنا، مطروفۃ اسم مفعول، وہ آنکھ جس میں چوٹ لگ جائے، یا کوئی تنکا پڑ جائے، طَرَفَ (ض) پلک جھپکنا، فَتَّ (ن) فتا توڑنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، حِصْرِمٌ چھوٹا اور کچا انگور، واحد حِصْرِمۃ۔

**ترجمہ:** اس کی نگاہیں اس طرح بے قرار رہتی ہیں، ایسا لگتا ہے کہ ان میں چوٹ آگئی ہے یا ان میں سبز انگور ریزہ ریزہ کردیا گیا ہو۔

**مطلب:** یعنی بدفعلی کرائے بغیر ابن کیغلغ کو سکون ہی نہیں ملتا، اور اس کے بغیر وہ اس طرح بے قابو رہتا ہے، اور ادھر اُدھر دیکھتا ہے جیسے اس کی آنکھوں میں پھوڑا یا کوئی تکلیف ہو، حالاں کہ وہ مکاری کرتا ہے، اس کا مقصد تو کن انکھیوں سے اشارہ کرکے، لوطیوں کو اپنی طرف مائل کرنا ہے۔

| وَإِذَا أَشَارَ مُحَدِّثًا فَكَأَنَّهُ | (۲۲) | قِرْدٌ يُقَهْقِهُ أَوْ عَجُوزٌ تَلْطِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، إذا شرطیہ، أشار فعل، ھو ضمیر ذوالحال، محدثا حال اور اشار کا فاعل، جملہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، کان حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، قرد موصوف، یقھقہ فعل فاعل جملہ ہوکر صفت اور معطوف علیہ، أو عاطفہ، عجوز الخ قرد کی طرح جملہ اور موصوف صفت ہوکر معطوف پھر کان کی خبر، جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** أشارَ إشارۃ (افعال) اشارہ کرنا، مُحدِّثا اسم فاعل، (تفعیل) گفتگو کرنا، بات چیت کرنا، قِرْدٌ بندر، جمع أقْرَاد، واقرُد، وقِرَدۃ، یُقَهْقِہ، قہقہ (فعلل) زور سے ہنسنا،

عَجُوزٌ بڑھیا، جمع عَجَائز و عُجزٌ، تلطم، لَطَمَ (ض) تھپڑ مارنا، طمانچہ مارنا۔

**ترجمہ**: ابن کیغلغ دوران گفتگو جب اشارہ کرتا ہے، تو ایسا لگتا ہے کہ کوئی بندر قہقہے لگا رہا ہے، یا کوئی بڑھیا اپنے چہرے پر طمانچہ مار رہی ہے۔

**مطلب**: یعنی وہ انتہائی بدشکل اور بدصورت ہے، نہ تو اسے بات کرنے کا سلیقہ آتا ہے، اور نہ ہی اشارے کنایے سے کچھ سمجھانے کا اسے ڈھنگ معلوم ہے، بالکل بے ڈھنگا ہے، یہی وجہ ہے کہ دوران گفتگو بندر کی طرح دانت نکال دیتا ہے، اور اشارے کے وقت ایسا لگتا ہے کوئی بڑھیا اپنے منھ پر طمانچہ رسید کر رہی ہو۔

| يَقْلِي مُفَارَقَةَ الْأَكُفِّ قَذَالُهُ | (۲۳) | حَتّٰى يَكَادَ عَلٰى يَدٍ يَتَعَمَّمُ |
|---|---|---|

**ترکیب**: يقلي فعل، مفارقة الأكف بعد الاضافت مفعول بہ، قذاله مرکب اضافی کے بعد فاعل، حتى حرف جر، يكاد فعل ناقص، هو ضمیر اس کا اسم، على يد جار مجرور يتعمم فعل فاعل کے متعلق، جملہ ہو کر يكاد کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر مجرور اور يقلي کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: يَقْلي (ض) ناپسند کرنا، برا جاننا، قَذَال گدی، سر کا پچھلا حصہ، جمع قُذُلٌ واقْذِلَةٌ، يتعمم (تفعل) عمامہ باندھنا۔

**ترجمہ**: اس کی گدی ہتھیلیوں کی جدائی پر برہم ہوتی ہے (کو ناپسند کرتی ہے) ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے ایک ہاتھ پر بھی عمامہ باندھ لے۔

**مطلب**: یعنی ابن کیغلغ لوگوں کی گالیاں اور ان کے طمانچے سہہ سہہ کر، جوتے چپل کا عادی ہوگیا ہے، مار کھانے سے پہلے، نہ تو اسے کھانا ہضم ہوتا ہے اور نہ ہی نیند آتی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی لوگ اس کے سر سے اپنا طمانچہ رسید کرنے والا ہاتھ ہٹا لیتے ہیں، تو اس کو خراب لگتا ہے، اور اب صورت حال یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ پر بھی عمامہ باندھنے کی تیاری میں ہے، تاکہ لوگ اسے بھی سر سمجھ کر طمانچہ رسید کریں، اور ابن کیغلغ کو خوب مزہ آئے۔

| وَتَرَاهُ أَصْغَرَ مَا تَرَاهُ نَاطِقًا | (۲۴) | وَيَكُوْنُ أَكْذَبَ مَا يَكُوْنُ وَيُقْسِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب**: و مستانفہ، ترى فعل فاعل، ہ ذوالحال، ناطقا حال پھر مفعول بہ اول، اصغر مضاف، ما مصدریہ، تراه فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہو کر بتاویل مفرد مضاف الیہ اور ترى کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، يكون فعل تام، اكذب مضاف، ما مصدریہ، يكون فعل تام، هو ضمیر ذوالحال، و حالیہ، يقسم فعل فاعل جملہ ہو کر حال اور پھر يكون کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر مفرد

کی تاویل میں اکذب کا مضاف الیہ اور پھر یہ کون اول کا فاعل، جملہ اما پہ خبر یہ ہے۔

**حل لغات:** اصغر بمعنی ارذل کمینہ، حقیر، صَغُرَ (ک) صِغَرًا کم رتبہ ہونا، ناطق اسم فاعل، بولنے والا، (ض) اکذب اسم تفضیل، بہت بڑا جھوٹا، (ض) یقسم (افعال) قسم کھانا۔

**ترجمہ:** گفتگو کے دوران وہ تمہیں نہایت حقیر نظر آئے گا، اور قسم کھاتے ہوئے وہ انتہائی جھوٹا انسان معلوم ہوتا ہے۔

**مطلب:** یعنی ابن کیغلغ زبان میں لکنت ہونے کی وجہ سے، دوران گفتگو رذیل لوگوں کی طرح آئیں بائیں شائیں کرتا رہتا ہے، اور جب وہ قسم کھاتا ہے، تو جھوٹ کی انتہاء کر دیتا ہے، اور اتنی وافر مقدار میں دروغ گوئی سے کام لیتا ہے، کہ سننے والا نہ چاہ کر بھی، اس کے سچ ہونے کا یقین کر لیتا ہے۔

| وَالذُّلُّ يُظْهِرُ فِي الذَّلِيلِ مَوَدَّةً | (۲۵) | وَأَوَدُّ مِنْهُ لِمَنْ يَوَدُّ الْأَرْقَمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، الذل مبتدا، یظهر فعل فاعل، فی الذلیل جار مجرور اسی کے متعلق، مودة مفعول بہ جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، اود اسم تفضیل، منه جار مجرور اسی کے متعلق، ل حرف جر، من موصولہ، یود فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور ل کا مجرور ہو کر اود اسم تفضیل کا متعلق ثانی، شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم، ارقم مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ ہے۔

**حل لغات:** الذُّل بے عزتی، ذَلَّ (ض) ذُلًّا حقیر ہونا، یُظهِر (افعال) عیاں کرنا، واضح کرنا، مَودة محبت، چاہت، (س) محبت کرنا، ارقم چتکبرا سانپ، جمع اراقم، ذلیل، کمینہ، جمع أذِلَّاء۔

**ترجمہ:** ذلت ذلیل کی محبت کو عیاں کر ڈالتی ہے، اور ذلیل کے دوست کے لیے، سانپ کی محبت ذلیل کی محبت سے زیادہ نفع بخش ہے۔

**مطلب:** یعنی شریف لوگ تو ذلیل کو منہ ہی نہیں لگاتے، اس لیے وہ مجبور ہو کر اپنے دشمن سے مؤدت و محبت کا اظہار کرنے لگتا ہے، تا کہ اسی کی آڑ میں کسی موقعہ پر بدلہ لے لے، شاعر ایسے دشمن کو نصیحت کرتا ہے کہ ذلیل سے دوستی کرنے کے مقابلے میں، سانپ سے دوستی کرنا زیادہ اچھا ہے، کیوں کہ سانپ کا شر واضح اور کھلا ہوا ہے، اس سے حفاظت ممکن ہے، لیکن ذلیل دوست آستین کا سانپ بن کر زندگی کے لیے ناسور بن جاتا ہے، حتی کہ اسے ختم کر دیتا ہے۔

| وَمِنَ الْعَدَاوَةِ مَا يَنَالُكَ نَفْعُهُ | (۲۶) | وَمِنَ الصَّدَاقَةِ مَا يَضُرُّ وَيُؤْلِمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، من العداوة جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، ما موصولہ، ینال

فعل، لك مفعول بہ، نفعه مرکب اضافی کے بعد ینال کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و ابتدائیہ، من الصداقة جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم، ما موصولہ، یضر ویؤلم جملہ فعلیہ اور مرکب عاطفی کے بعد صلہ پھر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يَنَالُ (س) نيلاً پانا، صداقة دوستی، يُؤْلِم (انعال) تکلیف دینا۔

**ترجمه:** بعض دشمنی انسانی کے لیے نفع بخش ہوتی ہے، اسی طرح کچھ دوستی مضرت رساں اور تکلیف دہ ہوا کرتی ہے۔

**مطلب:** یعنی ذلیل اور احمق کی دوستی سے اچھی اس کی دشمنی ہے، کیوں کہ عداوت کی صورت میں، اس سے تال میل نہیں رہے گا، اور انسان اس کی ذلیل حرکتوں اور شرارتوں سے محفوظ رہے گا، جب کہ ذلیل دوست ہمہ وقت سر پر سوار ہوکر، اپنی احمقانہ حرکتوں اور گستاخانہ عادتوں سے اچھے اور بھلے آدمی کو پریشان کرے گا، اور ہر ممکن اس کے نیک کردار کو مخدوش کرنے میں لگا رہے گا۔

| صَفْرَاءُ أَضْيَقُ مِنْكَ مَاذَا أَزْعَمُ | (۲۷) | أَرْسَلْتَ تَسْئَلُنِي الْمَدِيحَ سَفَاهَةً |
|---|---|---|

**ترکیب:** ارسلت فعل، انت ضمیر ذوالحال، تسأل فعل فاعل، ن وقایہ، ي متکلم مفعول بہ اول، المديح مفعول بہ ثانی، سفاهة مفعول لہ، جملہ ہوکر حال اور ارسلت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، صفراء مبتدا، أضيق اسم تفضیل، منك جار مجرور اسی کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ماذا برائے استفہام، ازعم فعل فاعل، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔

**حل لغات:** ارسلت (انعال) قاصد بھیجنا، المديح تعریف، جمع مَدَائح ، سفاهة مصدر (ک) نادان ہونا، صفراء، اسم أم ابن کیغلغ ، أضيق بہت تنگ، مراد تنگ دل، (ض) تنگ ہونا، أزعم بمعنی أصرح و اقول، (س) گمان کرنا

**ترجمه:** تم نے اپنی نادانی کی بناپر، قاصد بھیج کر مجھ سے مدحیہ قصیدہ کہنے کا مطالبہ کیا ہے، تمہاری ماں صفرا تم سے بھی زیادہ تنگ دل ہے، میں تمہارے سلسلے میں کیا کہہ سکتا ہوں؟

**مطلب:** شاعر ابن کیغلغ کی ماں کے بخل کا حوالہ دے کر، قصیدۂ مدحیہ کی فرمائش پر، اس کو نصیحت کررہا ہے کہ جب تمہیں اپنے خاندان کی خفت وخست معلوم ہے، تو تم کیوں میرا منھ خراب کرانے میں لگے ہو، ذرا سوچو تو سہی! جب تمہاری ماں بخیل نمبر، ون ہے، تو تم اسی کے بیٹے ہوکر، کہاں سے فیاض اور کرم گستر بن جاؤ گے، بتاؤ میں کیسے تمہاری تعریف کروں، عقل سے کام لو، ورنہ سارے عیوب سامنے آجائیں گے۔

| أَتَرَى القِيَادَةَ فِي سِوَاكَ تَكَسُّبًا | (٢٨) | يَا ابنَ الأُعَيرِ وَهِيَ فِيكَ تَكَرُّمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یا ابن الأعیر جملہ ندا، ا استفہامیہ، تری فعل فاعل، القیادة ذوالحال، في حرف جر، سواك ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہوکر تری کے متعلق، تکسبا، تری کا مفعول بہ ثانی، و حالیہ، هي مبتدا، فیك جار مجرور تکرم مصدر کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر حال اور تری کا مفعول بہ اول، جملہ فعلیہ استفہامیہ ہے۔

**حل لغات:** تُرَی ، إِرَائَةٌ (افعال) دکھلانا، قِیَادة رہنمائی، رہبری، (ن) رہبری کرنا، تکسب مصدر (تفعل) کمانا، محنت سے حاصل کرنا، أعیر، أعور کی تصغیر، کانا، بھینگا، (س) کانا ہونا، تکرم مصدر، (تفعل) بذریعہ کرم کوئی چیز حاصل کرنا۔

**ترجمہ:** اے کانے کے بیٹے! کیا دوسروں کی قیادت تجھے بذریعہ محنت حاصل کردہ معلوم ہوتی ہے، اور تجھے بطور کرم ملی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

**مطلب:** شاعر ابن کیغلغ کو اس کے باپ ابراہیم اعور کے حوالے سے گالی دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ اے بے ہودے کیا دوسروں کی قیادت وسیادت تیری نظر میں محنت ومشقت کے بعد حاصل کردہ شی معلوم ہوتی ہے، اور تیرے اپنے سلسلے میں تیرا فاسد خیال یہ ہے کہ تجھے قیادت تیری کرامت وشرافت کے طفیل مل گئی، یہ الٹی گنگا کب سے بہانے لگا۔

الزام ہم ان کو دیتے تھے، قصور اپنا نکل آیا

| فَلَشَدَّ مَا جَاوَزْتَ قَدْرَكَ صَاعِدًا | (٢٩) | وَلَشَدَّ مَا قَرُبَتْ عَلَيكَ الأَنْجُمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، ل برائے تاکید، شد فعل، ما مصدریہ، جاوزت فعل، أنت ضمیر ذوالحال، قدرك مضاف مضاف الیہ ہوکر جاوزت کا مفعول بہ، صاعدا حال پھر جاوزت کا فاعل جملہ ہوکر بتاویل مفرد شد کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، ل تاکیدیہ، شد فعل، ما مصدریہ، قربت فعل، علیك جار مجرور اسی کے متعلق، انجم اس کا فاعل جملہ ہوکر بتاویل مفرد شد کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** فَلَشَدَّ بمعنی ما اشد، شَدَّ (ن) سخت کرنا، جاوزت (مفاعلة) حد سے آگے بڑھنا، صاعدا بمعنی چڑھنا، (س) یہاں آگے بڑھنا مراد ہے، أنجم ستارے واحد نَجْمٌ مراد متنبی کے اشعار۔

**ترجمہ:** تمہارا حد سے تجاوز کرتے ہوئے، اپنے مرتبے سے آگے بڑھ جانا کتنی بری بات

ہے، اور ستاروں کا تم سے قریب ہو جانا کتنا مشکل مسئلہ ہے۔

**مطلب:** متنبی ابن کیغلغ کو، اس کی حیثیت یاد دلاتے ہوئے کہتا ہے، کہ بیٹے تم نے مجھ سے مدحیہ اشعار کہنے کی فرمائش کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے، کیا تمہیں نہیں معلوم؟ کہ میرے اشعار آسمان کی بلندیوں سے ہم آغوش ہیں، ان کی فرمائش کرنے والے کے لیے، اتنا ہی عظیم المرتبت ہونا شرط ہے اور تم جیسے چقندر نے میرے اشعار کا مطالبہ کر کے اپنی بھی توہین کی، کہ چھوٹا منہ بڑی بات، اور میرے اشعار کو بھی کم حیثیت ثابت کرنے کی کوشش کی، یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔

| إِنَّ الثَّنَاءَ لِمَنْ يُزَارُ فَيُنْعِمُ | (۳۰) | وَأَرَغْتَ مَالِأَبِي الْعَشَائِرِ خَالِصًا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، أرغت فعل فاعل، ما موصولہ، ل حرف جر، أبی ترکیب اضافی کے بعد موصوف، العشائر صفت پھر مجرور ہو کر ما کا صلہ اور ذوالحال، خالصا حال اور أرغت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، إن حرف مشبہ بالفعل، الثناء اس کا اسم، ل حرف جر، من موصولہ، یزاد فعل مجہول مع نائب فاعل، جملہ ہو کر صلہ اور ل کا مجرور ہو کر ظرف مستقر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے تفصیل، ینعم فعل فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أرغت إراغا (افعال) دھوکے سے کوئی چیز حاصل کرنا، پھسلا کر لینا، أبو العشائر سے مراد حسن بن حمران نامی شخص ہے، متنبی اس کی تعریف کرنے کے لیے نکلا تھا، مگر ابن کیغلغ نے راستہ روک دیا تھا، یُزار مجہول، وہ شخص جس کی زیارت کی جائے، (ن) ملاقات کرنا، زیارت کرنا، یُنعم (افعال) احسان کرنا، عطیہ دینا۔

**ترجمہ:** جو چیز (مدحیہ اشعار) ابوالعشائر کے لیے مخصوص ہے، تم نے دھوکے سے اسے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے، تعریف تو اس شخص کے لیے زیبا ہے، جس کے پاس لوگ جائیں اور وہ انھیں نواز دے۔

**مطلب:** یعنی ابن کیغلغ نے مجھ سے مدحیہ اشعار کہنے کی فرمائش کر کے، ابوالعشائر جیسے کرم گستر شخص کی حق تلفی کی ہے، کیا اس بخیل کو نہیں معلوم؟ کہ تعریف اس شخص کی ہوتی ہے، جس کے پاس لوگ اپنی حاجتوں کا سوال لے کر جائیں، اور وہ ان کا دامن بھر دے، میں ابن کیغلغ کی طرح الّو تھوڑی ہوں، کہ اعزاز و اکرام کے بغیر لب کشائی کر دوں۔

☆☆☆☆☆

| | | |
|---|---|---|
| وَلِمَنْ أَقَمْتَ عَلَى الْهَوَانِ بِبَابِه | (۳۱) | تَدْنُوا فَيُوْجَأُ أَخْدَعَاكَ وَتُنْهَمُ |
| وَلِمَنْ يُهِيْنُ الْمَالَ وَهُوَ مُكَرَّمٌ | (۳۲) | وَلِمَنْ يَجُرُّ الْجَيْشَ وَهُوَ عَرَمْرَمٌ |
| وَلِمَنْ إِذَا الْتَقَتِ الْكُمَاةُ بِمَأْزِقٍ | (۳۳) | فَنَصِيبُهُ مِنْهَا الْكَمِيُّ الْمُعْلَمُ |

**تینوں اشعار کی ترکیب ایک ساتھ ہے:** و عاطفہ، ل حرف جر، من موصولہ، اقمت فعل، انت ضمیر ذوالحال، علی الھوان جار مجرور ظرف مستقر ہوکر حال اول، ببابه جار مجرور اقمت کے متعلق، تدنو فعل فاعل جملہ ہوکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، یوجا فعل مجہول، اخدعاك ترکیب اضافی کے بعد نائب فاعل، جملہ ہوکر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، تنهم فعل مع نائب فاعل جملہ ہوکر معطوف پھر یہ حال ثانی ہے اور اقمت کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر من کا صلہ اور مجرور ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، ل حرف جر، من موصولہ، یھین فعل فاعل، المال ذوالحال، و حالیہ، ھو مبتدا، مکرم خبر جملہ اسمیہ ہوکر حال اور یھین کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اور ل کا مجرور ہوکر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، لمن یجر الخ پہلے مصرع کی طرح مرکب ہوکر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ ل حرف جر، من موصولہ، إذا شرطیہ، التقت فعل، الکماۃ فاعل، بمازق جار مجرور التقت کے متعلق جملہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، نصیبه مضاف مضاف الیہ ہوکر ذوالحال، منھا جار مجرور ظرف مستقر حال اور مبتدا، الکمي المعلم مرکب توصیفی کے بعد خبر جملہ اسمیہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر من کا صلہ اور ل کا مجرور ہوکر معطوف پھر یہ شعر (۲۹) میں یزداد کے متعلق ہوگا۔

**حل لغات** (۳۱) : اقمت (افعال) قیام کرنا، ٹھہرنا، ھوان ذلت (ن) ذلیل ہونا، تدنو، (ن) قریب ہونا، تقرب حاصل کرنا مراد ہے، یُوجا فعل مجہول (ف) طمانچہ مارنا، أخدعا در اصل أخدعان تھا اضافت کی وجہ سے ن گر گیا، گردن کی دونوں رگیں، واحد أخدع، جمع أخادِع، تُنْهَمُ ڈانٹ ڈپٹ کرنا، (ف) اصل معنی ہے، جانور کو ہانکنے کے وقت ڈانٹنا۔

**ترجمہ:** اور تعریف اُس شخص کو زیبا ہے، جس کے دربار میں، تقرب حاصل کرنے کے لیے، ذلت کے ساتھ تو ٹھہرا رہا، لیکن تیری گردن کی رگوں پر تھپڑ مار کر تجھے دھتکار دیا گیا تھا۔

**حل لغات** (۳۲) : یُهِین (افعال) ذلیل وحقیر جاننا، ہیچ سمجھنا، مُکَرَّم (تفعیل) قابل احترام، یجر (ن) کھینچنا، گھسیٹنا، عَرَمْرَم بہت زیادہ۔

**ترجمہ:** اور تعریف کا مستحق تو وہ شخص ہے، جو مال کی قدر دانی کے باوجود اسے ہیچ سمجھتا ہے

اور لشکر جرار کو میدان چھوڑنے پر مجبور کر دیتا ہے (یا میدان سے بھگا دیتا ہے)

**حل لغات (۳۳)**: التقت (افعال) باہم ملنا، کُماۃ واحد کَمِي مسلح بہادر، مَآزِق تنگ جگہ، مراد میدان جنگ، أَزِقَ المکانُ (ض) جگہ تنگ ہونا، الْمُعْلِمُ علامت زدہ، ممتاز، (افعال)

**ترجمہ**: اور ثنا خوانی اس شخص کی ہوتی ہے، جس کا حصہ، میدان جنگ میں مسلح بہادروں کی مڈبھیڑ کے وقت، علامت زدہ بہادر ہوا کرتے ہیں، (یا جو میدان جنگ میں مسلح بہادروں کی مڈبھیڑ کے دوران نشان زدہ بہادروں کو اپنا حصہ خیال کرتا ہے)

**مطلب الکل**: متنبی ابن کیغلغ کے اسی مطالبے کی تردید کر رہا ہے، جس میں اس نے مدحیہ قصائد کہنے کی فرمائش کی تھی، کہتا ہے کہ تعریف تو اچھوں اور نیک نام لوگوں کی جاتی ہے، نہ کہ تجھ جیسے ذلیل اور راندۂ دربار کی، اسی طرح مدح تو اس انسان کے لیے زیبا ہے، جس کی نگاہ میں مال کی کوئی حیثیت نہیں رہتی اور وہ تنہا بڑے سے بڑے لشکر کا منہ پھیر دیتا ہے، اسی طرح ستائش کے قابل تو وہ جواں مرد ہوتے ہیں، جو میدان جنگ میں بہادروں سے نبرد آزما ہونے کو اپنا حصہ سمجھتے ہیں اور کم زوروں پر ہاتھ اٹھانے میں اپنی توہین، تم چقندر سا منہ لے کر تعریف کا مطالبہ کرنے آئے تھے، ذرا غور تو کرو تم ایک نمبر کے رذیل، مال کے پجاری، بدنام بخیل اور شہرت یافتہ بزدل ہو، بھلا تمہاری کیوں کر تعریف کی جاسکتی ہے؟ یہ تو مدح کی شان کے خلاف ہے، اور پھر تمہاری تعریف کی جائے یا تمہارے روشن کارناموں کا تذکرہ کیا جائے؟

| وَلَرُبَّمَا أَطَـرَ الْقَنَاةَ بِفَـارِسٍ | (۳۴) | وَثَنَى فَقَوَّمَهَا بِآخَـرَ مِنْهُمْ |
|---|---|---|

**ترکیب**: و مستانفہ، ل برائے تاکید، رُبما لاعمل، أطر فعل فاعل، القناة مفعول بہ، بفارس جار مجرور أطر کے متعلق جملہ فعلیہ ہے، و عطف و ترتیب کا، ثنی فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، قوّم فعل فاعل، ها مفعول بہ، ب حرف جر، آخر موصوف، منهم جار مجرور ہو کر صفت پھر ب کا مجرور ہو کر قوم کے متعلق، جملہ ہو کر معطوف جملہ معطوفہ ہے۔

**حل لغات**: أطر (ن ض) موڑنا، ثنی (ض) مڑنا، دوہرانا، قوّم (تفعیل) سیدھا کرنا، قناة نیزہ، جمع قَنَا .

**ترجمہ**: اور وہ بسا اوقات ایک شہ سوار کے ذریعے اپنے نیزے کو موڑ دیتا ہے، لیکن پلٹ کر (دوبارہ حملہ کر کے) ایک دوسرے شہ سوار کے ذریعے اپنے نیزے کو سیدھا کر لیا کرتا ہے۔

**مطلب:** شاعر اب اپنے ممدوح کی مہارت نیزہ زنی کو بیان کرتا ہے، کہ اس قدر وہ لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارتا ہے، جس کی کوئی انتہاء ہی نہیں ہے، اور کمال تو یہ ہے کہ اگر کسی دشمن کو مارتے ہوئے، اس کا نیزہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے، تو وہ کسی دوسری چیز سے اپنا نیزہ نہیں سیدھا کرتا، بلکہ دوبارہ اسی ٹیڑھے نیزے سے دوسرے دشمن کو مارتا ہے اور نیزہ خود بخود سیدھا ہو جاتا ہے۔

| وَالْوَجْهُ أَزْهَرُ وَالْفُؤَادُ مُشَيَّعٌ | (۳۵) | وَالرُّمْحُ أَسْمَرُ وَالْحُسَامُ مُصَمِّمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، الوجه مبتدا، ازهر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، بقیہ شعر میں بھی یہی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** ازهر زیادہ روشن، (ف) چمکنا، مُشیع جری، بہادر، (تفعیل) بمعنی رخصت کرنا، رُمح نیزہ، جمع رِماح، اسمر گندم گوں، گندمی رنگ والی چیز، (ک) گندمی ہونا، مصمم پختہ ارادہ، (تفعیل) پختہ عزم کرنا۔

**ترجمہ:** ممدوح کا چہرہ تابناک ہے، اور اُس کا دل انتہائی دلیر ہے، اُس کا نیزہ گندمی رنگ کا ہے اور اُس کی تلوار عزم وارادے کی بڑی پکی ہے۔

**مطلب:** یعنی ممدوح کی مہارت اس لیے ہے، کہ وہ ہمیشہ پُر امید ہو کر میدان میں قدم رکھتا ہے، کبھی کسی چیز کا ٹینشن نہیں لیتا، ہمہ وقت مضبوط دل ہو کر لڑتا ہے، اس کا نیزہ بھی مشہور گندمی رنگ کا ہے، اور اس کی تلوار کا کیا کہنا، وہ تو ہر وقت دشمنوں پر وار کرنے کے لیے بے تاب رہا کرتی ہے۔

| أَفْعَالُ مَنْ تَلِدُ الْكِرَامُ كَرِيمَةٌ | (۳۶) | وَفَعَالُ مَنْ تَلِدُ الْأَعَاجِمُ أَعْجَمُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** افعال مضاف، من موصولہ، تلد فعل، الکرام فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اور مضاف الیہ ہو کر مبتدا، کریمة خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، دوسرے میں بھی یہی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** کِرَام واحد کَرِیم شریف، سخی، تلد (ض) جننا، پیدا کرنا، أعَاجم اعجمی کی جمع غیر عربی لوگ، گونگے انسان، مراد یہاں کمینے اور رذیل قسم کے لوگ۔

**ترجمہ:** شریف زادوں کے کام بھی شریفانہ ہوا کرتے ہیں، جب کہ رذیل زادوں کے کام احمقانہ ہوا کرتے ہیں۔

**مطلب:** یعنی انسان کی شرافت وکرامت اور اس کی قابل قدر کارکردگی میں حسب نسب اور خاندان کا بہت بڑا کردار ہوا کرتا ہے، اگر آدمی اونچے خاندان سے تعلق رکھتا ہے تو اس کے ہر کام میں

بلندی نمایاں رہتی ہے، لیکن برے حسب نسب والے کا ہر کام گھٹیا، خراب اور ناقص ہوتا ہے، جو اس کی بدنسبی کی علامت بن جایا کرتا ہے۔

# من قافية النون

## وقال يذكر خروج شبيب ومخالفته كافورا

متنبی نے شبیب عقیلی کی بغاوت اور کافور کے تئیں اس کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے درج ذیل اشعار کہے

| عَدُوُّكَ مَذْمُوْمٌ بِكُلِّ لِسَانٍ | (۱) | وَلَوْ كَانَ مِنْ أَعْدَائِكَ الْقَمَرَانِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** عدوّك مرکب اضافی کے بعد مبتدا، مذموم اسم مفعول، ب حرف جر، کل لسان ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہوکر مذموم کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، لو وصلیہ، کان فعل ناقص، من حرف جر، أعدائك ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہوکر کان کی خبر مقدم، القمران اس کا اسم، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مَذْموم مذمت کیا ہوا، ذَمَّ (ن) مذمت کرنا، قَمَران سے مراد شمس قمر ہیں۔

**ترجمہ:** ہر زبان تیرے دشمن کی مذمت کرتی ہے، خواہ وہ آفتاب و ماہتاب ہی کیوں نہ ہوں۔

**مطلب:** شاعر کافور کی اہمیت وفضیلت کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ تم اتنے کثیر المقاصد اور نفع بخش ہو کہ ساری دنیا تمہارے دشمنوں کی مذمت کرتی ہے، اور اگر شمس وقمر بھی تمہارے دشمن بن جائیں تو وہ بھی دنیا والوں کی برائی سے نہیں بچ سکیں گے، جب کہ ان کا نفع تو بہت عام ہے۔

| وَلِلّٰهِ سِـــرٌّ فِي عُلَاكَ وَإِنَّمَا | (۲) | كَلَامُ الْعِدٰى ضَرْبٌ مِّنَ الْهَذَيَانِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و ابتدائیہ، لله جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، سر موصوف، في حرف جر، علاك بعد الاضافت مجرور ہوکر صفت اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، إنما حصریہ، کلام العدى مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا، ضرب موصوف، من الهذيان جار مجرور ہوکر صفت پھر خبر،

جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** سِر راز، بھید، جمع أسرار، ضَرْبٌ قسم، طرح، جمع اضراب وضُروب، هذیان بکواس، خرافات، هَذَی (ض) بکنا، بکواس کرنا، بغیر سوچے ہوئے بول پڑنا۔

**ترجمہ:** تیری رفعت وعظمت میں کوئی راز خداوندی پوشیدہ ہے، دشمنوں کی باتیں تو صرف بکواس ہیں۔

**مطلب:** یعنی تمام لوگوں کی مخالفت اور احتجاج کے بعد بھی جب اللہ نے تمہیں رفیع الشان بنایا ہے، تو یقیناً اس میں کوئی نہ کوئی راز ہے، جو عام لوگوں اور تمہارے دشمنوں کے ادراک وشعور سے باہر ہے، تمہارے مخالفین اس راز کو نہیں جانتے، اسی لیے تمہارے خلاف اول فول بکا کرتے ہیں۔

| أَتَلْتَمِسُ الْأَعْدَاءُ بَعْدَ الَّذِي رَأَتْ | (۳) | قِيَامَ دَلِيْلٍ أَوْ وُضُوْحَ بَيَانِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أ ہمزۂ استفہامیہ، تلتمس فعل، الأعداء فاعل، بعد مضاف، الذي اسم موصول، رأت فعل فاعل جملہ ہوکر صلہ، پھر بعد کا مضاف الیہ ہوکر تلتمس کا مفعول فیہ، قیام دلیل الخ مرکب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد تلتمس کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تلتمس درخواست کرنا، طلب کرنا، (افتعال) قیام بمعنی وجود، بیان (ض) واضح ہونا۔

**ترجمہ:** کیا تمہاری سربلندی کی دلیلوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد بھی، تمہارے دشمنوں کو کسی دلیل کے وقوع پذیر ہونے، یا کسی بینہ کے ظہور کا انتظار ہے۔

**مطلب:** یعنی جب اللہ نے تمہیں سرخ روئی عطا کردی، اور دوست دشمن سب جان گئے کہ اللہ کو تمہیں بلند حیثیت رکھنا مقصود ہے، پھر تمہاری برتری اور فوقیت کے لیے، تمہارے دشمن کس دلیل کے منتظر ہیں، کیا اللہ کا فیصلہ انھیں منظور نہیں ہے۔

| رَأَتْ كُلَّ مَنْ يَّنْوِي لَكَ الْغَدْرَ يُبْتَلٰى | (۴) | بِغَدْرِ حَيَاةٍ أَوْ بِغَدْرِ زَمَانِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** رأت فعل فاعل، کل مضاف، من موصولہ، ینوي فعل فاعل، لك جار مجرور ینوی کے متعلق، الغدر اس کا مفعول بہ، جملہ ہوکر من کا صلہ، کل کا اور مضاف الیہ ہوکر رأت کا مفعول بہ اول، یبتلی فعل مجہول مع نائب فاعل، ب حرف جر، غدر حیاۃ مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر معطوف علیہ، أو عاطفہ، بغدر الخ پہلے کی طرح ہوکر معطوف پھر یبتلی کے متعلق، جملہ ہوکر رأت کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** الغدر بدعہدی، بے وفائی (ن ض) عہد شکنی کرنا، یُبتلی (افتعال) مبتلا ہونا، غدر حیاۃ ای الموت، غدر زمان، مبتلائے پریشانی۔

**ترجمہ:** دشمن یہ جان چکے ہیں، کہ آپ سے بدعہدی کرنے والا یا تو موت سے دوچار ہو جاتا ہے، یا پھر زمانے کی مصیبتوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

**مطلب:** یعنی جب اللہ نے آپ کو بلند مرتبہ بنا ہی دیا، تو آپ کے دشمنوں کو صبر کے ساتھ اسے تسلیم کر لینا چاہئے، مخالفت اور احتجاج سے انھی کا نقصان ہے، کیوں کہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں، کہ آپ سے بدعہدی کرنے والوں کا سبب یا تو موت ہے، یا پھر زمانے کی مصیبتوں اور آفتوں میں گرفتاری۔

| وَكَانَا عَلَى الْعِلَاتِ يَصْطَحِبَانِ | (۵) | بِرَغْمِ شَبِيْبٍ فَارَقَ السَّيْفُ كَفَّهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ب حرف جر، رغم شبیب مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر فارق کے متعلق، السیف ذوالحال، کفه بعد الاضافت فارق کا مفعول بہ، و حالیہ، کانا فعل ناقص، هما ضمیر اس کا اسم، علی العلات جار مجرور یصطحبان کے متعلق جو فعل فاعل ہے، جملہ ہو کر کانا کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر حال اور فارق کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** رغم نہ چاہتے ہوئے بھی، رَغِمَ (س) نفرت کرنا، ناپسند کرنا، شبیب جریر عقیلی کا بیٹا، فارق (مفاعلۃ) جدا ہونا، السیف تلوار، مراد سیف الدولۃ، کف ہتھیلی مراد شبیب عقیلی، عِلات واحد علۃ بمعنی حالات، احوال، یصطحبان (افتعال) ساتھ ساتھ رہنا۔

**ترجمہ:** شبیب کے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی تلوار اس کی ہتھیلی سے جدا ہو گئی حالاں کہ ہر پل دونوں ساتھ رہا کرتی تھیں۔

**مطلب:** یعنی موت نے سیف الدولۃ اور شبیب کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا، جب کہ شبیب یا سیف الدولۃ دونوں میں سے کوئی بھی اس جدائی کے لیے تیار نہ تھا، مگر موت کے سامنے بے بس ہو کر ہتھیار ڈالنا پڑا اور سیف بغیر ہتھیلی کے رہ گیا، یعنی شبیب سیف الدولۃ کا دستِ راست تھا اور ایک مضبوط کلائی کی طرح ہمہ وقت اس کے ساتھ شمشیر زنی کیا کرتا تھا، مگر موت نے دونوں میں فرقت اور دوری پیدا کر دی۔

| رَفِيْقُكَ قَيْسِيٌّ وَأَنْتَ يَمَانٍ | (۶) | كَأَنَّ رِقَابَ النَّاسِ قَالَتْ لِسَيْفِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** کان حرف مشبہ بالفعل، رقاب الناس بعد الاضافت اس کا اسم، قالت فعل فاعل، ل حرف جر، سیفه مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر قالت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر جملہ قول،

رفیقك بعد الاضافت مبتدا، قیسی خبر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، أنت یمان مبتدا خبر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف، پھر مقولہ اور کان کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** رقاب واحد رقبة گردن، رفیق دوست، جمع رُفَقَاء ، قیسی قبیلہ قیس کا باشندہ، یمان یمن کا باشندہ۔

**ترجمہ:** گویا کہ لوگوں کی گردنوں نے شبیب کی تلوار سے یہ کہا کہ تمہارا دوست، قبیلہ قیس کا باشندہ ہے اور تم یمن سے تعلق رکھتی ہو۔

**مطلب:** یعنی ایسا لگتا ہے کہ سیف الدولة اور شبیب عقیلی کی جدائی کا سبب، لوگوں کا اس کو بھڑکانا اور سیف الدولة کے خلاف یہ کہہ کر اکسانا ہے، کہ اے تلوار تم یمن جیسی مشہور اور مضبوط ارادے والی جگہ کی بنی ہوئی ہو، پھر ایک قیسی شخص کے ساتھ رہنا تمہیں زیب نہیں دیتا، تم نے اتنی گردنوں کو مار گرایا ہے، جس پر سارے لوگ تمہاری کارکردگی اور اثر انگیزی کے حوالے سے تم پر رشک کرتے ہیں، پھر ایک قیسی باشندہ کے ساتھ تمہارا میل جول صحیح نہیں ہے، تم ایسا کیوں نہیں کر رہی ہو کہ اسے بھی ختم کر دو۔

| فَإِنْ يَّكُ إِنْسَانًا مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ | (۷) | فَإِنَّ الْمَنَايَا غَايَةُ الْحَيَوَانِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، إن شرطیہ، یك دراصل یکن تھا، إن کی وجہ سے ن گر گیا، بہر حال وہ فعل ناقص ھو ضمیر اس کا اسم، إنسانا موصوف، مضی فعل فاعل، لسبیله جار مجرور مضی کے متعلق جملہ ہوکر صفت اور یك کی خبر جملہ ہوکر جملہ شرط، ف جزائیہ، إن حرف مشبہ بالفعل، المنایا اس کا اسم، غایة الحیوان مرکب اضافی کے بعد إن کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے

**حل لغات:** مضی (ض) لسبیله مرنا، منایا واحد مَنِيّة موت، غایة جمع غایات انتہا، ملتہا۔

**ترجمہ:** اگر شبیب ایک انسان تھا جو مر گیا، تو یقیناً موت ہر ذی روح کی آخری منزل ہے۔

**مطلب:** شاعر سیف الدولة کو شبیب کی موت پر تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ اگر چہ تمہارے لیے اس کی جدائی بڑی پریشانی کا پیش خیمہ ثابت ہوئی ہے، مگر اس میں کوئی عار اور شرم کی بات نہیں ہے، دنیا کی کسی بھی طاقت میں یہ دم نہیں تھا، کہ وہ تم لوگوں کو جدا کر دے، لیکن ایک ایسی طاقت نے یہ کام کیا ہے، کہ ساری دنیا آج تک نہ تو اس کا کوئی علاج ڈھونڈ سکی ہے اور نہ ہی کوئی ذریعہ دفاع۔

| وَمَا كَانَ إِلَّا النَّارَ فِيْ كُلِّ مَوْضِعٍ | (۸) | تُثِيْرُ غُبَارًا فِيْ مَكَانِ دُخَانِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ما نافیہ، کان فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، إلا حصریہ، النار

ذوالحال، في حرف جر، کل موضع مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر حال اول، تثیر فعل فاعل، غبارا مفعول بہ، في حرف جر، مکان دخان ترکیب توصیفی کے بعد مجرور ہوکر تثیر کے متعلق، جملہ ہوکر النار کا حال ثانی اور کان کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** نَارٌ آگ، جمع نِیران، تُثِیر (افعال) بھڑکانا، برانگیختہ کرنا، دُخان دھواں، جمع ادخنة، ودَواخِن ۔

**ترجمہ:** شبیب ہر جگہ ایک ایسی آگ ہوا کرتا تھا، جو دھوئیں کے بجائے غبار اڑاتا تھا۔

**مطلب:** یعنی عام طور پر تو لوگ آگ سے دھواں اٹھتا ہوا دیکھتے ہیں، لیکن شبیب عقیلی ایک ایسی آگ تھا، جو نہایت حیرت انگیز تھا، اور میدان جنگ میں اس کی جواں مردی اور بہادری کا مشاہدہ کرنے والوں کو یہ یقین کرنا پڑتا تھا، کہ واقعی یہ غبار اڑانے والی آگ آج ہم پہلی بار دیکھ رہے ہیں۔

| وَمَوْتًا يُشَهِّي الْمَوْتَ كُلَّ جَبَانٍ | (۹) | فَنَالَ حَيَاةً يَشْتَهِيهَا عَدُوُّهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، نال فعل فاعل، حياة موصوف، یشتھی فعل، ھا مفعول بہ، عدوہ مرکب اضافی کے بعد فاعل جملہ ہوکر حیاة کی صفت اور معطوف علیہ، و عاطفہ، موتا موصوف، یشھي فعل فاعل، الموت مفعول بہ اول، کل جبان بعد الاضافت مفعول بہ ثانی جملہ فعلیہ ہوکر موتا کی صفت پھر معطوف ہوکر نال کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یشتھی (افتعال) چاہنا، خواہش کرنا، یشھي (تفعیل) رغبت دلانا، شوق پیدا کرنا، جبان بزدل، جمع جُبَناء .

**ترجمہ:** چناں چہ شبیب کو اپنے دشمن کی نگاہ میں قابل رشک زندگی نصیب ہوئی، اور ایسی موت ملی جو ہر بزدل کی دلی تمنا ہوا کرتی ہے، (یا جو ہر بزدل کو اس جیسی موت کی رغبت دلاتی ہے)

**مطلب:** شاعر شبیب کی قابل قدر زندگی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ مرحوم نے نہایت عزت ووقار کے ساتھ زندگی بسر کی، اور اس طرح کے کارہائے نمایاں انجام دیئے، کہ اس کے حاسدین ومخالفین کو بھی اس کی شجاعت مندانہ زندگی پر رشک آنے لگا ہے، اور جب اُس کے اس دنیا سے جانے کا وقت ہوا، تو اتنے آرام وسکون سے اس کی روح پرواز کر گئی، جس کی تمنا ہر بزدل اور موت سے ڈرنے والا انسان کیا کرتا ہے، کہ کاش مجھے موت کے وقت پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے، مختصر یہ کہ شبیب کی زندگی بھی باعث رشک تھی، اور اس کی موت بھی قابل دید اور لائق چاہت ہے۔

☆☆☆☆☆

| وَلَمْ يَخْشَ وَقْعَ النَّجْمِ وَالدَّبَرَانِ | (۱۱) | نَفَى وَقْعَ أَطْرَافِ الرِّمَاحِ بِرُمْحِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** نفی فعل، ھو ضمیر ذوالحال، وقع أطراف الرماح ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، ب حرف جر، رمحه بعدالاضافت مجرور ہوکر نفی کے متعلق، و حالیہ، لم یخش فعل فاعل، وقع مضاف، النجم الخ مرکب عاطفی کے بعد مضاف الیہ ہوکر لم یخش کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر حال پھر نفی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** نفی (ض) نفیا دور کرنا، ہٹانا، وَقْعَ اثر، تاثیر، أطراف واحد طَرْف کنارہ، نوک، الدبران ثور کے پانچوں ستاروں کا مجموعہ، نجم ستارۂ خاص، جمع نُجوم .

**ترجمہ:** شبیب نے اپنے نیزے سے دشمنوں کے نیزوں کے کناروں کی اثر انگیزی ختم کردی، لیکن کہکشاں اور دبران کی تاثیر سے وہ بے خوف ہوگیا، (ان کی اس نے پرواہ نہ کی)

**مطلب:** یعنی مرحوم نے دنیا کے ہر تیر اور نیزے کا انتہائی جواں مردی کے ساتھ مقابلہ کیا، اور دشمن کے ہر وار کو ناکام بنا کر نہایت شاہانہ زندگی بسر کی، مگر افسوس وہ دنیاوی مدافعت میں لگ کر، آسمان میں موجود ستاروں کے حملے اور ان کی اثر انگیزی سے غافل ہوگیا، نتیجہ یہ ہوا کہ وہی ستارے اس کی موت کا سبب بن گئے، اور کسی مزاحمت کے بغیر شبیب کی زندگی کو تباہ کر گئے۔

| مُعَارَ جَنَاحٍ مُحْسِنَ الطَّيَرَانِ | (۱۲) | وَلَمْ يَدْرِ أَنَّ الْمَوْتَ فَوْقَ شَوَاتِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لم یدر فعل فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل، الموت ذوالحال، معار جناح ترکیب اضافی کے بعد حال اول، محسن الخ مضاف مضاف الیہ ہوکر حال ثانی، پھر أن کا اسم، فوق شواته اضافتوں کے بعد أن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر لم یدر کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یَدْرِ (ض) دِرایة جاننا، سمجھنا، شَوَاة سر کی کھال، مُعار عاریت پر لی ہوئی چیز، (افعال) عاریت پر لینا، محسن (افعال) اچھا کرنا، طیران مصدر (ض) اڑنا۔

**ترجمہ:** شبیب یہ نہ جان سکا کہ موت مستعار پر کے بل، عمدہ پرواز بن کر، اس کے سر پر منڈلا رہی ہے۔

**مطلب:** اس شعر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے، کہ موت کے دن میدان جنگ میں نکلنے سے پہلے کسی نے شبیب کو زہر ملا ہوا ستو کھلا دیا تھا، اور وہی اس کی موت کا سبب حقیقی ثابت ہوا، اسی کو کہہ رہا ہے کہ انتقال کے دن بھی، وہ عام دنوں کی طرح تازہ دم ہوکر میدان مقابلہ میں نکلا، اسے ہرگز یہ احساس

نہ ہوسکا کہ موت نے تو پہلے ہی اس کے سیٹ بک کر دی ہے اور آج اس کی زندگی کا آخری دن ہے۔

| وَقَدْ قَتَلَ الْأَقْرَانَ حَتّٰى قَتَلْتَهُ | (۱۳) | بِأَضْعَفِ قِرْنٍ فِي أَذَلِّ مَكَانٍ |
|---|---|---|

**ترکیب**: و ابتدائیہ، قد برائے تحقیق، قتل فعل فاعل، الأقران مفعول بہ، حتی حرف جر، قتلت فعل فاعل، ہ مفعول بہ، ب حرف جر، اضعف اسم تفضیل مضاف، قرن مضاف الیہ، في حرف جر، اذل مکان مضاف مضاف الیہ ہوکر مجرور اور أضعف کے متعلق، پھر یہ ب کا مجرور ہوکر قتلته کے متعلق اور جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مفرد حتّٰی کا مجرور اور قتل کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: اقران ساتھی، ہم عمر، واحد قِرن مراد مقابل، اضعف نہایت کمزور، (ک) کم زور ہونا، اذل نہایت برا، (ض) اضعف قرن سے مراد اپنی موت مرنا، اور اذل مکان سے مراد میدان جنگ ہے۔

**ترجمہ**: شبیب اپنے حریفوں کو مارتا رہا، لیکن تم نے نہایت کم زور مقابل کے ذریعے انتہائی بری جگہ میں اسے موت کے حوالے کر دیا۔

**مطلب**: یعنی میدان جنگ میں جب تک زہر اس کے رگ و پے میں سرایت نہیں کیا تھا، وہ حسب سابق اپنی جواں مردی دکھلاتا رہا اور اس سے ٹکر لینے والے موت کی خوراک بنتے رہے، لیکن جب کچھ دیر کے بعد زہر نے اپنی اثر انگیزی دکھلائی، تو وہ موت سے ہار بیٹھا اور بغیر کسی حملے وغیرہ کے میدان جنگ جیسی منحوس جگہ میں اس نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

| أَتَتْهُ الْمَنَايَا فِي طَرِيقٍ خَفِيَّةٍ | (۱۴) | عَلٰى كُلِّ سَمْعٍ حَوْلَهُ وَعِيَانِ |
|---|---|---|

**ترکیب**: أتت فعل، ہ مفعول بہ، المنایا فاعل، في حرف جر، طریق موصوف، خفیة صیغۂ صفت، علی حرف جر، کل مضاف، سمع موصوف، حوله بعد الاضافت صفت اور معطوف علیہ، و عاطفہ، عیان معطوف پھر کل کا مضاف الیہ اور علی کا مجرور ہوکر خفیة کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر طریق کی صفت اور في کا مجرور ہوکر أتت فعل کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: طریق راہ، جمع طُرق، خفیة پوشیدہ، مخفی، (س) پوشیدہ ہونا، سمع کان، (س) سننا، عِیان مشاہدہ، عاینة معاینه وعیانا (مفاعلة) معائنہ کرنا، مشاہدہ کرنا۔

**ترجمہ**: موت اس کے پاس ایک ایسی راہ سے آئی، جو اس کے گرد و پیش ہر کان اور ہر نگاہ سے پوشیدہ رہتی۔

**مطلب**: یعنی اس قدر جلدی اور اچانک شبیب کو موت آئی، کہ اس کے انتقال کی خبر سننے والا

ہر کوئی تعجب کرنے لگتا، نہ تو وہ پہلے سے بیمار تھا، نہ ہی میدان جنگ میں کسی نے اس پر وار کیا، پھر یہ بلا سبب موت کی آمد، ہر کسی کے لیے وجہ تفتیش اور سبب تعجب تو بن ہی جائے گی۔

| بِطُوْلِ يَمِيْنٍ وَاتِّسَاعِ جَنَانِ | (۱۵) | وَلَوْ سَلَكَتْ طُرُقَ السِّلَاحِ لَرَدَّهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لو شرطیہ، سلکت فعل فاعل، طرق السلاح بعد الاضافت مفعول بہ جملہ فعلیہ ہوکر شرط، ل جزائیہ، ردّ فعل فاعل، ھا مفعول بہ، ب حرف جر، طول الخ مرکب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد مجرور ہوکر رد کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** سلکت (ن) چلنا، اتساع (افتعال) کشادہ ہونا، جَنان دل، جمع اجنان.

**ترجمہ:** اگر موت ہتھیار کی راہ اختیار کرتی، تو شبیب اپنے دستِ راست کی درازی اور اپنی کشادہ دلی کے ذریعے موت کو واپس لوٹنے پر مجبور کر دیتا۔

**مطلب:** یعنی چوں کہ موت چھپ کر خفیہ راستے سے آئی اور شبیب کی روح قبض کرنے میں کامیاب ہوگئی، ورنہ اگر موت ہتھیاروں کی طرح آتی اور شبیب سے مقابلے کا اعلان کرتی ہوئی اس کے پاس پہنچتی، تو دنیا والے دیکھ لیتے، کہ شبیب کتنا بہادر اور جنگ جو ہے، کہ اس نے تو موت کو بھی پیچھے کر دیا، (شاعر نے حد سے زیادہ مبالغہ آرائی کر دیا ہے، شاید انعام کچھ زیادہ ملے)

| عَلٰى ثِقَةٍ مِنْ دَهْرِهٖ وَأَمَانِ | (۱۶) | تَقَصَّدَهُ الْمِقْدَارُ بَيْنَ صَحَابِهٖ |
|---|---|---|

**ترکیب:** تقصد فعل، ہ ذوالحال، المقدار فاعل، بین صحابہ اضافتوں کے بعد حال اول، علی حرف جر، ثقة مصدر، من حرف جر، دھرہ بعد الاضافت معطوف علیہ، و عاطفہ، امان معطوف پھر من کا مجرور ہوکر ثقة کے متعلق، اور یہ علی کا مجرور اور ظرف مستقر ہوکر حال ثانی پھر تقصد کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تقصّد (تفعل) ارادہ کرنا، پختہ ارادہ کرنا، مقدار بمعنی قدر و قضاء، جمع مَقادیر، ثقة بھروسہ، اعتماد، (ض) بھروسہ کرنا، دھر زمانہ، جمع دُھور، امان امن، (س) بے خوف ہونا۔

**ترجمہ:** قضاء الٰہی نے شبیب کو اس کے دوستوں کے درمیان سے اُٹھا لیا، (اچک لیا) حالاں کہ وہ اپنے زمانے پر اعتماد کر کے، نہایت مطمئن تھا۔

**مطلب:** یعنی موت نے اس طرح خاموشی سے شبیب کی دنیا اجاڑ دی، کہ کسی کو ہوا بھی نہ لگ سکی، ابھی تو وہ اپنے ساتھیوں میں مگن ہوکر گھوم پھر رہا تھا، اسے اپنی شاندار کارکردگی کی بدولت اپنے زمانے پر بڑا اعتبار تھا، کہ اس طرح اچانک اس کے ساتھ دھوکہ نہیں کیا جائے گا، اس نے ابھی موت کے

بارے میں سوچا ہی نہیں تھا، لیکن اس کی اچانک موت نے سب کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔

| وَهَلْ يَنفَعُ الْجَيْشُ الْكَثِيرُ الْتِفَافُهُ | (۱۷) | عَلَى غَيْرِ مَنْصُورٍ وَغَيْرِ مُعَانِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، هل استفہامیہ، ينفع فعل، الجيش موصوف، الكثير صیغۂ صفت، التفاف مصدر اپنے فاعل ہ کی طرف مضاف ہے، على حرف جر، غير منصور مرکب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، غير الخ ترکیب اضافی کے بعد معطوف ہو کر على کا مجرور اور التفاف مصدر کے متعلق، پھر یہ کثیر صیغۂ صفت کا فاعل ہے اور شبہ جملہ ہو کر جيش کی صفت پھر ينفع کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** التفاف مصدر، (افتعال) جمع ہونا، اکٹھا ہونا، منصور مدد کیا ہوا، (ن) معان اعانت کردہ، اعانَ (افعال) اعانت کرنا، جيش جمع جيوش لشکر۔

**ترجمہ:** کیا اس شخص کے لیے لشکر جرار کی اجتماعیت نفع بخش ہو سکتی ہے، جسے اللہ کی نصرت و اعانت نصیب نہ ہو۔

**مطلب:** یعنی اللہ کی مدد اور اس کی نصرت کے نہ ہوتے ہوئے، دنیا کی کوئی بھی طاقت کسی کو نہیں بچا سکتی، کچھ یہی حال شبیب کا بھی ہوا ہے، کہ اس کے پاس لشکر و افواج کی بھرمار تھی، اور وہ خود بھی تنہا ایک دنیا سے نمٹنے کے لیے کافی تھا، مگر چوں کہ موت کے مقابلے میں اس کے ساتھ اللہ کی مدد شامل حال نہ تھی، اسی لیے اس معرکے میں اسے شکست فاش ہوئی ہے۔

| وَدَى مَا جَنَى قَبْلَ الْمَبِيتِ بِنَفْسِهِ | (۱۸) | وَلَمْ يَدِهِ بِالْجَامِلِ الْعَكَنَانِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ودیٰ فعل فاعل، ما موصولہ، جنی فعل فاعل، قبل المبيت مضاف مضاف الیہ ہو کر اس کا مفعول فیہ، ب حرف جر، نفسه بعد الاضافت مجرور ہو کر جنی کے متعلق، جملہ ہو کر صلہ اور ودی کا مفعول بہ، جملہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لم يد فعل فاعل، ہ مفعول بہ، ب حرف جر، الجامل الخ موصوف صفت ہو کر مجرور اور لم يد کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ودی (ض) وديًا ودية دیت دینا، خون بہا دینا، جنی (ض) جناية جرم کرنا، المبيت شب گذاری، بات (ض) رات گذارنا، الجامل اونٹوں کا ریوڑ، العكنان بہت سے اونٹ۔

**ترجمہ:** شب گذرنے سے پہلے اس نے اپنے جرم کا خون بہا اپنی ذات سے ادا کر دیا، اس نے اپنی دیت بہت سارے اونٹوں سے نہیں ادا کی۔

**مطلب:** یعنی شبیب نے اپنی موت کے دن جتنے لوگوں کو قتل کیا تھا، ان کی دیت میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا، اور عام لوگوں کی طرح اس نے اپنی خطاء کی دیت میں اونٹوں کا استعمال نہیں کیا، بلکہ اپنی شایان شان دیت ادا کی اور ہمیشہ کے لیے اپنا وجود ختم کر دیا۔

| وَتُمْسِكُ فِي كُفْرَانِهِ بِعِنَانِ | (۱۹) | أَتُمْسِكُ مَا أَوْلَيْتَهُ يَدُ عَاقِلٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أ استفہامیہ، تمسك فعل، ما موصولہ، اولیت فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ ہوکر صلہ اور تمسك کا مفعول بہ، ید عاقل بعد الاضافت اس کا فاعل، و بمعنی مع ، ان مقدر، تمسك فعل فاعل، في كفرانه اور بعنان دونوں جار مجرور ہوکر تمسك کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مفرد کی تاویل میں ہوتے ہوئے تمسك کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ استفہامیہ ہے۔

**حل لغات:** تمسك (افعال) لینا، پکڑنا، اولیت (افعال) احسان کرنا، بخشش کرنا، کفران مصدر، (ن) ناشکری کرنا، عنان لگام کی رسی جمع اعنة ۔

**ترجمہ:** کیا کسی عقل مند کا ہاتھ آپ کی بخششوں کو لے کر، احسان ناشناسی کرتے ہوئے گھوڑے کے لگام کی رسی کو تھام سکتا ہے؟

**مطلب:** شاعر کافور کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ آپ نے شبیب پر ہر طرح کے احسان کیے تھے، مال و دولت کی فراوانی سے بھی نوازا تھا، اور اسلحوں اور گھوڑوں کی نعمت سے بھی اس کا دامن بھر دیا تھا، لیکن شبیب نے ان تمام احسانات کو بالائے طاق رکھ کر، نہ صرف یہ کہ اس نے احسان ناشناسی کی، بلکہ آپ کے خلاف کمربستہ ہوکر میدانِ مقابلہ میں بھی نکل پڑا، جس کا برا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا، واقعی ایسا نہیں ہوسکتا کہ انسان اسی ذات پر حملہ کر دے، جس نے اسے قوت بازو اور دست و پا سے نوازا ہے، جسے دینا آتا ہے، اسے اچھی طرح لینا اور چھیننا بھی آتا ہے۔

| وَيَرْكَبُ لِلْعِصْيَانِ ظَهْرَ حِصَانِ | (۲۰) | وَيَرْكَبُ مَا أَرْكَبْتَهُ مِنْ كَرَامَةٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، یرکب فعل فاعل، ما موصولہ، ارکبت فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ ہوکر صلہ اور ذوالحال، من كرامة جار مجرور ظرف مستقر ہوکر حال اور پھر یرکب کا مفعول بہ، و بمعنی مع، یرکب فعل فاعل، للعصيان جار مجرور یرکب کے متعلق، ظهر حصان بعد الاضافت اس کا مفعول بہ، جملہ ہوکر یرکب اول کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یرکب (س) سوار ہونا، مراد حاصل کرنا، ارکبت (افعال) سوار کرنا، مراد عطا کرنا، عصیان نافرمانی (ض) ظهر پیٹھ، پشت جمع ظهور، حصان عمدہ قسم کا گھوڑا جمع احصنة۔

کرامۃ نعمت، مراد گھوڑے۔

**ترجمہ:** کیا کوئی ذی شعور آپ کی عطا کردہ نعمت کو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ، نافرمانی کے گھوڑے پر بھی سوار ہوسکتا ہے؟

**مطلب:** یعنی آپ ہی نے تو جنگ وجدال کے لیے شبیب کو گھوڑے دیئے تھے، لیکن پھر اس نے ناشکری کرتے ہوئے آپ ہی پر چڑھائی کا خواب دیکھ لیا، تو کیا ایسا بھی کہیں ہوتا ہے؟ شبیب نے غلطی کی، جس کا خمیازہ اسے بھگتنا پڑا۔

| وَقَدْ قُبِضَتْ كَانَتْ بِغَيْرِ بَنَانِ | (۲۱) | ثَنَى يَدَهُ الْإِحْسَانُ حَتَّى كَأَنَّهَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** ثنى فعل، يده بعد الاضافت مفعول بہ، الإحسان ، ثنى کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتى عاطفہ، كان حرف مشبہ بالفعل، ها ضمیر ذوالحال، و حالیہ، قد برائے تحقیق، قبضت فعل مجہول، هي ضمیر اس کا نائب فاعل، جملہ ہوکر حال پھر كان کی اسم، كانت فعل ناقص، هي ضمیر اس کا اسم، ب حرف جر، غير بنان مضاف مضاف الیہ ہوکر مجرور اور كانت کی خبر، جملہ فعلیہ ہوکر كان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ثنى (ض) لپیٹنا، مراد لوٹانا، قبضت (ض) پکڑنا، سمیٹنا، بنان انگلیوں کے پوروے۔

**ترجمہ:** تیرے احسان نے اس کے ہاتھ کو لوٹا دیا، یہاں تک اس کے لپٹے ہوئے ہاتھ بغیر پوروں کے محسوس ہورہے تھے۔

**مطلب:** یعنی کافور کے انعامات ونوازشات سے بوجھل ہوکر، شبیب عقیلی اس کے خلاف اپنے مذموم ارادوں کو عملی جامہ نہ پہنا سکا اور جس طرح ایک ناکام شخص اپنی انگلیوں کے سروں کو بند کرلیتا ہے، ٹھیک اسی طرح شبیب نے بھی اپنے مقاصد میں ناکامی کا منھ دیکھنے کے بعد، اپنی ہتھیلی اور مٹھی کو سمیٹ لیا تھا، اور دیکھنے والوں کو ایسا لگتا تھا کہ اس کی انگلیوں کے پوروے غائب ہوگئے ہیں۔

| شَبِيبٌ وَأَوْفَى مَنْ تَرَى أَخَوَانِ | (۲۲) | وَعِنْدَ مَنِ الْيَوْمَ الْوَفَاءُ لِصَاحِبٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، من استفہامیہ خبر مقدم، عند یہ الوفاء مصدر کا ظرف ہے، اسی طرح اليوم بھی، لصاحب جار مجرور ہوکر الوفاء مصدر کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، شبيب معطوف علیہ، و عاطفہ، اوفى اسم تفضیل مضاف، من موصولہ، ترى فعل فاعل، جملہ ہوکر صلہ اور مضاف الیہ ہوکر معطوف، پھر مبتدا، اخوان خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** الوفاء (ض) پورا کرنا، اخوان اخ کا تثنیہ بھائی، جمع إخوۃ ۔
**ترجمہ:** آج کل کس کے دل میں اپنے ساتھی کے تئیں وفاداری کا جذبہ ہے، شبیب اور تمہاری نظر میں سب سے بڑا وفادار شخص دونوں برادران ہیں۔
**مطلب:** یعنی ایفائے عہد کے حوالے سے یہ نہایت برا زمانہ ہے، آج صرف شبیب ہی کی غداری کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ جسے آج ہم وفادار سمجھ رہے ہیں، کل وہ شبیب سے بھی زیادہ غدار اور بے وفا تھا، اس لیے اس سلسلے میں دونوں ہی برابر ہیں، شاعر نے نہایت زبردست چوٹ کی ہے کافور پر، کہ آج جب شبیب نے اس کے ساتھ بدعہدی کی ہے، تو اس کی آنکھ کھلی، کیا کافور کو نہیں معلوم؟ کہ اس سے پہلے اس نے مجھے عہدہ اور منصب دینے کا وعدہ کیا تھا، مگر مکر گیا، تو جیسا جو کرتا ہے ویسا ہی اس کے سامنے آتا ہے۔

| قَضَى اللّٰهُ يَا كَافُوْرُ أَنَّكَ أَوَّلٌ | (۲۳) | وَلَيْسَ بِقَاضٍ أن يُّرٰى لَكَ ثَانٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یا کافور جملہ ندا ہے، قضی فعل، اللّٰہ فاعل، أن حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، أول خبر جملہ اسمیہ ہوکر قضی کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، لیس فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، ب حرف جر، قاض اسم فاعل، أن ناصبہ، یری فعل مجہول، لك جار مجرور اسی کے متعلق، ثان ، یری کا نائب فاعل، جملہ ہوکر بتاویل مفرد قاض اسم فاعل کا مفعول بہ، شبہ جملہ ہوکر معطوف اور جواب ندا جملہ ندائیہ ہے۔
**حل لغات:** قضی (ض) فیصلہ کرنا، یُری فعل مجہول رأی (ف) رویة دیکھنا، یہاں ترجمہ ہوگا نظر آنا، دکھنا۔
**ترجمہ:** اے کافور! اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ تم ون نمبر رہو، اللہ کو یہ منظور نہیں ہے (یا اللہ یہ فیصلہ نہیں کریں گے) کہ تمہارا کوئی ثانی نظر آئے۔
**مطلب:** یہاں سے متنبی امید کی شمع روشن کر کے، ایک بار پھر کافور کی تعریف میں کہتا ہے، کہ اے کافور شرف وعزت اور پاکیزگی وکرامت کے حوالے سے، اللہ نے تمہیں نمایاں اور برتر رکھنے کا فیصلہ کیا ہے، اور خدا کو یہ نہیں منظور ہے، کہ اس سلسلے میں تمہارا کوئی ہم مثل نظر آئے۔

| فَمَا لَكَ تَخْتَارُ الْقِسِيَّ وَإِنَّمَا | (۲۴) | عَنِ السَّعْدِ يُرْمٰى دُوْنَكَ الثَّقَلَانِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، ما مبتدا، ل حرف جر، ك ذوالحال، تختار فعل فاعل، القسی مفعول بہ جملہ ہوکر حال اول، و حالیہ، إنما برائے حصر، عن السعد جار مجرور یرمی کے متعلق، دونك بعد الاضافت اس کا مفعول فیہ، الثقلان، یرمی کا نائب فاعل، جملہ ہوکر حال ثانی، پھر ل کا

مجرور ہوکر ما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تختار (افتعال) پسند کرنا، اختیار کرنا، القسي واحد قوس کمانیں، سعد خیر و برکت (ف) بابرکت ہونا، یُرمٰی مجہول (ض) جسے تیر ماری جائے، الثقلان جن وانس۔

**ترجمہ:** تمہیں کیا ہوگیا ہے، کہ تم کمانوں کو اختیار کر رہے ہو، حالاں کہ تمہارے سامنے (یا تمہاری حفاظت کے لیے) جن وانس پر تمہاری سعادت مندی اور برکت کا تیر چلایا جا رہا ہے۔

**مطلب:** یعنی اپنے دشمنوں کا قلع قمع کرنے کے لیے کافور کو کسی تیراندازی کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اللہ نے اسے اتنا رفیع الشان اور عظیم المرتبت بنایا ہے، کہ دنیا کے تمام انسان وجنات کو اس کی بلندی اور شرافت سے جلن ہے، اور کافور کی طرف سے بغیر تیراندازی کیے ہوئے، وہ لوگ حسد کی آگ میں جل کر راکھ ہو رہے ہیں۔

| وَمَـا لَكَ تُعْنٰى بِالْأَسِنَّةِ وَالْقَنَا | (۲۵) | وَجَـدُّكَ طَعَّـانٌ بِغَيْرِ سِنَانِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ما استفہامیہ مبتدا، ل حرف جر، ك ذوالحال، تعنٰی فعل مجہول، أنت ضمیر ذوالحال، ب حرف جر، الأسنة والقنا مرکب عاطفی کے بعد مجرور ہوکر تعنٰی کے متعلق، و حالیہ، جدك بعد الاضافت مبتدا، طعان صیغۂ مبالغہ، ب حرف جر، غیر سنان مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر طعان کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر جد کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر حال اور تعنی کا نائب فاعل، جملہ ہوکر پھر حال اور ل کا مجرور ہوکر ما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تُعنى عُنِيَ مجہول بالأمر (ض) توجہ دینا، اہتمام کرنا، جَدٌّ حصہ، نصیب، جمع أجداد و جُدود، طعان ماہر اور تیز رفتار نیزے باز، (ف) نیزہ مارنا، أسِنة واحد سِنان نیزے کا پھل۔

**ترجمہ:** تمہیں نیزوں کے پھل اور نیزوں کا اہتمام کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ جب کہ تمہارا نصیبہ نیزوں کے بغیر بھی زبردست نیزے بازی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔

**مطلب:** وہی گزشتہ شعر والی بات کو دوسرے انداز میں پیش کیا ہے، کہ جب اللہ تمہاری قسمت کو عالی رتبہ بنا کر، تمہارے دشمنوں کو حسد کی آگ میں جلا ہی رہے ہیں، تو پھر خام خواہی تم کیوں پریشان ہو رہے ہو، تمہیں تو تیر و تلوار پر نظر بھی نہیں ڈالنا چاہیے۔

| وَلِمْ تَحْمِلُ السَّيْفَ الطَّوِيلَ نِجَادُهُ | (۲۶) | وَأَنْتَ غَـنِيٌّ عَنْـهُ بِـالْحَدَثَانِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، لِمَ استفہامیہ، تحمل فعل، أنت ضمیر ذوالحال، السیف موصوف،

الطویل صیغۂ صفت، نجاده بعد الاضافت اس کا فاعل پھر صفت ہوکر تحمل کا مفعول بہ، و حالیہ، أنت مبتدا، غني صیغۂ صفت، عنه اور بالحدثان دونوں جار مجرور ہوکر غني کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر أنت کی خبر جملہ اسمیہ ہوکر حال پھر تحمل کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تحمل (ض) اٹھانا، نَجَاد تلوار کا پرتلہ، حدثان حوادث زمانہ۔

**ترجمہ:** کیوں تم لمبے پرتلے والی تلوار اٹھائے پھر رہے ہو، جب کہ حوادث زمانہ نے تمہیں اس سے بے نیاز کر دیا ہے۔

**مطلب:** یعنی تمہیں اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرنے، یا اپنا دفاع کرنے کے لیے، کسی بھی طرح کے ہتھیار اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ ایک جگہ تم اپنی شرافت سے دشمنوں کو مات کرتے ہو، تو دوسری جگہ خود زمانے کے حوادث تمہاری طرف داری کرتے ہوئے، تمہارے دشمنوں کو زیر کر دیا کرتے ہیں، تمہیں حرکت میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

| أَرِدْ لِيْ جَمِيْلاً جُدْتَ أَوْلَمْ تَجُدْ بِهٖ | (۲۸) | فَـإِنَّكَ مَـا أَحْبَبْتَ فِيَّ أَتَانِيْ |
|---|---|---|

**ترکیب:** أرد فعل فاعل، لي جار مجرور اسی کے متعلق، جميلا موصوف، جدت فعل فاعل جملہ ہوکر معطوف علیہ، او عاطفہ، لم تجد فعل فاعل، به جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہوکر جميلا کی صفت پھر معطوف ہوکر أرد کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف برائے تعلیل، إن حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، ما موصولہ متنیٰ شرط کو متضمن ہے، احببت فعل فاعل، فِيَّ جار مجرور احببت کے متعلق، جملہ ہوکر صلہ اور شرط، أتى فعل فاعل، ن وقایہ، ي مفعول بہ جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ ہوکر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أرد فعل امر، (افعال) ارادہ کرنا، چاہنا، جميلا نیکی، احسان، جُدت، جَادَ (ن) بکذا دینا، سخاوت کرنا، احببت (افعال) پسند کرنا، أتى (ض) آنا۔

**ترجمہ:** تم مجھے دو یا نہ دو، پر میرے ساتھ نیکی کا ارادہ ضرور کیا کرو، اس لیے کہ آپ میرے سلسلے میں جو کچھ پسند کرتے ہیں، وہ مجھے مل ہی جاتا ہے۔

**مطلب:** شاعر کافور کو گرم کر رہا ہے، کہ زمانہ آپ کا مطیع و فرماں بردار ہے، اس لیے آپ مجھے انعامات سے نوازیں یا محروم رکھیں، مجھ پر اس کا کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا، لیکن ایک کرم ضرور کر لیا کریں، وہ یہ کہ ہمیشہ آپ میرے حق میں خیر اور بھلائی کا ارادہ کرتے رہیں، آپ نہیں دیتے نہ سہی، مگر آپ کا یہ ارادہ جب زمانے کو معلوم ہوگا، تو وہ میرے قدموں میں، آپ کی پسند کردہ چیزوں کو لا کر ڈال دے گا۔

مانگنے کے بھی تو انداز کئی ہوتے ہیں

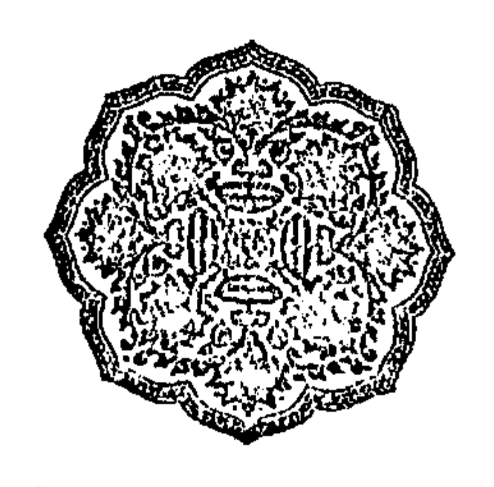
| لَعَوَّقَهُ شَيْئٌ عَنِ الدَّوَرَانِ | (۲۹) | لَوِ الْفَلَكَ الدَّوَّارَ أَبْغَضْتَ سَعْيَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** لو شرطیہ، کرھت فعل محذوف، الفلك الدوار موصوف صفت ہوکر اس کا مفعول بہ اور جملہ ہوکر جملہ مفسَّر، أبغضت فعل فاعل، سعيه بعد الاضافت مفعول بہ جملہ ہوکر مفسّر پھر جملہ شرط، ل جزائیہ، عوّق فعل، ہ مفعول بہ، شيئ فاعل، عن الخ جار مجرور عوق کے متعلق، جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** الفلك آسمان، جمع افلاك وفلك ، الدّوّار بہت گردش کرنے والا، دار (ن) دَوَرانا گردش کرنا، گھومنا، ابغضت (افعال) غصہ دلانا، مراد ناپسند کرنا، سعي کوشش، جد وجہد، سعي (ف) کوشش کرنا، جمع مَسَاع ، عوّق (تفعیل) روکنا، باز رکھنا۔

**ترجمہ:** اگر گردش شعار آسمان کی دوڑ دھوپ تمہیں خراب لگنے لگے، تو یقیناً اسے کوئی چیز نقل وحرکت سے روک دے گی۔

**مطلب:** یعنی صرف روئے زمین ہی کافور کی تابع فرمان نہیں ہے، بلکہ زمین وآسمان اور ان کی تمام چیزیں کافور کا حکم بجالانا، اپنے لیے موجب سعادت وبرکت خیال کرتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ جس طرح حوادث زمانہ زمین کی مخلوقات کو کافور کے منشاء کے مطابق لے کر چلتے ہیں، اگر ممدوح آسمان کی گردش کو بھی ناپسند کرنے لگے، تو اس میں بھی کوئی چیز خود بخود رکاوٹ بن کر کھڑی ہو جائے گی، اور کافور کو اسے حکم نہیں دینا پڑے گا، متنبی نے لالچ میں آکر اتنا مبالغہ کر دیا ہے، حالاں کہ کافور جیسے بخیل انسان سے اسے کچھ بھی ملنے والا نہیں۔



## من قافية الياء

## وقال يمدح كافورا في جمادى الاخرة سنة ست وأربعين وثلاث مائة

متنبی نے جمادی الثانیہ ۳۴۶ھ میں کافور کی تعریف کرتے ہوئے درج ذیل اشعار کہے

| كَفٰى بِكَ دَاءً اَنْ تَرٰى الْمَوْتَ شَافِيَا | (۱) | وَحَسْبُ الْمَنَايَا اَنْ يَكُنَّ أَمَانِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** کفی فعل، ب زائدہ، ك ممیز، داء تمیز پھر کفی کا مفعول بہ، ان ناصبہ، تری فعل فاعل، الموت مفعول بہ اول، شافیا تری کا مفعول بہ ثانی جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہوکر کفی کا فاعل جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، حسب المنایا مرکب اضافی کے بعد مبتدا، ان ناصبہ، یکن فعل ناقص، هنّ ضمیر اس کا اسم، امانیا خبر، جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہوکر مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر معطوف اور جملہ معطوفہ ہے۔

**حل لغات:** شافیا شفا دینے والا (ض) حسب بمعنی یکفی (س) امانی واحد امنية تمنا، آرزو۔

**ترجمہ:** موت کو شافی خیال کرنا ہی تمہارے لیے بہت بڑی بیماری ہے، اور موتوں کے لیے تمہاری آرزومندی کافی ہے۔

**مطلب:** شاعر اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتا ہے، کہ جب انسان پر غم واندوہ کا پہاڑ ٹوٹ پڑے، اور وہ اتنا مجبور ہو جائے، کہ موت کو اپنی آخری حد اور اپنے لیے ذریعۂ شفا سمجھنے لگے، تو واقعی یہ اس کے مجبور محض ہونے کی علامت ہے، اسی طرح جب موت کسی انسان کی تمنا کرنے لگے، تو یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ شخص انتہائی لاچار اور بے بس ہے، ورنہ وہ زندگی سے اتنی بری شکست تسلیم نہیں کرتا۔

چمن میں آہ کیا رہنا، جو ہو بے آبرو رہنا

| تَمَنَّيْتَهَا لَمَّا تَمَنَّيْتَ اَنْ تَرٰى | (۲) | صَدِيقًا فَاَعْيَا اَوْ عَدُوًّا مُدَاجِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** تمنیت فعل فاعل، ها مفعول بہ، جملہ ہوکر جواب شرط مقدم، لما شرطیہ،

تمنيت فعل فاعل، ان ناصبہ، ترى فعل فاعل، صديقا معطوف علیہ، او عاطفہ، عدوا مداجيا مرکب توصیفی ہوکر معطوف پھر ترى کا مفعول بہ، جملہ ہوکر پھر معطوف علیہ، ف عاطفہ، اعي فعل فاعل جملہ ہوکر معطوف اور پھر مفرد کی تاویل میں ہوکر تمنيت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر شرط، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** تمنيت (تفعل) آرزو کرنا، اعي (افعال) بے بس کرنا، عاجز کرنا، مداجي اسم فاعل مُداجاة (مفاعلة) دشمنی چھپانے والا، روادار۔

**ترجمہ:** تم نے اس وقت موت کی تمنا کی، جب تم کسی مخلص دوست، یا اخفاء عداوت کا معاملہ کرنے والے دشمن کی آرزو میں ناکام ہو گئے۔ (یا کسی مخلص ساتھی اور روادار دشمن کی آرزو میں ناکامی کے بعد، تم موت کی تمنا کرنے لگے)

**مطلب:** کہتا ہے کہ پہلے تو میں نے اپنی وسعت کے مطابق زندگی کا مقابلہ کیا، پھر کسی غم خوار دوست کا سہارا لینا چاہا، مگر اس میں ناکام رہا، اس کے بعد میرے دل میں کسی رواداری برتنے والے دشمن کی تمنا پیدا ہوئی، مگر یہاں بھی ناکامی کا منھ دیکھنے کے بعد، تھک ہار کر اخیر میں میں نے موت کی تمنا شروع کر دی۔ مختصر یہ کہ: سراپا درد ہوں، حسرت بھری ہے داستاں میری۔

| فَلَا تَسْتَعِدَّنَّ الْحُسَامَ الْيَمَانِيَا | (۳) | إِذَا كُنْتَ تَرْضٰى أَنْ تَعِيْشَ بِذِلَّةٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، كنت فعل ناقص، انت ضمیر اس کا اسم، ترضى فعل فاعل، ان ناصبہ، تعيش فعل فاعل، بذلة جار مجرور اس کے متعلق، جملہ ہوکر ترضى کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر كنت کی خبر اور جملہ ہوکر جملہ شرط، ف جزائیہ، لاتستعدن فعل نہی با نون ثقیلہ، هو ضمیر اس کا فاعل، الحسام اليمانيا مرکب توصیفی کے بعد لاتستعدن کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** ترضى (س) چاہنا، پسند کرنا، تستعدن استعداد (استفعال) تیاری کرنا۔

**ترجمہ:** اگر ذلت کی زندگی جینا تمہیں منظور ہے، تو یمنی کاٹ دار تلواروں کے حصول کی تمہیں ہرگز تیاری نہیں کرنی چاہئے۔

**مطلب:** شاعر اپنے آپ ہی کو متوجہ کر کے کہتا ہے، کہ جب تم میں زندگی کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں ہے، اور زمانے سے تنگ آ کر، تم نے ہتھیار ڈال دیا ہے، اور ذلت و نامرادی کی زندگی بسر کرنے پر تم راضی بھی ہو، تو پھر عمدہ قسم کی تلواروں کے حصول کی فکر بالکل چھوڑ دو، اس لیے کہ تلواریں تو دشمنوں کے

مقابلے کے لیے اور اپنی عاجزی دور کرنے کے لیے اٹھائی جاتی ہیں، اور تمہارے اندر ان چیزوں کی طاقت بالکل نہیں ہے۔

| وَلَا تَسْتَطِيْلَنَّ الرِّمَاحَ لِغَارَةٍ | (۴) | وَلَا تَسْتَجِيْدَنَّ الْعِتَاقَ الْمَذَاكِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و عاطفہ، لاتستطیلن فعل فاعل، الرماح مفعول بہ، لغارة جار مجرور فعل کے متعلق، جملہ ہوکر پہلے شعر کے فلاتستعدن الخ پر معطوف ہے، و عاطفہ، لا تستجیدن فعل فاعل، العتاق المذاکیا دونوں الخیل موصوف محذوف کی صفت ہوکر لاتستجیدن کا مفعول بہ جملہ ہوکر یہ بھی اسی پر معطوف ہے، پھر سب مل ملا کر جزا ہے۔

**حل لغات:** تستطیلن فعل نہی بانون ثقیلہ، (استفعال) دراز چیز طلب کرنا، غارة حملہ، لوٹ مار، جمع غارات، تستجیدن ، (استفعال) عمدہ طلب کرنا، عِتَاق عمدہ قسم کے گھوڑے، واحد عتیق، مَذَاکِیا، واحد ذکي و مذاکي پختہ عمر کے گھوڑے۔

**ترجمہ:** تمہیں کسی غارت گری کے لیے طویل نیزوں کو طلب کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے، اور نہ ہی تمہیں پختہ عمر کے عمدہ قسم والے گھوڑوں کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

**مطلب:** یعنی مذکورہ چیزیں شرف وعزت اور حصول رفعت کے لیے اختیار کی جاتی ہیں، اور جب کوئی ذلت کی زندگی پر قناعت کر کے، ہمت ہار جائے، تو اس کے لیے ان عالی صفات عمدہ چیزوں کو ہاتھ لگانا بھی جرم ہے۔

| فَمَا يَنْفَعُ الْأُسْدَ الْحَيَاءُ مِنَ الطَّوٰى | (۵) | وَلَا تُتَّقٰى حَتّٰى تَكُوْنَ ضَوَارِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف برائے علت، ما نافیہ، ینفع فعل، الأسد مفعول بہ، الحیاء فاعل، من الطوی جار مجرور ینفع کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لا نافیہ، تتقی فعل مجہول، ھي ضمیر نائب فاعل، حتی جارہ، أن مقدرة، تکون فعل ناقص، ھي ضمیر اس کا اسم، ضواریا خبر جملہ فعلیہ مفرد کی تاویل میں حتی کا مجرور ہوکر تتقی کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** الطوی مصدر (س) بھوکا ہونا، تتقی (افتعال) ڈرنا، ضواری واحد ضاری خون خوار۔

**ترجمہ:** بھوک کے سلسلے میں حیا شیروں کے کام نہیں آتی، اور ڈر تو خون خوار شیروں سے ہی لگتا ہے۔

**مطلب:** شاعر نے ایک عربی مثل کو شعر کی تحریر میں قید کیا ہے، کہ بھوکا شیر اگر شرم کی بنا پر شکار

کرنے سے رک جائے، تو اس کی شرم، اس کے حق میں عار اور باعث تہمت بنے گی، اور یہی نہیں، بلکہ بھوک کی وجہ سے وہ انتہائی سست اور کم زور دکھائی دے گا، جس کی وجہ سے اس سے ڈرنا تو درکنار، الٹا لوگ اس پر پتھروں کی بارش کر دیں گے، اور وہ اپنی زبان بھی ہلا کر انھیں ڈرا نہیں سکے گا، یہی حال ایک بزدل اور ذلت پسند انسان کا بھی ہوتا ہے، کہ جب وہ عزم وعمل کو بالائے طاق رکھ کر ذلت کے سمندر میں ٹھنڈک محسوس کرنے لگتا ہے، تو زندگی سے مجبور ہو کر، حوادث زمانہ کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے۔

| وَقَدْ كَانَ غَدَّارًا فَكُنْ أَنْتَ وَافِيَا | (٦) | حَبَبْتُكَ قَلْبِي قَبْلَ حُبِّكَ مَنْ نَأَى |
|---|---|---|

**ترکیب:** قلبي دراصل یا قلبي تھا یہ جملہ نداء ہے، حببت فعل فاعل، ك مفعول بہ، قبل مضاف، حب مصدر مضاف، ك مضاف الیہ، من موصولہ، نأى فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور ذوالحال، و حالیہ، قد تحقیقیہ، کان فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، غدارا خبر جملہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، کن فعل ناقص، انت اس کا اسم، وافیا خبر جملہ ہو کر معطوف پھر حال اور حب مصدر کا مفعول بہ، شبہ جملہ ہو کر قبل کا مضاف الیہ اور حببت کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ ہو کر جواب ندا، جملہ ندائیہ ہے۔

**حل لغات:** نأى (ف) دور ہونا، مراد سیف الدولۃ، غدار خائن، غدر (س ض) بدعہدی کرنا، وافي وفادار (ض)

**ترجمہ:** اے میرے دل! تمہارے اس دور افتادہ (سیف الدولۃ) شخص سے محبت کرنے سے پہلے، میں نے تمہیں چاہا ہے، وہ تو غدار تھا، پر تم وفاشعار بن جاؤ۔

**مطلب:** متنبی سیف الدولۃ کی عہد شکنی پر تعریض کرتے ہوئے، اپنے دل کو مخاطب بنا کر کہتا ہے، کہ اے دل دردمند، جب تم نے سیف الدولۃ سے محبت کا سوچا بھی نہیں تھا، اس سے بھی بہت پہلے سے میرے اندر تمہارے لیے جذبۂ محبت اور نرم گوشہ ہے، اور تم تو جانتے ہی ہو، کہ سیف الدولۃ نے تمہارے ساتھ بدعہدی اور خیانت کی ہے، لیکن تم سے میری درخواست یہ ہے کہ تم میرے لیے ایفائے عہد کا نمونہ بن جاؤ اور ہر طرح کی عہد شکنی اپنے دل سے نکال پھینکو۔

| فَلَسْتَ فُؤَادِي إِنْ رَأَيْتُكَ شَاكِيَا | (٧) | وَأَعْلَمُ أَنَّ الْبَيْنَ يُشْكِيكَ بَعْدَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، اعلم فعل فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل، البین اس کا اسم، یُشکي فعل فاعل، ك مفعول بہ، بعده بعد الاضافت مفعول فیہ، جملہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر اعلم کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، لست فعل ناقص، انت ضمیر اس کا اسم، فؤادي بعد الاضافت اس کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر جزاء مقدم، إن شرطیہ، رأیت فعل فاعل، ك مفعول بہ اول، شاکیا

مفعول بہ ثانی، جملہ ہوکر شرط، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** البین جدائی، فراق، (ض) جدا ہونا، یُشکی (افعال) شکایت پر آمادہ کرنا، شاکي شکایت کنندہ (ن)

**ترجمہ:** مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ سیف الدولۃ کا فراق تمہیں شکایت پر مجبور کر رہا ہے، (لیکن یاد رکھو) اگر میں نے تمہیں شکایت کناں پایا، تو تم میرے دل نہیں ہو (یا میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں ہے)

**مطلب:** شاعر اپنے دل کو خطاب کر کے کہہ رہا ہے، کہ یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ سیف الدولۃ کی جدائی تمہارے لیے بہت شاق ہے، لیکن اب تو ہر حال میں اسے بھولنا ہوگا، یہ کیا بات ہوئی کہ میں تو اسے بھول رہا ہوں، اور تم اس کی تسبیح پڑھے جا رہے ہو، ذرا غور تو کرو، تم میرا نہایت اہم جز ہو، اس حوالے سے تمہیں میرے ساتھ بے وفائی نہیں کرنا چاہئے، اور اگر بدعہدی کر کے، سیف الدولۃ کی یاد میں تمہیں پاگل ہونا ہی ہے، تو مجھ سے اپنے تمام تعلقات ختم کر لو۔

| فَإِنَّ دُمُوْعَ الْعَيْنِ غُدْرٌ بِرَبِّهَا | (۸) | إِذَا كُنَّ إِثْرَ الْغَادِرِيْنَ جَوَارِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف برائے علت، إن حرف مشبہ بالفعل، دموع العین بعد الاضافت اس کا اسم، غدر صیغۂ صفت، ب حرف جر، ربها بعد الاضافت مجرور ہوکر غدر کے متعلق اور پھر إن کی خبر جملہ اسمیہ ہے، إذا ظرفیہ، کن فعل ناقص، هن ضمیر اس کا اسم، إثر الغادرین بعد الاضافت، جواری اسم فاعل کا مفعول بہ ہے، شبہ جملہ ہوکر کن کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** غُدُرٌ بدعہد، خیانت کنندہ، واحد غدور، غدر (ض) بدعہدی کرنا، رب بمعنی صاحب، مالک، جمع أرباب، إثر بمعنی بعد، الغادرین اسم فاعل، واحد غادر غدار، جواري واحد جاری بہنے والا، (ض) بہنا، جاری ہونا۔

**ترجمہ:** اس لیے کہ غداروں کے فراق کے بعد بہنے والے آنسو، اپنے مالکان کے لیے عہد شکن ثابت ہوں گے۔

**مطلب:** یعنی جب کوئی انسان کسی خائن کی محبت اور اس کی یاد کو اپنے دل سے نکال دیتا ہے، تو اس کی آنکھ کے آنسوؤں کا یہ فرض بنتا ہے، کہ وہ اس نامراد انسان کے لیے ایک قطرہ بھی نہ ٹپکیں، اور اگر وہ بہتے ہیں، تو یقیناً ان کے اس عمل سے ان کے مالکوں کو تکلیف ہوگی اور وہ اپنے آقاؤں کے نافرمان اور عہد شکن کہلائیں گے۔

| فَلَا الْحَمْدُ مَكْسُوْبًا وَلَا الْمَالُ بَاقِيَا | (۹) | إِذَا الْجُوْدُ لَمْ يُرْزَقْ خَلَاصًا مِنَ الْأَذٰى |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، الجود لم یرزق فعل مجہول محذوف کا نائب فاعل ہے جملہ ہوکر جملہ مفسَّر، لم یرزق فعل، ھو ضمیراس کا نائب فاعل، خلاصا مصدر، من الأذی جار مجروراسی کے متعلق پھر یہ لم یرزق کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر مفسِر اور پھر جملہ شرط، ف جزائیہ، لا مشابہ بلیس، الحمد اس کا اسم، مکسوبا خبر جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا المال الخ اسی طرح ہوکر معطوف اور پھر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** جود احسان، سخاوت، (ن) یرزق فعل مجہول بچنا، رزق (ن) روزی دینا، یہاں بچنا اور محفوظ ہونا مراد ہے، خلاص نجات، رہائی، خلص من شیئ (ن) چھٹکارا پانا، مسکوب حاصل کردہ، (ض) حاصل کرنا، کمانا۔

**ترجمہ:** اگر کرم گستری بھی ایذاء رسانی سے نہ بچ سکے، تو نہ تو تعریف حاصل کی جاسکتی ہے اور نہ ہی مال باقی رہ سکتا ہے۔

**مطلب:** یعنی انسان جب کسی کے ساتھ احسان کرتا ہے اور بھول جاتا ہے، تو لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے احسان کا دیرپا اثر قائم رہتا ہے، لیکن جب کوئی شخص احسان کرکے جتلانے بھی لگتا ہے، تو نہ ہی اس کی تعریف ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے احسان میں ثبات رہتا ہے، بلکہ یہ ایک طرح غیر پسندیدہ اور نا قابل التفات فعل بن جاتا ہے، (احسان کی ایذا رسانی کا مطلب احسان جتلانا ہے)

| أَكَانَ سَخَاءً مَا أَتٰى أَمْ تَسَاخِيَا | (۱۰) | وَلِلنَّفْسِ أَخْلَاقٌ تَدُلُّ عَلَى الْفَتٰى |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، للنفس جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، اخلاق موصوف، تدل فعل فاعل، علی حرف جر، الفتی مبدل منہ، أ ہمزۂ استفہامیہ، کان فعل ناقص، سخاء أم تساخیا مرکب عاطفی کے بعد کان کی خبر، ما موصولہ، أتی فعل فاعل جملہ ہوکر صلہ، پھر کان کا اسم، جملہ ہوکر فتی کا بدل اشتمال، پھر مجرور ہوکر تدل کے متعلق اور جملہ فعلیہ ہوکر اخلاق کی صفت اور مبتدا موخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تدل، دلّ علی کذا (ن) اشارہ کرنا، غمازی کرنا، تساخي (تفاعل) بتکلف سخاوت کرنا، اخلاق واحد خُلق عادت، کیرکٹر۔

**ترجمہ:** اور نفوس انسانی کے کچھ ایسے اخلاق ہوا کرتے ہیں، جو ایک جواں مرد کے کارناموں کی غمازی کرتے ہیں، کہ اس کی جانب سے وقوع پذیر ہونے والی سخاوت فطری ہے یا بتکلف ہے۔

**مطلب:** یعنی انسان کی عادات اور اس کے اطوار سے خود بخود یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے، کہ اس کی فیاضی وکرم گستری طبعی ہے، یا اس نے دیکھا دیکھی، انگلی کٹا کر شہیدوں میں نام لکھوانے کی غرض سے، دریادلی کا بتکلف مظاہرہ کیا ہے، ظاہر ہے فطری سخاوت میں عموماً ریاکاری اور احسان جتلانا نہیں ہوتا، جب کہ بتکلف کرم گستری نام ہی ہے ریاکاری اور تکلیف دینے کا۔

| رَأَيْتُكَ تُصْفِي الْوُدَّ مَنْ لَيْسَ صَافِيَا | (۱۱) | أَقِلِّ اشْتِيَاقًا أَيُّهَا الْقَلْبُ رُبَّمَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** أيها القلب جملہ ندا ہے، اقل فعل فاعل، اشتياقا مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا، اور جملہ ندائیہ ہے، ربما بیان کثرت کے لیے، رایت فعل فاعل، ك مفعول بہ اول، تصفي فعل فاعل، الود اس کا مفعول بہ اول، من موصولہ، ليس فعل ناقص، هو ضمیر اس کا اسم، صافيا خبر، جملہ ہوکر صلہ اور تصفي کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہوکر رایت کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** أقل (افعال) کم کرنا، اشتياق (افتعال) مشتاق ہونا، تصفي (افعال) خالص کرنا، صافيا (ن) خالص ہونا۔

**ترجمہ:** اے دل شوقِ محبت سے باز آجاؤ، میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم ایک ایسے شخص کو دل سے چاہ رہے ہو، جس کی محبت میں خلوص نہیں ہے۔

**مطلب:** شاعر اپنے دل کو مخاطب کر کے کہتا ہے، کہ اے دل زیادہ محبت والفت کے چکر میں نہ پڑو، اور سیف الدولۃ سے ناطہ توڑ لو، اور سنو! بہت سوچ سمجھ کر کسی کو دل دیا کرو، کیوں کہ خلوص سے عاری انسان کو، دل سے چاہنے میں عقل مندی نہیں ہے، یاد رکھو.........

الفت میں ہے مزہ جب دونوں ہوں بے قرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

| لَفَارَقْتُ شَيْبِي مُوْجَعَ الْقَلْبِ بَاكِيَا | (۱۲) | خُلِقْتُ أَلُوْفًا لَوْ رَجَعْتُ إِلَى الصِّبَى |
|---|---|---|

**ترکیب:** خلقت فعل، انا ضمیر ذوالحال، الوفا حال پھر نائب فاعل جملہ فعلیہ ہے، لو شرطیہ، رجعت فعل فاعل، إلى الصبى جار مجرور، رجعت کے متعلق جملہ ہوکر شرط، ل جواب لو، فارقت فعل، انا ضمیر ذوالحال، شیبي بعد الاضافت مفعول بہ، موجع القلب مرکب اضافی کے بعد حال اول، باکیا حال ثانی پھر فارقت کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** الوف صیغۂ مبالغہ، بہت مانوس، أَلِفَ (س) مانوس ہونا، صِبٰی بچپن، (س) بچہ بننا، موجع القلب درد دل میں مبتلا انسان، اوجع (افعال) درد پیدا کرنا، شیب بڑھاپا

(ض) بوڑھا ہونا۔

**ترجمہ**: میں انسیت شعار پیدا ہوا ہوں، اگر میں بچپن کی طرف لوٹ جاؤں، تو اپنے بڑھاپے کو بادل پرغم روتے ہوئے الوداع کہوں گا۔ (صبیٰ سے مراد موجودہ حالات سے پہلے کے احوال ہیں)

**مطلب**: یعنی عام لوگوں کی طرح میری خلقت نہیں ہوئی ہے، بلکہ میں نہایت حساس اور مانوس پیدا کیا گیا ہوں، یہی وجہ ہے کہ لوگ اپنے ایام طفولیت پر فخر کرتے ہوئے، اس کے لوٹنے کے بظاہر متمنی اور مشتاق نظر آتے ہیں، لیکن میرا معاملہ ان کے برعکس ہے، مجھے بڑھاپے سے اس قدر انسیت ہوگئی ہے کہ اب اگر میں اسے چھوڑ کر، بچپن کی زندگی میں واپس کیا جاؤں، تو مجھے بہت ملال ہوگا۔ کہنا یہ چاہتا ہے کہ آپ کے دربار میں مجھے سکون ملا ہے، اس سے پہلے سیف الدولۃ کے یہاں بہت پریشانیاں تھیں، اسی لیے یہ زندگی مجھے سابقہ زندگی سے زیادہ عزیز ہے۔

| وَلٰكِنَّ بِالْفُسْطَاطِ بَحْرًا أَزَرْتُهٗ | (۱۳) | حَيٰوتِي وَنُصْحِي وَالْهَوٰى وَالْقَوَافِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب**: و مستانفہ، لکن حرف مشبہ بالفعل، بالفسطاط جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم، بحرا موصوف، أزرت فعل فاعل، ہ مفعول بہ اول، حيوتي الخ مرکب عاطفی کے بعد مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہوکر بحرا کی صفت اور أن کا اسم، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: فسطاط دریائے نیل کے مشرقی ساحل پر واقع ایک شہر، حضرت عمرو بن العاصؓ نے جس کی بنیاد رکھی تھی، بحرا سے مراد کافور ہے، أزرت (افعال) زیارت کرنا، ملاقات کرنا، نصح خیر خواہی، (ف) نصیحت کرنا۔

**ترجمہ**: لیکن شہر فسطاط میں ایک ایسا سمندر ہے، جس کے پاس میں اپنی زندگی، اپنی خیر خواہی، اپنی محبت اور اپنے اشعار کے ساتھ حاضر ہوا ہوں۔

**مطلب**: متنبی اپنی انسیت سے کافور کا استثناء کرتے ہوئے کہتا ہے، ہر چند کہ میں بہت مانوس انسان ہوں اور انسیتِ فطری کا تقاضا تو یہ تھا کہ میں سیف الدولۃ ہی کے وہاں قیام پذیر رہتا، مگر مجبور ہوکر میں نے سیف الدولۃ سے قطع تعلق کیا ہے، اور مصر میں ایک بحر بیکراں، یعنی کافور کے دربار میں، اپنی باقی ماندہ زندگی کو، تمام لوازمات کے ساتھ گذارنے کا عہد کر کے آگیا ہوں۔

| وَجُرْدًا مَدَدْنَا بَيْنَ اٰذَانِهَا الْقَنَا | (۱۴) | فَبِتْنَ خِفَافًا يَتَّبِعْنَ الْعَوَالِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب**: و عاطفہ، جرد یہ الخیل موصوف محذوف کی صفت اول، مددنا فعل فاعل، بين اذانها بعد الاضافت مفعول فیہ، القنا مفعول بہ، جملہ ہوکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، بتن فعل، ھن

ضمیر ذوالحال، خفافا حال پھر فاعل، یتبعن فعل فاعل، العوالیا اسی کا مفعول بہ، جملہ ہوکر معطوف پھر خیل کی صفت ثانی اور گذشتہ شعر کے القوافیا پر عطف ہے۔

**حل لغات:** جُرد اجرد کی جمع چھوٹے بال والا، مددنا مدّ (ن) دراز کرنا، بتن بات (ض) رات گذارنا، خفافا واحد خفیف تیز گام، عَوالي واحد عالية نیزے کا سرا۔

**ترجمہ:** اور میں چھوٹے بال والے ایسے گھوڑوں کے ساتھ یہاں آیا ہوں، جن کے کانوں کے درمیان ہم نے نیزے دراز کردیئے تھے، تو انہوں نے اس حال میں رات گذاری کہ وہ تیز گامی کے ساتھ نیزوں کے سروں کی سیدھ میں جارہے تھے۔

**مطلب:** شاعر اپنے گھوڑوں کی فضیلت بیان کررہا ہے، کہ ہم نہایت عمدہ قسم کے گھوڑوں کے ذریعے کافور کے یہاں پہنچے، اور رات کی تاریکی میں ہم نے طریقہ سفر یہ اختیار کیا تھا کہ اپنے نیزوں کو، گھوڑوں کی آنکھ کے بالکل سامنے کردیا تھا اور نیزوں کی چمک سے وہ گھوڑے انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ صحیح سمت میں جارہے تھے۔

| تَمَاشٰى بِأَيْدٍ كُلَّمَا وَافَتِ الصَّفَا | (۱۵) | نَقَشْنَ بِهِ صَدْرَ الْبُزَاةِ حَوَافِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** تماشٰی فعل فاعل، ب حرف جر، أید موصوف، کلما شرطیہ، وافت فعل فاعل، الصفا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر جملہ شرط، نقشن فعل، ھن ضمیر ذوالحال، حوافیا حال پھر فاعل، بہ جار مجرور نقشن کے متعلق، صدر البزاۃ بعد الاضافت مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر أید کی صفت پھر ب کا مجرور ہوکر تماشٰی کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تماشٰی اصل میں تتماشٰی تھا (تفاعل) چلنا، دوڑنا، وافت موافاۃ (مفاعلۃ) پانا، پہنچنا، الصفا واحد صفاۃ پتھر، ٹھوس چٹان، نقشن (ن) نقش و نگار بنانا، مزین کرنا، بزاۃ واحد باز شکاری پرندہ، حوافي حافي کی جمع ننگے پاؤں، پیدل، مراد نعل کے بغیر۔

**ترجمہ:** یہ گھوڑے اپنی ٹانگوں کے بل چل رہے تھے، جب بھی ٹھوس چٹانوں سے ان کا سامنا ہوتا، تو یہ نعل کے بغیر ہی، اپنی صلابت کی وجہ سے باز کے سینوں جیسا نقش و نگار بنادیا کرتے تھے۔

**مطلب:** شاعر اپنے گھوڑوں کے پیروں کی مضبوطی کو بیان کرتا ہے، کہ وہ گھوڑے جن پر سوار ہوکر ہم فسطاط پہنچے، اتنے تیز رفتار اور اس قدر مضبوط کھر والے تھے، کہ نعل کے بغیر بھی خوب تیز دوڑتے تھے، اور دوران سفر جب بھی کوئی ٹھوس پتھر یا چٹان ان کے پیروں تلے آتی، تو وہ اپنے کھروں کی مضبوطی اور صلابت کی بنا پر سخت سے سخت پتھروں میں بھی نشان بنادیا کرتے تھے۔

| وَتَنْظُرُ مِنْ سُوْدٍ صَوَادِقَ فِي الدُّجٰى | (۱۶) | يَرَيْنَ بَعِيْدَاتِ الشُّخُوصِ كَمَاهِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، تنظر فعل فاعل، من حرف جر، سود یہ عیون موصوف محذوف کی صفت اول ہے، صوادق صیغۂ صفت، في الدجی جار مجرور اسی کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر صفت ثانی، یرین فعل فاعل، بعیدات الشخوص ترکیب اضافی کے بعد ذوالحال، کما مبتدا، ھیا دراصل ھي ہے، خبر جملہ اسمیہ ہوکر حال پھر یرین کا مفعول بہ، جملہ ہوکر عیون محذوف کی صفت ثالث پھر من کا مجرور ہوکر تنظر کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** سود اسود کی جمع سیاہ، کالا، صوادق واحد صادق درست، ٹھیک، الدُّجٰی تاریکی واحد دُجیة، بعیدات، واحد بعیدة دور دراز، شخوص واحد شخص جسم، ڈھانچہ۔

**ترجمہ:** یہ گھوڑے تاریکیوں میں صحیح شناخت کی حامل اپنی سیاہ آنکھوں سے، دیکھا کرتے ہیں، جو دور سے نظر آنے والے اجسام کو بالکل صحیح دیکھتی ہیں۔

**مطلب:** شاعر اپنے گھوڑوں کی دور بینی اور ان کی فراست نظر کی تعریف کرتا ہے، کہ ہمارے گھوڑے اتنے تیز نگاہ ہیں، کہ تاریکئ شب میں بھی راستہ نہیں بھٹکتے، اور اپنی روشن نگاہوں سے رات کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں بھی دور دراز کی چیزیں دیکھتے ہیں اور وہ چیز واقعۃً ان کی نظر پر کھری اترتی ہے۔

| وَتَنْصِبُ لِلْجَرْسِ الْخَفِيِّ سَوَامِعًا | (۱۷) | يَخَلْنَ مُنَاجَاةَ الضَّمِيْرِ تَنَادِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، تنصب فعل فاعل، ل حرف جر، الجرس الخفي مرکب توصیفی کے بعد مجرور ہوکر تنصب کے متعلق، سوامعا موصوف، یخلن فعل فاعل، مناجاۃ الضمیر بعد الاضافت مفعول بہ اول، تنادیا، یخلن کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہوکر سوامعا کی صفت اور پھر تنصب کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تنصب (ض) گاڑنا، نصب کرنا، مراد کان لگانا، الجرس الخفي پست آواز، سوامعا واحد سامعة کان، یخلن (س) سمجھنا، خیال کرنا، مناجاۃ (مفاعلة) سرگوشی کرنا، آہستہ آہستہ بات کرنا، ضمیر دل، ذہن، جمع ضمائر، تنادی (تفاعل) آواز لگانا، باہم پکارنا۔

**ترجمہ:** یہ گھوڑے پست آواز سننے کے لیے اپنے اُن کانوں کو کھڑے کیے رہتے ہیں، جو دل کی سرگوشی کو بلند آواز خیال کرتے ہیں۔

**مطلب:** یہاں متنبی نے اپنے گھوڑوں کی قوت سماع کی عمدگی بیان کی ہے، کہ جس طرح ہمارے گھوڑے تیز نظر ہیں، ایسے ہی ان کی قوتِ سماع بھی نہایت مضبوط اور بیدار ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ

ہمہ وقت اپنے کان کھڑے کیے رہتے ہیں، اور اگر کوئی آہستہ بات بھی ہوتی ہے، تو وہ اسے خوب اچھی طرح سمجھ لیا کرتے ہیں۔ (خلاصہ یہ کہ ان گھوڑوں کو پیش آمدہ خطرات کا پہلے ہی احساس ہو جاتا ہے)

| تُجَاذِبُ فُرْسَانَ الصَّبَاحِ أَعِنَّةً | (۱۸) | كَأَنَّ عَلَى الْأَعْنَاقِ مِنْهَا أَفَاعِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** تجاذب فعل فاعل، فرسان الصباح بعد الاضافت مفعول بہ اول، أعنة موصوف، کان حرف مشبہ بالفعل، علی حرف جر، الأعناق ذوالحال، منها جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال، پھر مجرور ہو کر کان کی خبر مقدم، افاعیا اس کا اسم جملہ اسمیہ ہو کر أعنة کی صفت اور تجاذب کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تجاذب (مفاعلة) رسہ کشی کرنا، کھینچا تانی کرنا، فرسان الصباح سے مراد غارت گر، شہ سوار، فرسان واحد فارس شہ سوار، أعنة واحد عنان لگام کی رسی، أعناق واحد عنق گردن، أفاعي واحد أفعی سانپ۔

**ترجمہ:** یہ گھوڑے غارت گر شہ سواروں سے، لگام کی اُن رسیوں کے بارے میں رسہ کشی کرتے ہیں، جو ان کی گردنوں پر سانپ کی طرح پڑی ہوئی ہیں۔

**مطلب:** شاعر نے یہاں لگام کی رسی کو سانپ سے تشبیہ دی ہے اور وجہ شبہ سانپ کی طرح ان رسیوں کا دراز ہونا ہے، مقصد یہ ہے کہ ہمارے گھوڑے نہایت تیز رفتار ہیں، اور سرعت سیر کی وجہ سے شہ سواروں کی گردنوں پر پڑی ہوئی رسیاں تن جاتی ہیں اور ایسا لگتا ہے، کہ شہ سواروں کی گردنوں پر سانپوں کا بسیرا ہے۔

| بِعَزْمٍ يَسِيْرُ الْجِسْمُ فِي السَّرْجِ رَاكِبًا | (۱۹) | بِهِ وَيَسِيْرُ الْقَلْبُ فِي الْجِسْمِ مَاشِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** ب حرف جر، عزم موصوف، یسیر فعل، الجسم ذوالحال، في السرج جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اول، راکبا حال ثانی پھر یسیر کا فاعل اور جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، یسیر الخ پہلے مصرع کی طرح مرکب ہو کر معطوف پھر عزم کی صفت اور ب کا مجرور ہو کر فعل محذوف کے متعلق، جملہ فعلیہ ہے۔

**حل لغات:** عزم جمع عزائم پختہ ارادہ، حوصلہ، سرج زین جمع سروج، ماشیا پیادہ پا، مشی (ض) پیدل چلنا۔

**ترجمہ:** ہم ایسے حوصلے کے ساتھ روانہ ہوئے، جس کی قوت سے بحالتِ سواری، جسم زین پر محوِ سفر تھا اور جسم میں موجود دل بھی متحرک تھا۔

**مطلب:** یعنی شہر فسطاط کی مسافت طے کرنے کے دوران ہمارے حوصلے انتہائی بلند اور پختہ تھے، ہم راستے کی قربت و دوری سے بے پرواہ ہوکر، مسلسل اپنی منزل کی طرف گامزن تھے، اور کافور کے دربار میں جلدی پہنچنے کے لئے ہم اتنے متمنی اور مشتاق تھے، جس کا اندازہ ہمارے سفر کی کیفیت سے لگایا جا سکتا ہے، کہ ہم گھوڑوں پر سوار تھے، مگر ایسا لگتا تھا کہ ہمارا جسم زین پر سوار ہو، اور ہمارے قلوب بدن کے چمڑے کو پھاڑ کر باہر نکلنے اور مزید تیز چلنے کے لیے بے تاب ہوں۔

| وَمَنْ قَصَدَ الْبَحْرَ اسْتَقَلَّ السَّوَاقِيَا | (۲۰) | قَوَاصِدَ كَافُوْرٍ تَوَارِكَ غَيْرِهٖ |
|---|---|---|

**ترکیب:** قواصد کافور، اور توارك غیره یہ دونوں، شعر (۱۸) میں تجاذب فعل کی ھي ضمیر سے حال واقع ہیں، و مستانفہ، من مبتدا معنیٰ شرط کو متضمن، قصد فعل فاعل، البحر مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر شرط، استقل فعل فاعل، السواقیا مفعول بہ، جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ ہوکر من کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** قواصد واحد قاصدة، متلاشی، ارادہ کرنے والا، (ض) قصد کرنا، توارك واحد تاركة خیر باد کہنے والا، چھوڑنے والا، (ن) چھوڑنا، استقل (استفعال) کم تر سمجھنا، سواقي واحد ساقية چھوٹی نہر۔

**ترجمہ:** یہ گھوڑے ساری دنیا کو چھوڑ کر کافور کا قصد کرنے والے تھے، اور سمندر کے متلاشی ندیوں کو خاطر میں نہیں لاتے، (یا ندیوں کو ہیچ سمجھتے ہیں)

**مطلب:** متنبی نے اس شعر میں کافور کی دریا دلی اور دوسروں کی کم ظرفی کا نقشہ یوں بیان کیا ہے، کہ ہم لوگ ساری دنیا سے بے پرواہ ہوکر، کافور کے دربار عالی میں جا رہے تھے، اور ہمارے دلوں میں کسی اور کا خیال بھی نہیں گذرا تھا، کہ ہم اس کا قصد کریں، وجہ یہ ہے کہ کافور فیاضی و کرم گستری کا بحر بیکراں ہے، اور دیگر سلاطین عالم، اس کے سامنے مختصر زمین پر محیط تالاب، اور ظاہر ہے سمندر کے خواہاں، تالاب کو کیوں کر اہمیت دے سکتے ہیں۔

| وَخَلَّتْ بَيَاضًا خَلْفَهَا وَمَآقِيَا | (۲۱) | فَجَاءَتْ بِنَا إِنْسَانَ عَيْنِ زَمَانِهٖ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف تفریعیہ، جاءت فعل فاعل، بنا جار مجرور اسی کے متعلق، إنسان الخ اضافتوں کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، خلت فعل فاعل، بیاضا و ماقیا مرکب عاطفی کے بعد مفعول بہ، خلفها بعد الاضافت مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** جاء باحد (ض) لانا، إنسان العین آنکھ کی پتلی، مراد کافور، خلّت

تخلية (تفعیل) چھوڑنا، بیاض سے دیگر امراء مراد ہیں، ماقي واحد ماق آنکھ کا خانہ، گوشۂ چشم۔

**ترجمہ:** چناں چہ یہ گھوڑے ہمیں لے کر ایک ایسے انسان کے پاس پہنچے، جو اپنے زمانے کا منظور نظر ہے (یا جو اپنے دور میں آنکھ کی پتلی کی حیثیت رکھتا ہے) اور ان گھوڑوں نے سفیدی اور گوشہائے چشم کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔

**مطلب:** شاعر نے کافور کی فیاضی اور اس کے پاس لوگوں کے نقل وحرکت کی کثرت کو بیان کرنے کے لیے اسے آنکھ کی پتلی سے تشبیہ دی ہے، اور یہ واضح کیا ہے کہ جس طرح انسانی اعضاء میں آنکھ بلند اہمیت کی حامل ہے، پھر آنکھ میں بھی اس کی پتلی نہایت گراں قدر ہے، اسی طرح کافور بھی شاہان عالم میں اس وقت لوگوں کا سب سے بڑا مسیحا اور ان کا منظور نظر ہے، کافور کے علاوہ دیگر امراء آنکھ کی سفیدی اور حلقے کے مانند ہیں، جو خلا کو پر کرنے کے لیے جی رہے ہیں، ہم گداگروں کو ان سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

| نَجُوْزُ عَلَيْهَا الْمُحْسِنِيْنَ إِلَى الَّذِيْ | (٢٢) | نَرٰى عِنْدَهُمْ إِحْسَانَهٗ وَالْأَيَادِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** نجوز فعل فاعل، عليها جار مجرور اسی کے متعلق، المحسنين مفعول بہ، إلى حرف جر، الذي موصولہ، نری فعل فاعل، عندهم بعد الاضافت نری کا مفعول فیہ، إحسانه بعد الاضافت معطوف علیہ، و عاطفہ، ايادیا معطوف پھر نری کا مفعول بہ، جملہ ہو کر صلہ اور إلى کا مجرور ہو کر نجوز کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** نجوز (ن) پار کرنا، آگے بڑھنا، الأيادي أيدی کی جمع بمعنی احسانات، نعمتیں

**ترجمہ:** ان گھوڑوں کے ذریعے ہم تمام محسنین کو چھوڑ کر، ایک ایسے کرم فرما کے پاس آ پہنچے، جس کے احسانات وانعامات ان محسنین کے یہاں بھی ہمیں نظر آئے۔

**مطلب:** محسنین سے وہ امراء وسلاطین مراد ہیں جو کافور کے ماتحت تھے، متنبی کا مقصد یہ ہے، کہ ہم سرچشمہ سخاوت پر آ پہنچے ہیں، اس سے پہلے جتنے بھی محسن نظر آئے، سب کے احسان کا نالہ اسی دریائے کرم سے بہتا ہے، اس لیے ہم سب کو نظر انداز کرتے ہوئے، منبع جود وسخا اور مرکز فیض بے بہا پر، اپنی تشنگی دور کرنے کی غرض سے وارد ہوئے ہیں۔ (کافور کو چڑھا کر اپنا الو سیدھا کرنے میں لگا ہے)

| فَتًى مَا سَرَيْنَا فِي ظُهُوْرِ جُدُوْدِنَا | (٢٣) | إِلَى عَصْرِهٖ إِلَّا نُرَجِّي التَّلَاقِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** فتی موصوف، ما نافیہ، سرينا فعل، نحن ضمیر ذوالحال، في حرف جر، ظهور الخ اضافتوں کے بعد مجرور ہو کر سرينا کے متعلق، إلى عصره بھی اسی طرح ہو کر سرينا کے متعلق، إلا حصریہ، نرجی فعل فاعل، تلاقيا مفعول بہ جملہ ہو کر حال پھر سرينا کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر فتی

کی صفت اور ھو مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبر یہ ہے۔

**حل لغات:** جدود واحد جد آباء واجداد، نرجي (تفعیل) آرزو رکھنا۔ نلاقیه (تفاعل) ملاقات کرنا۔

**ترجمہ:** کافور ایسا جواں مرد ہے، کہ ہم اس کے زمانے تک محض اس لیے اپنے آباء واجداد کی پشتوں میں منتقل ہوتے رہے، تاکہ اس سے ملاقات کا شرف حاصل کر سکیں۔

**مطلب:** یعنی آج کافور سے مل کر ہماری بہت پرانی تمنا پوری ہوگئی، ہم تو اپنے آباء کی صلبوں میں تھے، اسی وقت سے کافور کے دیدار کے متمنی اور مشتاق تھے، اللہ کا کرم ہے، کہ آج ہماری دیرینہ آرزو پوری ہوگئی۔

| فَمَا يَفْعَلُ الْفَعَلاَتِ إِلاَّ عَذَارِيَا | (۲۴) | تَرَفَّعَ عَنْ عُوْنِ الْمَكَارِمِ قَدْرُهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ترفع فعل، عن حرف جر، عون المكارم بعد الاضافت مجرور ہوکر ترفع کے متعلق، قدره بعد الاضافت اس کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریع کا، ما نافیہ، یفعل فعل فاعل، الفعلات مستثنیٰ منہ، إلا حرف استثناء، عذاریا مستثنیٰ پھر یفعل کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ترفع (تفعل) بلند ہونا، عُوْن واحد عوان شادی شدہ عورت، مراد مستعمل چیز، قدر حیثیت، رتبہ جمع اقدار، فعلات واحد فعلة کام، عذارِی، عذراء کی جمع دوشیزہ عورت، مراد نیا کام۔

**ترجمہ:** ممدوح وقوع پذیر کارناموں سے بلند رتبہ ہے، وہ ہمیشہ انوکھے کارنامے انجام دیا کرتا ہے۔

**مطلب:** یعنی لوگ جتنے اچھے اعمال اور بلند کارنامے انجام دے چکے ہیں، کافور انھیں دہرانے میں اپنی ہتک سمجھتا ہے، اس کی حیثیت تو اتنی عظیم المرتبت ہے، کہ وہ ہر آن نت نئے کارناموں کی انجام دہی میں لگا رہتا ہے، اور جدید فخریہ کارناموں کو انجام دینے کا وہ عادی بن چکا ہے۔

| فَإِنْ لَمْ تَبِدْ مِنْهُمْ أَبَادَ الْأَعَادِيَا | (۲۵) | يُبِيْدُ عَدَاوَاتِ الْبُغَاةِ بِلُطْفِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** یبید فعل فاعل، عداوات البغاة مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، ب حرف جر، لطفه بعد الاضافت مجرور ہوکر یبید کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، إن شرطیہ، لم تبد فعل فاعل، منهم جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہوکر شرط، اباد فعل فاعل، الأعاديا مفعول بہ، جملہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** یبید (افعال) ہلاک کرنا، عداوات واحد عداوۃ دشمنی، بغاۃ باغی کی جمع، بغاوت کنندہ، تبد (ض) ہلاک ہونا، اعادي عدو کی جمع الجمع ہے، دشمن، لطف نرمی، (ک) مہربان ہونا۔

**ترجمہ:** ممدوح اپنی کرم گستری سے باغیوں کی دشمنی کو ختم کر دیتا ہے، لیکن اگر اس سے وہ ختم نہیں ہوتی، تو پھر صفحۂ ہستی سے ان دشمنوں کا نام ونشان مٹادیا کرتا ہے۔

**مطلب:** یعنی ممدوح اپنے مخالفین کا منھ بند کرنے کے لیے، پہلے تو انھیں اپنے لطف وکرم کے ذریعے سمجھا کر، خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور ان پر اپنے احسان کی بارش کرتا ہے، تا کہ وہ اپنی عداوت سے باز آ کر کافور کے حاشیہ نشینوں میں شامل ہو جائیں، لیکن اگر وہ اس نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنی عداوت سے باز نہیں آتے، تو ہمیشہ کے لیے ان کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے۔

| أَبَا الْمِسْكِ ذَا الْوَجْهُ الَّذِي كُنْتُ تَائِقًا | (۲۶) | إِلَيْهِ وَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كُنْتُ رَاجِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** أبا المسك بعد الاضافت یا حرف ندا محذوف کا مفعول بہ ہے، اور جملہ ندا ہے، ذا اسم اشارہ مبتدا، الوجه موصوف، الذي اسم موصول، کنت فعل ناقص، أنا ضمیر اس کا اسم، تائقا اسم فاعل، إليه جار مجرور تائقا کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر کنت کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ پھر صفت ہو کر ذا مبتدا کی خبر جملہ اسمیہ ہو کر جواب ندا اول، و عاطفہ، ذا الخ پہلے کی طرح مرکب ہو کر جواب ندا دوم، جملہ ندائیہ ہے۔

**حل لغات:** ابو المسك کافور کی کنیت ہے، تائق مشتاق، متمنی (ن ض) آرزو مند ہونا، راجي آرزو مند، (ن) امید رکھنا۔

**ترجمہ:** اے کافور یہی وہ رخ انور ہے، جس کا مدت سے میں مشتاق تھا، اور یہی وہ دن ہے، جس کے حصول کا میں آرزو مند تھا۔

**مطلب:** شاعر کافور کو مخاطب کر کے کہتا ہے، کہ آج آپ کو دیکھ کر مجھے دلی مسرت ہو رہی ہے، اور آپ سے مل کر میں اتنا خوش ہوں، جسے لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا، آپ کے رخ انور کی زیارت اور آپ کے دربار میں حاضری کی سعادت کی تمنا برسوں سے تھی، اور آج وہ حاصل ہو گئی ہے، اس لیے میرا خوش ہونا ایک طبعی امر ہے۔

| لَقِيتُ الْمَرْوَرَى وَالشَّنَاخِيبَ دُونَهُ | (۲۷) | وَجُبْتُ هَجِيرًا يَتْرُكُ الْمَاءَ صَادِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** لقيت فعل فاعل، المروری والشناخیب مرکب عاطفی کے بعد مفعول بہ،

دونہ بعد الاضافت لقیت کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، جبت فعل فاعل، ھجیرا موصوف، یترك فعل فاعل، الماء مفعول بہ اول، صادیا یترك کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر ھجیرا کی صفت اور جبت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہے۔

**حل لغات:** مروری واحد مروراۃ ومروۃ چٹیل میدان، الشناخیب واحد شَنْخُوب پہاڑ کی چوٹی، جبت (ن) جوبا طے کرنا، قطع کرنا، ھجیرا دوپہر کی گرمی، صادي جمع صوادي پیاسا، صدي (س) سخت پیاس لگنا۔

**ترجمہ:** آپ کی ملاقات سے پہلے مجھے چٹیل میدانوں اور بہت سی پہاڑ کی چوٹیوں سے گذرنا پڑا ہے، اور میں ایک ایسی سخت دوپہر سے دوچار ہوا ہوں، جو پانی کو بھی پیاسا بنا چھوڑتی ہے۔

**مطلب:** یعنی مجھے آسانی کے ساتھ کافور سے ملاقات کا شرف حاصل نہیں ہوا، بلکہ اس راہ میں مجھے نہایت پرخار وادیوں اور خوفناک چٹیل میدانوں سے گذرنا پڑا ہے، ساتھ ہی ساتھ اتنی سخت گرمی جھیلنی پڑی ہے، جو دریاؤں اور کنوؤں کو بھی پیاسا اور تشنہ بنا ڈالتی ہے۔

| وَكُلَّ سَحَابٍ لاَ أَخُصُّ الْغَوَادِيَا | (۲۸) | أَبَا كُلِّ طِيْبٍ لاَ أَبَا الْمِسْكِ وَحْدَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ابا کل طیب اضافتوں کے بعد معطوف علیہ، لا عاطفہ، ابا المسك مرکب اضافی کے بعد ذوالحال، وحدہ بعد الاضافت حال پھر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، کل سحاب مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف، پھر یہ یا حرف ندا محذوف کا مفعول بہ ہے، جو أدعو فعل کے قائم مقام ہے، جملہ ہوکر جملۂ ندا، لا اخص فعل فاعل، الغوادیا مفعول بہ، جملہ ہوکر جواب ندا، جملہ ندائیہ ہے۔

**حل لغات:** طیب خوش بو، جمع أطیاب، أخص (ن) خاص کرنا، غوادي واحد غادیة صبح اٹھنے والا بادل۔

**ترجمہ:** اے مشک سمیت تمام خوش بوؤں کے باپ، اور اے ہر بادل کے والد، میں صبح کو برسنے والے بادلوں کو خاص نہیں کررہا ہوں۔

**مطلب:** متنبی کافور کی لطافت طبعی اور اس کی بے پایاں کرم گستری کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ آپ اتنے نفیس اور لطیف الطبع ہیں، کہ صرف مشک ہی نہیں، بلکہ تمام خوش بوؤں سے زیادہ مہک دار ہیں اور آپ کی سخاوت آسمان کے تمام بادلوں سے زیادہ عام اور تام ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمہ وقت آپ کے دربار عالی میں سوالیوں اور حاجت مندوں کا ہجوم لگا رہتا ہے اور آپ کی دریا دِلی کو دیکھ کر بے ساختہ یہ کہنا پڑتا ہے، کہ ~

فقط یہ بات کی پیر مغاں نے ہے مرد خلیق
ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں

| يُدِلُّ بِمَعْنَى وَاحِدٍ كُلُّ فَاخِرٍ | (۲۹) | وَقَدْ جَمَعَ الرَّحْمَانُ فِيْكَ الْمَعَانِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب**: یدل فعل، ب حرف جر، معنی واحد مرکب توصیفی کے بعد مجرور ہوکر یدل کے متعلق، کل فاخر مضاف مضاف الیہ ہوکر ذوالحال، و حالیہ، قد برائے تحقیق، جمع فعل، الرحمان فاعل، فیك جارمجرور جمع کے متعلق، معانیا اس کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر حال اور پھر یدل کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات**: يُدِل إدلالا (افعال) ناز کرنا، نخرے دکھانا، معنی خوبی، اچھائی، جمع معاني، فَاخِر فخر کرنے والا، (ف) ناز کرنا، اترانا، جمع (ف) اکٹھا کرنا، جمع کرنا۔

**ترجمہ**: ہر فخر کرنے والا محض ایک خوبی پر نخرے دکھایا کرتا ہے، حالاں کہ اللہ نے آپ کو جامع الکمالات بنایا ہے۔

**مطلب**: یعنی اگر کسی شخص میں ایک اچھائی ظاہر ہوجاتی ہے، تو وہ اسے لے کر اڑتا پھرتا ہے، اور ہمہ وقت اسی کا گن گاتا رہتا ہے، اور آپ ہیں، کہ اللہ نے دنیا کی تمام خوبیوں سے آپ کو نوازا ہے، مگر کسی بھی موقعہ پر، آپ کی طرف سے اُن کے اظہار کی کوئی معمولی جھلک بھی نہیں دکھائی دیتی۔

سچ ہے: کہہ رہا ہے موج دریا سے سمندر کا سکوں ☆ جس کا جتنا ظرف ہے، اتنا ہی وہ خاموش ہے

| إِذَا كَسَبَ النَّاسُ الْمَعَالِيَ بِالنَّدٰى | (۳۰) | فَإِنَّكَ تُعْطِي فِي نَدَاكَ الْمَعَالِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب**: إذا شرطیہ، کسب فعل، الناس فاعل، المعالي مفعول بہ، بالندی جارمجرور کسب کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، إن حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، تعطي فعل فاعل، في حرف جر، نداك بعدالاضافت مجرور ہوکر تعطي کے متعلق، المعاليا اس کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر إن کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر جزا، اور جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات**: مَعَالِي واحد معلاۃ بلندی، ندیٰ سخاوت، بارش، جمع أنداء و أندية.

**ترجمہ**: اگر اور لوگ کرم گستری کے ذریعے بلندیاں حاصل کرتے ہیں، تو آپ اپنی بخشش کے ساتھ بلندیوں کو بھی ہم دست کردیا کرتے ہیں۔

**مطلب**: یعنی دیگر سلاطین عالم کے فیاضی وسخاوت کا مقصد، اپنا نام اونچا کرنا اور بلندی حاصل کرنا ہے، وہ فطری طور پر آپ کی طرح شرافت و بزرگی کے حامل نہیں ہوتے، بلکہ کرم گستری کے ذریعے انھیں عزت وکرامت حاصل کرنی پڑتی ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر آپ میں بلندی وعزت ودیعت کررکھی ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی بخششوں کے ساتھ شرف وعزت کا بھی تحفہ

دیا کرتے ہیں۔

ہمارے باغ میں جود وسخا کے پھول کھلتے ہیں ہمارا کام ہے انسان کو انسان بنا دینا

| | | |
|---|---|---|
| وَغَيْرُ كَثِيرٍ أَنْ يُزُوْرَكَ رَاجِلٌ | (۳۱) | فَيَرْجِعُ مَلْكًا لِلْعِرَاقَيْنِ وَالِيَا |

**ترکیب:** و مستانفہ، غير كثير مضاف مضاف الیہ ہوکر خبر مقدم، ان ناصبہ، يزور فعل، ك مفعول بہ، راجل فاعل، جملہ ہوکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، يرجع فعل، هو ضمیر ذوالحال، ملكا حال اول، و اليا حال ثانی پھر يرجع کا فاعل، للعراقين جار مجرور يرجع کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** يزور (ن) ملنا، ملاقات کرنا، ملكا دراصل مَلِك تھا ضرورت شعری کی بنا پر ل کو ساکن کر دیا گیا، بادشاہ جمع ملوك ، عِراقين سے بصرہ اور کوفہ مراد ہیں، لیکن راجح قول یہ ہے کہ اس سے عراق عرب اور عراق عجم مراد ہیں، والي حاکم، گورنر، جمع وُلاة .

**ترجمہ:** یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے، کہ کوئی پیادہ پا آپ کی زیارت کے لیے آئے، اور یہاں سے عراقین کا فرماں روا اور گورنر بن کر واپس جائے۔

**مطلب:** یعنی آپ کی داد و دہش کا عالم یہ ہے، کہ آپ ایک معمولی گداگر اور پیدل چلنے والے سائل کو بھی اونچے سے اونچے عہدے پر فائز کر دیتے ہیں، اور لوگ آپ کا یہ کارنامہ دیکھ کر حیرت اس لیے نہیں کرتے، کہ آئے دن تو آپ ایسا قابل فخر کارنامہ انجام دیتے رہتے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ زندگی میں صرف ایک بار آپ سے اس طرح کا کوئی کارنامہ صادر ہو۔

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

| | | |
|---|---|---|
| فَقَدْ تَهَبُ الْجَيْشَ الَّذِيْ جَاءَ غَازِيًا | (۳۲) | لِسَائِلِكَ الْفَرْدِ الَّذِيْ جَاءَ عَافِيَا |

**ترکیب:** ف برائے تفریع، قد تحقیقیہ، تهب فعل فاعل، الجيش موصوف، الذي موصولہ، جاء فعل، هو ضمیر ذوالحال، غازيا حال پھر جاء کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اور جیش کی صفت ہوکر تهب کا مفعول بہ، ل حرف جر، سائلك بعد الاضافت مبدل منہ، الفرد موصوف، الذي موصولہ، جاء فعل، هو ضمیر ذوالحال، عافيا حال پھر فاعل اور جملہ ہوکر صلہ، پھر الفرد کی صفت اور بدل، پھر ل کا مجرور ہوکر تهب کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** غازيا حملہ آور، (ن) جنگ کرنا، فرد تنہا، جمع افراد ، عافي گداگر، سوالی، جمع عُفاة .

**ترجمه:** کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ آپ حملے کی نیت سے آئے ہوئے لشکر کو، گداگر بن کر حاضر ہوئے ایک سائل کے حوالے کر دیتے ہیں۔

**مطلب:** یعنی آپ میدان جنگ میں دشمنوں کو شکست دے کر، انکے لشکروں کو قید کر لیتے ہیں اور پھر اگر کوئی سائل آپ کے پاس اپنی ضرورت لے کر آتا ہے، تو اس عظیم لشکر کو تنہا اس گداگر کے حوالے کر کے ہانک دیا کرتے ہیں، یعنی آپ جتنے بڑے بہادر ہیں، اس سے کہیں زیادہ سخی اور دل والے ہیں۔

| یَرَی کُلَّ مَا فِیْهَا وَحَاشَاكَ فَانِیَا | (۳۳) | وَتَحْتَقِرُ الدُّنْیَا احْتِقَارَ مُجَرِّبٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، تحتقر فعل فاعل، الدنیا مفعول بہ، احتقار مضاف، مجرب موصوف، یری فعل فاعل، کل مضاف، ما موصولہ، فیھا جار مجرور ہو کر صلہ پھر مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، حاشاك بعد الاضافت معطوف پھر یری کا مفعول بہ اول، فانیا مفعول بہ ثانی جملہ ہو کر مجرب کی صفت پھر احتقار کا مضاف الیہ ہو کر تحتقر کا مفعول مطلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تحتقر (افتعال) ذلیل سمجھنا، مجرب تجربہ کار (تفعیل) آزمانا، حاشاك بمعنی سواك۔

**ترجمه:** دنیا تمہاری نگاہ میں اس تجربے کار انسان کی طرح بے حیثیت ہے، جو تمہارے سوا دنیا کی تمام چیزوں کو فانی سمجھتا ہے۔

**مطلب:** یعنی دنیا آپ کی نگاہ میں ایک ماہر تجربے کار انسان کے خیال کی طرح نہایت ہیچ اور کم حیثیت ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ دنیا جمع نہ کر کے، واردین وصادرین پر ہمہ وقت اس کی تقسیم میں لگے رہتے ہیں، اور فناء دنیا کے پیش نظر ہر ممکن اس کی ذخیرہ اندوزی سے بچتے ہیں۔

امید نہ رکھ دولت دنیا سے وفا کی
رم اس کی طبیعت میں ہے مانند غزالہ

| وَلٰکِنْ بِأَیَّامٍ أَشَبْنَ النَّوَاصِیَا | (۳۴) | وَمَا کُنْتَ مِمَّنْ أَدْرَكَ الْمُلْكَ بِالْمُنٰی |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، ما نافیہ، کنت فعل ناقص، انت ضمیر اس کا اسم، من حرف جر، من موصولہ، ادرك فعل فاعل، الملك مفعول بہ، بالمنی جار مجرور ادرك کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اور من کا مجرور ہو کر ظرف مستقر کنت کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، لکن برائے استدراک، ب حرف جر، ایام موصوف، اشبن فعل فاعل، النواصیا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر ایام کی صفت پھر مجرور ہو کر ادرکت فعل محذوف کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** ادرك (افعال) حاصل کرنا، مُنٰی واحد منیة تمنا، آرزو، ایام سے مراد

جنگیں، اشبن (افعال) بوڑھا کرنا، سفید کرنا، نواصي واحد ناصية پیشانی۔

**ترجمه:** آپ آرزوؤں سے بادشاہت حاصل کرنے والے لوگوں میں سے نہیں ہیں، بلکہ دشمنوں کی پیشانیاں سفید کر دینے والی جنگوں کے ذریعے آپ نے ملوکیت حاصل کی ہے۔

**مطلب:** یعنی اتنا بے فکر ہو کر فیاضی وسخاوت کرنا واقعی آپ ہی کا کمال اور امتیاز ہے، کیوں کہ آپ نے تمناؤں کے ذریعے بادشاہت نہیں حاصل کی ہے، کہ اسے صرف کرنے پر ملال نہ ہو، بلکہ آپ کو محنت ومشقت اور جنگ وجدال کے بعد ملوکیت حاصل ہوئی ہے، اس لیے اسے اس طرح لٹانے میں کچھ تو سوچنا چاہیے، مگر آپ کو اس کی پرواہ ہی نہیں ہے۔

| وَأَنْتَ تَرٰهَا فِي السَّمَاءِ مَرَاقِيَا | (۳۵) | عِدَاكَ تَرٰهَا فِي الْبِلَادِ مَسَاعِيًا |
|---|---|---|

**ترکیب:** عداك بعد الاضافت مبتدا، ترى فعل فاعل، ها مفعول بہ اول، في البلاد جار مجرور ہو کر حال مقدم، مساعيا ذوالحال پھر ترى کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر عداك کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، بقیہ شعر میں بھی یہی ترکیب ہے۔

**حل لغات:** مَسَاعي واحد سعي کوشش، جدوجہد، مراقي واحد مِرقاة زینہ، سیڑھی۔

**ترجمه:** تمہارے دشمنوں کی نگاہ میں یہ جنگیں حصول سلطنت کی کوشش معلوم ہوتی ہیں، جب کہ تم انھیں آسمانوں میں جانے کا زینہ خیال کرتے ہو۔

**مطلب:** یعنی چوں کہ آپ روئے زمین میں اپنی شجاعت وجواں مردی کا جوہر دکھلا کر، دشمنوں سے ان کے علاقے زیر کر لیا کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں ان علاقوں کا حاکم اور والی مقرر کر دیتے ہیں، اس لیے آپ کے اس طرز عمل کو، آپ کے مخالفین نے غلط مفہوم کا لبادہ اوڑھا کر، آپ کی تمام تر جدوجہد اور محنت ومشقت کو حصول مملکت میں منحصر کر دیا ہے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ان مقابلوں اور جنگوں سے آپ کا نام بھی روشن ہوتا ہے، اور آپ کو شرف وعزت اور بلندی بھی ہم دست ہوتی ہے، دنیا کی ذخیرہ اندوزی ہرگز آپ کے پیش نظر نہیں ہے۔

| تَرٰى غَيْرَ صَافٍ أَنْ تَرَى الْجَوَّ صَافِيَا | (۳۶) | لَبِسْتَ لَهَا كُدْرَ الْعَجَاجِ كَأَنَّمَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** لبست فعل فاعل، لها جار مجرور اسی کے متعلق، كدر العجاج بعد الاضافت مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، كانما برائے تشبیہ، ترى فعل فاعل، غير صاف بعد الاضافت اس کا مفعول بہ ثانی، ان ناصبہ، ترى فعل فاعل، الجو اور صافيا دونوں اس کا مفعول بہ ہیں، جملہ ہو کر پھر ترى اول کا مفعول بہ اول، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** كُدر، واحد أكدر مٹیالا، مکدر، عجاج واحد عجاجة غبار، دھواں، الجو فضا، جمع أجواء.

**ترجمہ:** آپ نے ان جنگوں میں غبار جنگ کا مٹیالا لباس زیب تن کر رکھا تھا، ایسا لگتا تھا کہ آپ فضاء کو صاف نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔

**مطلب:** یعنی کافور نے مسلسل کئی جنگوں میں دشمنوں کو مار گرایا ہے، کثرت مقابلہ کی وجہ سے آپ کا لباس غبار جنگ سے بالکل مٹیالا ہو گیا تھا اور دیکھنے والوں کو وہ غبار ہی کے رنگ کا مٹیالا لباس معلوم ہوتا تھا، اور ایسا اس لیے تھا کہ آپ ہمہ وقت میدان میں دشمنوں سے نبرد آزما رہا کرتے تھے، جس کی دھول اور غبار نے آپ کے لباس کو مکدر کر دیا تھا اور میدان جنگ میں آپ کی دوام استقامت کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا، کہ آپ مکدر فضاء میں رہنے کے عادی ہو گئے ہیں۔

| يُؤَدِّيكَ غَضْبَانًا وَيَثْنِيكَ رَاضِيًا | (۳۷) | وَقُدْتَ إِلَيْهَا أَجْرَدَ سَابِحٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، قدت فعل فاعل، إليها جار مجرور ہو کر قدت کے متعلق، کل مضاف، أجرد موصوف، سابح صفت اول، يؤدي فعل فاعل، ك ذوالحال، غضبانا حال پھر يؤدي کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، يثنيك الخ يؤديك کی طرح جملہ ہو کر معطوف اور پھر سابح کی صفت ثانی، پھر کل کا مضاف الیہ ہو کر قدت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** قُدتَ، قاد (ن) ہنکانا، جانور کی نکیل پکڑ کر لے جانا، اجرد چھوٹے بال والا جمع جُرد، سابح تیز رفتار، جمع سُبَّاحٌ سَبَحَ (ف) تیز دوڑنا، يؤدي تادية (تفعیل) لانا، پہنچانا، يثني (ض) لوٹانا، موڑنا۔

**ترجمہ:** آپ ان جنگوں میں ہر اُس تیز رفتار کوتاہ مو گھوڑے کو ہانک لائے، جو بحالت غضب آپ کو میدان جنگ کی طرف لاتے تھے، لیکن وہ خوشی کی حالت میں آپ کو واپس لے جاتے تھے۔

**مطلب:** شاعر ممدوح کی تیاریٔ جنگ کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ ممدوح نہایت خوفناک ہو کر تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوتے اور میدان جنگ میں اترتے تھے اور جب دشمنوں کو مار گرا دیتے تو آپ کا چہرہ فرط مسرت سے کھل اٹھتا تھا، اور پھر خوشی خوشی انھی گھوڑوں پر سوار ہو کر واپس اپنی منزل پر آ جاتے تھے۔

| وَيَعْصِي إِذَا اسْتَثْنَيْتَ أَوْ كُنْتَ نَاهِيًا | (۳۸) | وَمُخْتَرَطٍ مَاضٍ يُطِيعُكَ آمِرًا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و عاطفہ، مخترط اور ماض یہ دونوں سیف موصوف محذوف کی صفات ہیں،

يعطي فعل فاعل، لك ذوالحال، آمرا حال پھر يعطي کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر صفت ثالث، و عاطفہ، يعصي فعل فاعل، إذا ظرفیہ مضاف، استثنیت فعل فاعل جملہ ہوکر معطوف علیہ، أو عاطفہ، کنت فعل ناقص، انت ضمیر اس کا اسم، ناهيا خبر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، پھر إذا کا مضاف الیہ ہوکر يعصي کا مفعول فیہ ہے، جملہ فعلیہ ہوکر یہ صفت رابع ہے اسی سیف محذوف کی اس کے بعد ماقبل کے شعر میں لفظ اجرد پر اس کا عطف ہے۔

**حل لغات:** مخترط اسم مفعول، نکالی ہوئی چیز، اخترط (افتعال) تلوار سونتنا، میان سے نکالنا، ماضِ کارگر، مضی (ض) کرنا، گذرنا، استثنیت (استفعال) نکالنا، خاص کرنا، استثناء کرنا، ناهي روکنا، منع کرنا (ف)

**ترجمہ:** اور آپ ان مقابلوں میں ہر اُس ننگی اور کاٹ دار تلوار کو لے کر نمودار ہوئے، جو آپ کے تمام احکامات بجالاتی تھیں، لیکن وہ آپ کے استثناء اور آپ کی نہی کی نافرمان تھیں۔

**مطلب:** یعنی کافور اپنے دشمنوں کا صفایا کرنے کے لیے، ایسی برہنہ اور براں تلواروں کے ساتھ میدان میں اترے تھے، جن کی اطاعت وفرماں برداری کا عالم یہ تھا، کہ ممدوح کے ایک اشارے پر وہ دشمنوں کی صف کی صف زمین پر بچھا دیا کرتی تھیں، اور اس قدر منہمک اور توجہ سے مقابلہ کرتیں کہ اگر ممدوح رحم کھا کر کسی دشمن کو بچانے، یا کسی کا استثناء کرنے کے لیے کہنا چاہتے، تب تک یہ تلواریں اپنی تیزی کی بنا پر اس کا کام تمام کردیا کرتی تھیں۔ (تلواروں کی تعریف ہے)

| وَأَسْمَرَ ذِي عِشْرِينَ تَرْضَاهُ وَارِدًا | (۳۹) | وَيَرْضَاكَ فِي إِيْرَادِهِ الْخَيْلَ سَاقِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و عاطفہ، اسمر یہ قنا محذوف موصوف کی صفت اول، ذي عشرين بعد الاضافت صفت ثانی، ترضى فعل فاعل، ہ ذوالحال، واردا حال پھر ترضى کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر صفت ثالث، و عاطفہ، يرضى فعل فاعل، لك ذوالحال، ساقيا حال پھر يرضى کا مفعول بہ، في حرف جر، إيراد مصدر مضاف ہے، اپنے مفعول بہ اول ہ کی طرف، الخيل مصدر کا مفعول بہ ثانی، شبہ جملہ ہوکر في کا مجرور اور يرضى کے متعلق، جملہ ہوکر القنا کی صفت رابع پھر یہ بھی اُسی أجرد پر معطوف ہے۔

**حل لغات:** اسمر گندم گوں، (ک) گندمی ہونا، ذي عشرين بیس گرہوں والا، إيراد (افعال) لانا، الخيل گھوڑے جمع خيول، مرادشہ سوار، ساقي جام بردار، سقى (ض) پلانا۔

**ترجمہ:** اور آپ ان معرکوں میں بیس گرہوں والا وہ گندم گوں نیزہ لے کر آئے، جس کی آمد آپ کے لیے باعث خوشی تھی، اور جو مقابل گھوڑ سواروں تک پہنچانے اور پھر آپ کے ذریعے سیراب

ہونے پر، آپ سے بھی خوش تھا۔

**مطلب:** یعنی جب بیس گز لمبے نیزے کو لے کر آپ نے دشمنوں کا قتل عام کرنا شروع کیا، تو اس وقت اس گراں وزن نیزے کو لانے کی افادیت محسوس ہوئی، اور اس کی کاری گری سے آپ نہ صرف مطمئن ہوئے، بلکہ اس کی اثر انگیزی نے آپ کا دل جیت لیا، دوسری طرف وہ نیزہ بھی مگن ہو کر اپنا جوہر دکھارہا تھا، اور جب دشمنوں کے بدن میں گھس کر اُن کا خون چوستا، تو بے اختیار یہ نیزہ اپنے چلانے والے (کافور) اور اس کے ذریعے سیراب ہونے پر، اسے دعاؤں سے نوازتا اور اس سے خوش ہو جایا کرتا تھا۔

| كَتَائِبَ مَا انفَكَّتْ تَجُوسُ عَمَائِرًا | (۴۰) | مِنَ الْأَرْضِ قَدْ جَاسَتْ إِلَيْهَا فَيَافِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** کتائب موصوف، ما انفکت فعل ناقص، هي ضمیر اس کا اسم، تجوس فعل فاعل، عمائرا موصوف، من الأرض جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال مقدم، فیا فیا ذوالحال، پھر موصوف، قد برائے تحقیق، جاست فعل فاعل، إلیها جار مجرور اس کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر صفت، پھر عمائر کی صفت ہو کر تجوس کا مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر انفکت کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر کتائب کی صفت پھر یہ اسی سابق أجرد سے بدل واقع ہے۔

**حل لغات:** كَتَائِب واحد كتيبة فوجی دستے، ما انفکت بمعنی مسلسل، لگاتار، تَجُوس، جَاسَ (ن) جَوْسًا چھان مارنا، گھسنا، کھوج لگانا، عَمَائِر واحد عِمَارَة قبیلہ، فیافي فَيْفَاة کی جمع ہے آب وگیاہ جنگل۔

**ترجمہ:** آپ نے ان جنگوں کی طرف ایسے فوجی دستوں کو روانہ کیا ہے، جنھوں نے صحرائے بے آب طے کر کے، بہت سے قبیلوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ (یا تہس نہس کر دیا)

**مطلب:** یعنی کافور نے ایسی دھما کہ خیز جنگیں لڑ کر جیت لی ہیں، جو قیامت تک آنے والے اُن کے دشمنوں کے لیے درس عبرت بن گئیں، انھوں نے افواج دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے، ایسے بلند ہمت لشکروں کو روانہ کیا، جو نہایت سوکھے اور چٹیل میدانوں کو قطع کر کے، دشمنوں کی آبادیوں اور ان کی بستیوں میں گھس گئے، اور ایسا قتل عام کیا کہ روئے زمین سے ان کے اور ان کے مکانات سب کے نشانات مٹ گئے، اور ان کی جواں مردی دوسروں کے لیے نمونہ اور عبرت بن گئی۔

| غَزَوْتَ بِهَا دُوْرَ الْمُلُوْكِ فَبَاشَرَتْ | (۴۱) | سَنَابِكُهَا هَامَاتِهِمْ وَالْمَغَانِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** غزوت فعل فاعل، بها جار مجرور اس کے متعلق، دور الملوك بعد الاضافت مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، باشرت فعل، سنابکها مضاف مضاف الیہ ہو کر

فاعل، هاماتهم بعد الاضافت معطوف علیہ، و عاطفہ، المغالیا معطوف پھر باشرت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** غَزَوْتُ (ن) غَزْوًا حملہ کرنا، لڑائی کرنا، دُور دار کی جمع گھر، مراد محلات، باشرت مُباشرۃ (مفاعلۃ) انجام دینا، براہ راست کوئی کام کرنا، مراد روندنا، سَنابِك واحد سُنْبُك کھروں کا کنارہ، هامات هامة کی جمع کھوپڑی، سر، المَغَالِي واحد مَغْنى مکان، جگہ۔

**ترجمہ:** آپ نے ان فوجی دستوں کو لے کر، بادشاہوں کے محلات پر یورش کی، چناں چہ فوجیوں کے گھوڑوں کی کھروں کی نوکوں نے اُن کے محلات کو روند ڈالا۔

**مطلب:** یعنی جس طرح ممدوح اور ان کے فوجی دستے دشمنوں کو مار گرانے میں لگے ہوئے تھے، ٹھیک اسی طرح افواج کافور کے گھوڑے بھی اس مشن میں، اپنے شہ سواروں کے ساتھ برابر شریک تھے، اور جب وہ لوگ دشمنوں پر وار کر کے انھیں چت کر دیتے، تو یہ گھوڑے اپنے پیروں سے ان دشمنوں کو کچل کر ان کا کام تمام کر دیا کرتے تھے، اور گرنے کے بعد کسی بھی دشمن کو دوبارہ حملہ آور ہونے کا موقع نہیں مل سکتا تھا۔

| وَأَنْتَ الَّذِيْ تَغْشَى الْأَسِنَّةَ أَوَّلًا | (۴۲) | وَتَأْنَفُ أَنْ تَغْشَى الْأَسِنَّةَ ثَانِيَا |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، أنت مبتدا، الذي اسم موصول، تغشی فعل فاعل، الأسنة مفعول بہ، أولا، تغشی کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ پھر أنت کی خبر، جملہ اسمیہ ہے، و مستانفہ، تانف فعل فاعل، أن ناصبہ، تغشی فعل فاعل، الأسنة مفعول بہ، ثانیا مفعول فیہ، جملہ ہو کر بتاویل مصدر تانف کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** تغشی (س) ڈھانکنا، چھپانا، مراد آنا، أسِنَّةٌ واحد سِنَانٌ نیزے، مراد میدان جنگ، تأنف أَنِفَ (س) ناپسند کرنا، ناک بھوں چڑھانا۔

**ترجمہ:** اور آپ ہی کی وہ شخصیت ہے، جو نیزوں پر سب سے پہلے آ پہنچتی ہے، اور بعد میں وہاں پہنچنے سے گریز کرتی ہے۔ (یا ناپسند کرتی ہے)

**مطلب:** شاعر کافور کی شجاعت و جواں مردی کو بتا رہا ہے، کہ جب بھی کوئی دشمن مقابلے کے لیے للکارتا ہے، آپ سب سے پہلے میدان جنگ میں فروکش ہو جایا کرتے ہیں، وہاں جا کر ہر چیز کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر دشمن کی آمد کے بعد، بغیر کسی تاخیر، کے جنگ کے لیے آمادہ ہو جایا کرتے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ آپ بزدلوں کی طرح بہت سوچ کر ڈرتے ہوئے بالکل اخیر میں میدان جنگ جائیں، اس لیے کہ یہ تو آپ کی شجاعت و بسالت کے منافی ہے۔

| فَسَيْفُكَ فِي كَفٍّ تُزِيلُ التَّسَاوِيَا | (۴۳) | إِذَا الْهِنْدُ سَوَّتْ بَيْنَ سَيْفَيْ كَرِيهَةٍ |
|---|---|---|

**ترکیب:** إذا شرطیہ، الهند یہ سوّت فعل محذوف کا فاعل ہے، جملہ ہوکر مفسَّر ہے، سوّت فعل فاعل، بین الخ اضافتوں کے بعد سوّت کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ ہوکر مفسِّر پھر جملۂ شرط، ف جزائیہ، سیفك بعد الاضافت ذوالحال، فی کف جار مجرور ہوکر حال اور پھر مبتدا، تزیل فعل فاعل، التساویا مفعول بہ جملہ ہوکر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

**حل لغات:** الهند انڈیا، مراد ہندوستانی تلوار، سوّت تسویة (تفعیل) برابر کرنا، مراد ایک ہی طرح کی تلوار بنانا، کَرِیهة شدتِ جنگ، کَرِہَ (س) ناپسند کرنا، تزیل إزالة (افعال) ختم کرنا، کالعدم کرنا، زائل کرنا، التساوي برابری (تفاعل) برابر کرنا۔

**ترجمہ:** اگر ہندوستان کسی ناپسندیدہ جنگ کی دو تلواروں کے مابین مساوات قائم کردے، تو آپ کی ہتھیلی میں موجود تلوار اس مساوات کو کالعدم کردے گی۔

**مطلب:** یعنی تلوار کا اثرانگیز اور کاری ہونا یہ ایک اچھی خوبی ہے، لیکن اس سے بھی بڑی خوبی وہ ہے، جو تلوار چلانے والے کی کلائی میں پوشیدہ رہتی ہے، اور اپنے جوہر سے یہ ثابت کردیتی ہے کہ اصل کاری گری اور کمال تو ہتھیلی کا ہے، نہ کی تلوار کا، اس لیے کہ اگر عمدہ سے عمدہ تلوار ایک اناڑی کو دے دی جائے تو وہ اسے بیکار بنادے گا، لیکن اگر کسی ماہر جنگ جو کی ہتھیلی معمولی تلوار کو بھی سوت لے، تو ایک لشکر جرار کا صفایا کردے گی، اور کچھ اسی طرح کی خوبی ہمارے ممدوح کی ہتھیلی اور ان کی شمشیر زنی میں بھی پائی جاتی ہے، کہ اگر وہ برابر خوبیوں کی مالک دو تلواروں میں سے ایک اپنی ہتھیلی میں اٹھالیں، تو یقیناً اس کا کمال اپنی ہم پلہ تلوار سے بڑھ جائے گا۔

| فِدَى ابْنِ أَخِي نَسْلِي وَنَفْسِي وَمَالِيَا | (۴۴) | وَمِنْ قَوْلِ سَامٍ لَوْرَآكَ لِنَسْلِهِ |
|---|---|---|

**ترکیب:** و مستانفہ، من حرف جر، قول مصدر مضاف، سام مضاف الیہ، ل حرف جر، نسله بعد الاضافت مجرور ہوکر قول مصدر کے متعلق پھر من کا مجرور اور خبر مقدم، فدی ابن أخي اضافتوں کے بعد مبتدا، نسلي مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، نفسي بعد الاضافت معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، مالي بعد الاضافت معطوف پھر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، لو شرطیہ محض، راك فعل فاعل، جملہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** سام حضرت نوح علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام، جن کی طرف سفید رنگ و نسل کے انسان منسوب ہوتے ہیں، فدی (ض) قربان کرنا، فدا ہونا۔

**ترجمہ:** اگر سام بن نوح تمہیں دیکھ لیتے، تو ضرور اپنی اولاد سے یہ کہتے کہ میرے برادر زادے پر میری اولاد، میری جان اور میرا مال قربان کردو۔

**مطلب:** شاعر نے یہاں کافور کے کالے رنگ کو بھی فضیلت واہمیت کا لباس پہنا دیا ہے، کہتا ہے، ہر چند کہ فطری طور پر انسانوں کو سفید نسل کے لوگ اچھے اور بظاہر بھلے معلوم ہوتے ہیں، لیکن ہمارا کافور کلوہو کر بھی، لوگوں کی نگاہوں میں اتنا محبوب ومقبول ہے، کہ اگر حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام بھی آپ کا دیدار کر لیتے، تو نہایت تاکید کے ساتھ اپنی نسل کو یہ حکم دیتے کہ تم لوگ میرے برادرزادے یعنی کافور پر اپنا اور میرا سب کچھ قربان کر کے، انھی کے رنگ وبو کو اپنا لو اور سفیدی چھوڑ کر سیاہی کا لبادہ اوڑھ لو (کالے رنگ کے لوگ حام بن نوح کی طرف منسوب ہوتے ہیں)

| وَنَفسٌ لَهُ لَم تَرضَ إِلّا التَناهِيا | (۴۵) | مَدًى بَلَّغَ الأُستاذَ أَقصاهُ رَبُّهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** مدی موصوف، بلغ فعل، الأستاذ مفعول بہ اول، أقصاه بعد الاضافت بلغ کا مفعول بہ ثانی، ربه ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، نفس موصوف، له جار مجرور ہوکر صفت اول، لم ترض فعل فاعل، إلا حصریہ، التناهيا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر نفس کی صفت ثانی پھر معطوف ہوکر بلغ کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر مدی کی صفت اور هذا مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** مَدًى غایت، حد، منتہا، بلَّغ (تفعیل) پہنچانا، أستاذ سے مراد کافور، أقصى زیادہ دور، طویل، فاصلہ، جمع أقاصٍ، قَصِي (س) دوری پر ہونا، التناهي (تفاعل) انتہاء کو پہنچنا۔

**ترجمہ:** یہ ایک ایسی غایت ہے، جس کی انتہاء تک استاذ کافور کو، ان کے پروردگار نے اور آخری حد سے پہلے کسی منزل پر قناعت نہ کرنے والی ایک باوقار ذات نے پہنچایا ہے۔

**مطلب:** یعنی کافور کی مدح وثناء میں جو کچھ بھی کہا گیا ہے، اور جس کی روشنی میں ممدوح کے فضائل وکمالات نکھر کر سامنے آگئے ہیں، یہ تمام چیزیں جہاں اللہ کے فضل وکرم کا ثمرہ ہیں، وہیں کافور کی ذات والاصفات کی کوششوں کا نتیجہ بھی ہیں؛ اس لیے کہ ممدوح کی ذات اقدس اچھائیوں کو آخری حد تک پہنچ کر حاصل کرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ آج وہ تمام اہل جہان میں (میری نگاہ میں) سب سے زیادہ فضائل ومناقب کے حامل ہیں۔

☆☆☆☆☆

| وَقَدْ خَالَفَ النَّاسُ النُّفُوسَ الدَّوَاعِيَا | (۴٦) | دَعَتْهُ فَلَبَّاهَا إِلَى الْمَجْدِ وَالْعُلٰى |
|---|---|---|

**ترکیب:** دعت فعل فاعل، ہ مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے ترتیب، لبا فعل فاعل، ھا مفعول بہ، إلى حرف جر، المجد والعلى مرکب عاطفی کے بعد مجرور ہوکر لبی فعل کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، (إلى المجد والعلى کو دعته کے متعلق بھی مان سکتے ہیں) و حالیہ، قد برائے تحقیق، خالف فعل، الناس فاعل، النفوس مفعول بہ اول، الدواعي مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** دعت دعا (ن) دعوة پکارنا، اپیل کرنا، لبّی تلبية (تفعیل) لبیک کہنا، جواب دینا، مجد شرف وعزت جمع أمجاد، خالف مخالفة (مفاعلہ) مخالفت کرنا، الدواعي واحد داعية بلانے والی، مراد اسباب ومحرکات، تقاضے۔

**ترجمہ:** ممدوح کی ذات نے انھیں شرف وعزت کی دعوت دی، تو ممدوح نے آگے بڑھ کر شرف وعزت کو گلے لگالیا، جب کہ دیگر لوگوں نے شرف وعزت کے محرکات کے سلسلے میں اپنے نفوس کے مخالفت کی۔

**مطلب:** یعنی ممدوح کی فضیلت و برتری میں ان کی پاکیزہ شخصیت اور مقدس ذات کا بہت بڑا ہاتھ ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی شرافت وکرامت کے حوالے سے ممدوح کو آواز دی گئی، کافور نے کسی تاخیر کے بغیر لبیک کہتے ہوئے، اس دعوت کو قبول کیا اور اچھائیوں کی آخری حد تک پہنچ کر اسے حاصل کر لیا، اور دوسرے لوگ نہ تو شرف وعزت کی اپیل پر حرکت میں آتے ہیں، اور نہ ہی وہ اسے حاصل کر پاتے ہیں، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں میں نہ تو ممدوح کا سا عزم وارادہ ہے، اور نہ ہی وہ کافور جیسی بلند خیالی اور رفعت فکری کے مالک ہیں۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا　　ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

| وَإِنْ كَانَ يُدْنِيهِ التَّكَرُّمُ نَائِيَا | (۴۷) | فَأَصْبَحَ فَوْقَ الْعَالَمِينَ يَرَوْنَهُ |
|---|---|---|

**ترکیب:** ف برائے تفریع، اصبح فعل ناقص، ھو ضمیر ذوالحال، یرون فعل فاعل، ہ مفعول بہ اول، نائیا مفعول بہ ثانی جملہ ہوکر حال پھر اصبح کا اسم، فوق العالمین بعد الاضافت اصبح کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، إن وصلیہ، کان فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، یدني فعل، ہ مفعول بہ، التکرم فاعل جملہ ہوکر کان کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

**حل لغات:** یُدني إدناء (افعال) قریب کرنا، نزدیک کرنا، التکرُّم (تفعل) سخاوت

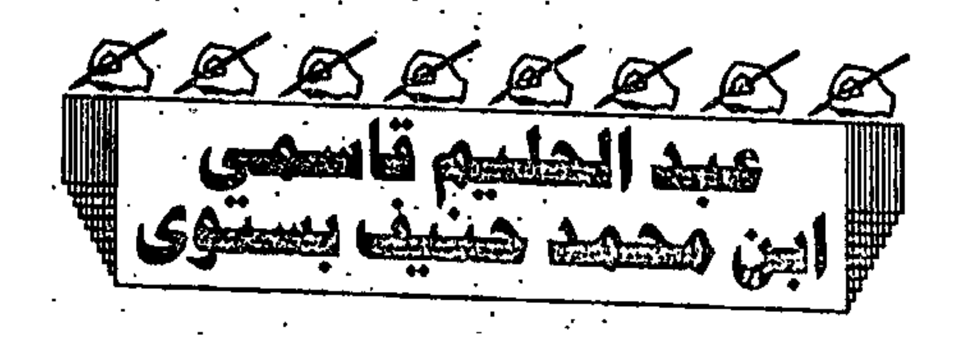
کرنا، فیاضی کرنا، ثانیا دور، نای (ف) دور ہونا۔

**ترجمہ:** چناں چہ ممدوح ساری دنیا پر فائق ہو گئے، اہل جہاں انھیں اپنے سے دور سمجھتے ہیں، ہر چند کی ممدوح کی کرم گستری سے انھیں لوگوں سے قریب رکھتی ہے۔

**مطلب:** یعنی کافور فضل وکمال اور مناقب و درجات میں پوری دنیا کو پیچھے چھوڑ کر، اہل ارض سے دور بہت دور بلند مقام پر فائز ہو گئے، اور وہ اپنی فیاضی و دریا دلی سے ہمہ وقت لوگوں کو جوڑتے اور اپنے قریب کرتے رہتے ہیں، مگر ان کی علوشان کو دیکھ کر تمام لوگوں کی زبان پر صرف ممدوح کی بڑائی و بزرگی اور ان کی برتری کے ترانے ہیں اور ہمہ وقت وہ یہی رٹ لگاتے رہتے ہیں کہ:

بے محنتِ پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا روشن شررِ تیشہ سے ہے خانۂ فرہاد

الحمد لله: آج بروز جمعہ، مورخہ ۲۲ رصفر المظفر ۱۴۲۴ھ کو ۳۰-۱۰ بجے دن میں یہ شرح مکمل ہوئی۔

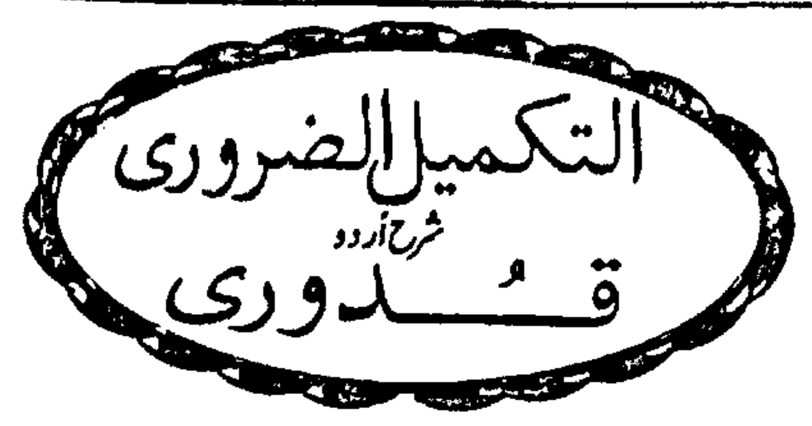



ربنا تقبل منا إنک أنت السميع العليم
وتب علينا إنک أنت التواب الرحيم




از: مفتی **حفیظ اللہ** صاحب قاسمی، بستوی، معین المدرسین، دارالعلوم دیوبند

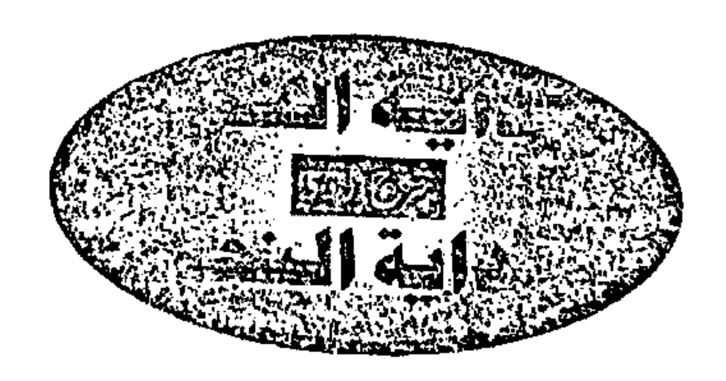
پیکر خاکی اگر محو جنوں ہو جائے ہے ☆ زندگی کا نام ''تابندہ فسوں'' ہو جائے ہے
لائق صد آفریں ہے آج اے عبدالحلیم ☆ صفحۂ ہستی پہ چمکا ہے تیرا ذوق سلیم
تیری تحریروں میں پوشیدہ چمن کا ناز ہے ☆ شوخ ہے فن ادب کا آشنائے راز ہے
دل میرا شرحِ قصائد دیکھ کر سرشار ہے ☆ موج دریا سے خلاصی کا یہ ایک پتوار ہے
تیرا انداز بیاں شستہ بھی ہے آسان بھی ☆ خوش نما ہے کاروبار شیشہ وسندان بھی
دیکھنے والوں کو علم آگہی ہوجائے گا ☆ پڑھ لیا اک بار جس نے ہم نوا ہوجائے گا
ترجمہ، ترکیب ومطلب اور تشریحات ہیں ☆ گمشدہ لوگوں کی، خاطر خوب تحقیقات ہیں
تیرے دل میں یک بیک اٹھی نوائے انقلاب ☆ اک انوکھے طرز پروا ہو گیا شہرت کا باب
کارنامے ہیں تیرے بیدار مغزی کی دلیل ☆ تیری استعداد پر کس کو ہو کیونکر قال وقیل
''وقت کا پیغام'' تیرا نام ہے روشن ضمیر ☆ ہو گئے اہل خطابت تیری کاوش کے اسیر
کیا سناؤں میں تمہیں ''تقدیم ادبی'' کی مثال ☆ جب پڑھو گے خود کرو گے، اس کی عظمت کا خیال
علم ودانش فن کا تم سمجھو اسے اک شاہکار ☆ تشنہ لب کو بھی اسے پی کر کے آئے گا قرار
بار احساں سے تیرے ہر تیر ہے مثل کماں ☆ مٹ نہیں سکتا ہے دنیا سے تیرا نام ونشاں
انجمن میں تو بھلا کیوں کر گل افشانی میں ہے ☆ اس کی تو خلق خدا ہردم ثنا خوانی میں ہے
صاحب دانش بھی ہے اور ماہر فن ادب ☆ رونق بزم فتاویٰ مایۂ اہلِ طرب
میرے نازک دل کو اس کی زیرکی پر ناز ہے ☆ لائق رشک چمن جس کی ہر اک پرواز ہے
اے خدا سایہ تیرا چھایا رہے مثل گگن ☆ اس قدر مقبول ہو خنداں رہے دل کا چمن
آبرو تیرے ہی قبضہ میں ہے اس نادار کی ☆ تیرے ہی در پر دوا ملتی ہے ہر بیمار کی
سالہا چوں سنگ اندر شدت شمسی تپد ☆ از درون کوہ اکنوں لعل پیدا می شود
بر زبان خلق ذکر خیر تو پائندہ باد ☆ اندر عالم آفتاب فیض تو تابندہ باد
اس چمن پر کسی کو ہے انگلی اٹھانے کی مجال ☆ جس پہ ناز اں ہے حفیظؔ بلبلِ شیریں مقال




تالیف:۔ جناب مولانا عبدالعلی صاحب قاسمی
پسند فرمودہ:۔ حضرت مولانا قمرالدین صاحب
وحضرت مولانا مجیب اللہ صاحب
(اساتذۂ دارالعلوم دیوبند)

قدوری کی اردو شرح جواب تک شائع ہونے والی تمام شروحات سے جامعیت اور اختصار کے لحاظ سے ممتاز ہے۔

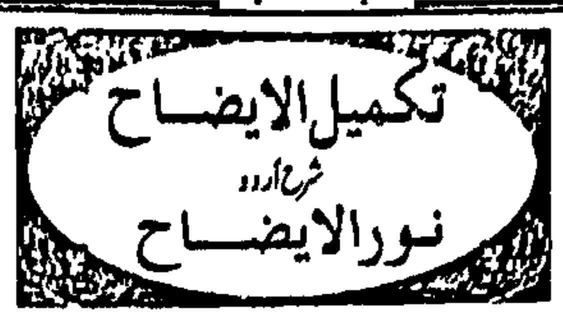
قیمت جلد اوّل =/١٤٠ جلد دوم =/١٤٠



تالیف:۔ مولانا ابوالکلام وسیم قاسمی
تقریظ:۔ حضرت مولانا وحیدالزماں صاحب کیرانویؒ

اس میں پہلے ہدایۃ النحو کا متن مع اعراب ہے پھر اردو ترجمہ ہے، اس کے بعد نہایت سہل اور شگفتہ انداز میں اس کی شرح ہے، یہ شرح نہایت مفید اور آسان ہے۔

قیمت مجلد =/١٣٠




تالیف: مولانا ابوالکلام وسیم قاسمی

پسندفرمودہ: حضرت مولانا وحیدالزماں کیرانویؒ، حضرت مولانا سید انظرشاہ کشمیری

نور الایضاح درس نظامی میں فقہ کی ایک بنیادی کتاب تصور کی جاتی ہے۔ اس کی بے شمار شروحات ہیں لیکن پیش نظر کتاب اپنی ترتیب اور دلکش وسادہ زبان وبیان کے اعتبار سے نہایت مقبول ہے۔ قیمت مجلد =/۱۵۰

---

# الدرس الحاوی

شرح اُردو

# عقیدۃ الطحاوی

تالیف: مولانا محمد اصغر القاسمی

امام ابوجعفر طحاویؒ کی کتاب "عقیدۃ الطحاوی" دارالعلوم دیوبند اور اس سے ملحقہ مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ یہ کتاب نہایت مختصر ہے ضرورت تھی کہ اس کتاب کی کوئی ایسی شرح شائع کی جائے جو عقلی اور نقلی دلائل پر مشتمل ہو اور کتاب حل کرنے میں معین ومددگار ثابت ہو۔ قیمت =/۵۰

طلباء کے لئے نایاب تحفہ

# انعام الباری

شرح اردو

کتاب المغازی والتفسیر للبخاریؒ

تالیف: مولانا محمد امین فاضل دیوبند

نظرثانی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب اعظمی قیمت مجلد =/۱۰۰

# اسعاد الفہوم

شرح

# سلم العلوم

تالیف : حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندوی

سلم العلوم درس نظامی کی اہم ترین کتاب ہے، اور ساتھ ہی موضوع کے لحاظ سے مشکل ترین بھی ہے۔ اس کتاب کی اردو زبان میں متعدد شروحات ہیں لیکن حضرت مصنف نے نہایت سہل اور سادہ انداز میں سلم العلوم کی مشکلات کو اس طرح حل کیا ہے کہ پڑھنے والوں کے لئے پوری کتاب پانی بن گئی ہے۔ اس لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ سلم العلوم کی اس سے بہتر کوئی دوسری شرح نہیں ہے۔ طباعت فوٹو آفسیٹ سے، خوبصورت ڈسٹ کور کے ساتھ۔ قیمت مجلد =/۱۱۰

---

# السقایہ شرح اردو شرح وقایہ

تالیف: حضرت مولانا غریب اللہ مسرور فاضل دیوبند

حضرت مولانا عبید الحق صاحب جلال آبادی

عرصۂ دراز سے شرح وقایہ کے طلباء ایک ایسی اردو شرح کا مطالبہ کر رہے تھے جس میں طویل بحثوں سے اجتناب کرتے ہوئے محض عبارت کے حل اور ترجمہ ومطالب پر زور دیا گیا ہو۔ الحمدللہ اب شرح وقایہ کی ایسی شرح زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے جس میں طلباء کے ذہنی معیار کو ملحوظ رکھتے ہوئے کتاب کے حل پر زور دیا گیا ہے۔

دونوں جلدیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ طباعت وکتابت عمدہ، مجلد دیدہ زیب رنگین ٹائٹل کے ساتھ۔

قیمت جلد اوّل =/۲۰۰۔ قیمت جلد دوم =/۲۰۰

---

# شرح نسائی شریف اردو

تالیف : حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب مدظلہ

استاذ حدیث دار العلوم ٹنڈو الہ یار، پاکستان

پسند فرمودہ : حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

کتاب کی اہمیت اور افادیت کے لئے بس اتنا لکھنا کافی ہے کہ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب نے اس پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ طباعت عمدہ۔ خوبصورت سرورق۔ قیمت مجلد =/۲۰۰

# درسِ مقاماتِ حریری

علامہ ابن الحسن عباسی علمی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ ان کی کتاب "درس مقامات حریری" علوم عربیہ پر ان کی

# ہماری چند اہم مطبوعات

